Itqaan-ul-Firaasati fi Sharah Deewanil Hamasati

Note:

Original Title Not Available

Author : Al-Madinat-ul-Ilmia

Publisher : Maktabat-ul-Madina

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح
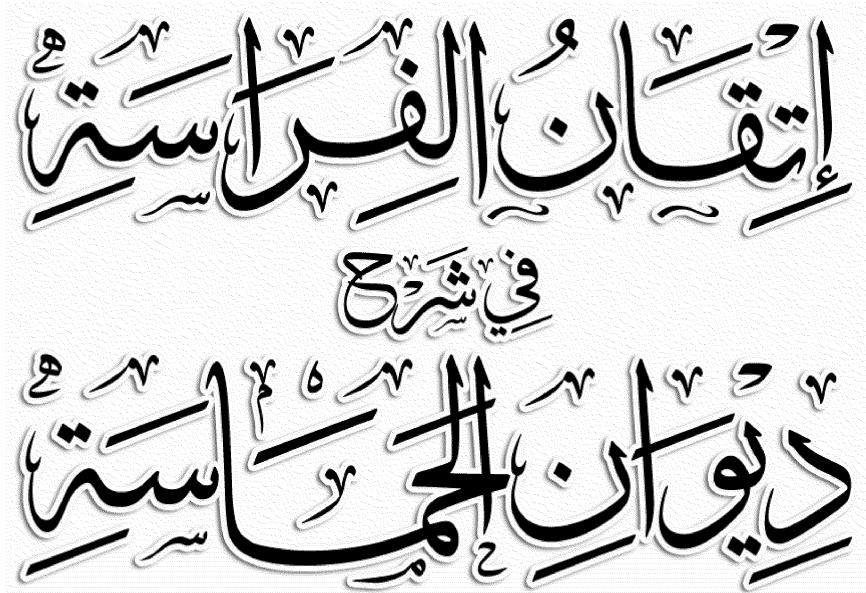
پیشکش

مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ درسی کتب)

ناشر

مکتبة المدینه باب المدینه کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : إتقان الفراسة شرح دیوان الحماسة

شارح : ابوالحسن قادری بن محمد صادق علیہ رحمۃ اللہ الخالق

پیش کش : **مجلس المدینة العلمیة** (شعبہ درسی کتب)

سن طباعت : (طبع اول) ۱۱رجب المرجب ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۵جولائی ۲۰۰۸ء

(طبع ثانی) ۲۸ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۶ اکتوبر ۲۰۱۲ء

صفحات : 325 صفحات

قیمت :

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبة المدینہ کی شاخیں

E.mail: ilmia@dawateislami.netE.mail:
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم'' کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ''نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه**. یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطَبَراني، الحدیث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دوعَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پرعمل ہوجائے گا)۔﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیےاس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ وکلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوصحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اورنواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کولکھ کر''اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلٰی حِفْظِكَ''پرعمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نا مناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب،استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کرکے،صاف مدنی لباس میں،خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجالاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کوتحریری طور پر مُطَّلع کروں گا(مصنّف یاناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆......☆......☆......☆

فہرس

انتساب

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب، سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، دو عالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار، غیبوں پر خبر دار باذن پروردگار

محمد المصطفٰی أحمد المجتبٰی

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

کے حضور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشق اعلیٰ حضرت شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

❶ ...... شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
❷ ...... شعبۂ درسی کُتُب
❸ ...... شعبۂ اصلاحی کُتُب
❹ ...... شعبۂ تراجم کُتُب
❺ ...... شعبۂ تفتیشِ کُتُب
❻ ...... شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام **اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عزوجل **''دعوتِ اسلامی''** کی تمام مجالس بَشُمُول **''المدینۃ العلمیۃ''** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

عربی زبان وہ آفاقی زبان ہے جو دینی اور دنیوی خوبیوں سے مالا مال ہے۔اس کی اہمیت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن وحدیث کے علوم اور علوم اسلامیہ وفنون ادبیہ کا اصل مأخذ عربی زبان میں ہے اور عربی میں کامل مہارت اور دسترس کے بغیر کما حقہ اس سے استفادہ ممکن نہیں۔

بحمد الله اس زبان پر عبور حاصل کرنے کے بعد نہ صرف یہ کہ قرآن وحدیث، کتبِ فقہ اور دیگر کتبِ عربیہ سے استفادہ آسان ہو جاتا ہے بلکہ عرب ممالک میں **نیکی کی دعوت** جس کی شدت سے کمی محسوس کی جارہی ہے وہ بھی باحسن وجوہ ان تک پہنچائی جاسکتی ہے۔

کسی بھی زبان کا اصل سرمایہ اس کا ادب ہی ہوتا ہے اسی طرح عربی زبان کا سرمایہ بھی اس کا ادب ہے یہی وجہ ہے کہ علوم وفنون عربیہ کے ہر نصاب میں کتب ادب خاص طور پر شامل ہوتی ہیں اور درس نظامی جو عالم کورس کہلاتا ہے اس میں بھی از ابتداء تا انتہاء ہر درجے میں ادب عربی کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور پڑھائی جاتی ہے۔انہی میں سے ایک کتاب ''**دیوانِ حماسہ**'' بھی ہے۔

یہ کتاب جید شعراءِ عرب کے اشعار کا ایک مجموعہ ہے اور اپنی انفرادیت اور گوناگوں خصوصیات ہی کی بناء پر عرصۂ دراز سے شامل نصاب ہے مگر اب تک ''تنظیم المدارس'' (اہل سنت) پاکستان کے نصاب کے مطابق اس کتاب کا مستند اردو ترجمہ اور شرح دستیاب نہیں تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالم گیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کی مجلس ''**المدینۃ العلمیہ**'' کے شعبۂ ''**درسی کتب**'' کی جانب سے اس شہرۂ آفاق کتاب کا (بمطابق نصاب) سلیس، آسان اور بامحاورہ اردو ترجمہ اور مفصل شرح کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

اہل علم حضرات سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ ہمیں اپنے مفید مشوروں اور قیمتی آراء سے نوازتے رہیں۔اللہ تبارک وتعالی ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ درسی کتب

مُقَدِّمَۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْ عَلَّمَنَا طُرُقَ الْبَیَانِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ أَفْحَمَ مَنْ تَصَدّٰی لِمُعَارَضَتِہٖ مِنْ فُصَحَاءِ قَحْطَانَ وَبُلَغَاءِ عَدْنَانَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ اضْمَحَلَّ بِھِمْ دُجَی الْبَاطِلِ وَلَمَعَ نُوْرُ الْاِیْقَانِ أَمَّا بَعْدُ.

عربی زبان کی اہمیت و فضیلت:

حضورِ اکرم نورِ مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم شافع امم شاہ جودوکرم ماحی کفروظلم (فِدَاہُ رُوْحِیْ وَجَسَدِیْ) صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ((اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلاثٍ: فَاِنِّیْ عَرَبِیٌّ وَکَلامُ اللّٰہِ عَرَبِیٌّ وَلِسَانُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ)) ”عرب سے محبت کرو تین وجوہات کی بناء پر: (۱) میں عربی ہوں (۲) کلام اللہ عربی ہے (۳) جنت والوں کی زبان عربی ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/ ۵۲)

عربی زبان اپنی جامعیت اور کثرت الفاظ کی بنیاد پر پوری دنیا کی زبانوں پر فائق ہے اور اس میں ایسی خوبیاں اور خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اسے دیگر رائج زبانوں سے ممتاز کر دیتی ہیں۔ دنیا میں کوئی زبان ایسی نہیں جو اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنی اصل حالت پر قائم رہی ہو یہ صرف ”عربی زبان“ کا اعجاز ہے کہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی یہ مِنْ وعَنْ اپنی حالت پر قائم ہے ۔یہی وجہ ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، رسولِ مکرم، شاہِ بنی آدم، شافِع اُمم، شاہ جودوکرم، ماحیٔ کفروظلم (فِدَاہُ رُوْحِیْ وَجَسَدِیْ) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات وفرمودات سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ عالم کی دوسری زبانیں اس خصوصیت سے عاری ہیں۔

عربی زبان کی خصوصیات میں سے اس کے الفاظ کی کثرت، معانی کی جامعیت، فصاحت وبلاغت کا کمال، الفاظ کی خوبصورتی وجمال، دلکش اور متنوع ضرب الامثال، شعروادب کے دلربا اور دل نواز نمونے اور خطابت وتقریر کے عظیم شہ پارے اور محاورات واصطلاحات کی بہتات ہے۔ اس میں دلکشی بھی ہے، چاشنی بھی، حسن بھی ہے جمال بھی، نور بھی ہے سرور بھی، مسکراہٹ کے نغمے بھی ہیں اور آنسوؤں کے سمندر بھی، نیز خداوندقدوس کی طرف سے اس لغت عربی کی حفاظت کا خاص اہتمام ہے۔

عربی زبان کے انہی خصائص وشمائل اور فضائل وکمالات کی وجہ سے آخری آسمانی کتاب کے لئے بھی اس زبان کا انتخاب کیا گیا اور اسے ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْآنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (۲/۱۲) کی سند عظیم عطا کی گئی؛ کیونکہ اس بے مثل کتاب کے لئے ایسی زبان ہی مناسب تھی جو نہایت شاندار اور بے مثال ہو اور جس طرح اس کتاب کے مضامین کا مقابلہ کوئی کلام نہیں کر سکتا اسی طرح اس کی زبان بھی ناقابل مقابلہ ہو۔ حق تعالی نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جزیرۂ عرب میں پیدا فرمایا اور افصح العرب کا اعزاز بخشا اور انہیں ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا جس میں زبان دانی کا زوروشور اور چرچا تھا، بڑے بڑے فصحاء

وبلغا، خطباء وشعراء اور ماہر ادیب اپنے اپنے فن کے جوہر دکھاتے اور لوگوں سے دادِ تحسین وصول کرتے لیکن جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو ان شاعروں کے کلام کا سحر ٹوٹ گیا اور دشمنوں کی زبانیں بھی بے ساختہ گویا ہوئیں "مَا هٰذَا بِكَلَامِ الْبَشَرِ" اور قرآن کریم عربی زبان کا ماہتابِ ہدایت بن کر روشن ہوا اور آفاق عالم کو اپنے انوار و برکات کی روشنی سے روشن اور علوم ومعارف کے نور سے منور کر دیا۔

عربی زبان چونکہ قرآن کی زبان ہے اور قرآن کی حفاظت حق تعالی نے ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (۱۵/۱۲) کا اعلان فرما کر خود اپنے ذمہ لی ہے تو اس نسبت سے لغتِ قرآن کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا گیا، قرآن کی حفاظت کے لئے ہر زمانے میں حفاظ، قراء اور علماء پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن کی بقدرِ استطاعت خدمت کی اور زندہ و جاوید ہوئے اسی طرح لغتِ قرآن کی حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالی نے ہر زمانے میں قابل قدر اہل لغت پیدا کئے اور نا صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم سے بھی اس کی حفاظت کا کام لے کر ((اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)) کا مصداق ٹھہرایا۔

عربی زبان کے فروغ واشاعت اور حفاظت وترقی کے لئے انتہائی جانفشانی کے ساتھ عرق ریزی کی گئی۔ اس کی اشاعت وترقی کی خاطر لوگوں نے زندگیاں وقف کر دیں۔ علماء اسلاف نے عربی اسلوب اور طرزِ تکلم کی معرفت کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور دیہاتی عرب بدوؤں کی صحبت میں رہ کر اس کو سیکھا۔

ادب کی لغوی تحقیق:

اَدَبَ (ض) اَدْبًا: دعوت کا کھانا تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت کرنا۔ فُلَانًا: اچھے اخلاق وعادات سکھانا۔ خوبیوں کی طرف بلانا۔ القَومَ علی الامرِ: کسی کام پر جمع کرنا، کسی کام کی دعوت دینا۔ اَدُبَ فُلَانٌ (ک) اَدَبًا: اچھی تربیت والا یا شائستہ ہونا، ادب حاصل کرنا۔ الاَدِيْب: علم ادب کا ماہر۔ اعلی اخلاق کا ماہر۔ سدھایا ہوا جانور۔ ج: اُدَبَاءُ. "هو اَدَبُ نُظَرَآئِهِ": وہ اپنے ہمسروں میں سب سے زیادہ ادیب یا ماہر ادب ہے۔ آدَبَ (افعال) اِيْدَابًا: دعوت کا انتظام کرنا، دعوت کرنا، کھانے پر مدعو کرنا۔ اَدَّبَهُ (تفعیل) تَأْدِيْبًا: ادب واخلاق کی تعلیم دینا، اخلاق کی تربیت کرنا، مہذب بنانا۔ علوم ادب سکھانا۔ برے کام پر سزا دینا، فہمائش کرنا۔ الدَّآبَّةَ: جانور کو سدھانا۔ الاَدَبُ: سلیقہ، تہذیب، شائستگی، اچھا طریقہ۔ کسی علم وفن یا صنعت وحرفت کے آداب، قواعد وضوابط۔ ادبی کلام۔ عمدہ نظم یا نثر۔ ہر وہ علم ومعرفت جو عقل انسانی کی تخلیق ہو۔ ج: آدَاب.

ادب کی اصطلاحی تعریف:

عِلْمٌ يُحْتَرَزُ بِهِ مِنْ جَمِيْعِ اَنْوَاعِ الْخَطَاءِ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً یعنی "ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب میں ہر قسم کی لفظی وتحریری خطاء سے بچا جا سکے"۔

فائدہ:

ادب کی دو قسمیں: (۱)......ادب طبعی (۲)......ادب کسبی۔

ادب طبعی کی تعریف:

اس سے مراد وہ اخلاق حسنہ اور اخلاق محمودہ ہیں جن پر انسان کو پیدا کیا گیا ہو جیسے سخاوت، حلم، بردباری وغیرہ۔ اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اسے ''ادب نفسی'' بھی کہتے ہیں۔

ادب کسبی کی تعریف:

وہ ادب جسے انسان درس، حفظ اور غور وفکر سے حاصل کرتا ہے۔

ادب کا موضوع:

اَلْکَلَامُ الْمَنْظُوْمُ وَالْمَنْثُورُ مِنْ حَیْثُ فَصَاحَتِہٖ وَبَلَاغَتِہٖ یعنی ''اس کا موضوع فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے نظم (شعر) ونثر ہے''۔

ادب کی غرض وغایت:

اَلاِجَادَۃُ فِی فَنَّیِ الْمَنْظُوْمِ والْمَنْثُوْرِعَلٰی اَسَالِیْبِ الْعَرَبِ وَتَھْذِیْبُ الْعَقْلِ وَتَزْکِیَۃُ الْجَنَانِ ''فن نظم ونثر میں اسالیب عرب کے مطابق مہارت پیدا کرنا اور عقل کو شائستہ بنانا اور دل کو صاف ستھرا کرنا۔

ادب کا فائدہ:

اِنَّہٗ یَعْصِمُ صَاحِبَہٗ مِنْ زَلَّۃِ الْجَھْلِ وَاِنَّہٗ یُرَوِّضُ الْاَخْلَاقَ وَیُلَیِّنُ الطَّبَائِعَ وِانَّہٗ یُعِیْنُ عَلَی الْمُرُوْءَ ۃِ وَیَنْھَضُ بِالْھِمَمِ اِلٰی طَلَبِ الْمَعَالِی وَالْاُمُوْرِالشَّرِیْفَۃِ یعنی ''ادب کا فائدہ یہ ہے کہ یہ صاحب ادب کو جہالت کی خطاء سے بچاتا، اخلاق کو سنوارتا، طبیعتوں کو نرم بناتا، مروّت پر مددگار ثابت ہوتا اور اعلی امور اور بلند مقام کی چاہت کی ہمتوں کو مستعد کرتا ہے۔

اقسام علومِ ادبیہ:

علامہ محمد عبداللہ قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علوم ادبیہ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں:

❶......علم لغت ❷......علم صرف ❸......علم اشتقاق ❹......علم نحو ❺......علم معانی ❻......علم بیان ❼......علم بدیع ❽......علم عروض ❾......علم قوافی ❿......علم الخط ⓫......علم قرض الشعر ⓬......علم الانشاء ⓭......علم المحاضرات اور اس کی ایک قسم علم التاریخ بھی ہے۔ (التعریفات للعلوم الدرسیات)

شعر کا لغوی معنی:

الشعر فی اللغۃ: العلم یعنی ''شعر کا لغوی معنی ''علم'' ہے۔

شعر کا اصطلاحی معنی:

کَلَامٌ مُقفًّی مَوْزُوْنٌ عَلٰی سَبِیْلِ الْقَصْدِ یعنی''وہ کلام جسے قصداً موزون ومقفّٰی بنایا گیا ہو۔

فائدہ:

قصدًا کی قید سے اللہ تبارک وتعالی کا یہ فرمان عالی:﴿الَّذِیْ أَنقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾(۹۴/۳،۴) تعریف شعر سے خارج ہوگیا؛ کیونکہ اگر چہ یہ کلام موزون ومقفّٰی ہے مگر اس کا موزون لانا علی سبیل القصد نہیں ہے۔

(التعریفات للجرجانی، ص ۹۱،۹۲، دار المنار)

طبقات شعراء:

شعراءِ عرب کے چار طبقات بیان کئے جاتے ہیں:

❶......جاھلین: وہ شعراء جنہوں نے زمانۂ اسلام پایا ہی نہیں یا پایا مگر اسلام کے بارے میں کوئی قابل ذکر بات نہیں کی۔جیسے امرؤ القیس، زہیر اور امیہ بن ابی الصلت۔

❷......مخضرمین: وہ شعراء جو اپنے اشعار کی وجہ سے زمانۂ اسلام اور زمانۂ جاہلیت دونوں میں مشہور ہوئے۔جیسے حسان بن ثابت اور خنساء۔

❸......اسلامیین: وہ شعراء جو زمانۂ اسلام میں پیدا ہوئے۔جیسے اموی دور کے شعراء۔

❹...... مولّدین: وہ شعراء جن کی زبان میں فطری طور پر شاعری کا ملکہ نہیں تھا لیکن محنت اور جستجو کے ذریعے حصول کی کوشش کی۔(تاریخ الادب العربی)

ادب عربی کی شرعی حیثیت:

علامہ شامی علیہ الرحمۃ شعراء کے چھ طبقات:(۱)جاھلین (۲)مخضرمین (۳)اسلامیین (۴)مولدین (۵)محدثین (۶)متأخرین شمار کر کے فرماتے ہیں: **والثلاثة الاُوَل هم ما هم فی البلاغة والجزالة، ومعرفة شعرهم رواية ودراية عند فقهاء الاسلام فرض كفاية الخ** یعنی''پہلے تین طبقے بلاغت وخوش بیانی میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اور فقہاءِ اسلام کے نزدیک ان کے اشعار کا روایۃً اور درایۃً جاننا فرض کفایہ ہے؛ کیونکہ ان سے وہ عربی قواعد ثابت ہوتے ہیں جن سے اُس کتاب اور سنت کو جانا جاتا ہے جن پر اُن احکام کی معرفت موقوف ہے جن سے حلال کو حرام سے ممتاز کیا جاتا ہے، اِن شعراء کے کلام کے معانی میں اگر چہ خطا ممکن ہے لیکن الفاظ اور حروف کی ترکیب میں خطا ممکن نہیں ہے۔(ردالمحتار، المقدمه، ج ۱، ص ۱۳۶، دار الکتب العلمية، بیروت)

عربی شاعری کے ادوار:

❶......زمانہ جاہلیت: ۵۰۰ء سے ۶۲۲ء تک کا زمانہ''دورِ جاہلیت'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔اس دور کے مشہور شعراء یہ

ہیں: امرؤالقیس، ذبیانی، زہیر بن ابی سُلمیٰ، اعشیٰ، عنترۃ العبسی، طرفہ بن العبد، عمرو بن کلثوم، حارث بن حِلزَّہ، امیہ بن ابی الصلت، تأبط شرا۔ اورشاعرات میں عاتکہ بنت عبد المطلب، ام الصریح الکندیہ، زینب بنت الطثر یہ، عمرہ الخثعمہ اور ربطہ بنت عاصم۔

❷ ......عہد رسالت وخلافت راشدہ: یہ دور ایک ہجری سے ۴۱ ھ اور ۶۲۲ سے ۶۶۱ ء تک ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ ہیں: حضرت علی، حضرت حسان بن ثابت اور کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

❸ ......عہدِ بنی امیہ: یہ دور ۴۱ ہجری سے شروع ہوکر ۱۳۲ھ ۶۶۱ء تا ۷۵۰ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بے شمار شعراء گذرے ہیں جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: عمر بن ابی ربیعہ، عبد اللہ قیس الرقیات، جمیل بن عبد اللہ اخطل، فرزدق، جریر، کثیّر، غیلان بن عقبہ، اعشٰی ہمدان، لیلیٰ الاخیلیہ، عبد اللہ بن المخارق، طرّ ماح بن حکیم اور الکمیت بن زید۔

❹ ......عہدِ بنی عباس: یہ دور ۱۳۲ ہجری سے شروع ہوکر ۶۵۶ ھ، ۷۵۰ تا ۱۲۵۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے چند کے اسماء درج ذیل ہیں: بشّار، عبد اللہ بن طاہر، سعید بن حمید، حسین بن ضحاک، بحتری، ابن المعتز، ابن خفاجہ، ابو العتاہیہ اور الطغرائی۔

❺ ......عہدِ ترکی: یہ دور ۶۵۶ ہجری سے شروع ہوکر ۱۲۲۰ھ، ۱۲۵۸ تا ۱۷۹۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بہت سے شعراء ظاہر ہوئے۔ چند مشہور شعراء یہ ہیں: امام بوصیری (صاحبِ قصیدہ بردہ شریف)، جمال الدین ابن نباتہ، شہاب الدین، الشاب الظریف، ابوبکر بن حجۃ صفی الدین الحلّی، فخر الدین بن مکانس اور ابن معتوق الموسوی۔

❻ ......عہدِ جدید: یہ دور ۱۲۲۰ ہجری اور ۱۷۹۸ء سے اب تک جاری ہے۔ اس دور کے چند شعراء یہ ہیں: اسماعیل پاشا، محمود سامی پاشا البارودی، اسماعیل صبری، احمد شوقی شاعر نیل حافظ محمد ابراہیم، عباس محمود العقاد مازنی، محمد الاسمر، ناصیف الیازجی، ایلیاء ابو ماضی، جبران خلیل جبران، میخائیل نعیمہ، الیاس ابوشبکہ۔

چونکہ فصحاء بلغاء کے کلام اور خاص طور پر عرب کے اشعار میں استعارات کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اس لیے استعارہ کی تعریف اور اس کی اقسام کا مختصر بیان پیش کیا جا رہا ہے جو نہ صرف عربی اشعار کی فصاحت و بلاغت سمجھنے میں مددومعاون ہوگا بلکہ تمام علوم میں کارآمد ہوگا اور طلبہ کو استعارات و کنایات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور وہ عربی کتب سے کما حقہ مستفیض ہوکر علم کے موتی بکھیر سکیں گے۔

استعارہ کی تحقیق:

جاننا چاہئے کہ لفظ مستعمل کی دوقسمیں ہیں:

❶......حقیقت: وہ لفظ جو اصطلاح تخاطب کے اعتبار سے اپنے معنیٰ موضوع لہٗ میں مستعمل ہو۔ مثلاً اگر بحث لغت میں ہے تو لغۃً اپنے معنیٰ موضوع لہٗ میں مستعمل ہو۔ علی ھذا القیاس. جیسے: لفظ ''صَلاۃٌ'' کا استعمال عرف لغت میں دعا کے لیے۔

❷......مجاز: وہ لفظ جو اصطلاحِ تخاطب کے اعتبار سے ایسے معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے اسے وضع نہیں کیا گیا۔ جیسے عرفِ لغت میں دُعَــاء کا استعمال ارکانِ مخصوصہ کے لیے؛ کہ لغت میں اسے اس معنی کے لیے وضع نہیں کیا گیا۔ مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں:

❶......لفظ کے معنیٰ حقیقی (موضوع لہٗ) اور اس کے معنیٰ مجازی (جس میں اسے استعمال کیا گیا) کے درمیان کوئی علاقہ پایا جاتا ہو۔ جیسے: عرفِ لغت میں لفظِ صَلاۃ کا استعمال ارکانِ مخصوصہ کے لیے مجاز ہے اور اس کے معنیٰ حقیقی (دعا) اور معنیٰ مجازی میں علاقہ ''جزئیت'' ہے؛ کہ دعا ارکانِ مخصوصہ کا جزء ہے لہٰذا یہ ذِکْرُ الْجُزْءِ وَاِرَادَۃُ الْکُلِّ کے قبیل سے ہوگا۔

❷......ایسا قرینہ پایا جاتا ہو جو لفظ سے اس کے معنیٰ حقیقی کے مراد ہونے سے مانع ہو۔ جیسے: ﴿اِنَّ الصَّلاۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾(۱۰۳/۴) اس میں لفظ ''موقوتاً'' قرینہ ہے جو صلاۃ کے حقیقی معنی (دعا) کے مراد ہونے سے مانع ہے؛ کیونکہ دعا وقت باندھا ہوا فرض نہیں بلکہ ارکانِ مخصوصہ کی ادائیگی وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

پھر مجاز کی دوقسمیں ہیں:

❶......مجاز مرسل: وہ مجاز جس کے معنیٰ حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنیٰ مجازی (جس میں اسے استعمال کیا جارہا ہے) کے درمیان علاقہ' مشابہت کے علاوہ کوئی اور ہو۔ جیسے: کلیت، جزئیت، سببت اور مسببیت وغیرہا۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَھُمْ فِیْ آذَانِھِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾(۱۹/۲) یہاں ''أصابع'' سے مراد ''أنامل'' ہیں از قبیل ذِکْرُ الْکُلِّ وَاِرَادَۃُ الْجُزْءِ؛ اس لیے کہ پوری انگلیوں کے کانوں میں داخل کرنے کا تعذر معنیٰ حقیقی کے ارادے سے مانع ہے۔

❷......استعارہ: وہ مجاز جس کے معنیٰ حقیقی و معنیٰ مجازی کے مابین علاقہ ''مشابہت'' ہو۔ جیسے: فُلَانٌ یَتَکَلَّمُ بِالدُّرَرِ اس میں لفظ ''دُرَر'' استعارہ ہے جس کا حقیقی معنیٰ ''لآلــــی'' یعنی موتی ہے اور مجازی معنیٰ جس میں یہاں اسے استعمال کیا گیا ہے ''کلماتِ فصیحہ'' ہے اور ان دونوں معانی کے مابین علاقہ مشابہت کا ہے کہ کلماتِ فصیحہ ''حسن'' میں موتیوں کی طرح ہیں۔

فائدہ۱:

اس سے ظاہر ہوا کہ استعارے کی اصل ''تشبیہ'' ہوتی ہے کہ معنی مجازی کو معنی حقیقی سے تشبیہ دیکر مشبہ بہ کے لفظ کو مشبہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ۲:

استعارے کے طور پر استعمال ہونے والے لفظ کو ''مستعار'' اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) کو ''مستعارمنہ'' اور معنی مجازی (جس میں وہ استعارۃ استعمال کیا جارہا ہے) کو ''مستعارلہ'' اور وجہ شبہ کو ''جامع'' کہتے ہیں۔ نیز مستعار منہ اور مستعارلہ کو ''طرفینِ استعارہ'' کہتے ہیں۔

اقسام استعارہ:

مختلف اعتبارات سے استعارے کی مختلف تقسیمات ہیں۔ چنانچہ:

(۱)......تقسیم استعارہ باعتبارِ اجتماع و عدمِ اجتماعِ طرفین:

اس اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ وِفَاقِیَّہ: وہ استعارہ جس کے طرفین کسی ایک شئ میں جمع ہوسکتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کے فرمان عالیشان: ﴿أَوَ مَن كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ﴾ (۱۲۲/۶) میں ''احیاء'' کا استعارہ ''ھدایۃ'' کے لیے؛ کہ ہدایت (اَلدَّلَالَۃُ عَلٰی طَرِیْقٍ یُوْصِلُ اِلَی الْمَطْلُوْبِ) کو اِحْیَاء کے حقیقی معنی (جَعْلُ الشَّیْءِ حَیًّا) سے تشبیہ دیکر لفظ اِحْیَاء کو ہدایت کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین (احیاء اور ھدایۃ) شئ واحد میں جمع ہوسکتے ہیں اس لیے یہ ''استعارہ وفاقیہ'' ہے۔ اسے ''وفاقیہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں طرفین کے درمیان اتفاق ہوتا ہے۔

❷......اِستِعَارَہ عِنَادِیَّہ: وہ استعارہ جس کے طرفین شئ واحد میں مجتمع نہ ہوسکتے ہوں۔ جیسے: مذکورہ آیت کریمہ میں ''مَیْتٌ'' کا استعارہ ''ضَالّ'' کے لیے؛ کہ ''حَیّ جَاھِل'' کو معنی ''مَیْت'' سے تشبیہ دیکر لفظ ''مَیْت'' کو ''حَیّ جَاھِل'' کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین شئ واحد میں جمع نہیں ہوسکتے اس لیے یہ ''استعارہ عنادیہ'' ہے۔ اسے ''عنادیہ'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے طرفین میں ''عناد اور منافات'' ہوتا ہے۔

فائدہ:

اِستِعَارَہ تَھَکُّمِیَّہ اور اِستِعَارَہ تَمْلِیْحِیَّہ اسی استعارہ عنادیہ ہی کے قبیل سے ہیں، اگر کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنی کی ضد اور نقیض کے لیے بطور تہکم واستہزاء استعمال کیا جائے تو اسے ''استعارہ تھکمیہ'' کہتے ہیں۔ جیسے قران کریم میں فرمایا: ﴿فَبَشِّرْهُم

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (۲۱/۳) یعنی انذرھم الخ. اس میں انذار (ایسی خبر دینا جو غم واندوہ کا باعث ہو) کو تبشیر کے معنی حقیقی (ایسی خبر دینا جو باعثِ سرور وفرحت ہو) سے تشبیہ دیکر بطور استعارہ لفظ تبشیر کو انذار کے لیے استعمال کیا گیا جو اس کی ضد ہے۔ اور چونکہ یہ استعمال بطور تھکم ہے اس لیے یہ ''استعارہ تھکمیہ'' کہلائے گا۔

اور اگر یہاں تبشیر کا استعمال انذار کے لیے بطور تملیح (ظرافت وخوش طبعی) ہو تو یہ ''استعارہ تملیحیہ'' کہلائے گا۔

اسی طرح یوں کہا جائے ''رَأَیتُ أَسَداً'' اور اس سے مراد بزدل شخص ہو۔ اب اگر بطور تھکم واستہزاء بزدل کو اسد کہا ہے تو یہ استعارہ تھکمیہ ہے اور اگر بطور تملیح وظرافت کہا ہے تو یہ استعارہ تملیحیہ ہے۔

(۲)......تقسیم استعارہ باعتبار ذکرِ لفظِ طرفین:

اس اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارَہ مُصَرَّحَہ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ (مشبہ بہ) کے لفظ کی تصریح ہو۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

فَأَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ   وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

یعنی محبوبہ نے اپنی نرگسی خوبصورت آنکھوں سے موتی جیسے چمکدار آنسوں بہا کر اپنے گلابی گالوں کو سیراب کر دیا اور اولے کی طرح سفید دانتوں تلے اپنی انگلیوں کے عناب سے سرخ پوروں کو دبالیا۔

اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کے آنسوں، آنکھوں، گالوں، انگلیوں کے پوروں اور دانتوں کو بالترتیب موتی، نرگس کے پھول، گلاب کے پھول، عناب اور اولے سے تشبیہ دیکر مشبہ بہا کو بطور استعارہ مشبہات کے لیے استعمال کیا ہے۔ چونکہ اس میں مستعار منہا کے الفاظ کی تصریح ہے اس لیے یہ سارے استعارے ''استعارہ مصرحہ'' کے قبیل سے ہیں۔

❷......اِستِعارَہ مَکْنِیَّہ: وہ استعارہ جس میں مستعار لہ کے لفظ کی تصریح ہو اور مستعار منہ کے لفظ کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان عظمت نشان ہے: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ (۲۴/۱۷) اس میں ''طائر'' مستعار منہ ہے ذُل کے لیے مگر مستعار منہ کے لفظ کی تصریح نہیں کی گئی صرف مستعار لہ کو ذکر کیا گیا ہے اور مستعار منہ کی طرف اس کے لوازم میں سے ایک لازم ''جناح'' یعنی بازو کو ذکر فرما کر اشارہ کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح شاعر کے قول: ''وَإِذَا الْمَنِيَّةُ نَشَبَتْ أَظْفَارَهَا'' میں منیہ کو تشبیہ دی گئی درندے کے معنی (حیوان مفترس) سے لیکن ذکر صرف مشبہ اور مستعار لہ یعنی منیہ کا کیا گیا اور مشبہ بہ اور مستعار لہ کے لفظ (سبع) کو حذف کر دیا گیا اور اس کے لوازم میں سے ایک لازم ''اظفار'' کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔

اس استعارے کو ''اِستِعارَہ بِالْکِنَایَۃ'' بھی کہتے ہیں۔ اور مستعار منہ کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کرنا ''اِستِعارَہ تَخْیِیلِیَّہ'' کہلاتا ہے۔ جسے ''اِستِعارَہ مُخَیَّلَہ'' اور ''تَخْیِیل'' بھی کہتے ہیں چنانچہ آیت کریمہ میں لفظ ''جناح'' اور شاعر

کے قول مذکور میں لفظ''اظفار''کا ذکر استعارہ تخییلیہ کے طور پر ہے۔

نکتہ:

یہ لطائف بلاغت سے ہے کہ شئ مستعار کا صراحۃً ذکر تک نہ کیا جائے اور محض اس کے لازم سے اس کی طرف اشارہ کردیا جائے۔

(۳)......تقسیم استعارہ باعتبار دخول جامع در مفہوم طرفین:

جامع جسے تشبیہ کے باب میں''وجہ شبہ''اور استعارے کے باب میں''وجہ جامع''کہتے ہیں یعنی وہ امر جس میں طرفین کے اشتراک کا قصد کیا گیا ہو اس کے مفہوم طرفین میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل ہو۔ جیسے اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ﴿وَقَطَّعْنَاهُمْ فِيْ الْأَرْضِ أُمَماً﴾(۱۶۸/۷)

اس فرمان عالیشان میں تقطیع کو تفریق کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع''اِزَالَۃُ الْاِجْتِمَاع''ہے جو طرفین (تقطیع و تفریق) دونوں کے مفہوم میں داخل ہے؛ اس لیے کہ تقطیع کا معنی ہے: اِزَالَۃُ الْاِتِّصَالِ بَیْنَ الْاَجْسَامِ الْمُتَّصِلَۃ اور تفریق کا معنی ہے: اِزَالَۃُ اِتِّصَالِ الْاَجْسَامِ الْمُتَفَرِّقَۃ اس سے ظاہر ہوا کہ ''اِزَالَۃُ الْاِجْتِمَاع''دونوں کے مفہوم میں داخل ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں فرمایا: ((خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ يُمْسِكُ بِعِنَانِ فَرَسِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ إِلَيْهَا أَوْ رَجُلٌ فِيْ شَعْفَةٍ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ يَعْبُدُ اللّٰهَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ)) یعنی''لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اس طرح چوکس رہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی پکار سنتے ہی اس کی طرف دوڑ پڑے یا وہ شخص ہے جو کسی پہاڑی پر اپنی چند بکریوں کو لے کر اقامت اختیار کرلے (ان ہی سے اپنے معاش کی تدبیر کرے) اور اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ وہ واصل بحق ہو جائے''۔

اس حدیث پاک میں دوڑنے کو طَیَران سے تشبیہ دیکر لفظ''طَارَ''کو دوڑنے کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع''قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِسُرْعَة''ہے جو طرفین کے مفہوم میں داخل ہے الّا یہ کہ یہ مستعار منہ میں بنسبت مستعار لہ کے اقوی ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ وصف جامع، جانبِ مشبہ بہ میں اشد اور اقوی ہو۔

❷......وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل نہ ہو۔ جیسے:''رَأَيْتُ أَسَداً يَتَكَلَّمُ''کہ اس میں لفظ اسد کو بطور استعارہ رجل شجاع کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور ان میں وجہ جامع''شجاعت''ہے جو مستعار لہ کے مفہوم میں تو داخل ہے مگر مستعار منہ کے مفہوم میں داخل نہیں؛ اس لیے کہ اس کا مفہوم''حیوان مفترس''ہے۔

(٤)......تقسیم استعارہ باعتبار ظھور وعدم ظھور وجہ جامع:

وجہ جامع کے ظہور اور عدم ظہور کے اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِسْتِعَارَہ عَامِیَّہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر ہو۔ جیسے:''رَأَيْتُ أَسَدًا يَرْمِيْ''(میں نے شیر کو تیراندازی

کرتے ہوئے دیکھا) اس میں لفظ اسد بطور استعارہ رجلِ شجاع کے لیے مستعمل ہے اور ان میں جامع ''شجاعت'' ہے جو بالکل ظاہر ہے جسے ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

اس استعارہ کو استعارہ عامیہ اسی لیے کہتے ہیں کہ عام لوگ بھی اس کا ادراک کرلیتے ہیں۔ نیز اسے ''اِستِعارہ مُبتَذَلہ'' بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ اسے عوام وخواص سبھی استعمال کرتے ہیں۔

2......اِستِعارہ خَاصِیَّہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے:ـ

وَاِذَا احْتَبٰی قُرْبُوْسَهٗ بِعِنَانِهٖ عَلَکَ الشَّکِیْمَ اِلَی انْصِرَافِ الزَّائِرِ

شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ وہ اتنا مؤدب ہے کہ جب سوار (شاعر خود) اس سے اتر کر اس کی لگام کو زین پر ڈال کر چلا جاتا ہے تو اس کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ کی کیل کو چباتا ہوا اپنی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب وہ گھوڑا اپنی زین کے اگلے حصہ کا اپنی لگام سے احتباء کرلیتا ہے تو زائر (شاعر) کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ میں پڑی کیل کو چباتا رہتا ہے۔

اس میں شاعر نے لگام کی اس ہیئت کو جو لگام کے زین کے اگلے حصہ سے گھوڑے کے منہ تک پڑی ہونے سے حاصل ہے کپڑے کی اس ہیئت سے تشبیہ دی ہے جو مُحتَبِی کے گھٹنوں سے اس کی پیٹھ تک پڑا ہوتا ہے پھر ہیئت مشبہ کے لیے لفظ احتباء کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔

اسے ''استعارہ خاصیہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ اسے صرف خواص جانتے ہیں۔ نیز اسے ''استعارہ غَرِیبَہ'' بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ یہ عوام سے بعید ہے۔

(۵)......تقسیم استعارہ باعتبار طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے:

طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے اعتبار سے استعارے کی چھ قسمیں ہیں:

1......وہ استعارہ جس میں یہ تینوں حسی ہوں۔ جیسے فرمان رب العزت ہے: ﴿فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجلاً﴾ (۲۰/۸۸)

اس میں اس حیوان کو جسے اللہ تبارک وتعالی نے فرعونیوں کے زیورات سے پیدا فرمایا تھا گائے کے بچھڑے سے تشبیہ دی گئی اور بطور استعارہ لفظ ''عجل'' کو اس کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں وجہ جامع ''شکل وخوار'' ہے۔ اور یہ تینوں چیزیں (مستعار لہٗ یعنی حیوان مخلوق، مستعار منہ یعنی بچھڑا، اور وجہ جامع یعنی شکل وخوار) حسی ہیں جن کا ادراک سمع وبصر سے ہوسکتا ہے۔

2......وہ استعارہ جس میں طرفین حسی ہوں اور جامع عقلی ہو۔ جیسے قران کریم میں ہے: ﴿وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ﴾ (۳۶/۳۷)

اس میں ''مکان لیل سے ازالہ ضوء'' کو ''بکری وغیرہ کے گوشت سے کھال کو زائل کرنے'' سے تشبیہ دے کر لفظ ''نَسلَخُ''

کومشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اوران میں جامع ''ایک امر پر دوسرے امر کا ترتب'' ہے۔

اس کا بیان یہ ہے کہ ہر حادث میں اصل ظلمت ہے اوراس پر نور کی روشنی طاری ہوکر اس کی ظلمت کو چھپا لیتی ہے تو جب سورج غروب ہوتا ہے تو نہار کو ظلمت لیل کے مکان سے دور کر دیا گیا جیسا کہ بکری وغیرہ سے اس کے چمڑے کو جس نے اس کے گوشت کو چھپا رکھا ہوتا ہے دور کر دیا جائے اور جب وجود نہار کو زائل کر دیا جاتا ہے تو اس ظلمت لیل کا ظہور ہوتا ہے جسے اس نے چھپا رکھا ہوتا ہے جس طرح کھال کے دور کرنے سے گوشت کا ظہور ہوتا ہے. پس زوال ضوء نہار کے بعد جو ظلمت کا ظہور ہوا وہ ایسا ہے جیسے سلخِ جلد کے بعد مسلوخ (گوشت) کا ظہور ہوتا ہے لہٰذا اس کے بعد اللہ عزوجل کا ارشاد: ﴿فَاِذَا هُم مُّظْلِمُون﴾ (پس اچانک وہ اندھیرے میں داخل ہوجاتے ہیں) بالکل بجا طور پر مترتب ہے۔

تو اس میں طرفین (مستعارلہٗ یعنی ازالہ ضوء نہار اور مستعار منہ یعنی ازالہ جلد) حسی ہیں اور وجہ جامع یعنی ترتب امر علی آخر عقلی ہے۔

❸......وہ استعارہ جس کے طرفین تو حسی ہوں لیکن جامع بعض حسی اور بعض عقلی ہوں۔ جیسے تو کہے: ''رَأَيْتُ شَمْساً عَلَى الأَرْض'' (میں نے زمین پر سورج دیکھا) اس میں خوبصورت اور مشہور شخص کو شَمْس سے تشبیہ دے کر لفظ شَمْس کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا۔

ان میں جامع ''حسن طلعت'' یعنی خوبصورتی اور نباہتِ شان یعنی شہرت ورفعت ہے۔اس میں طرفین تو حسی ہیں مگر جامع بعض حسی ہے جیسے حسن طلعت اور بعض عقلی ہے جیسے نباہت شان۔

❹...... وہ استعارہ جس میں تینوں عقلی ہوں۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا﴾ (۵۲/۳۶) اس میں موت کو مرقد (نوم) سے تشبیہ دیکر لفظ مرقد کو موت کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ان میں جامع ''بعث'' یعنی دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔اور یہاں یہ تینوں چیزیں عقلی ہیں۔

❺......وہ استعارہ جس میں مستعار منہ حسی اور مستعارلہٗ اور جامع دونوں عقلی ہوں۔ جیسے: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (۹۴/۱۵) اس میں تبلیغ کو تشبیہ دی گئی کسی سخت شی کو توڑنے کے ساتھ پھر لفظ (اصدع) کو بطور استعارہ مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں جامع (تاثیر) ہے۔یعنی جس طرح شی مکسور میں کسر کے سبب یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ پہلے کی طرح سالم نہیں رہتی اسی طرح امور تبلیغیہ میں تبلیغ سے یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ تبلیغ کے بعد مخفی نہیں رہتے جیسے تبلیغ سے پہلے ہوتے ہیں۔تو یہاں مستعار منہ (صدع بمعنی کسر) حسی ہے اور مستعارلہٗ اور وجہ جامع دونوں عقلی ہیں۔

❻......وہ استعارہ جس میں مستعارلہٗ حسی اور مستعار منہ اور جامع عقلی ہوں۔ جیسے اللہ رب العالمین کا فرمان عالی ہے: ﴿إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاء حَمَلْنَاكُمْ فِيْ الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) اس میں کثرت آب کو (تکبر) سے تشبیہ دیکر لفظ (طغی) کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ان میں جامع ''اِسْتِعْلاءِ مُفْرِط'' یعنی حد سے زیادہ بلند ہونا ہے۔لہٰذا یہاں مستعارلہٗ حسی اور مستعار منہ اور وجہ جامع عقلی ہیں۔

(٦)......تقسیم استعارہ باعتبار لفظِ مستعار:

لفظ مستعار کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارَہ أَصلِیَّہ: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس ہو۔ یعنی نہ فعل ہو نہ حرف ہو اور نہ ہی اسم مشتق ہو۔ خواہ اسمِ عین ہو۔ جیسے: ''رَأَیْتُ أَسَداً یَرْمِيْ ''میں کہ رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو اس کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے، اس میں لفظ مستعار (اسد) ہے جو اسم جنس اور اسم عین ہے۔ یا اسمِ معنی (مصدر) ہو۔ جیسے: ''لَقِیتُ مَنْ قَرَّبَ بِمَوْتِہٖ قَتْلُکَ اِیَّاہُ''(میں اس سے ملا جسے تیری ضرب شدید نے ادھ موا بنا دیا) اس میں ضرب شدید کو قتل سے تشبیہ دیکر لفظ ''قتل'' کو ضرب شدید کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں بھی لفظ مستعار اسم جنس ہے اور مصدر ہے۔

❷......اِستِعارَہ تَبَعِیَّہ: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس نہ ہو بلکہ اسم مشتق یا فعل یا حرف ہو۔

فعل اور اسم مشتق میں استعارہ تبعیہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اوّلاً کسی معنی کو کسی مصدر سے تشبیہ دیکر مصدرِ مشبہ بہ سے فعل یا اسم مشتق کر کے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ''نَطَقَتُ الْحَالُ بِکَذَا''(حال نے یہ بیان کر دیا)

اس میں اولاً دلالت حال کو مصدر ''نُطْق'' سے تشبیہ دی گئی وجہ شبہ ''ایضاح وایصال معنیٰ'' ہے کہ جس طرح نطق سے معنی کی توضیح ہو جاتی ہے اور معنی مخاطب کے ذہن تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح دلالت حال سے بھی ایضاح معنی ہو جاتا ہے، پھر لفظ ''نطق'' سے فعل مشتق کر کے دلالت حال کے لیے استعمال کیا گیا۔ اسی طرح ''اَلْحَالُ نَاطِقَۃٌ بِکَذَا''میں۔

اور حرف میں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی معنی کو معنیٔ حرف کے متعلق سے تشبیہ دیکر جس حرف کے متعلق معنی سے تشبیہ دی گئی ہے اسے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ﴿فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا﴾ (۸/۲۸)

اس فرمان میں ''لیکون'' کا لام تعلیل استعارہ تبعیہ کے طور پر معنی لامِ عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح کہ عداوت اور حزن کو جو التقاط کے بعد حاصل ہونے والا تھا اور لام عاقبت کا معنی ہے اسے التقاط کی علت غائیہ یعنی محبت اور تبنی جو آل فرعون کے ذہنوں میں قبل از التقاط ملحوظ تھی اور لام تعلیل کا معنی ہے، کیساتھ تشبیہ دی گئی اور وجہ شبہ ''ترتب علی الالتقاط'' ہے کہ دونوں ہی التقاط پر مرتب ہیں، پھر لام تعلیل کو جو ترتب علت غائیہ علی المعلول کے لیے موضوع ہے اور اس کا حق یہ تھا کہ علت غائیہ میں مستعمل ہو، استعارہ تبعیہ کے طور پر عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ﴾ (۲۰/۷۱) میں استعلاء مؤمنین کو ظرفیت شیٔ سے تشبیہ دیکر لفظ فی کو جو ظرفیت کے لیے موضوع تھا استعارہ تبعیہ کے طور پر مشبہ (اِسْتِعْلَاءُ الْمُؤمِنِیْنَ عَلٰی جُذُوْعِ النَخْلِ) کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿اُولٰٓىٕكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ (۲/۵) میں متقین کے تَمَکُّنْ مِنَ الْهِدَایَۃ کو اِسْتِعْلَاءُ رَاکِب کے ساتھ تشبیہ دیکر لفظ ''عَلٰی'' کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ تبعیہ استعمال کیا گیا۔

(۷)......تقسیم استعارہ باعتبارذکرِ مناسب احد الطرفین:

احد الطرفین کے مناسب کوذکر کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار استعارہ کی تین قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارَہ مُطْلَقَہ: وہ استعارہ جس میں طرفین میں سے کسی کا بھی ملائم اورمناسب مذکور نہ ہو۔جیسے: ''عِنْدِیْ أَسَدٌ'' اس میں رجل شجاع کواسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کواستعارہ کے طور پرمشبہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے مگران میں سے کسی کے مناسب کوذکرنہیں کیا گیا۔

❷......اِستِعارَہ مُجَرَّدَہ: وہ استعارہ جس میں مستعارلہٗ کے مناسب کوبھی ذکر کیا گیا ہو۔جیسے: شاعر کا قول ہے:

غَمْرُ الرِّدَاءِ اِذَا تَبَسَّمَ ضَاحِكاً غَلِقَتْ بِضِحْكَتِهٖ رِقَابُ الْمَالِ

یعنی وہ کثیر العطاء ہے کہ جب وہ مسکراتے ہوئے ہنس پڑتا ہے تو سائلوں کے ہاتھ کا مال ناقابل انفکاک ہوجاتا ہے۔یعنی بغیر اجازت کے ممدوح کا مال لے جانے والے بہت سے سائلین کو جب پکڑ کر دربار شاہی میں پیش کیا جاتا ہے تو ممدوح انہیں دیکھ کر بجائے افروختہ ہونے کے مسکرا کر ہنس پڑتا ہے اور مال واپس نہیں لیتا گویا اس کا تبسم سائل کے ہاتھ میں مالِ ماخوذ کے متمکن ہونے کا ذریعہ ہوا کہ اب یہ مال ان سے جدا نہیں کیا جائے گا۔

اس شعر میں شاعر نے عطاء کو رداء سے تشبیہ دیکر لفظ رداء کواستعارہ کے طور پر عطاء کے لیے استعمال کیا ہے۔وجہ شبہ یہ ہے کہ جس طرح چادر دھوپ، گردوغبار وغیرہ سے بچاتی ہے اسی طرح عطاء بھی عزت معطی کو بچاتی ہے۔اور مستعارلہٗ (عطاء) کے مناسب (غمر یعنی کثرت والا) کوبطور استعارہ مجرّدہ استعمال کیا ہے۔اسے ''تجرید'' بھی کہتے ہیں۔

❸......اِستِعارَہ مُرَشَّحَہ: وہ استعارہ جس میں مستعارمنہ کے مناسب کوذکر کیا گیا ہو۔جیسے قرآن کریم میں ارشاد ہے:﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ﴾(۲/۱۶)

اس فرمان عالی میں ''اِسْتِبْدَالُ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ'' کو''اِشْتِرَاء'' سے تشبیہ دی گئی جو''اِسْتِبْدَالُ الْمَالِ بِالْمَالِ'' سے عبارت ہے۔پھر لفظ اشتراء کوبطور استعارہ استبدال کے لیے استعمال کیا گیا،اور مستعارمنہ کے مناسب (نَفْیُ رِبْحٍ فِی التِجَارَۃ) کوبطور استعارہ مرشحہ ذکر کیا گیا۔اسے ''تَرْشِیح'' بھی کہتے ہیں۔

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اِستِعَارَہ فِی الْمُفْرَد کی بحث تھی اوراستعارہ کی دوسری قسم اِستِعارَہ فِی الْمُرَکَّب ہے یعنی وہ مرکب جو غیرمعنی موضوع لہ میں مستعمل ہواوراس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اورمعنی مجازی (جس میں وہ استعمال کیا جارہا ہے) کے مابین علاقہ ''مشابہت'' ہو۔اسے ''تَمْثِیْلٌ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِستِعارَہ'' یا ''اِستِعارَہ تَمْثِیْلِیَّہ'' یا صرف ''تَمْثِیل'' بھی کہتے ہیں۔

اگراس کا استعمال بحیثیت استعارہ شائع وذائع ہوجائے تو اسی کو''مَثَل'' اور''مِثَال'' کہتے ہیں۔جیسے: کسی متردد فی الامر سے کہا جائے: ''أَرَاکَ تُقَدِّمُ رِجْلاً وَتُؤَخِّرُ أُخْرٰی'' (میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو پس وپیش سے کام لے رہا ہے)

یہ پورا جملہ **استعارہ تمثیلیہ** کے طور پر مستعمل ہے اس طرح کے مخاطب کے تردد فی الامر کی صورت کو اس شخص کی صورت تردد کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو، اب وہ جانے کے ارادے سے ایک قدم بڑھاتا ہے پھر ارادہ ترک کر کے دوسرا قدم پیچھے ہٹا لیتا ہے، پھر اس تشبیہ کی وجہ سے وہ کلام جو صورت مشبہ بہ پر دلالت کرتا ہے صورت مشبہ کے لیے تمثیل کے طور پر استعمال کیا گیا۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب تمثیل بوجہ شائع الاستعمال ہونے کے ''ضَرْبُ الْمِثْل'' بن جائے تو تذکیر و تانیث اور افراد و تثنیہ و جمع وغیرہا سے اس میں تغیر و تبدل نہیں کیا جائے گا؛ فَاِنَّ الْاَمْثَالَ لَا تَتَغَيَّرُ. مختصر یہ کہ ''امثال میں مضارب کا نہیں بلکہ موارد کا اعتبار کیا جاتا ہے'' ۔جیسے اگر کوئی شخص ایسی چیز طلب کرے جسے وہ خود ضائع کر چکا ہو تو اس سے کہتے ہیں: ''بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ''.

یہ بعلامت تانیث ہی استعمال کیا جائے گا اگرچہ مرد سے خطاب ہو؛ کیونکہ اصل میں یہ ایک عورت کے لیے کہا گیا تھا جس کا نکاح ایک امیر سے ہوا مگر وہ اس کے لیے باعث اطمینان نہ ہو سکا اس سے طلاق لیکر ایک نوجوان سے نکاح کر لیا یہاں اطمینان تو تھا مگر وہ نوجوان نادار تھا جس کی وجہ سے اسے کافی تکالیف کا سامنا رہا، سردی کا موسم تھا، سخت قحط سالی تھی تنگ آ کر اپنے پہلے خاوند سے دودھ طلب کر لیا اس نے جواب دیا: ''بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ'' یہ اتنا مشہور ہوا کہ ضرب المثل بن گیا۔

پھر مشبہ بہ کی تحقیق اور تقدیر کے اعتبار سے **استعارہ تمثیلیہ** کی دو قسمیں ہیں:

❶......**تَمْثِيل تَحْقِيقِيّ**: وہ **استعارہ تمثیلیہ** جس میں مشبہ بہ امر متحقق کثیر الوقوع ہو۔جیسے: ''سَالَ بِهِ الوَادِيُ'' (اسے وادی بہا لے گئی یعنی وہ ہلاک ہو گیا)

اس میں ہلاک ہونے والے شخص کی حالت اور صورت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی جسے وادی کا پانی بہا لے گیا ہو اور وہ مر گیا ہو۔ پھر صورت مشبہ بہ پر مطابقۃً دلالت کرنے والے کلام کو **استعارہ تمثیلیہ** کے طور پر صورت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی ''وادی کے بہا لے جانے کی وجہ سے ہلاکت'' ایک امر متحقق ہے اس لیے یہ ''**تمثیل تحقیقی**'' کہلائے گی۔

❷......**تَمْثِيل تَقْدِيرِيّ**: وہ **استعارہ تمثیلیہ** جس میں مشبہ بہ ایک امر مقدّر اور مفروض الوقوع ہو۔جیسے: ''طَارَتْ بِهِ الْعَنْقَاءُ'' (اسے عنقاء اڑا لے گئی یعنی اس کی غیبت بہت طویل ہو گئی)

اس میں کسی غائب ہونے والے شخص کے طول غیبت کی حالت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی ہے جسے عنقاء اڑا لے گئی ہو اور وہ واپس نہ آیا ہو، پھر حالت مشبہ بہ پر مطابقۃً دلالت کرنے والے جملے کو **استعارہ تمثیلیہ** کے طور پر حالت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی ''عنقاء کا کسی کو اڑا لے جانا اور پھر اس کا واپس نہ لوٹنا'' ایک امر مفروض الوقوع ہے اس لیے یہ استعارہ ''**تمثیل تقدیری**'' ہے۔

سوال:

عنقاء کا کسی کو اڑا کر لے جانا امر مفروض الوقوع کس طرح ہے؟ ہوسکتا ہے کبھی خارج میں ایسا ہوا بھی ہو!

جواب:

عنقاء خود ایک فرضی پرندہ ہے۔ جیسے بعض حضرات فرماتے ہیں: هُوَ طَائِرٌ فَرْضِيٌّ لَاوُجُوْدَ لَهُ فِيْ الْخَارِجِ. نیز قافیہ بندی کرتے ہوئے کہا جاتا ہے: اَلْعَنْقَاءُ اِسْمٌ لَا جِسْمٌ: یعنی عنقاء برائے نام اور کہنے کی شئ ہے خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب کسی شئ کی تقسیم مختلف اعتبارات سے مختلف ہو تو تقسیمات مختلفہ کی اقسام ایک مادے میں مجتمع ہوسکتی ہیں۔ جیسے اسم کی تقسیم تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، اعراب وبناء، وحدت تثنیہ وجمع، اور رفع ونصب وجر وغیرہا مختلف اعتبارات سے ہے ان مختلف تقسیمات کی اقسام ایک مادے میں متحقق ہوسکتی ہیں۔ مثلاً: ''جَاءَ زَیْدٌ'' اس میں لفظ ''زَیْدٌ'' معرفہ بھی ہے مذکر بھی ہے، معرب بھی ہے واحد بھی ہے اور مرفوع بھی۔ البتہ ایک تقسیم کی اقسام باہم اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

بالکل اسی طرح استعارے کی ان مختلف تقسیمات کا حال ہے کہ تقسیمات مختلفہ کی اقسام مختلفہ مادۂ واحدہ میں جمع ہوسکتی ہیں۔ جیسے: ﴿ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجلاً جَسَداً لَه ﴾(۸۸/۲۰) کہ اس میں لفظ ''عجلا'' استعارہ عنادیہ بھی ہے، استعارہ مصرحہ بھی ہے، استعارہ عامیہ بھی ہے اور استعارہ اصلیہ بھی۔ وَعَلَیْکَ بِالْقِیَاسِ فِيْ کُلِّ مَقَامٍ.

هَـذَا مَا تَیَسَّرَ لِيْ وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ رَبِّيْ وَهُوَ تَعَالٰی أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ جَلَّ مَجْدُهُ أَتَمُّ وَأَحْکَمُ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ وَنُوْرِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ بِهِمْ.

اس شرح کی خصوصیات

1. ...... شعراء کا تعارف۔
2. ...... اشعار کا پس منظر۔
3. ...... اشعار کا سلیس اور مفہوم خیز ترجمہ۔
4. ...... ضرورت کے مطابق اشعار کا مطلب۔
5. ...... حل لغات مع معانی مختلفہ باعتبار صلات مختلفہ۔
6. ...... مستند و معتبر اور کتب متداولہ سے الفاظ کی تحقیق۔
7. ...... موقع بموقع آیاتِ قرآنیہ سے استشہاد۔
8. ...... چیدہ چیدہ مقامات پر احادیثِ نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے استشہاد۔
9. ...... جگہ بجگہ حکمت بھرے عربی مقولہ جات۔
10. ...... اردو اشعار۔
11. ...... اشعار اور عربی عبارات پر اعراب۔

رموز و اشارات

فا	//	اسم فاعل
مفع	//	اسم مفعول
ج	//	جمع
جج	//	جمع الجمع
مص	//	مصدر
ض	//	باب ضَرَبَ، يَضْرِبُ
ن	//	باب نَصَرَ، يَنْصُرُ
ف	//	باب فَتَحَ، يَفْتَحُ
س	//	باب سَمِعَ، يَسْمَعُ
ک	//	باب كَرُمَ، يَكْرُمُ
ح	//	باب حَسِبَ، يَحْسِبُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ بَعْضُ شُعَرَاءِ بَلْعَنبَرَ وَاسْمُهٗ قُرَيطُ بْنُ اُنَيف

شاعر کا نام:

قریط بن اُنیف ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور شرح مرزوقی کے حاشیہ میں ہے "وھو شاعر جاھلی"۔ (شرح دیوان الحماسۃ ج ۱ ص ۲۰ بیروت)

اشعار کا پس منظر:

بنوشیبان کے کچھ لوگوں نے شاعر پر حملہ کیا اور اس کے تیس اونٹ لوٹ کر چلے گئے، تو شاعر نے اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن انہوں نے اس کی مدد کرنے سے انکار کردیا۔ اب وہ مجبوراً بنو مازن کے پاس گیا اور انہیں لٹیروں کے ظلم وستم کی شکایت کرتے ہوئے اپنا حق واپس لینے کے لئے مدد کی اپیل کی، اس کی درخواست پر بنو مازن کے چند سوار اس کے ساتھ چل پڑے اور بنوشیبان پر حملہ کر کے سو اونٹ ہانک کر لے آئے اور اس کے حوالے کردیئے اور بحفاظت اسے گھر پہنچا دیا۔ اس پر شاعر نے بنو مازن کی جرأت وبہادری کو بیان کرتے ہوئے اور تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے؛ کیونکہ "اَلانسانُ عبدُ الاحسانِ" (انسان احسان کا غلام ہے)۔

لفظ "بَلْعَنْبَر" کی تحقیق:

یہ اصل میں بَنِیُ الْعنبر تھا، پھر اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، پھر نون کو لام کے مشابہ ہونے اور کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کیا گیا تو یہ "بلعنبر" ہوگیا۔ اور حذف نون پر دلیل یہ ہے: کہ "بلعنبر" کی راء پر تنوین (دو زیر) نہیں آتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ "بلعنبر" میں با حرف جر نہیں بلکہ لفظِ بنی کی ہے۔

بَنُو اللَّقِيطَةِ مِنْ ذُهْلِ ابْنِ شَيْبَانَا	لَوْ كُنْتُ مِنْ مَازِنٍ لَمْ تَسْتَبِحْ اِبِلِیْ ......❶

ترجمہ:

اگر میں قبیلہ مازن سے ہوتا تو مجہول النسب یعنی ذہل بن شیبان میرے اونٹوں کو مباح نہ سمجھتے۔

مطلب:

قبیلہ مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم، یہ العنبر بن عمرو بن تمیم کے بھائی کی اولاد ہیں۔خود شاعر کا اپنا تعلق بھی قبیلہ بنو العنبر سے ہے اور شاعر کا نسب عمرو بن تمیم میں جا کر قبیلہ مازن سے مل جاتا ہے اور قبیلہ مازن میں شدید عصبیت پائی جاتی تھی جس کی بناء پر وہ لوگوں میں مشہور و معروف تھے اور لوگ ان کی تعریف کیا کرتے تھے، شاعر ان پر فخر کرتے ہوئے ان کی تعریف کر رہا ہے اور شاعر کا ان کی تعریف کرنا اپنے ہی قبیلے کی تعریف کرنا ہے؛ کیونکہ یہ آپس میں رشتہ دار ہیں اور ساتھ ہی وہ اپنے قبیلے کو انتقام پر بھی ابھار رہا ہے، ان کی ہجو نہیں کر رہا؛ کیونکہ اس طرح تو اس کی اپنی مذمت بھی ہوگی۔

حل لغات:

مَازِنٌ: چیونٹی کے انڈے، یہاں قبیلے کا نام ہے۔لَمْ تَسْتَبِحْ: (استفعال) اِسْتَبَاحَ الشيءَ: کسی چیز کو مباح بنانا ،کسی پر اِقدام کرنا، قوم کی بیخ کنی کرنا۔اور مجرد سے باحَ(ن) بَوحاً: کسی چیز کا ظاہر ہونا۔اِبِلٌ: اونٹ۔یہ اسم جمع ہے۔

اسم جمع کی تعریف:

وہ لفظ جو جمع کے معنی دے اور اسی مادہ سے اس کے لئے کوئی مفرد نہ ہو، اسے اسم جمع کہتے ہیں۔ج: آبال، فی القرآن المجید: ﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية: ١٧] ترجمۂ کنز الایمان: ''تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا''۔عربی مقولہ ہے: اِبِلِیْ لَمْ اَبِعْ وَلَم اَهَبْ: میں نے اپنا اونٹ بیچا ہے نہ ہی بخشا ہے۔ بَنُو: مف: اِبْن: بیٹا۔ج: اَبْنَاءٌ و بَنُون. شعر میں اضافت کی وجہ سے نونِ جمع حذف ہو گیا۔﴿قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَاْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [یونس: ٩٠] ترجمۂ کنز الایمان: ''بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں''۔اَللَّقِيطَةُ: رذیل مرد یا عورت ۔ج: لَقَائِطُ. گویا کہ شاعر ذہل بن شیبان کو عار دلا رہا ہے کہ وہ مجہول النسب اور رذیل خاتون کی اولاد ہیں۔اور ایک روایت میں بنو ''الشقيقه'' ہے۔

❷...... اذًا لَقَامَ بِنَصْرِیْ مَعْشَرٌ خُشُنٌ	عِنْدَ الْحَفِیْظَةِ اِنْ ذُوْ لُوْثَةٍ لَانَا

ترجمہ:

تب تو میری مدد کے لئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر کمزور لوگ نرمی کا مظاہرہ کرتے۔

حل لغات:

قَامَ:(ن) قَوْمًا: کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔فی القرآن المجید: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ﴾ [الجن:

۱۹] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا''۔ چلتے ہوئے رک جانا۔ اَلامْرُ: اعتدال پر آنا، متوازن ہونا، سدھرنا، درست ہونا۔ اَلحَقُّ: حق واضح اور ثابت ہونا۔ اَلْمَتَاعُ بِکَذا: سامان کی کوئی قیمت متعین ہوجانا۔ ھٰذَا الشیءُ قَامَ بِثَمَنٍ کَذَا: یہ اتنی قیمت میں پڑا۔ اَلامْرُ: کوئی سلسلہ قائم ہونا، وجود میں آنا، ہونا۔ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ: نماز شروع ہونا، نماز کا وقت ہوجانا، نماز کے لئے جماعت کا کھڑا ہوجانا۔ اَلحَرَکَۃُ: تحریک چلنا، شروع ہونا۔ اَلْمُبَارَاۃُ فی کَذا: میچ ہونا، کھیل وغیرہ کا مقابلہ ہونا۔ اَلسَّاعَۃُ: قیامت آنا۔

نَصْرٌ: مص: نَصَرَہُ عَلٰی عَدُوِّہٖ (ن) نَصْرًا: دشمن کے مقابلہ میں کسی کی حمایت و مدد کرنا۔ ﴿وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا مَعَهُ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ﴾ [البقرۃ: ۲۱۴] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اس کے ساتھ ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے''۔ وَمِنْهُ: کسی سے نجات دلانا۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا نُصِرَ الرَّأْیُ بَطَلَ الْھَوٰی: جب عقل کی امداد ہوتی ہے تو خواہش نفس ختم ہوجاتی ہے۔ نُصْرَۃُ الْحَقِ شَرَفٌ: حق کی مدد کرنا شرافت و بزرگی ہے۔ مَعْشَرٌ: (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں) جماعت۔ خلیل نے کہا: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہوں جیسے: مَعْشَرُ الطُّلَّابِ۔ ج: مَعَاشِر۔ ﴿یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ﴾ [الرحمن: ۳۳] ترجمۂ کنزالایمان: ''اے جن و انسان کے گروہ''۔ خُشُنٌ: مف: خَشِنٌ وَاَخْشَنُ۔ کھردرا اور ٹھوس ہونا۔ یہاں مراد ہے طاقتور بہادر۔ عِنْدَ: اسم ظرف: موجود، نزدیک۔ ﴿مَا عِندَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ﴾ [الجمعۃ: ۱۱] ترجمۂ کنزالایمان: ''وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے''۔

فائدہ:

لَدٰی، لَدُنْ، لَدْنِ، لَدَنُ، لُدْنِ، لَدُ، لُدُ، لَدْ۔ یہ سب عند کے معنی میں ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ جو چیز اپنی ملک میں ہو چاہے پاس ہو یا غائب اس کے لئے ''عِنْد'' بولا جاتا ہے۔ جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ۔ چاہے مال زید کے پاس ہو یا کہیں دور مثلاً بینک وغیرہ میں، اور اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ۔ اس وقت بولا جائے گا جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔

(شرح ملا جامی ص ۳۶، ۲۳۷ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اَلْحَفِیْظَۃُ: غصہ، ناراضگی، غیرت، تحفظ، احتیاط، تعویذ۔ ج: حَفَائِظ۔ اَھْلُ الْحَفَائِظِ: عزت و آبرو کے محافظ۔ ﴿قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْأَرْضِ إِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ﴾ [یوسف: ۵۵] ترجمۂ کنزالایمان: ''یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں''۔ عربی مقولہ ہے: حَافِظْ عَلَی الصَّدِیْقِ وَلَو فِی الْحَرِیْقِ: دوست کی حفاظت کر خواہ آگ میں کود کر ہی ہو۔

ذُوْ: یہ لفیف مقرون ہے یہ اصل میں ''ذَوَوٌ'' تھا پھر تخفیفاً ایک واو کو حذف کردیا اور یہ فقط اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے؛ کیونکہ اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ اسماء اجناس کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اسماء اجناس اسماء ظاہرہ ہی ہوتے

ہیں۔جیسے:﴿وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ [البقرة: ١٠٥] ترجمۂ کنزالایمان:''اوراللہ بڑے فضل والا ہے''۔(حاشیہ شرح ملا جامی ص۳۱ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اسم جنس کی تعریف :

وہ اسم جوشئی اوراس کے مشابہ اشیاء پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ کیونکہ اس کا اطلاق بغیر تعیین کے ہرفرد خارج پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔

جنس اور اسم جنس میں فرق :

جنس کا اطلاق قلیل وکثیر پر ہوتا ہے۔جیسے: اَلْمَاء کیونکہ اس کا اطلاق پانی کے ایک قطرہ پر بھی ہوتا ہے اور سمندر پر بھی جبکہ اسم جنس کا اطلاق فقط واحد پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔جیسے: رَجُلٌ تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کے مابین نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

﴿الف﴾ لُوْثَةٌ: بضم اللام: ڈھیلا پن، تاخیر، سستی، بے وقوفی۔رَجُلٌ ذُوْلُوْثَةٍ: سست، ضعیف اور ڈھیلا آدمی۔ہم نے شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا ہے۔شارح دیوانِ حماسہ ابوعلی احمد مرزوقی لکھتے ہیں: والرّوايةُ الصحيحةُ هى ضمُ اللامِ من اللُّوثة: لوثۃ میں صحیح روایت ''لامِ مضموم'' ہے۔(شرح ديوان الحماسة ج ۱ ص ۲۳ تاليف ابو على احمد بن محمد بن الحسين المرزوقى متوفى ۴۲۱ھ دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

﴿ب﴾ لَوْثَةٌ: بفتح اللام: بے وقوفی، دیوانگی۔اَللَّوْثُ: طاقت، برائی۔اس صورت میں شعر کا ترجمہ ہوگا۔تب تو میری مدد کیلئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر طاقتور لوگ نرم پڑ جائیں۔یہ ترجمہ زیادہ بلیغ ہے؛ کیونکہ اس صورت میں شاعر کے ممدوح قبیلہ یعنی بنو مازن کی زیادہ تعریف ہوتی ہے۔کہ وہ ایسے سخت حالات میں کہ جہاں طاقتور لوگ بھی نرم پڑ جاتے ہیں وہاں بھی وہ اپنی عزت وناموس کی حفاظت کی خاطر ڈٹ جاتے ہیں۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس حال میں جینا مشکل ہو اس حال میں جینا لازم ہے

لَانَ: الشیءُ(ض) لَيْنًا: نرم ہونا، نرم خو ہونا، تابع ہونا، لچکدار ہونا۔لِقَومِهٖ: اپنے لوگوں سے نرم برتاؤ کرنا، نرمی سے پیش آنا۔﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ﴾[آل عمران: ١٥٩] ترجمۂ کنزالایمان:''تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے''۔عربی مقولہ ہے: لَيِّنُ الكَلامِ قَيْدُ الْقُلُوْبِ: یعنی میٹھے بول دلوں کولوٹ لیتے ہیں۔

طَـارُوْا اِلَيْـهِ زَرَافَـاتٍ وَوُحْدَانَـا	قَوْمٌ اِذَاالشَّرُّ اَبْدٰی نَاجِذَیْهِ لَهُمْ ❸

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب جنگ اس کے سامنے اپنی داڑھیں ظاہر کرے تو وہ اس کی طرف (مقابلے کے لئے) جماعت در جماعت اور فرداً فرداً لپکتے ہیں۔

حل لغات:

قَوْمٌ: لوگوں کی جماعت جن میں باہمی کوئی تعلق، رشتہ ہو۔ في القرآن المجيد: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ [الرعد: ١١] ترجمۂ کنز الایمان: ''بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں''۔ قَوْمُ الرَّجُلِ: رشتہ دار، نیم رشتہ دار، خاندانی لوگ۔ اَلشَّرُّ: برائی، خرابی، فساد، فتنہ، بداخلاقی، گناہ، غنڈہ گردی، شرارت۔ ج: شُرُوْرٌ۔ ﴿مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ [الناس: ٤] ترجمۂ کنز الایمان: ''اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے''۔ یہاں مراد جنگ ہے۔ عربی مقولہ ہے: شَرُّ اَیَّامِ الدِّیْكِ یَوْمٌ تُغْسَلُ رِجْلَاهُ: مرغ کے لئے بدترین دن وہ ہے جس دن اس کے پاؤں دھوئے جائیں۔ مرغ ذبح کرنے سے پہلے اس کے پاؤں دھوئے جاتے تھے۔ اَبْدٰی: (اِفْعال) اَبْدَی الشَّیْءَ وَبِهٖ: ظاہر کرنا۔ مجرد سے بَدَا (ن) بُدُوًّا: ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ ﴿بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُواْ يُخْفُونَ مِن قَبْلُ﴾ [الانعام: ٢٨] ترجمۂ کنز الایمان: ''بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے''۔ نَاجِذَیْهِ: یہ ''نَاجِذٌ'' کا تثنیہ ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ حذف ہو گیا۔

اَلنَّاجِذُ: داڑھ۔ ج: نَوَاجِذ. فی الحدیث: ((عضوا علیه بالنواجذ)). طَارُوْا: طَارَ الطَّائِرُ وَنَحْوُهٗ (ض) طَيْرًا: حرکت سے بازوؤں کا ہوا میں اٹھنا، اڑنا، پرواز کرنا۔ نَفْسُهٗ شُعَاعًا: طبیعت کا بے چین و پریشان ہونا۔ فُلَانٌ اِلٰی کَذا: کسی چیز کی طرف لپکنا، اڑ کر یا دوڑ کر جانا۔ زَرَافات: مف: زَرَافَةٌ: دس یا بیس افراد کی جماعت۔ وُحْدَانٌ وَاُحْدَانٌ: مف: وَاحِدٌ: اللہ تعالی کی صفت۔ ایک (حساب کا پہلا عدد) علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ﴿وَإِلَـٰهُكُمْ إِلَـٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَـٰنُ الرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٦٣] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان''۔

فِی النَّـائِبَـاتِ عَلٰی مَاقَالَ بُرْهَانَا	لَایَسْأَلُوْنَ اَخَاهُمْ حِیْنَ یَنْدُبُهُمْ ❹

ترجمہ:

وہ اپنے بھائی سے اس کے کہے پر دلیل نہیں پوچھتے جب وہ انہیں مصیبتوں میں پکارتا ہے۔

حل لغات:

يَسْأَلُوْنَ: سَأَلَهُ عَنْ كَذا وبِكذا(ف) سُؤَالًا: پوچھنا،معلوم کرنا۔فلانا الشیءَ: کوئی چیز مانگنا۔فی القرآن المجید:﴿لا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحافاً وَمَاتُنفِقُو مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ۲۷۳]ترجمۂ کنز الایمان:''لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اورتم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے''۔عربی مقولہ ہے: سَائِلُ اللهِ لَا يَخِيْبُ: اللہ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَسْأَلُنِیْ اُمُّ الْخِيَارِ جَمَلاً يَمْشِیْ رُوَيْدًا وَيَكُوْنُ اَوَّلا

ترجمہ:

ام خیار مجھ سے ایسا اونٹ مانگتی ہے جو چلے آہستہ اور آئے پہلے نمبر پر۔یعنی دشوار چیز مانگتی ہے۔

اَخٌ: بھائی،دوست،ساتھی،قوم کا ایک فرد۔﴿وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً﴾ [هود: ۸٤]ترجمۂ کنزالایمان:''اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو''۔عربی مقولہ ہے: رُبَّ اَخٍ لَمْ تَلِدْهُ وَالِدَةٌ: یعنی بہت سے بھائی ایسے ہوتے ہیں جو ماں جائے نہیں ہوتے۔حِيْن:موقع،وقت (زمانہ کا ایک حصہ) کم ہو یا زیادہ۔کہتے ہیں:حِيْنَئِذٍ: جس وقت،زمانہ۔ج:اَحْيَانٌ. ﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِيْنٍ﴾ [البقرة: ۳٦]ترجمۂ کنزالایمان:''ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے''۔ اَلْحَيْنُ:موت،ہلاکت،آزمائش ومصیبت۔عربی مقولہ ہے: اِذاحَانَ الحَيْنُ حَارَتِ الْعَيْنُ. جب ہلاکت قریب ہوجاتی ہے تو آنکھ دیکھنا بند کردیتی ہے۔يَنْدُبُ: نَدَبَ فُلانٌ اِلٰى اَمْرٍ(ن)نَدْبًا: کسی کام کی دعوت دینا،اس پر آمادہ کرنا،اس پر مأمور کرنا،کسی کام کے لیے نمائندہ بنانا۔المَيِّتَ:مردے کے محاسن بیان کرکے رونا۔اَلنَّائِبات: مف: نَائِبَةٌ: آفت،مصیبت،حوادث خواہ خیر ہوں یا شر۔نَوائِبُ الرَّعِيَّةِ: پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے شاہی ٹیکس۔

قالَ:(ن)قَوْلًا: کہنا،بولنا۔مجازاً قول کو اظہار حال کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اس صورت میں فاعل غیر متکلم شی ہوتی ہے جیسے:قَالَتْ لَهُ العَيْنَانِ: آنکھوں سے معلوم ہوا،آنکھوں کا حال ایسا بتا رہا تھا۔بِرَأْسِهٖ:سر سے اشارہ کرنا۔لَهٗ:کسی سے کچھ کہنا،بات کرنا۔عَلَيْهِ:کسی کے خلاف بولنا،کسی پر بہتان باندھنا،الزام لگانا۔عَنْهُ:کسی کے متعلق خبر دینا،کسی کی طرف سے کچھ کہنا۔فِيْهِ:کسی چیز میں کوشش کرنا۔کسی کے بارے میں کوئی بات کہنا۔بِهٖ:کسی بات کا قائل ہونا،اس کا نظریہ اور عقیدہ رکھنا،رائے رکھنا۔قول کے بعد قائل کا جملہ بطورحکایۃ بلفظہٖ ذکر کیا جاتا ہے۔جیسے:قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللهِ اور معنی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔جیسے:قَالَ اَنَّهٗ عَبْدُ اللهِ. دونوں صورتوں میں جملہ پر'' قال''کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوگا۔قول کبھی''ظن''کے معنی میں بھی آتا ہے اس وقت اپنے بعد مبتدا اور خبر کو نصب دیتا ہے۔جیسے:اَتَقُوْلُ المُسَافِرَ قَادِمًا اليَوْمَ (کیا تمہارا خیال ہے مسافر آج آئے گا؟) ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ

خَلِيُفَةً﴾ [البقرة: ٣٠] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں''۔ عربی مقولہ ہے: اَلْقَولُ يَنْفُذُ ما لَاتَنْفُذُ الابرُ: بات اس چیز میں بھی سوراخ کر دیتی ہے جس کو سوئی نہیں چیر سکتی۔ بُرُهانٌ: ج: بَرَاهِين: قاطع اور واضح دلیل۔

5 ...... لٰكِنَّ قَوْمِىُ وَاِنْ كَانُوْا ذَوِىُ عَدَدٍ | لَيُسُوْا مِنَ الشَّرِّ فِىُ شَىْءٍ وَاِنْ هَانَا

ترجمه:

میری قوم اگرچہ بڑی تعداد والی ہے لیکن جنگ میں کچھ بھی نہیں اگرچہ آسان ہو۔

مطلب:

اس شعر سے آخری شعر تک اپنے قبیلے کے اوصاف بیان کر رہا ہے، یعنی میرا قبیلہ جنگ پر امن وصلح کو ترجیح دے دیتا ہے اور ہر کسی کو معاف کر دیتا ہے۔

حل لغات:

لٰكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل ہے اور استدراک کے معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، یعنی یہ اپنے ماقبل کے حکم کے خلاف ثابت کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے ایسا کلام ہو جو مابعد کے مخالف ہو یا اس کی ضد ہو، ایک قول کے مطابق یہ ''اِنّ'' کی طرح تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس لفظ کے بارے میں بعض نے کہا: کہ یہ بسیط ہے جب کہ امام فراء کے نزدیک یہ لٰكِنْ اور ''اِنّ'' سے مرکب ہے اور ''اِنّ'' کا ہمزہ تخفیفاً حذف کر دیا گیا ہے اور بسا اوقات یہ ''مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةُ'' ہوتا ہے۔ اَلْعَدَدُ: شمار کئے ہوئے کی مقدار، جماعت۔ ج: اَعْدَادٌ. ﴿فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِراً وَّاَقَلُّ عَدَداً﴾ [النساء: ٢٤] ترجمۂ کنز الایمان: ''کس کے مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم''۔ لَيُسُوا: مف: لَيْسَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔ اس کا وزن فَعِلَ تھا پھر عین کلمہ کو تخفیفاً لزوماً ساکن کر دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی اصل ''لا اَيْسَ'' ہے، ہمزہ کو ساقط کر دیا گیا۔ ﴿لَيُسُوْا سَوَاءً مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ﴾ [آل عمران: ١١٣] ترجمۂ کنز الایمان: ''سب ایک سے نہیں کتابیوں میں''۔ شَيْءٌ: شَاءَ هُ (ف) شَيْئًا: ارادہ کرنا، چاہنا۔ عَلَى الامْرِ: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

شَیْء کی تعریف کرتے ہوئے سید شریف جرجانی لکھتے ہیں: اَلشَّیْءُ فِی اللُّغَةِ: هُوَ مايَصِحُّ اَنْ يُّعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ عِنْدَ سِيْبَوَيْهِ، وقِيْلَ: اَلشَّیْءُ عِبَارَةٌ عَنِ الوُجُوْدِ، وهوَ اسْمٌ لِجَمِيْعِ الْمُكَوَّنَاتِ، عرضًا كان اوجوهرًا ويَصِحُّ اَنْ يُّعْلَمَ ويُخْبَرَ عَنْهُ. وَفِى الْاِصْطِلاحِ: هُوَ الْمَوْجُوْدُ الثَّابِتُ الْمُتَحَقِّقُ فِی الْخَارِجِ. سیبویہ کے نزدیک لغوی اعتبار سے ''شَیْء'' اسے کہتے ہیں جس کے بارے میں جانا جا سکے اور اس کے بارے

میں خبر دی جاسکے اور ایک قول کے مطابق ہر موجود کو "شَیْء"، کہا جاسکتا ہے خواہ وہ عرض ہو یا جوہر اور اصطلاح میں ہر موجود ثابت اور متحقق فی الخارج کو شیٔ کہا جاتا ہے۔(التعریفات ص ۹۳ .تألیف السید الشریف علی بن محمد بن علی السید الزین أبی الحسن الحسینی الجرجانی الحنفی،دار المنار) ج: اَشْيَاءُ. جج: اَشاوِی، اَشَاوَاةٌ، اَشَایَا. ھان: الامرُ علی فلان (ن) هَوْنًا: نرم وآسان ہونا۔ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَاماً [الفرقان: ٦٣] ترجمۂ کنزالایمان:"اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام"۔ ھان الرجلُ (ن) هُوناً وهَوَاناً: ذلیل وحقیر ہونا، مسکین ہونا۔ عربی مقولہ ہے: ما اَهْوَنَ الْحَرْبَ عَلَى النَّظَّارَةِ (تماشہ دیکھنے والوں کیلئے لڑائی کتنی آسان ہے)

❻...... يَجْزُوْنَ مِنْ ظُلْمِ اَهْلِ الظُّلْمِ مَغْفِرَةً	وَمِنْ اِسَاءَةِ اَهْلِ السُّوْءِ اِحْسَانَا

ترجمہ:

وہ ظالموں کے ظلم کا بدلہ بخشش کی صورت میں دیتے ہیں اور بروں کی برائی کا احسان کی صورت میں۔

حل لغات:

یَجْزُوْنَ: جَزَی الشَّیءُ (ض) جَزَاءً: کافی ہونا، فائدہ پہنچانا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاتَّقُوا يَوْماً لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئاً﴾ [البقرۃ: ۱۲۳] ترجمۂ کنزلایمان:"اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی"۔ الرَّجلَ بکذا وعلی کذا: بدلہ دینا، انعام دینا۔ فُلانًا حَقَّهٗ: کسی کا حق ادا کرنا۔ ﴿قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَاء مَّوْفُوراً﴾ [بنی اسرائیل: ٦٣] ترجمۂ کنزالایمان:"فرمایا، دور ہو تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا"۔ اَلظُّلْم: ظلم (ض) ظُلْمًا: زیادتی کرنا، غلط روش اختیار کرنا، ناانصافی کرنا، حق تلفی کرنا، بدسلوکی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ ﴿وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْماً لِّلْعِبَادِ﴾ [المؤمن: ۳۱] ترجمۂ کنزالایمان:"اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا"۔

ظلم کی تعریف :

اَلظُّلْمُ: وَضْعُ الشَّیْءِ فِی غَیْرِ مَوْضِعِهٖ: چیز کو بے موقع رکھنا۔ وَفِی الشَّرِیْعَةِ: عِبَارَةٌ عَنِ التَّعَدِّیْ عَنِ الْحَقِّ اِلَی الْبَاطِلِ وَهُوَ الْجَوْرُ: اور شرع میں ظلم کہتے ہیں: حق سے باطل یعنی ظلم وجور کی طرف بڑھنا۔ (التعریفات، ص ۱۰۲، دار المنار) اھل: عزیز، رشتہ دار، کنبہ، بیوی۔ ﴿إِذْ قَالَ مُوسَى لِأَهْلِهِ إِنِّیْ آنَسْتُ نَاراً﴾ [النمل: ۷] ترجمۂ کنزالایمان:"جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا (ف) مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے"۔ ما کان۔ ھو اھل کذا: وہ اس کا اہل ہے۔ اھل الدَّار: گھر والے۔ ج: اَھالٌ واَھلاتٌ واَھَلاتٌ. مغفرۃ: مص. غفرله الذنب

(ض) مَغْفِرَةً وَغُفْرانًا: گناہ چھپانا، معاف کرنا۔ الشيءَ: چھپانا۔ اِسَاءَةً: مص (اِفْعَال) اَسَاءَ الشَّيْءَ: خراب کرنا، بگاڑ دینا۔ اِلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا، گستاخی کرنا، نازیبا حرکت کرنا۔ بِهِ الظَّنَّ: بدگمانی کرنا۔ اَلْفَهْمَ: غلط سمجھنا۔ اَلسُّوْءُ: ہر ناگوار چیز یا بات، برائی، تکلیف واذیت۔ ﴿يَسُومُونَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ﴾ [البقرة: ٤٩] ترجمۂ کنزالایمان: ''وہ تم پر براعذاب کرتے تھے''۔ ہر آفت ومرض۔ ﴿وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ﴾ [النمل: ٢٧٢] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب''۔ سُوْءُ الْخُلُقِ: بدمزاجی۔ سُوْءُ الظَّنِّ: بدگمانی۔ اِحْسَانٌ: مص: اَحْسَنَ (افعال) اچھا کرنا، اچھا کام کرنا، نیکی کرنا۔ ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ [الرحمن: ٦٠] ترجمۂ کنزالایمان: ''نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی''۔ ختنہ کرنا۔ اِلَيْهِ وبِهِ: اچھا برتاؤ کرنا، کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا، احسان کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اَلْاِحْسَانُ يَقْطَعُ اللِّسَانَ: احسان زبان کو بند کر دیتا ہے۔

❼...... كَاَنَّ رَبَّكَ لَمْ يَخْلُقْ لِخَشْيَتِهٖ	سِوَاهُمْ مِنْ جَمِيْعِ النَّاسِ اِنْسَانَا

ترجمہ:

گویا کہ تیرے رب نے اپنے خوف وڈر کے لئے تمام لوگوں میں ان کے علاوہ کسی کو پیدا نہیں کیا۔

حل لغات:

رَبّ: اللہ تعالی کا نام۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے لئے لفظ ربّ اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوسکتا۔ کما فی القرآن المجید: ﴿ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ﴾ [يوسف: ٥٠] ترجمۂ کنزالایمان: ''اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے اور عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے''۔ مالک، آقا، مربی، نگران، منتظم، انعام دینے والا، اصلاح کرنے والا۔ ج: اَرْبَابٌ ورُبُوْبٌ. لَمْ يَخْلُقْ: خلق (ن) خَلْقًا: پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا۔ ﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا﴾ [البقرة: ٢٩] ترجمۂ کنزالایمان: ''وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے''۔ اَلْقَوْلَ: بات گھڑنا، جھوٹ گھڑنا۔ ﴿إِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَوْثَاناً وَتَخْلُقُوْنَ إِفْكاً﴾ [التوبة: ١٧] ترجمۂ کنزالایمان: ''تم تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو''۔ خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحَرْبِ رِجَالًا: اللہ تعالی نے لڑائی کے لئے اور ہی مرد پیدا کئے ہیں۔ خَشْيَةً: مص. خَشِيَ (س) خَشْيَةً: ڈرتے رہنا، ڈر ہونا، کھٹکا ہونا، اندیشہ ہونا۔ فلانًا ومِنْهُ. ڈرنا، دل میں تعظیم وہیبت رکھتے ہوئے ڈرنا۔ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: ٢٨) ترجمۂ کنزالایمان: ''اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں''۔ امید رکھنا۔ فی الحدیث:

((لقد اکثرت من الدعاء بالموت حتی خشیت ان یکون ذلک اسھل لک عند نزولہ)). ناپسند کرنا۔ عربی مقولہ ہے: مَنْ خَشِیَ الذِّئْبَ اَعَدَّ کَلْبًا: جسے بھیڑیے کا ڈر ہو اسے کتا تیار رکھنا چاہئے۔ سِوًا: یہ مستثنیٰ مقدم ہے اصل عبارت یوں ہے: لَمْ یَخْلُقْ لِخَشْیَتِہٖ اِنْسَانًا سِوَاھُم (شرح مرزوقی ج ا ص ۲۶ بیروت) سُوَی الشیء: غیر، علاوہ، بدل۔ جاؤُوا سِوَی زید۔ یہ حروف اِسْتِثْنَاء میں سے ہے۔ اخفش رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ہے لفظ "سِوَی"، جب غیر یا عدل کے معنی میں استعمال ہو تو اس کے تین لہجے ہیں "س"، مضموم یا مکسور ہو نیکی صورت میں آخر میں یاء مقصور آئے گی اور اگر "س" مفتوح ہو تو آخر میں الف ممدود ہو گا چنانچہ کہیں گے: مَکَانٌ سُوًی و سِوًی و سَوَاءٌ: یعنی دونوں فریقوں کے درمیان۔ میرا کہنا ہے کہ اسی سے قول خداوندی ہے: ﴿مَکَانًا سُوًی﴾ اور تمہارا یہ کہنا کہ: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ سُوَاکَ و سِوَاکَ و سِوَائِک: تمہارے علاوہ یا تمہارے بغیر۔ (مختار الصحاح) السَّواء: برابری۔ ﴿فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ﴾[الانفال: ۵۸] ترجمۂ کنز الایمان: "تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر"۔ سَوَاءُ الشیء: چیز کا وسط۔ ﴿فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ﴾[الصافات: ۵۵] ترجمۂ کنز الایمان: "بیچ بھڑکتی آگ"۔ جَمِیْعٌ: سب، کل، لشکر۔ ﴿وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ﴾[یس: ۵۶] ترجمۂ کنز الایمان: "اور بیشک ہم سب چوکنے ہیں"۔ "مِنْ جَمِیْعٍ" بیروت کے نسخہ میں "فی جمیع" ہے۔ اَلنَّاسُ: اسم جمع برائے انسان۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ﴾[البقرۃ: ۱۳] ترجمۂ کنز الایمان: "اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں"۔ اِنْسَان: ج: اَنَاسِی. یہ مذکر و مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ الْمِثَالِی: ایسا انسان جو اپنی مخصوص کسبی صلاحیتوں کی بناء پر عام انسانوں سے فائق و برتر ہو۔

❽ فَلَیْتَ لِیْ بِھِمْ قَوْمًا اِذَا رَکِبُوْا	شَدُّوا الْاِغَارَۃَ فُرْسَانًا وَرُکْبَانَا

ترجمہ:

کاش میرے لئے ان کے بدلے ایسی قوم ہوتی جو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر غارت گری کرتی۔

اگر جواں ہوں میری قوم کے جسور و غیّور
قلندری میری کچھ کم سکندری سے نہیں

حل لغات:

رَکِبُوْا: رکب (س) رَکَبًا: بڑے زانوں والا ہونا۔ رکب الشیءَ وعلیہ وفیہ (س) رُکُوْبًا: سوار ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾[عنکبوت: ۶۵] عربی

مقولہ ہے: مَنْ لَّمْ يَرْكَبِ الْاَهْوَالَ لَمْ يَنلِ الْآمَالَ: جو ہولنا کیوں پر سوار نہ ہوگا وہ امیدیں حاصل نہ کر سکے گا۔شدوا: شَدَّ عَلَى الْعَدُوِّ (ن،ض) شَدًّا، وشَدّةً: دشمن پر حملہ کرنا۔فلانٌ شَدًّا: دوڑنا (ض) شِدَّةً: قوی ہونا۔ ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (۱۲/۸۵) الاغارة: حملہ، یورش، یلغار۔"شَدُّوا الْإِغَارَةَ" بیروت کے نسخ میں "شَنُّوا الْإِغَارَةَ" ہے۔عربی مقولہ ہے: اَغَيْرَةً وَجُبْنًا: کیا غیرت بھی اور بزدلی بھی؟۔فُرْسَانٌ: مف: فَارِسٌ: گھوڑے سوار۔گھوڑوں کی سواری کا ماہر۔رُكْبَان: مف: رَاكِبٌ: سوار۔

قَالَ الْفِنْدُ الزِّمَانِيُّ فِيْ حَرْبِ الْبَسُوْسِ

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شہل بن شیبان زمانی ہے (متوفی ۷۰ق، ھ/ ۵۵۵ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، یہ بنو بکر کا سردار تھا۔

اشعار کا پس منظر :

بسوس ایک عورت کا نام ہے، جو جساس بن مرۃ شیبانی کی خالہ تھی اس کی سراب نامی ایک اونٹنی کلیب بن وائل کی چراگاہ میں چلی گئی اور اس نے پرندے کے انڈوں کو توڑ دیا جسے کلیب نے پناہ دی ہوئی تھی، تو کلیب نے طیش میں آ کر اونٹنی کے تھن میں تیر مار دیا، انتقامی کاروائی کرتے ہوئے جساس نے کلیب کو قتل کر ڈالا، اس طرح بنو بکر اور بنو تغلب (جو کہ وائل کی اولاد تھے) کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔اور چالیس سال جاری رہی اس طرح یہ بسوس کا نام عرب میں نحوست کے لئے ضرب المثل بن گیا۔

❶ صَفَحْنَا عَنْ بَنِيْ ذُهْلٍ | وَقُلْنَا الْقَوْمُ اِخْوَانُ

ترجمہ:

ہم نے بنو ذہل سے یہ کہتے ہوئے درگزر کیا کہ یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں۔

حل لغات:

صَفَحْنَا: صَفَحَ عَنْهُ (ف) صَفْحًا: اعراض کرنا، منہ پھیرنا۔عَنْ ذَنْبِهٖ: معاف کرنا، درگذر کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ [الحجر: ۸۵] ترجمۂ کنزالایمان: "اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو"۔ فُلَانًا عن حَاجَتِهٖ: کسی کی ضرورت پوری کرنا۔اَلقومَ: ایک ایک کر کے پیش کرنا۔"صَفَحْنَا" بیروت کے نسخہ میں "عفونا" ہے۔اِخْوَانٌ، اُخْوَانٌ، آخُوْن، آخَاءٌ، اِخْوَةٌ اور اُخُوَةٌ. یہ سب مترادف ہیں۔مف: اَلْاَخُ: بھائی، ساتھی، دوست۔تثنیہ: اَخَوَانِ. ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ

الشَّيَاطِيْنِ﴾ [بنی اسرائیل: ۲۷] ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں''۔عربی مقولہ ہے: اخ الاکفاء وداهن الاعداء: یعنی دوستوں سے بھائی چارے سے پیش آؤ اور دشمنوں سے ظاہری اخلاق سے ملو۔

❷......

عَسَى الْاَيَّامُ اَنْ يَّرْجِعْنَ	قَوْمًا كَالَّذِيْ كَانُوْا

ترجمہ:

یہ امید کرتے ہوئے کہ زمانہ قوم کو ان کی سابقہ حالت پر لوٹا دے گا۔

حل لغات:

عسی: افعال مقاربہ سے جامد ہے۔محبوب چیز میں امید کے لئے اور مکروہ بات میں خوف کے لئے آتا ہے۔فی القرآن المجید:﴿قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ﴾ [الاعراف: ۱۲۹] ترجمۂ کنزالایمان: ''کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے''۔ اَلْاَيَّامُ: مف يَوْمٌ: دن، موجودہ وقت۔﴿وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ۱٤۰] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں''۔ یرجعن: رَجَعَ فلانًا عنِ الشَّیْءِ (ض) رُجُوْعًا و رَجْعًا: لوٹانا، واپس لانا۔ ﴿فَإِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ إِلَى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة: ۸۳] ترجمۂ کنزالایمان: ''پھر اے محبوب اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے''۔رجع الشیءُ رُجُوْعًا: فائدہ پہنچا۔فُلَانٌ مِنْ سَفَرِہٖ: لوٹنا، سفر سے واپس آنا۔﴿فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفاً﴾ [طٰه: ۸٦] ترجمۂ کنزالایمان: ''تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا افسوس کرتا''۔اِلَیْہِ فِی اَمْرٍ: کسی معاملہ میں کسی سے مشورہ کرنا۔اِلَی الْاَمْرِ: کسی معاملہ پر توجہ دینا۔دوبارہ شروع کرنا، دوبارہ اختیار کرنا۔شعر میں متعدی استعمال ہوا ہے۔

❸......

فَلَمَّا صَرَّحَ الشَّرُّ	وَاَمْسٰى وَهُوَعُرْيَانُ

ترجمہ:

جب برائی ظاہر ہوگئی اور کھل کر سامنے آگئی۔

حل لغات:

لَمَّا: بمعنی ''جب''۔اس کی تین صورتیں ہیں۔(۱) یہ مضارع کے ساتھ خاص ہو اسے جزم دے اور لم کی طرح ماضی کے معنی میں کر دے۔(۲) یہ ماضی کے ساتھ خاص ہو اس صورت میں یہ دو جملوں پر داخل ہوگا جن میں سے دوسرے کا وجود پہلے کے وجود کی وجہ سے ہوگا۔جیسے: لما جاء نی اکرمته. (۳) یہ حرف استثناء بمعنی ''اِلَّا'' ہو اس صورت میں

جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا۔جیسے:﴿إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [الطارق: ٤] ترجمۂ کنز الایمان: ''کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو''۔

فائدہ:

''لَمَّا'' پانچ امور میں ''لَمْ'' سے مختلف ہے۔

1 ......لما حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا بخلاف لم کے۔

2 ......لما کی نفی حال کے قریب ہوتی ہے جب کہ لم کی نفی میں یہ قید نہیں۔

3 ......لما کے منفی کا ثبوت متوقع ہوتا ہے بخلاف لم کے منفی کے۔

4 ......لما کے منفی کو حذف کرنا جائز ہے بخلاف لم کے منفی کے۔

5 ......لما کے ذریعے کی جانے والی نفی زمانہ حال تک لگاتار ہوتی ہے جبکہ لم کے ذریعے کی گئی نفی متصل بھی ہوتی ہے اور منقطع بھی۔(المعجم الوسیط،ص۱۰۱۵،مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور) صَرَّحَ:صَرَّحَ الشيءُ: واضح ہونا،کھلنا۔المُتَكَلِّمُ:متکلم کا صاف صاف کہنا۔بِمَا فِيْ نَفْسِهٖ: ظاہر کرنا۔اَلْاَمْرَ: واضح کرنا۔اَلْاَمْرُ: واضح ہونا،ظاہر ہونا۔(لازم ومتعدی) '' صَرَّحَ الشَّرُّ '' بیروت کے نسخہ میں ''اصبح الشَّرُّ'' ہے۔اَمْسٰی و مُمْسًی: یہ اَلْاِصْبَاحُ کی ضد ہیں۔اَمْسَى الْقومُ: شام کے وقت میں داخل ہونا۔﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ﴾ [الروم: ١٧] فلانًا: کسی کی کچھ مدد کرنا۔بمعنی صار. شعر میں ''صار'' کے معنی میں ہے۔عُرْيَانٌ: برہنہ،ننگا۔عُرْيَانُ النَّجِيِّ : جو اپنے بھید کو نہ چھپائے۔عورت کیلئے ''عُرْيَانَةٌ'' جو اسم فاعل ''فُعْلَانٌ'' کے وزن پر ہوتا ہے اس کی مؤنث ''تاء'' کے اضافہ کے ساتھ بنتی ہے۔(مختار الصحاح)

4 ......

وَلَمْ يَبْقَ سِوَى الْعُدْوَا	نِ دِنَّاهُمْ كَمَا دَانُوْا

ترجمہ:

اور ظلم وزیادتی کے سوا کچھ باقی نہ رہا تو ہم نے انہیں ان کے کئے کا بدلہ دیا۔

مطلب:

دِنَّاهُمْ كَمَا دَانُوْا'' مخالفین نے پہلے جو کچھ کیا وہ بدلہ نہیں، پھر بھی دونوں کیلئے ایک جیسے الفاظ لائے گئے،صرف مطابقت وموافقت کرتے ہوئے اور مخاطب کو یہ بتانے کیلئے کہ یہ تمہارے عمل کا بدلا ہے۔جیسے قرآن میں ہے:﴿إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ [النساء: ١٤٢] ترجمۂ کنز الایمان:''بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں (ف) اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا''۔اور﴿اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ﴾ .[البقرة:

۱۵] ترجمۂ کنزالایمان: ''اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اسکی شان کے لائق ہے)''۔

حل لغات:

لم یَبْقَ: بقی(س) بَقَاءً: دیرپا ہونا، باقی رہنا۔مِنْ: بچ جانا۔علی: محفوظ رکھنا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔بقی (س) بَقَاءً، بَقٰی(ض) بَقْیًا: ہمیشہ رہنا۔ثابت رہنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِکْرَام﴾ (۵۵/ ۲۷) عربی مقولہ ہے: بَقِّ نَعْلَیْکَ وَابْذُلْ قَدَمَیْکَ: اپنے جوتے باقی رکھو اور پاؤں کام میں لاؤ۔یعنی اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرو اور مال بچاؤ تاکہ معاملات خراب نہ ہوں۔اَلْعُدْوَانُ: خالص ظلم، دشمنی، زیادتی، جارحیت، حملہ، چڑھائی، گرفت، قابو۔﴿فَإِنِ انتَھَوْا فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَی الظَّالِمِیْن﴾ (۲/ ۱۹۳) عَدَا(ن) عَدْوًا: دوڑنا۔عُدْوَانًا فلانًا عن الامر: کسی کام سے ہٹانا، باز رکھنا۔دِنًا: دانَ (ض) دِیْنًا: تابع و ذلیل ہونا، جھکنا۔اطاعت کرنا۔لَہٗ و لَہٗ مِنْہُ: انتقام لینا، قصاص لینا۔بِکَذا: مذہب بنانا۔فُلانٌ دَیْنًا: قرضہ لینا، قرضہ زیادہ ہونا، کسی خیر و شر کا عادی ہونا، ناپسندیدہ بات پر کسی کو مجبور کرنا، حساب کرنا، حساب لینا، قیادت و رہنمائی کرنا، انعام دینا، خدمت کرنا، اچھا سلوک کرنا، قرض دینا۔الشیءَ: کسی چیز کا مالک بننا۔

5 ...... | مَشَیْنَا مِشْیَۃَ اللَّیْثِ | غَدَا وَاللَّیْثُ غَضْبَانُ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم (ان پر حملے کے لئے) غضب ناک شیر کے صبح کے وقت چلنے کی طرح چلے۔

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے

حل لغات:

مَشَیْنَا: مَشَی(ض) مَشْیًا: چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔بالنمیمۃ: چغلی کھانا۔مَشَاءً: بہت مویشی والا ہونا۔فی القرآن المجید: ﴿وَلاَ تَمْشِ فِیْ الْأَرْضِ مَرَحاً﴾ (۱۷/ ۳۷) مِشْیَۃً: مفعول مطلق یہاں بیان نوع کے لئے ہے۔اَللَّیثُ: شیر، مکڑی، طاقت، سختی، خوش بیان، بلیغ، جھگڑالو، بہادر اور باتونی آدمی۔ج: لُیُوثٌ. غدا: (ن) غُدُوًّا: صبح کو جانا، مطلقا جانا۔﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَھْلِکَ تُبَوِّءُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (۳/ ۱۲۱) عربی مقولہ ہے: عَسٰی غَدٌ لِغَیْرِکَ: ممکن ہے آئندہ کل کسی اور کیلئے ہو۔غَضْبَان: صیغہ صفت و مص۔بغض رکھنا، غضب ناک ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کی ٹھاننا۔﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَی إِلَی قَوْمِہِ غَضْبَانَ أَسِفاً﴾ (۷/ ۱۵۰) عربی مقولہ ہے: غَضَبُ الْخیلِ عَلَی اللُّجُمِ: گھوڑوں کا غصہ لگاموں پر ہوتا ہے۔بے فائدہ غصہ کے لئے بولا جاتا ہے۔

❻ ...... | بِضَـرْبٍ فِيْـهِ تَـوْهِيْـنٌ | وَتَـخْـضِيْـعٌ وَاِقْـرَانٌ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کو) کمزوراور ذلیل کرنااور تابع بنانا ہے۔

حل لغات:

ضَرُب:مص:ضرب بالسیف(ض) ضَرْبًا: تلوار کاوار کرنا۔یہاں یہی معنی مراد ہے۔الشیءُ: حرکت کرنا۔اَلقلبُ: دل دھڑکنا۔مثال بیان کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً رَّجُلَيْنِ﴾ (۳۲/۱۸) سفرکرنا۔ ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ الأَرْضِ﴾(۱۰۱/۴) مارنا۔﴿فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ﴾ (۶۰/۲) کسی پر کوئی چیز لازم کرنا۔﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾. (۶۱/۲) خیمہ گاڑنا۔﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ﴾ (۱۳/۵۷) لغت میں اس کے اور بھی کئی معنی لکھے ہیں۔عربی مقولہ ہے:ضَرْبُ الْحَبِيْبِ اَوْجَعُ: محبوب کی مار کازیادہ دکھ ہوتا ہے۔اِنَّکَ تَضْرِبُ فِی حَدِيْدٍ بَارِدٍ:تو ٹھنڈا لوہا پیٹتا ہے۔یعنی بےفائدہ کوشش کررہا ہے ۔توھین:مص(تفعیل) کمزورکرنا۔مجرد سے کمزورہونا۔﴿وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (۱۳۹/۳) ''تَوْهِيْنٌ'' بیروت کے نسخہ میں''تفجیع'' ہے۔تخضیع:مص (تفعیل) عاجزومطیع کرنا۔اقران:اس لفظ کے اعتبار سے شعر کامعنی تین طرح سے ہوسکتا ہے:(الف) قابو پانا،تابع بنانا۔﴿سُبْحانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ﴾ (۱۳/۴۳) شعر کاترجمہ اس معنی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔اور باب تفعیل سے معنی ہے:قیدیوں کورسیوں میں باندھنا۔﴿وَآخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِيْ الْأَصْفَادِ﴾ (۳۸/۳۸)(ب)دو چیزوں کوجمع کرنا ۔اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ: ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کی) توہین وتذلیل کوجمع کرنا ہے۔(ج) سینگ والے مینڈھے کی قربانی کرنا۔اور یہ کنایہ ہے سردار کوقتل کرنے سے۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کاترجمہ یہ ہوگا: ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں کمزوروذلیل کرنااوران کے مسلح سردار کوقتل کرنا ہے۔

❼ ...... | وَطَـعْـنٍ كَـفَـمِ الـزِّقِ | غَـــذَا وَالـــزِّقُّ مَلْآنُ |
|---|---|

ترجمہ:

اورہم ایسی نیزہ زنی کے ارادہ سے چلے (جس کے نتیجے میں خون ایسے بہے) جیسے کہ بھرے ہوئے مشکیزے سے پانی بہتا ہے۔

حل لغات:

طعن:مص،طَعَنَهُ (ن، ف) طَعْنًا: نیزہ مارنا،نیزہ چبھونا۔فی الرجل وعلیه: کسی میں عیب نکالنا،کسی بات پر

طعنہ مارنا۔ طَعَنَ فی عِرْضِہٖ: اس کی عزت پر حملہ کیا۔ فی الشیءِ: داخل ہونا، شروع ہونا۔ فَمٌ: اصل میں "فَوْہٌ" تھا پھر "ھا" کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا پھر واؤ کو میم سے تبدیل کر دیا گیا تو فم ہو گیا اور واؤ کو میم سے اس لئے بدلا کہ اگر نہ بدلتے تو عین کلمہ یعنی واؤ پر اعراب آجاتا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واؤ الف سے بدل جاتا پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے الف گر جاتا اور ایک حرف یعنی "ف" کلمہ رہ جاتا۔ جہاں یہ علت نہیں ہوتی وہاں واؤ کو میم سے نہیں بدلا جاتا۔ جیسے: فُوْکَ (حاشیہ شرح ملا جامی، ص۳۱) فی القرآن المجید: ﴿يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ﴾ (۳/۱۶۷) عربی مقولہ ہے: فَمٌ تُسَبِّحُ وَيَدٌ تُذَبِّحُ: زبان تعریف کر رہی ہے اور ہاتھ قتل کر رہا ہے۔ فِيْ فَمِيْ مَاءٌ وَهَلْ يَنْطِقُ مَنْ فِيْ فِيْهِ مَاءٌ: میرے منہ میں پانی ہے اور کیا وہ شخص بولتا ہے جس کے منہ میں پانی ہو۔ یعنی مجھے تو کھلا پلا دیا گیا ہے۔ اَفْوَاهُهَا مَجَاسُّهَا: ان کے منہ ان کے امتحان کی جگہ ہے۔ یعنی گفتگو باطن کا پتہ دیتی ہے۔

اَلزِّقُّ: مشک، ج: اَزْقَاقٌ وزِقَاقٌ. غَذَا(ن) الماءُ غَذْوًا: بہنا۔ الرجلُ غَذَوَانًا: دوڑنا، تیز چلنا، نشاط سے تیز چلنے والا گھوڑا۔ مَلْآنٌ: بھرا ہوا پر، کام والا، زکام میں مبتلا۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ﴾ (۳/۹۱)

8 ...... وَبَعْضُ الْحِلْمِ عِنْدَ | الْجَهْلِ لِلذِّلَّةِ اِذْعَانُ

ترجمہ:

اور بسا اوقات جہالت کے وقت بردباری کا مظاہرہ کرنا ذلت کے لئے جھکنا ہے۔

حل لغات:

بعض الشیء: کچھ حصہ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ فی القرآن المجید: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ (۲/۲۵۳) اَلحِلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط و تحمل، عقل و خرد۔ فی القرآن المجید: ﴿ام تامرهم أحلامهم بهذا ام هم قوم طاغون﴾ (۳۲/) حَلُمَ (ک) حِلْمًا: درگزر کرنا، بردبار ہونا یعنی ناگواری اور غصہ کے اظہار پر قدرت کے باوجود نرمی سے کام لینا، دوراندیش ہونا۔ دانش مند ہونا۔ ﴿وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ (۲/۲۲۵) عربی مقولہ ہے: حِلْمِيْ اَصَمُّ وَاُذُنِيْ غيرُ صَمَّاءَ: میرا حلم بہرا ہے کان بہرے نہیں۔ اَلجَهْلُ: نادانی، ناواقفیت، بے خبری، بے وقوفی۔ اَلجَهْلُ الْبَسِيْطُ: ایسی شے سے ناواقف رہنا جس کا علم ہونا چاہئے۔ اَلجَهْلُ الْمُرَكَّبُ: خلاف واقع کسی شے کا پختہ اعتقاد رکھنا۔ جَهِلَ فلانٌ علی غیرِہٖ(س) جَهْلًا: بے وقوفی دکھانا۔ ﴿قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾ (۲/۶۷) الرجُلُ: نہ جاننا، ان پڑھ ہونا۔ الشیءَ وبہ: ناواقف ہونا، لاعلم ہونا، ظلم کرنا، سخت کلامی کرنا۔ ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ (۲۵/۶۳) عربی مقولہ ہے: اَلجَهْلُ مَطِيَّةٌ مَنْ

رَكِبَهَا ذَلَّ وَمَنْ صَحِبَهَا ضَلَّ: جہالت وہ سواری ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا ذلیل ہوگا اور جو اسے ساتھی بنائے گا گمراہ ہوجائے گا۔اَلذِّلَّةُ:مص:ذَلَّ(ض) ذِلَّةً: ذلیل ہونا،حقیر ہونا، بےوقعت ہونا،کمزور ہونا۔﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ﴾(۳/۱۲۳) اِذْعَانُ:اذعن له: تابع ومطیع ہونا۔بالحق:حق کا اقرار کرنا۔

9...... وَفِي الشَّرِّ نَجَاةٌ حِيْنَ	لَا يُنْجِيْكَ اِحْسَانُ

ترجمه:

اورلڑائی ہی میں نجات ہے جب حسن سلوک تجھے نجات نہ دے۔

حل لغات:

فِي الشَّرِّ نَجَاةٌ: یہاں مضاف محذوف ہے اصل عبارت ہے"فِي دفعِ الشَّرِّ نَجَاةٌ"اور یہ بھی مراد ہوسکتی ہے "فِي عملِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" (برائی میں ہی نجات ہے) ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔"وَفِي الشَّرِّ" بیروت کے نسخہ میں"فَلِلشَّرِّ" ہے۔نَجَاةٌ:مص،نَجا منهُ (ن) کسی کی اذیت سے چھٹکارا پانا،خلاصی پانا،نجات پانا۔يُنْجِي: (افعال)انجا فلانٌ: بلند جگہ پرآنا، پاخانہ کرنا۔فلانا:رہائی دلانا۔في القرآن المجيد:﴿لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَـٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ﴾ (۱۰/۱۲۲)

قَالَ اَبُو الْغُوْلِ الطُّهَوِيُّ (الوافر)

شاعر کانام:

ابوالغول طہوی ہے۔طُہَيَّہ(بروزن سُمیہ) ایک عورت کا نام ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں، یہ دور بنو امیہ کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کاپس منظر:

ان کی ایک چراگاہ تھی، بنوبکر بن وائل اور بنو یربوع نے اس پر قبضہ کرنا چاہا، بنو مازن نے اس کا دفاع کیا تو شاعر نے بنو مازن کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

1...... فَدَتْ نَفْسِي وَمَامَلَكَتْ يَمِيْنِيْ	فَوَارِسَ صَدَّقَتْ فِيهِمْ ظُنُوْنِيْ

ترجمه:

میری جان اور میرا سب کچھ قربان ان شہسواروں پر! جن کے بارے میں میرے خیالات سچے ہوگئے۔

"وَمَـامَـلَـكَتْ يَمِيْنِىْ" اس میں "یمین" کی تخصیص اس کی فضیلت اور قوت تصرف کی وجہ سے ہے، اس سے مراد سب کچھ ہے؛ کیونکہ اہل عرب جزء بول کر کل مراد لیتے ہیں اور اس کی طرف واقعات وغیرہ منسوب کرتے ہیں، اسی مناسبت سے قرآن میں ہے: ﴿فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ﴾ (۴/۲۶) ﴿أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُم﴾ (۶/۲۳)

حل لغات:

فَدَتْ :فَدَاهُ(ض)فِدًى: فدیہ دینا، کسی کو مال کے بدلے قید وغیرہ سے چھڑانا، جان بچانا۔ بِـمَالِهِ: اس پر اپنا مال قربان کرنا، قربان ہونا۔ کہتے ہیں: فداک ابی: تم پر میرا باپ قربان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا﴾ (۳۹/۴۷) نَفْسٌ: روح، جان۔ ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا﴾ (۸۲/۱۹) دل، ظرف، خون، بدن، نظر بد، شخص، کسی چیز کی ذات، عین۔ نفس الشیء، عین الشیء، نفس الامر: حقیقة الامر۔ اَلنَّفْسُ: عظمت، ہمت، عزت، ارادہ، رائے، خودداری، عادت، طبیعت، صبر وہمت، عقل، عیب، سزا، پانی۔ نفس سے مراد اگر روح لیں تو مؤنث ہوتا ہے۔ جیسے: خرجت نفسُه. اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہوتا ہے۔ جیسے: خمسة عشر نفسًا. مَلَكَت: ملک الشيءَ (ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ علی القوم: غالب ہونا۔ نفسَه: اپنے اوپر قابو رکھنا۔ المرأةَ: عورت سے نکاح کرنا۔ ﴿إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُم﴾ (۶/۲۳) الملک: بضم المیم وسکون اللام: بادشاہی۔ ﴿لمن الملک الیوم﴾ (۴۰/۱۶) بفتح المیم واللام: فرشتہ۔ ﴿قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُم﴾ (۳۲/۱۱) یمین: (ضد الیسار) داہنا ہاتھ، داہنی جانب۔ ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِيْن﴾ (۵۶/۲۷) برکت، طاقت، قوت، قسم۔ اَتَوْنَا عَنِ الْيَمِيْنِ: انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیکر دھوکا دیا۔ فُلَانٌ عِنْدَنَا بِالْيَمِينِ: فلاں کا ہمارے ہاں بڑا احترام ہے۔ ج: اَيْمَانٌ وَاَيْمُنٌ وَاَيَامِنُ.

فوارس: مف: الفارس: گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، مرد میدان۔ "فوارس" سیبویہ کے نزدیک جموع میں شاذ ہے؛ کیونکہ ذوالعقول کی صفات میں "فاعلة" کی جمع "فَواعل" آتی ہے نہ کہ "فاعل" کی، ابوالعباس مُبَرِّد نے کہا: یہ جمع سب میں اصل ہے اور شعر میں بھی جائز ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۲،۳۳ بیروت) صدقت: صَدَّقَهُ وبِهِ تصديقا: سچا ماننا، سچا ٹھہرانا، تصدیق کرنا، سچا کر دکھانا۔ ﴿لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيْسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوْهُ إِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (۳۴/۲۰) بروئے کار لانا۔ علی الامرِ: اقرار کرنا، مان لینا، منظور کرنا۔ "صَدَّقَتْ" مرزوقی کے نسخہ میں "صَدَّقُوا" ہے۔ ظُنُونٌ: مف: اَلظَّنُّ: گمان، خیال، شک، اٹکل، اندازہ، ذہن کا کسی چیز کو ترجیح کے ساتھ قبول کرنا، یقین۔ الظَّنُونُ: نا قابل اعتبار۔ رجلٌ ظنونٌ: کمزور ذہن، سادہ طبیعت، جس کی عقل پر اطمینان نہ ہو، بدگمان آدمی۔ عربی مقولہ ہے: ظَنُّ العَاقِلِ خَيرٌ مِنْ يَقِيْنِ الْجَاهِلِ: عاقل کا گمان، جاہل کے یقین سے بہتر ہے۔

فَوَارِسَ لَايَمَلُّوْنَ الْمَنَايَا	اِذَا دَارَتْ رَحَى الْحَرْبِ الزَّبُوْنِ

❷......

ترجمہ:

ایسے شہسوار جوموت سے نہیں گھبراتے جب دور کرنیوالی (شدید) جنگ کی چکی گھومے۔

حل لغات:

یَمَلُّوْنَ: مَلَّ فلانٌ الشیءَ وعنِ الشیءِ (س) مَلَلاً: کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آجانا، دل اچاٹ ہوجانا۔ المنایا: مف: اَلْمَنِیَّةُ: موت، فیصلہ۔عربی مقولہ ہے: رُبَّ اُمْنِیَّةٍ جلَبَتْ مَنِیَّةً: بہت سی تمنائیں موت کھینچ لاتی ہیں۔ دارت: دَارَ (ن) دَوْرًا: چکر لگانا، کسی چیز کے اردگرد گھومنا، گھومنا، جہاں سے آیا وہاں واپس جانا۔فی القرآن المجید: ﴿وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ﴾ (۹/۹۸) رحی: چکی (آٹا پیسنے کی) دارتْ رَحَی الحربِ: لڑائی چھڑگئی۔ج: اَرْحٍ واَرْحَاءٌ. الحرب: لڑائی، جنگ، مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔﴿كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَاراً لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ﴾ (۵/۶۴) اَلزَّبُوْنُ: صفت. زَبَنَهُ وبِهٖ (ض) زَبْنًا: دھکیلنا، پھینکنا، ہٹانا۔حَرْبٌ زَبُوْنٌ: سنگین جنگ۔الحربُ تَزْبَنُ النَّاسَ: جنگ لوگوں کو ٹکراتی ہے۔

وَلَايَجْزُوْنَ مِنْ حَسَنٍ بِسِيْءٍ	وَلَايَجْزُوْنَ مِنْ غِلَظٍ بِلِيْنٍ

❸......

ترجمہ:

اور وہ اچھائی کا بدلہ نہ تو برائی سے دیتے ہیں نہ سختی کا بدلہ نرمی سے۔

فائدہ:

اس شعر اور آئندہ اشعار میں "فوارس" کی صفات کا ذکر ہے۔

حل لغات:

حَسَنٌ: صفت، ج: حِسَانٌ (مذکر ومؤنث کے لئے) حَسُنَ (ن) حُسْنًا: حسین وخوب صورت ہونا۔عربی مقولہ ہے: لاتَعْدَمُ الحَسناءُ ذَامًّا: کوئی حسینہ عیب سے خالی نہیں۔سِیْءٌ: یہ "سَیِّءٌ" کا مخفف ہے: برا، قبیح۔فی القرآن المجید: ﴿اسْتِكْبَاراً فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّءِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ (۳۵/۴۳) عربی مقولہ ہے: سُوْءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الضِّنِّ: بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔غِلَظٌ: مص: غَلَظَ الشیءُ (ض) موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ (۹/۷۳) علیه وله: کسی پر سخت ہونا، کسی کے ساتھ سختی برتنا۔ج: غِلَاظٌ. ﴿عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾. (۶۶/۶)

4...... وَلاتَبْلٰى بَسَالَتُهُمْ وَاِنْ هُمْ | صَلُوْا بِالْحَرْبِ حِيْنًا بَعْدَ حِيْنٖ

ترجمہ:

اوران کی بہادری میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگر چہ وہ بار بار جنگ میں شریک ہوں۔

حل لغات:

تَبْلٰی: بلِی الثوبُ(س)بِلًی،وبَلاءً: کپڑے کا پرانا وبوسیدہ ہونا،فنا ہوجانا۔فی القرآن المجید: ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۸۶/۹) بلاه(ن) بِلًی وبَلاءً: کسی کوآزمانا، تجربہ کرنا،امتحان لینا،گرفتارِ مصیبت کرنا، برتنا،سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ بَسَالَةٌ: مص،بَسُلَ(ک) بہادر ہونا،لڑائی میں تیوری چڑھانا۔صلوا:صَلَی الشیء (ض)صَلْيًا: آگ میں ڈالنا۔صَلاهُ النارَ وفيها وعليها:آگ میں ڈالنا آگ میں جلانا۔صَلاهُ العَذابَ أو الهَوَانَ أو الذِّلَّةَ: آتش عذاب یا آتش ذلت میں جلانا۔ ﴿لا يَصْلاهَا إِلَّا الْأَشْقَى﴾ (۹۲/۱۵)

5...... هُمْ مَنَعُوْا حِمَى الْوَقْبٰى بِضَرْبٍ | يُؤَلِّفُ بَيْنَ أَشْتَاتِ الْمَنُوْنِ

ترجمہ:

انہوں نے ہی وقبٰی چراگاہ کی حفاظت کی ایسی شمشیر زنی سے جس نے مختلف ہلاکتیں اکٹھی کردیں۔

حل لغات:

منعوا:مَنَعَهُ الشيءَ ومِنهُ(ف)مَنْعًا: کسی کو کسی چیز سے محروم رکھنا۔الجارَ: پڑوسی کو پناہ دینا،حفاظت کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ﴾ (۷/۱۲) حِمٰی: محفوظ جگہ،ممنوعہ علاقہ، وہ چراگاہ جس میں دوسرے لوگوں کو چرانے کی اجازت نہ ہو۔فی الحدیث: ((ألا حمى الله محارمه)). الوَقْبٰی: جگہ کا نام ہے۔یؤلّف:اَلَّفَ الشيءَ: جوڑنا، یکجا کرنا۔الحیوانَ: سدھانا۔ ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ﴾ (۸/۶۳) اَشْتَات:مف:اَلشَّتُّ والشتيت: متفرق ومنتشر۔﴿يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتاً لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ﴾(۹۹/۶) اَلمَنُون: موت (مذکرومؤنث) زمانہ۔﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۵۲/۳۰) بڑا محسن،اپنے خاوند پراپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی،قسمت۔

6...... فَنَكَّبَ عَنْهُمْ دَرْءَ الْاَعَادِیْ | وَدَاوَوْا بِالْجُنُوْنِ مِنَ الْجُنُوْنِ

ترجمہ:

شمشیر زنی نے ان سے دشمنوں کا حملہ دور کیا اور انہوں نے جنون کا علاج جنون سے کیا۔

حل لغات:

نَـكَّـبَ عـنـهُ (تـفـعـيـل) الگ ہونا، ہٹنا، ایک طرف ہونا۔الشیءَ: ہٹانا، ایک طرف کرنا۔عـنـهـم: الگ ہونا۔دَرْءً: مـص، دَرَءَ الشیءَ وبِہٖ (ف) دَرْءً: دھکا دینا، رفع کرنا، زائل کرنا، چھوڑ نا۔فی الحدیث: ((اِدْرَؤُوا الْـحُـدودَ بالشبهاتِ)) الاعَـادِیُ: جـج، اَعْدَاءٌ وعِدًی: مف: عَدُوٌّ: دشمن۔مذکر مؤنث واحد وجمع سب کے لئے۔فی الـقـرآن المجید ﴿اِنَّ الشَّیْـطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ﴾ (۶/۳۵) داووا: (مفا علہ) علاج کرنا، دوا دینا۔ اَلجُنونُ: دماغی خلل، دیوانگی، بیوقوفی۔﴿مَا أَنت بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُونٍ﴾ (۶۸/۲) جوش، لگن۔

اِذَا حَـلُّـوْا وَلَا اَرْضَ الْهُـدُوْنِ	7 ...... وَلَایَـرْعَوْنَ اَکْـنَـافَ الْهُوَیْنَا

ترجمہ:

جب وہ پڑاؤ کرتے ہیں تو اپنے اونٹ نرم زمین کے اطراف اور صلح والی زمین میں نہیں چراتے۔

مطلب:

وہ اپنے اونٹوں کو سادہ زمین کا چارہ نہیں کھلاتے نیز معاہدہ کی پاسداری کرتے ہوئے صلح والی زمین میں جانور نہیں چھوڑتے۔یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ دانستہ طور پر دشمن کی زمین میں اپنے جانور چراتے ہیں، یعنی جنگ وجدال ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے اور ان کی شجاعت و بہادری بے مثال ہے۔

حل لغات:

یـرعـون: رَعَی الـمَاشِیَةَ(ف) رَعْیًا: جانور کو چرانا۔الحیوانَ: جانور کا چرنا۔الشیءَ: خیال رکھنا، حفاظت کرنا۔﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا﴾ (۵۷/۲۷) نگرانی کرنا، ذمہ داری لینا، پرورش کرنا، انتظام کرنا۔لهٗ: پاسداری کرنا، خیال رکھنا۔﴿وَالَّـذِیْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (۲۳/۸) اَکْنافٌ: مف: اَلْکَنَفُ: کسی چیز کا کنارہ، سایہ، پہلو، حفاظت، گود۔اَلْهُـوَیْنا: یہ تصغیر ہے هُوْنٰی کی اور هُوْنٰی اَهْوَن کی مؤنث ہے: نرمی، آہستگی، ذلت، ورسوائی، وقار، تواضع۔حـلوا: حَلَّ العقدةَ(ن) حَلًّا: گرہ کھولنا۔(ض،ن) حُلُولًا: کسی جگہ اترنا۔﴿أَوْ تَـحُلُّ قَرِیْباً مِّن دَارِهِمْ﴾ (۱۳/۳۱) (ض) حِلًّا: کسی چیز کا حلال ہونا۔الدین: ادائیگی قرض کا وقت پہنچنا۔(س) حَلَلاً: پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔عربی مقولہ ہے: اِذَاحَلَّـتِ الْـمَـقَادِیْرُ بَطَلَتِ التَّدْبِیْرُ: جب تقدیر اتر آتی ہے تو تدبیریں باطل ہوجاتی ہیں۔ارض: زمین، زمین کا ایک حصہ۔﴿قَـالَ اجْـعَـلْـنِـیْ عَـلَـی خَـزَآئِنِ الْأَرْض اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَـلِیْمٌ﴾ (۱۲/۵۵) خشکی، فرش، ہر چیز کا نچلا حصہ۔اَرْضُ الـنَّعْلِ: جوتے کا تلا۔ج: اَرْضُون واَرَاضٍ واُرُوْضٌ.

اَلهُدونُ: هَدَنَ فلانٌ (ض) ساکن ہونا، پرسکون ہونا، بے وقوف ہونا۔

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُلْبَةَ الْحَارِثِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

جعفر بن علبہ حارثی، یہ بنو عباس کے ایک اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کاپس منظر :

یہ شاعر اور بنو عقیل بن کعب کا ایک شخص دونوں ایک لونڈی کے پاس جاتے تھے پھر ان دونوں کی آپس میں رقابت شروع ہوگئی جس کی بناء پر جعفر نے اسے قتل کر دیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جعفر، بنو عقیل کی عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا انہوں نے اسے منع کیا لیکن یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو انہوں نے اس سے لڑائی کی جس کے نتیجے میں اس نے ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا وہ بادشاہ کے پاس قصاص کے لئے گئے، بادشاہ نے اسے مکہ مکرمہ میں قید کر دیا تو اس پر جعفر بن علبہ نے یہ اشعار کہے:

عَـلَيْـنَـا الْـوَلَايَا وَالْعَدُوُّ الْمُبَاسِلُ	❶ ...... اَلَهْفٰی بِقُرّٰی سَحْبَلٍ حِيْنَ اَجْلَبَت

ترجمہ:

ہائے میری حسرت! وادی سحبل کے مقامِ قرّٰی پر جس وقت ہمارے خلاف بچوں اور عورتوں نے مدد کی اور دشمن بہادر تھے۔

حل لغات:

اَلَهْفٰی: یہ اصل میں "اَلَهْفِیْ" تھا، ہمزہ ندا کیلئے ہے اور "لَهَفٌ" مصدر "یاءِ متکلم" کی طرف مضاف ہے "یاءِ متکلم" کو تخفیفًا الف سے تبدیل کیا تو اَلَهْفٰی ہوگیا۔ لَهِفَ عَلَی الْفَائِتِ (س) لَهَفًا: فوت شدہ چیز پر رنجیدہ ہونا، کفِ افسوس ملنا۔ لَهُفًا: کرب وکلفت میں مبتلا ہونا۔ قُرّٰی: جگہ کا نام ہے۔ اَجْلَبَتْ: (افعال) اَجْلَبَ القومُ: لوگوں کا جمع ہونا، ہجوم کرنا۔ اَلرَّجلَ: دھمکی دینا اور لوگوں کو اس کے خلاف اکٹھا کرنا، مدد دینا، لوگوں کو مدد کے لئے اکٹھا کرنا۔ بیروت کے نسخے میں "اَحْبَلَتْ" اور مرزوقی وتبریزی کی روایت میں " احلبت" ہے احلب فلانًا: دوہنے میں مدد کرنا، مدد کرنا۔ القومُ: ہر طرف سے آکر لڑائی وغیرہ کے لئے جمع ہونا۔ الولایا: مف: اَلْوَلِيَّةُ یہ مؤنث ہے وَلِیٌّ کی: زاہد وبزرگ عورت، اونٹ کی کمر پر رکھا جانے والا گدا، وہ کھانا جو عورت آنے والے مہمان کے لئے محفوظ کرے۔ "وَالْعَدُوُّ" سے جنسِ عدو کی طرف اشارہ ہے اور لفظ عدو کا اعتبار کرتے ہوئے الْمُبَاسِل مفرد لایا گیا ہے، معنی کا اعتبار نہیں کیا گیا، جس طرح قرآن کریم میں ہے: ﴿فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (۲۶/ ۷۷) یہاں بھی معنی کا اعتبار

کیا گیا ہے۔(شرح مرزوقی ج۱ص۳۷بیروت،لبنان) المُباسِل: فا: دیکھئے: بسالة.

❷...... | فَقَالُوْا لَنَا ثِنْتَانِ لَابُدَّ مِنْهُمَا | صُدُوْرُ رِمَاحٍ اُشْرِعَتْ اَوْ سَلَاسِلٗ |
|---|---|

ترجمہ:

تو دشمنوں نے ہم سے کہا: ''دو باتیں ہیں، جن میں سے ایک ضروری ہے تیز دھار نیزوں کی نوکیں یا زنجیریں''۔

مطلب:

''اَوْ'' یہاں تخییر کیلئے ہے جس طرح کہتے ہیں: خُذِ الدِّیْنَارَ اَوِالثَّوبَ وکُلِ السَّمَکَ اَوِ اشْرَبِ اللَّبَنَ: یعنی دشمن نے للکار کر کہا: خبردار! آج دو باتوں میں سے ایک تو ضرور ہوگی، سخت قتل وغارت گری ہوگی، اگر تم اس سے بچ گئے تو پھر تمہیں رسیوں میں جکڑ کر قید کر کے ذلیل ورسوا کیا جائے گا۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۳۷بیروت)

حل لغات:

لابد: البد: چارہ کار، حفاظت کی جگہ، بھاگنے کی جگہ۔ لابد من ھذا: یہ لازمی ہے، بدلہ، عوض۔ ج: اَبْدَاد. صدور: مف: الصدر: ہر چیز کا اگلا حصہ، حصہ، ٹکڑہ، سردار، انسان کا سینہ۔ عربی مقولہ ہے: صُدُوْرُ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ: شریفوں کے سینے رازوں کی قبر ہوتے ہیں۔ رِمَاحٌ واَرْماح: مف: اَلرُّمْحُ: نیزہ (وہ ڈنڈا جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔) اَلرُّمْحُ: فقروفاقہ۔ اشرعت: اشرع الطریقَ: راستہ ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿شَرَعَ لَکُم مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوحاً﴾ (۱۳/۴۲) علیه الرمح: اس نے اس کی طرف نیزہ سیدھا کیا۔ سلاسل: مف: اَلسِّلْسِلَةُ: زنجیر، سلسلہ، رابطہ، کورس۔ ﴿اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ یُسْحَبُوْنَ﴾ (۷۱/۴۰)

❸...... | فَقُلْنَا لَهُمْ تِلْكُمْ اِذًا بَعْدَ كَرَّةٍ | تُغَادِرُ صَرْعٰی نَوْءُهَا مُتَخَاذِلٗ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے ان سے کہا تمہاری یہ باتیں ایک ایسے حملے کے بعد ہوں گی جو ایسے پچھاڑے کہ اس کے بعد اٹھنا کمزور ہو۔

مطلب:

جب تک ہمارے بہادر زندہ ہیں اس وقت ایسا ممکن نہیں، ہاں سخت حملے میں جب دونوں فریق کے لوگ ایسے پچھاڑے جائیں کہ نہ وہ اٹھنے کے لائق ہوں نہ دفاع کے اہل، تو پھر تمہاری یہ بات ممکن ہے۔

(شرح مرزوقی ج۱ص۳۸بیروت)

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسہ اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

حل لغات :

کَرَّۃٌ: لڑائی میں حملہ،ایک بار پلٹنا۔فی القرآن المجید:﴿أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۳۹/۵۸) مولّدین یا حساب دانوں کے نزدیک ایک لاکھ۔ج : کَرَّاتٌ. الکرۃ: صبح وشام،ایک دفعہ یا باری۔﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ﴾ (۶۷/۴) واپسی،فنا کے بعد دوبارہ پیدائش۔تُغَادِرُ: چھوڑنا،باقی رکھنا،بچانا۔صَرْعٰی:مف: الصریع: پچھاڑا ہوا،مجنون،نیم مردہ۔نَوْءٌ:مص(ن) مشقت وتکلیف سے اٹھنا۔اَلنَّوْءُ: فلانٌ نَوْءُ ہٗ مَتَخَاذِلٌ: فلان کا اٹھنا کمزور ہے،ڈوبنے کے قریب ستارہ،سخت بارش،عطیہ،بخشش۔ج: اَنْوَاءٌ و نَوَاءٌ. مُتَخَاذِلٌ:فا(تفاعل)تَخَاذَلَ: بعض کا بعض کی مدد کو چھوڑ دینا،باہم امداد ترک کر دینا،پیچھے ہٹنا۔﴿وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا﴾ (۲۵/۲۹)

4 ...... وَلَمْ نَدْرِ اِنْ جِضْنَا مِنَ الْمَوْتِ جَيْضَةً | كَمِ الْعُمْرُ بَاقٍ وَالْمَدٰى مُتَطَاوِلُ

ترجمہ:

اگر ہم موت سے بچ گئے تو معلوم نہیں کتنی عمر باقی ہے اور کتنی زندگی طویل ہے۔

مطلب:

اگر ہم بزدلی کا مظاہر کرتے ہوئے میدانِ جنگ سے فرار ہوجائیں تو زندگی کا کوئی پتا نہیں،ایسا نہیں کہ ہم زندہ رہنا چاہیں تو زندگی ہم سے وفا کرے یعنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں،اس لئے عقلمندی یہ ہے کہ مردانگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کیا جائے؛ کیونکہ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

کٹ مرے اپنے قبیلے کی حفاظت کیلئے
مقتلِ شہر میں ٹھہرے رہے جنبش نہیں کی

حل لغات:

لم ندر: دَرَی الشیءَ وبِہٖ (ض)دَرْیاً: جاننا،کسی تدبیر وحیلہ سے واقفیت حاصل کرنا۔فی القرآن المجید:﴿وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ﴾ (۶۹/۲۶) فلانًا: دھوکہ دینا،چال چلنا۔الرأسَ بِالْمِدْرٰی: سر میں کنگھا کرنا۔جضنا: جاض (ض) جَیْضًا: اکڑ کر چلنا،اترا کر چلنا۔عن الشیٔ: بچنا،الگ رہنا۔فی القتال: لڑائی سے بھاگنا۔

نوٹ:

ہمارے ہاں دیوان حماسہ کے جو نسخے پائے جاتے ہیں ان تمام میں "حضنا" حاء مھملة کے ساتھ لکھا ہوا ہے، یہ کتابت کی غلطی ہے صحیح لفظ جیم معجمة کے ساتھ یعنی "جضنا" ہے؛ کیونکہ "حیض" یا "حیضة" کے جو معانی کتب لغت میں لکھے ہوئے ہیں وہ اس شعر میں مراد نہیں ہو سکتے اور اس کی تائید بیروت سے شائع شدہ دیوان حماسہ کے نسخے سے بھی ہوتی ہے یعنی ان میں یہ لفظ جیم معجمة کے ساتھ ہے۔(دیوان الحماسہ، ص ۱۳، شرح مرزوقی، ص ۳۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) الموت: مرنا، فنا، ہلاکت، زوال، خاتمہ، بے عقلی، بے حسی، عدمِ ایمان۔فی القرآن المجید: ﴿اومن کان میتا فاحییناه﴾ طبیعت کمزور کرنے والی چیزیں جیسے خوف، رنج، غم۔﴿یأتیه الموت من کل مکان وماهو بمیت﴾ ماتَ الحیُّ(ن)مَوْتًا: مرنا۔﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (۲۹/ ۵۷)

موت کی تعریف:

اَلموت: صفة وجودیة خلقت ضدا للحیاة. موت وہ صفتِ وجودی ہے جو حیات کی ضد ہے۔وباصطلاح اهل الحق: قمع هوی النفس فمن مات عن هواه فقد حیی بهداه. اور اصطلاحِ اہل تصوف میں خواہشاتِ نفسانی کا قلع قمع کر دینے کو موت کہتے ہیں تو جس نے اپنی خواہشات کو مار دیا تحقیق وہ اللہ تبارک وتعالی کی ہدایت سے بہرہ مند ہو گیا۔والموت الأبیض: الجوع؛ لأنه ینوّر الباطن ویبیض وجه القلب فمن ماتت بطنته حییت فطنته: موتِ ابیض: بھوک کو کہتے ہیں؛ کیونکہ بھوک باطن کو نورانی اور روئے قلب کو روشن کر دیتی ہے اور جس کی حرصِ بطن ختم ہو گئی اس کی ذہانت زندہ ہو گئی۔(التعریفات، ص ۱۶۴، دار المنار) اَلعَمْرُ، العُمَرُ، العُمُر: زندگی۔لیکن یمین (قسم) میں صرف اَلعَمْر (بفتح العین) ہی استعمال ہوتا ہے۔(شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۸ بیروت) ج: اَعْمَارٌ. فی القران المجید: ﴿یَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ (۲/ ۹۶) الْمَدٰی والمَدٰی: غایت، حد، فاصلہ، مسافت، دوری، عرصہ، میعاد۔مُتَطَاوِلُ: فا(تفاعل) تَطَاوَلَ: دراز ہونا۔﴿فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ﴾ (۲۸/ ۴۵) دور کی چیز کی طرف گردن بلند کر کے دیکھنا، تکبر کرنا، فخر کرنا، ظلم کرنا، لمبائی ظاہر کرنا۔

5 ...... اِذَا مَابْتَدَرْنَا مَاْزِقًا فَرَجَتْ لَنَا	بِاَیْمَانِنَا بِیْضٌ جَلَتْهَا الصَّیَاقِلُ

ترجمہ:

جب ہم تنگ میدان جنگ میں جلدی کرتے ہیں تو (اسے) کشادہ کرتی ہیں ایسی تلواریں جو ہمارے دائیں ہاتھوں میں ہوتی ہیں جنہیں پالش کرنے والوں نے چمکایا ہوتا ہے۔

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

حل لغات:

ابتدرنا: ابتدر القومُ أمرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ مأزقا: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مآزِقُ. اَزِق (ض) اَزْقاً: تنگ ہونا۔ الشیءَ: تنگ کرنا۔ فَرَجَتْ: (ض) فَرْجًا: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا، ﴿واذا السماء فرجت﴾ ایمان: مف: یمین. بیض: مف: اَبْيَضُ: سفید، تلوار، چاندی۔ جلت: مص: جَلْوًا، امرَ: کسی امر کو واضح کرنا، ظاہر و آشکار کرنا۔ السَّيفَ: صیقل کرنا، زنگ دور کرنا، پالش کرنا، چمکانا۔ اَلصَّيَاقِلُ: مف: اَلصَّيْقَلُ: پالش کا کام کرنے والا، تلواریں صاف کرنے والا۔

6 ...... | لَهُمْ صَدْرُ سَيْفِيْ يَوْمَ بَطْحَاءِ سَحْبَلٍ | وَلِيَ مِنْهُ مَاضُمَّتْ عَلَيْهِ الْاَنَامِلُ |
|---|---|

ترجمہ:

وادی سحبل میں بطحاء کی جنگ میں میری تلوار کی دھار دشمنوں کے لئے اور اس کا قبضہ میرے لئے تھا۔

حل لغات:

سیف: تلوار، تلوار کی شکل کی ایک مچھلی، سمندر کا کنارہ۔ ج: سُيُوفٌ و اَسْيَاف. عربی مقولہ ہے: اَلْوَقْتُ كَالسَّيْفِ اِقْطَعْهُ وَاِلَّا يَقْطَعُكَ: وقت تلوار کی طرح ہے اسے کاٹ ورنہ وہ تجھے کاٹ دیگا۔ بطحاء: کشادہ وادی، مؤنث ہے الأبطح کی۔ کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو۔ یوم بطحاء: بطحاء کی جنگ۔ ضمت: ضَمَّ الشيءَ الى الشيءِ (ن) ضَمًّا: جمع کرنا، ایک شی کو دوسری کے ساتھ جوڑنا۔ الیه: اپنی طرف کھینچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَ اضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ﴾ (۲۲/۲۰) علی: قبضہ کرنا۔ اَلانَامِلُ: مف: اَلْاُنْمُلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا پورا، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ، انگلی۔ ﴿وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ﴾ (۳/۱۱۹)

وَقَالَ اَيْضًا (الطویل)

1 ...... | لَايَكْشِفُ الْغَمَّاءَ اِلَّا ابْنُ حُرَّةٍ | يَرٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ثُمَّ يَزُوْرُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

سخت مصیبت کو آزاد ماں کا بیٹا ہی دور کر سکتا ہے جو دور سے موت کی سختیوں کو دیکھے پھر بھی ان میں گھس جائے۔

حل لغات:

لایکشف: کَشَفَ الشيءَ وعنهُ(ض) کَشْفًا: ظاہر کرنا، کھولنا، پردہ ہٹانا۔ فی القرآن المجید: ﴿بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ﴾ (۶/۴۱) الغماء: زمانہ کی آفت، مصیبت، پریشانی۔ حُرَّةٌ: حُرٌّ کی مؤنث: آزاد عورت، شریف عورت، بیوہ۔ یہاں مراد صابرہ عورت ہے؛ کیونکہ عرب کا گمان تھا کہ آزاد عورت جو مصیبتیں اور تکالیف برداشت کرسکتی ہے وہ لونڈی نہیں کرسکتی۔ ج: حرائر. حُرَّات. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾ (۲/۱۷۸) یری: رَأی(ف) رَأْيًا: آنکھ سے دیکھنا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ (۷۹/۴۶) ادراک کرنا، رائے رکھنا، اعتقاد و گمان کرنا، مناسب سمجھنا، تدبیر کرنا۔ غمرات: غَمْرَةُ الشَّيْءِ: سختی۔ یزور: زَارَهُ(ن) زِيَارَةً: کسی سے ملنے کے لئے آنا یا جانا، ملاقات کرنا۔

فائدہ:

زیارت اور رؤیت میں فرق یہ ہے کہ رؤیت عام ہے یعنی مطلقاً دیکھنے کے لئے آتا ہے چاہے قریب سے دیکھا جائے یا دور سے، جبکہ زیارت قریب سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔

2 ...... نُقَاسِمُهُمْ اَسْيَافَنَا شَرَّ قِسْمَةٍ | فَفِينَا غَوَاشِيهَا وَفِيهِمْ صُدُورُهَا

ترجمہ:

ہم دشمنوں میں اپنی تلواریں بری طرح تقسیم کرتے ہیں، اس طرح کہ ہمارے پاس ان کے دستے اور دشمنوں میں ان کی دھاریں ہوتی ہیں۔

حل لغات:

نُقَاسِمُ: قَاسَمَ فلانٌ فلانًا: کسی سے اپنا حصہ لینا، دونوں میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا حصہ لینا۔ فی الحدیث: ((والله يعطي وانا قاسم)). غواشيها: مف: الغاشي: ڈھانکنے والا۔ الغاشية: پردہ ڈھکنا، دل کا پردہ، قیامت۔ فی القرآن المجید: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (۸۸/۱) اچھی یا بری پیش آمدہ بات، تلوار کی میان (شعر میں یہی معنی مراد ہے)، بھکاری جو بھیک مانگنے کے لیے آئے، باری باری آنے والے دوست واحباب، پیٹ کی اندرونی بیماری، سخت ترین سزا۔

وَقَالَ اَيْضًا مَحْبُوْسًا بِمَكَّةَ (الطويل)

1 ...... هَوَایَ مَعَ الرَّكْبِ الْيَمَانِيْنَ مُصْعِدٌ | جَنِيْبٌ وَجُثْمَانِیْ بِمَكَّةَ مُوْثَقٌ

ترجمہ:

میری محبوبہ یمنی سواروں کے ساتھ بخوشی سفر پر جارہی ہے اور میرا جسم مکہ میں قید ہے۔

گرمِ فغاں ہے جرس اٹھ کے گیا قافلہ

وائے وہ رہ رو کہ ہے منتظر راحلہ

حل لغات:

ھوا: الھوٰی: میلان، محبت، عشق، (خیر وشر دونوں میں) خواہش نفس، خواہش مند طبیعت۔ فی القرآن المجید: ﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (۴۳/۲۵) هَوَى الشيءُ(ض) هُوِيًا: اوپر سے نیچے کی جانب گرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۱/۵۳) بلند ہونا، چڑھنا۔ هَوِىَ فلانٌ فلانًا(س) هَوًى: چاہنا محبت کرنا۔ الرکب: دس یا زیادہ سواروں کا قافلہ، کارواں۔ ج: اَرْكُبٌ ورُكُبٌ. مُصْعِدٌ: فا. (افعال) اَصْعَدَ: اوپر چڑھنا۔ فی الارض: اونچی زمین کی طرف سفر کرنا۔ فی العَدْوِ: تیز دوڑنا۔ ﴿إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ﴾ (۱۵۳/۳) جنیب: وہ گھوڑا وغیرہ جو برابر لے جایا جائے، الگ رکھا جانے والا، مخلص دوست، فرمانبردار۔

نوٹ:

ہم نے آخری دو معانی کا اعتبار کرتے ہوئے ''بخوشی'' سے ترجمہ کیا ہے اور مصعد کا معنیٰ ''مسافر'' کیا ہے۔

جُثْمَانٌ: جسم، بدن، ذات، شخص۔ مُوْثَقٌ: مفع. اَوْثَقَ فلانًا: کسی کو پر اعتماد یا قابل اعتماد بنانا۔ الایسرَ: قیدی کو رسی سے مضبوط باندھنا۔ ﴿فَشُدُّوا الْوَثَاقَ﴾ (۴/۴۷) اَلْعَهْدَ: عہد و پیمان کو پختہ کرنا۔

❷	عَجِبْتُ لِمَسْرَاهَا وَاَنّٰى تَخَلَّصَتْ	اِلَيَّ وَبَابُ السِّجْنِ دُوْنِيْ مُغْلَقٌ

ترجمہ:

محبوبہ کے رات کے وقت آنے پر مجھے تعجب ہوا کہ وہ مجھ تک کیسے پہنچ گئی! حالانکہ جیل کا دروازہ تو میرے سامنے بند ہے۔

قفس میں روزنِ دیوار و زخمِ در نہیں لیکن

نوائے طائرانِ آشیاں گم کردہ آتی ہے

حل لغات:

عجبت: عَجِبَ منه ولهُ(س) عَجَبًا: تعجب کرنا، حیرت کرنا۔ فی القران المجید: ﴿وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ﴾ (۵/۱۳) الیه. پسند کرنا۔ مَسْرَى: مص، سَرَى (ض) سُرًى: رات میں چلنا۔ اَنّٰى: کیف

کے معنی میں ہے۔تـخلصت: (تفعل) تخلص منه:نجات پانا،جداہونا۔من كذا الى كذا:منتقل ہونا۔یہاں یہی معنی مراد ہے۔باب:دروازہ۔من الكتاب: کتاب کاباب۔ج: اَبْوَابٌ وبِيْبَانٌ. ﴿وَ غَـلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَکَ﴾ (۱۲/۲۳) السـجن: قیدخانہ۔ج: سُـجُون. ﴿رَبِّ السِّـجْـنُ أَحَـبُّ إِلَـيَّ مِـمَّا يَدْعُونَنِي﴾ (۱۲/۳۳)

دون: ظرف مکان منصوب۔مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں۔

1......نیچے:دونَ قد مِکَ بِساطٌ:تمہارے پیر کے نیچے فرش ہے۔

2......اوپر:اَلسّماءُ دُونَکَ: آسمان تمہارے اوپر ہے۔

3......پیچھے:جلس الوزیرُ دونَ الامیرِ: وزیرامیر کے پیچھے بیٹھا۔

4......سامنے:سار الرائدُ دونَ الجماعةِ: رہبر جماعت کے آگے چلا۔

5......غیر،سوا: ﴿مَا دُونَ ذٰلِکَ لِمَن يَشَاءُ﴾ اس کے سواوہ معاف کردیگا۔

6......پہلے:دونَ قَتلِ الاسدِ اَهوَالٌ: شیر مارنے سے پہلے خطرات ہیں۔

7......کم،درجہ:هذا الشيءُ دون كذا: یہ چیز اس سے کم درجہ ہے۔

8......اسم فعل بمعنی خذ:(اس صورت میں اس کی اضافت کاف زائدہ کی طرف ہوتی ہے)دونکَ الدّرهمَ:تم درہم لےلو۔

9......ڈرانے کے لئے۔خبردار۔جیسے آقا اپنے خادم سے کہے:دونک عصياني: خبردار میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

10......بغیر:مرّ دون أن ينظر اليه: وہ اس کی طرف دیکھے بغیر گذر گیا۔

الدون: گھٹیا،بےوقعت۔مغلق: اغلق وغلّق الباب:دروازہ بند کرنا۔﴿وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ﴾ (۱۲/۲۳)

3......

اَلَـمَّتْ فَحَيَّتْ ثُمَّ قَامَتْ فَوَدَّعَتْ	فَلَمَّا تَوَلَّتْ كَادَتِ النَّفْسُ تَزْهَقُ

ترجمه:

محبوبہ آئی سلام کیا پھر کھڑی ہوئی الوداع کہا جب پیٹھ پھیر کر جانے لگی تو قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔

جب جدا ہو کے کوئی جان سے پیارا جائے
یوں لگے زندہ ہی جیسے کوئی مارا جائے

حل لغات:

اَلَمَّ: چھوٹے گناہوں کاارتکاب کرنا۔بالقوم وعلى القوم: آکراترپڑنا۔حَيَّتْ:حَيّا فلانٌ فلانًا: زندہ رہنے کی دعادینا،سلام کرنا۔فی الـقرآن المجيد. ﴿ وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ﴾ (۴/۸۶)۔ وَدَّعَـتْ:(تفعيل) وَدَّعَ

الْمُسَافِرُ الْقَومَ: مسافر کا لوگوں کو عیش وآرام میں چھوڑنا۔ الْقومُ المسافِرَ: لوگوں کا مسافر کو رخصت کرنا۔ فلانا: چھوڑنا۔﴿مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی﴾ (۳/۹۳) تَوَلَّتُ: (تفعّل) تولّی الامْرَ: کسی امر کی ذمہ داری لینا، کام کے لئے مستعد ہونا۔ فلانا: ولی مقرر کرنا۔ عنه، منه: پھیرنا۔﴿وَلٰکِن کَذَّبَ وَتَوَلّٰی﴾ (۲۳/۷۵) چھوڑنا۔ تَزْهَقَ: زَهَقَ الباطِلُ (ف) زَهُوقًا: باطل کا مٹنا۔﴿اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوقًا﴾ (۸۱/۱۷) النفسُ: روح کا جسم سے خارج ہونا۔

4 ...... | فَلَا تَحْسَبِیْ اَنِّی تَخَشَّعْتُ بَعْدَکُمْ | لِشَیْءٍ وَلَا اَنِّیْ مِنَ الْمَوْتِ اَفْرَقُ |

ترجمہ:

(اے محبوبہ) یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے بعد کسی وجہ سے میں کمزور ہو گیا ہوں اور نہ یہ کہ میں موت سے ڈرتا ہوں۔

حل لغات:

لا تَحْسَبِی. حَسِبَهُ (س، ح) گمان کرنا، کسی چیز کو کچھ سمجھنا، اعتبار کرنا، خیال کرنا۔ فی القرآن المجید:﴿ام حسبتم اَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ﴾ (۱۴۲/۳) بیماری کی وجہ سے جلد کا سفید ہو جانا۔ تخشعت: تخشع: عاجزی دکھانا، خاکساری دکھانا، نگاہ جھکانا، آواز پست کرنا۔ افرق: فَرِقَ (س) فَرَقًا منه: گھبرانا، بہت ڈرنا۔﴿وَلٰکِنَّهُمْ قَوْمٌ یَفْرَقُوْنَ﴾ (۹/۵۶) علیه: مہربان ہونا، شفقت کرنا۔

5 ...... | وَلَا اَنَّ نَفْسِیْ یَزْدَهِیْهَا وَعِیْدُکُمْ | وَلَا اَنَّنِیْ بِالْمَشْیِ فِی الْقَیْدِ اَخْرَقُ |

ترجمہ:

اور نہ ہی یہ سمجھنا کہ تمہاری دھمکیوں نے میرے نفس کو حقیر و ذلیل کر دیا اور نہ یہ کہ میں بیڑیوں میں چلنے کی وجہ سے خوف زدہ ہو گیا ہوں۔

حل لغات:

یَزْدَهِی: (افتعال) اِزْدَهٰی: مغرور و متکبر ہونا۔ الرجلُ: مغرور بنانا، حقارت سے دیکھنا۔ علی الامرِ: مجبور کرنا۔ وَعِیدٌ: دھمکی، ڈراوا۔ فی القرآن المجید: ﴿ فَذَکِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن یَخَافُ وَعِیْدِ﴾ (۴۵/۵۰) اَلقَیْدُ: وہ رسی یا زنجیر جو جانور کے پیر میں باندھی جاتی ہے تاکہ بھاگ نہ سکے، بیڑی، پیروں میں ڈالی جانے والی رکاوٹ، بندش، شرط، پابندی۔ ج: قُیُودٌ، اَقْیَادٌ۔ عربی مقولہ ہے: اَلْعِلْمُ صَیْدٌ وَالْکِتَابَةُ قَیْدٌ. علم شکار ہے اور لکھ لینا جال ہے۔ اَخْرَقُ: خَرِقَ (س) خَرَقًا: خوف یا شرم کی وجہ سے دہشت زدہ ہونا، بے وقوف ہونا، بے ہنر ہونا، اعتدال سے

کام نہ لینا، حواس باختہ ہونا، خوف زدہ ہونا۔ خَرَقَ الشیءَ (ن، ض) خَرْقًا: پھاڑنا، سوراخ کرنا۔

كَمَا كُنْتُ اَلْقٰى مِنْكِ اِذْ اَنَا مُطْلَقٗ	6 ...... وَلٰكِنْ عَرَتْنِیْ مِنْ هَوَاکِ صَبَابَةٌ

ترجمہ:

لیکن مجھے تیری محبت کی وجہ سے عشق کی بیماری لاحق ہوگئی ہے جس طرح میں آزادی کی حالت میں تیری طرف سے مصیبتیں برداشت کرتا تھا۔

حل لغات:

عَرَتْ: عَرَاهُ الدَّاءُ (ن) عَرْوًا: بیماری لاحق ہونا، اچانک کوئی تکلیف ہوجانا۔ فلانًا امرٌ: پیش آنا، سامنے آنا، طاری ہونا، لاحق ہونا۔ صبابة: سوزشِ عشق، سخت محبت۔ مُطْلَق: مفع (افعال) اَطْلَقَ الشیءَ: آزاد کرنا۔

وَقَالَ اَبُوْ عَطَاءِ السِّنْدِیُ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ابوعطاء افلح بن یسار سندھی ہے (متوفی ۱۸۰ھ/ ۷۹۶ء) اور یہ غبر بن سماک بن حصین کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کے والد سندھی عجمی تھے، اور یہ بنوامیہ و بنوعباس کے دور کے مخضرمی اسلامی شاعر ہیں۔

وَقَدْ نَهِلَتْ مِنَّا الْمُثَقَّفَةُ السُّمْرُ	1 ...... ذَكَرْتُكِ وَالْخَطِّیُّ يَخْطِرُ بَيْنَنَا

ترجمہ:

اے محبوبہ میں نے تجھے اس حال میں بھی یاد کیا کہ خطی نیزے ہمارے درمیان حرکت کررہے تھے اور تحقیق سیدھے کئے ہوئے گندمی نیزوں نے پہلی بار ہمارا خون پی لیا۔

مطلب:

شاعر اپنی محبوبہ کو بتانا چاہتا ہے کہ تو مجھے اپنی جان سے زیادہ پیاری ہے؛ کیونکہ گھمسان کی لڑائی میں جب نیزے ہمیں زخمی کررہے تھے اور موت ہمارے سروں پر رقص کررہی تھی تو اس وقت بھی میں تجھے نہیں بھولا۔ اگرچہ شاعر اپنے عشق و جنون کو بیان کررہا ہے لیکن یہ انتہائی جرأت و بہادری ہے کہ سخت جنگ میں جب اپنی موت نظر آرہی ہو اور انسان کے ہوش و حواس سالم و قائم ہوں اور اپنی جان کے علاوہ کسی اور کا بھی خیال ہو۔ اسی مناسبت سے یہ اشعار باب الحماسہ میں ذکر کئے گئے ہیں۔

حل لغات:

ذکـرت: ذَکَرالشیءَ(ن) ذِکْرًا. یادکرنا، ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آجانا، زبان پر لانا۔علامہ مرزوقی کی تحقیق کے مطابق'' ذِکْـر ''اور'' ذُکْـر ''میں فرق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ذکـرت: کا مصدر'' ذُکْـر'' بـضـم الذال ہے؛ کیونکہ ذُکْرکا معنی ہے دل سے یادکرنا اور''ذِکْر''بکسر الذال کا معنی ہے زبان سے یاد کرنا۔ فی القرآن الـمـجـیـد: ﴿ فَـاذْکُـرُونِـیْ اَذْکُـرْکُمْ ﴾. (۱۵۲/۲) (شرح مرزوقی ج۱ص۴۵ بیروت) یـخـطـر: خَـطَـرَ(ض)خَطَـرانًـا: ہلنا، جھومنا، ڈانواڈول ہونا۔خَـطْـرًا: ہاتھوں کو ہلاکر چلنا۔نھـلـت: نَھِلَ(س)نَھَلًا: پہلی بارہونا، پہلی بار پانی پینا۔الشاربُ: سیر ہوکر پینا۔'' مِنًّا'' بیروت کے نسخہ میں''مِنِّیْ'' ہے۔المثقفة:مفع، (تفعیل) ثَـقَّفَ الشـیءَ: نیزہ یا کسی چیز کے ٹیڑھے پن کودور کرنا۔السُـمْـرُ: مف: اَلْاَسْـمَـرُ: گندمی رنگ کا، سانولے رنگ کا، نیزہ، ہرنی کا دودھ۔

❷...... | فَـوَاللهِ مَـا اَدْرِیْ وَاِنِّیْ لَصَادِقٌ | اَدَاءٌ عَرَانِیْ مِنْ حِبَابِکِ اَمْ سِحْرُ |

ترجمہ:

اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں اور بے شک میں سچ بول رہا ہوں کہ تیری سخت محبت کی بیماری مجھے لاحق ہوئی ہے یا جادو ہے۔

حل لغات:

اللہ: (اسم جلالت) کی تحقیق:

لفظ جلالت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: کہ آیا یہ اسم مشتق ہے یا نہیں۔امام رازی نے فرمایا: کثیر علماء یہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ''الاِلٰـــہ''بمعنی عبادت سے مشتق ہے تو یہ اس بات پر دلالت کریگا کہ اللہ تبارک وتعالی کمال عظمت اورجلالت سے متصف ہونے کی وجہ سے عبادت کا مستحق ہے۔

اورقرطبی نے نقل کیا کہ یہ''ولہ''بمعنی تحیر سے مشتق ہے۔ولہٌ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر یہ چونکہ ایسا اسم ہے جو اس ذات کی عظمت بیان کرتا ہے کہ جس کی مثل کوئی شے نہیں کما قال اللہ عزوجل: ﴿لَیْـسَ کَـمِثْلِهٖ شَیْءٌ﴾ (۴۲/۱۱) اس لئے ''الف لام''داخل کرکے اس کی قدرومنزلت کوظاہر کیا گیا، تو لوگ اللہ تعالی کی صفات اوراس کی عظمت کے حقائق کے بارے میں غوروفکر کرنے میں حیران ہیں۔

رازی نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ یہ الھت الی فلان بمعنی سکنت الیه سے مشتق ہے؛ کیونکہ عقول اسی کے ذکر ہی سے راحت محسوس کرتی ہیں اورارواح اسی کی معرفت ہی سے خوش ہوتی ہیں؛ کیونکہ وہی علی الاطلاق کامل ہے، حق ہے، الوہیت کی صفات کا جامع ہے، ربوبیت کی صفت سے متصف ہے اور واجب الوجود ہونے میں متفرد ہے۔اسی طرح

ابن کثیر نے امام رازی سے ان کا قول نقل کیا: کہ جان لو کہ مخلوق دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو معرفت کے ساحل سے ملے ہوئے ہیں دوسرے وہ جو پریشانی وتردد کے اندھیروں اور جہالت کی وادی میں پڑے ہوئے ہیں، گویا انہوں نے اپنی عقلوں اور روحوں کو گم کردیا ہے۔اور وہ جو پانے والے ہیں انہوں نے نور کے میدان اور جلال وکبریاء کی وسعتوں سے اپنا تعلق قائم کرلیا ہے تو صمدیت کے میدانوں میں پریشان پھرتے ہیں اور یکتائی میں فنا ہوگئے،تو ثابت ہوا کہ تمام مخلوق اس کی معرفت میں حیران وششدر رہے۔اور کہا گیا ہے کہ یہ "لاہ یلوہ"،بمعنی احتجب، یا"أله"،بمعنی أولع یا"الولهُ"،یعنی محبت شدیدہ سے مشتق ہے،تو بندے اس سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کے ذکر میں مگن اور مست ہوجاتے ہیں۔یا یہ "تألهت"، بمعنی تضرعت سے مشتق ہے تو"اَلْاِلٰہ"، وہ ہے جس کے سامنے بندہ انکساری کرتا ہے۔اور کہا گیا ہے: یہ"أله الی فلان"،بمعنی فزع الیہ من امر نزل بہ فآلهه أی أجارہ" سے مشتق ہے تو مخلوق مصیبتوں کے وقت اس کی پناہ لیتی ہے اور وہ انہیں ہر نقصان دہ چیز سے پناہ دیتا ہے،﴿وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ﴾ (۲۳/۸۸) اور وہ ان پر کثیر نعمتوں کے ساتھ انعام فرمانے والا ہے اور ان نعمتوں میں سب سے زیادہ نمایاں وجود کی نعمت ہے ﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾ (۱۶/۵۳) اور ان نعمتوں میں کھانے کی نعمت بھی ہے ﴿وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ (۶/۱۴)

جمهور كانظريه:

امام رازی، خلیل، سیبویہ، اور اکثر اصولیین اور فقہاء کا مختار نیز مجدد اعظم الشاہ الامام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا پسندیدہ قول یہ ہے کہ اسم جلالت مشتق نہیں ہے بلکہ وہ ذات باری تعالی کا ابتداءً بغیر کسی صفت کا اعتبار کئے عَلَم ہے اور اس میں مذکورہ معانی میں سے کسی معنی کا اعتبار نہیں ہے۔

اور جمہور کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اگر یہ مشتق ہوتا تو اس کے معنی میں اشتراک ہوتا۔بعض عارفین نے فرمایا کہ یہ علی الاطلاق ذات الٰہی عزوجل (اس حیثیت سے کہ وہ ذات الٰہی ہے) کا اسم ہے نہ کہ ذات الٰہی عزوجل کے صفات کے ساتھ متصف ہونے کے اعتبار سے (اسم ہے)۔اور''الف لام'' اس میں لازمی ہے اگر یہ اصل کلمہ سے نہ ہوتا تو''الف لام'' پر حرف ندا داخل کرنا جائز نہ ہوتا جیسے آپ کہتے ہیں:''یااللہ''، لیکن یا الرحمن نہیں کہتے اور''الف لام'' کا اصل میں تعریف کے لئے ہونا اور اس اسم سے''الف لام'' کا ساقط نہ ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ ''معرفہ'' ہی رہے گا اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے کرم کے ثمرات کسی وقت بھی بندے سے جدا نہیں ہوتے۔ اور سیبویہ نے اس کے اشتقاق کا قول کیا ہے اس طرح کہ کلمہ جلالت کی اصل لاہ ہے پھر''الف لام''، تعظیم کے لئے داخل کیا گیا اہل عربیہ میں سے کَتّاب نے کہا: جب بسم اللہ کہا جائے تو پھر''الف'' کے ساتھ اس کا لکھنا متعین ہوگا اور''الف'' اسی وقت حذف ہوگا جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پورا لکھا جائے۔(عَوْنُ الْمُرِيدِ لشرح جوهرة

التوحيد في عقيدة أهل السنة والجماعة الجزء الأول الآلهيّات، ص:٥٨، ٥٩، ٦٠.
تاليف:عبدالكريم تتان، محمد أريب الكيلاني، دارالبشائر.) وغيره.

صَادِق:فا: مخلص، وفادار، دیانت دار، سچا۔في القرآن المجيد:﴿إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ﴾ (۵/۵۱)۔ صَدَقَ في الحديث(ن)صِدْقًا: سچ بولنا۔في القِتالِ و نحوه: بےجگری سے لڑنا۔في الحديث: ((اَلصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ: سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔دَاءٌ:ظاہری یا باطنی بیماری، ظاہری یا باطنی خرابی، عیب۔ج:اَدْوَاءٌ و دَوُءٌ. حِبَاب:مص(مفاعلة)حابَّهُ: باہم محبت والفت رکھنا، دوستی رکھنا۔مرزوقی کی تحقیق کے مطابق حِبَاب ''حُبّ'' کی جمع بھی ہوسکتی ہے، جمع لانے میں حکمت یہ ہے کہ محبت کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔عربی مقولہ ہے:''لَيْسَ فِي الْحُبِّ مَشُوْرَةٌ'': محبت میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔ سِحْرٌ: جادو، ہر وہ چیز جس کا کوئی مخفی سبب ہو اور وہ اپنی حقیقت کے خلاف ظاہر ہو، ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی ذرائع سے مدد لی جائے۔ اَلسِّحْرُ كُلُّ مَا لَطُفَ وَدَقَّ: ہر وہ چیز جس کی گرفت لطیف اور باریک ہو یعنی جو چیز اپنی طرف پکڑ کرے اور متاثر کرے وہ سحر ہے۔(مختارالصحاح ص۴۰۹ دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔) حاشیہ تفسیر جلالین ص۱۶۔ج :اَسْحَارٌ، سُحُورٌ. ﴿يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (۲/۱۰۲)

3 ...... | فَإِنْ كَانَ سِحْرًا فَاعْذِرِيْنِيْ عَلَى الْهَوٰى | وَإِنْ كَانَ دَاءً غَيْرَهُ فَلَكِ الْعُذْرُ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر جادو ہے تو تُو مجھے محبت پر مجبور سمجھ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بیماری ہے تو تیرے لئے عذر ہے۔

مطلب:

شاعر قسم کھا کر اپنی محبوبہ کو سابقہ بات کا یقین دلا رہا ہے اور اس کی دو وجہیں بیان کر رہا ہے۔یا تو آپ نے جادو کر کے مجھے اپنی محبت میں قید کرلیا ہے اس صورت میں تو میں بے قصور و مجبور ہوں لیکن اگر تو نے کوئی جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ میں تیرے عشق کا مریض ہو چکا ہوں تو پھر تیرا کوئی قصور نہیں لیکن میں پھر بھی مجبور ہوں۔

حل لغات:

اِعْذِرِيْ:عَذَرَ(ض) عُذْرًا فلانًا في مَا صَنَعَ عُذْرًا: کسی کو اس کے فعل پر ملامت نہ کرنا اور اسے معذور سمجھنا، بری الذمہ قرار دینا، عذر قبول کرنا، معاف کرنا۔في القرآن المجيد: ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ﴾ (۹/۶۶)

وَقَالَ بَلْعَاءُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنَانِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

بلعاء بن قیس کنانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶...... | اِذَا تَـالّٰی عَـلٰی مَـكْـرُوْهَةٍ صَدَقَا | وَفَارِسٍ فِیْ غِمَارِ الْمَوْتِ مُنْغَمِسٍ |
|---|---|

ترجمہ:

موت کی سختیوں میں گھسنے والے کتنے ہی ایسے شہسوار ہیں کہ جب وہ کسی ناگوار بات پر قسم کھاتے ہیں تو پوری کرتے ہیں۔

حل لغات:

مُـنْـغَـمِـس :اِنْـغَـمَـسَ فی الـمـاءِ: پانی میں غوطہ لگانا۔فی الشیء: داخل ہونا۔ تَـأَلّٰی: قسم کھانا۔ مَـكْـرُوْهَةٌ: كـره(س)الشیءَ كُرْهًا: نفرت کرنا، ناپسند کرنا، برا سمجھنا۔فی القرآن المجید:﴿ وَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئاً وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (۲/۲۱۶)

❷...... | عَضًّا اَصَابَ سَوَاءَ الرَّاْسِ فَانْفَلَقَا | غَشَّيْتُهٗ وَهُوَ فِیْ جَاوَاءِ بَاسِلَةٍ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے انہیں ڈھانپا اس حال میں کہ وہ بہادروں کے سرخ لباس میں ملبوس تھے ایسی کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جو سر کے درمیان پہنچی تو وہ پھٹ گیا۔

حل لغات:

غَشَّيْتُ: (تفعیل)غشّی الشیءَ وعلیه: پردہ ڈالنا، ڈھانپنا۔فی القرآن المجید:﴿ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّى﴾ (۵۳/۵۴)احاطہ میں لینا، کور کرنا۔ فُلانًا بِالسَّوْطِ اَوِ السَّيْفِ: زورشور سے کوڑا یا تلوار مارنا، اچھی طرح خبر لینا۔جاواء: صفت، مؤنث ہے اَجوءُ کی۔جَئِيَ الفرسُ(س) جَأًى: گھوڑے کا سیاہی مائل سرخ ہونا، کتھئی رنگ کا ہونا۔باسِلَة: اَلْبَاسِلُ: جری، بہادر۔ ج: بُسْلٌ وبَواسِل. بسل (ک) بَسالَةً: بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھائے ہوئے ہونا۔عَضًّا: دانتوں سے پکڑنا، مضبوطی سے تھامنا۔﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ﴾ (۲۵/ ۲۷) عربی مقولہ ہے:"ماعسی ان یبلغ غض النمل": امید ہے کہ چیونٹی کی کاٹ کے برابر بھی نہیں پہنچے گا۔ یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ ہو۔"عَضًّا" بیروت کے نسخہ میں " عَضْبًا" ہے۔اَصاب(افعال): تیر

کا ٹھیک نشانے پر پہنچنا، درست کرنا، کسی پر مصیبت نازل ہونا۔ ﴿مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ﴾ (۲۲/۵۷) عربی مقولہ ہے: ''مصائب قوم عند قوم فوائد'': کسی قوم کی مصیبت میں کسی کے لئے فوائد ہوتے ہیں۔ اَلرَّأْس: سردارِ قوم، ہر چیز کا بالائی حصہ۔ رَأْسُ السنةِ اَوِ الشهرِ: سال یا مہینہ کا پہلا دن۔ عربی مقولہ ہے: ''رُبَّ رأس حَصِيدُ اللِّسانِ'': بہت سے سر زبان کے کاٹے ہوئے ہیں۔ ج: رُؤوس۔ ﴿وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ﴾ (۶/۵) اِنْفَلَقَ (انفعال): پھٹنا۔ فلق الشیءَ (ض) فَلْقًا: پھاڑنا، دو ٹکڑے کرنا۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى﴾ (۹۵/۶)۔

وَلَا تَعَجَّلْتُهَا جُبْنًا وَلَا فَرَقَا	بِضَرْبَةٍ لَمْ تَكُنْ مِنِّيْ مُخَالَسَةً ……3

ترجمہ:

ایسی ضرب سے جو مجھ سے جلد بازی میں سرزد نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی میں نے ضرب لگانے میں بزدلی اور ڈر کی وجہ سے جلد بازی کی۔

حل لغات:

مخالسة: مص (مفاعلة) مار کر چھین لینا، اچک لینا، دھوکے سے جھپٹا مار کر چھین لینا۔ تعجلت: (تفعّل) فی الامر: جلدی کرنا، تیزی دکھانا۔ فلانا: جلدی کرنے پر ابھارنا۔ الشیءَ: جلدی سے لے لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (۲۰۳/۲) جُبْنٌ: مص، جَبُنَ (ک) جُبْنًا: بزدل ہونا، کمزور دل والا ہونا۔ عربی کا مقولہ ہے: ''اِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِن فَوْقِهِ'': بزدل کی موت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔ نامرد کے لئے بولا جاتا ہے۔

وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ مَقْرُوْمٍ الضَّبِّيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ربیعہ بن مقروم ضبی ہے (متوفی ۱۶ھ/ ۶۳۷ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں یعنی انہوں نے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت دونوں پائے ہیں۔ اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

بِسَلِيْمِ اَوْظِفَةِ الْقَوَائِمِ هَيْكَلِ	ولقد شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طِرَادِهَا ……1

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں موجود تھا ان کے حملہ کے دن طاقتور گھوڑے کے ساتھ جس کے پاؤں کی پنڈلیاں صحیح سالم تھیں۔

حل لغات:

شھدت: شَھِدَ المَجْلِسَ (س) شُھُودًا: حاضر ہونا، مجلس میں شریک ہونا۔ الشيءَ: دیکھنا، معائنہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ شَھِدَ مِنكُمُ الشَّھْرَ﴾ (۱۸۵/۲) علی کذا: کسی بات کی یقینی خبر دینا۔ اَلْحَادِثُ: جائے واردات پر موجود ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "شَھَادَةُ الْفِعالِ خیرٌ مِنْ شھادةِ الرجالِ": اعمال کی گواہی لوگوں کی گواہی سے بہتر ہے۔ الخیل: بڑائی، خود پسندی، گھوڑے، (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا) گھوڑے سواروں کی جماعت۔ ج: اَخْیَالٌ و خُیُولٌ. عربی مقولہ ہے: "اَلْخَیْلُ اَعْلَمُ بِفُرْسَانِھَا": گھوڑے اپنے سواروں کو خوب جانتے ہیں یعنی معاملہ شناس آدمی کو تلاش کرو۔ طِرَادٌ: مص (مفاعلة) حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، تعقب کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ فُرْسَانُ الطِّرَادِ: ایک دوسرے پر حملہ آور گھڑسوار۔ سَلِیْمٌ: سانپ گزیدہ، قریب الموت، زخمی، بے عیب، صحیح وسالم، تندرست، صاف ستھرا، آفتوں سے محفوظ۔ ج: سَلْمیٰ و سُلَماءُ. ﴿إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِیمٍ﴾ (۸۹/۲۶) عربی مقولہ ہے: "مَنْ سَلِمَتْ سَرِیْرَتُهٗ سَلِمَتْ عَلَانِیَتُهٗ": جس کی باطنی خصلت درست ہوگی اس کا ظاہر بھی سالم ہوگا۔ اَوْظِفَةٌ: مف: وَظِیْفَةٌ. اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کی پنڈلی، ہاتھ کا پتلا حصہ، سنگلاخ زمین، چلنے والا طاقتور آدمی۔ ج: وُظُوفٌ. قوائم: مف: قائمة: تلوار کا دستہ، چوپائے کی ٹانگ، تخت یا میز کا پایا، عمارت کا ستون، بطور استعارہ انسان کی ٹانگ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ﴿مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ﴾ (۱۱۳/۳) فہرست، فرد، لسٹ، انڈیکس، کیٹلاک، جدول۔ "اِذَا قَامَ بِکَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب شر تجھے کھڑا کرے تو تو بیٹھا رہ۔ یعنی ہر حال میں بردبار رہ۔ ھَیْکَلٌ: ہر موٹی اور ضخیم چیز۔ جیسے: فَرَسٌ ھَیْکَلٌ: لمبا چوڑا درخت یا پودا، بلند عمارت، بت خانہ، یہودیوں کا مقدس بڑا عبادت خانہ، گرجا کے سامنے بنی ہوئی قربان گاہ، قدیم مصریوں کا بڑا بھاری اور آراستہ عبادت خانہ، مجسمہ، انجن کا ڈھانچہ، موٹر وغیرہ کی باڈی، انسان یا حیوان کی ہڈیوں کا ڈھانچہ۔

❷...... | فَدَعَوْا نَزَالِ فَكُنْتُ اَوَّلَ نَازِلٍ | وَعَلَامَ اَرْكَبُهٗ اِذَا لَمْ اَنْزِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

انہوں نے مقابلہ کے لئے پکارا کہ اترو! تو میں سب سے پہلے اترنے والا تھا جب نہ اترتا تو گھوڑے پر سوار کیوں ہوا تھا۔

مطلب:

شاعر یہ بتا رہا ہے کہ لڑائی میں جب شہسوار اپنے جوہر دکھانے کے لیے جمع ہوئے تو میں بھی اپنا طاقتور گھوڑا لے کر پہنچ گیا، جب لڑائی میں دشمنوں نے للکار کر مقابل طلب کیا تو میں ہی مقابلہ کے لئے سب سے پہلے چلا گیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو پھر میدان جنگ میں جانے کی کیا ضرورت تھی۔

حل لغات:

دعوا: دَعَا بِالشيءِ(ن)دَعْوًا: منگانا،طلب کرنا۔الشيءُ الی کَذا:محتاج ہونا۔فلانا: پکارنا،آواز دینا، بلانا، مدد چاہنا،مدد کے لئے بلانا۔في القرآن المجيد:﴿ فَلاَ تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَداً﴾ (۱۸/۷۲) لِفلان: کسی کے حق میں خیر کی دعا کرنا،کسی کی طرف منسوب کرنا۔علی فلان: کسی کے لئے بددعا کرنا۔نَزَالِ:اسم فعل بمعنی اِنْزِلْ (برائے واحد وجمع مذکر ومؤنث) اترآؤ،میدان جنگ میں لڑنے کی دعوت دینے کا ایک مخصوص لفظ۔اَوَّلٌ: پہلا،سبقت، لیجانے والا۔بڑااہم،آغاز۔ج: اَوَائِل واَوَّلُوْن. ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾(۳/۵۷)عربی مقولہ ہے: ''اَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُوْنٌ وَآخِرُهُ نَدَمٌ'': غضب کی ابتداء جنون اورانتہاءندامت ہے۔علام: یہ''علی''حرف جرّاور ''ما'' استفہامیہ سے مرکب ہے۔(فائدہ):جب حرف جر''ما''استفہامیہ پرداخل ہوتاہےتواس کاالف تخفیفاً حذف کر دیاجاتاہے جیسے: فِيْمَ، بِمَ، لِمَ. مگرجب''ما'' ''ذا'' کے ساتھ ملاہواہوتواس وقت اس کاالف حذف نہیں کیاجائے گا۔ جیسے:لِمَاذَا.

❸...... وَالَدَّ ذِيْ حَنَقٍ عَلَيَّ كَانَّمَا | تَغْلِيْ عَدَاوَةُ صَدْرِهٖ فِيْ مِرْجَلِ

ترجمہ:

اور بہت سے سخت جھگڑالو مجھ پرسخت غصہ کرنے والے گویا کہ ان کے سینے کی عداوت ہانڈی کی طرح ابل رہی ہے۔

مطلب:

شاعریہ بتاناچاہتاہے کہ جنگ میں میرے ایسے دشمن بھی آئے ہوئے تھے کہ جن کاسینہ ہمہ وقت میرے بغض وعداوت سے بھرارہتاہےاورجوش انتقام اس طرح ابل رہاتھاجیسے ہانڈی آگ پرہوتواس کاپانی وغیرہ جوش مارکرابل رہاہوتاہے۔

حل لغات:

اَلَدَّ:اسم تفضيل، لَدَّ فلانًا(ن)لَدًّا: کسی سے سخت جھگڑنا،سخت دشمنی رکھنا،کسی سے جھگڑے میں غالب ہوجانا۔ج: لُدٌّ ولِدَادٌ. فی القرآن المجيد: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ (۲/۲۰۴) حَنَقٌ:مص،حَنِقَ عليهِ(س): کسی پرانتہائی غضب ناک ہونا،دانت پیسنا،برہم ہونا۔تغلی:غَلَى الرَّجُلَ(ض) غَلْيًا: غصہ سے کھول جانا،آگ بگولہ ہوجانا۔غَلَتِ الْقِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا،کھولنا،ابلنا۔﴿كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾(۴۴/ ۴۶) مِرْجَلٌ: مٹی کی پختہ ہانڈی،پیتل وغیرہ کی دیگچی،کنگھا۔ج:مَرَاجِل.

❹...... اَزْجَيْتُهٗ عَنِّيْ فَاَبْصَرَ قَصْدَهٗ | وَكَوَيْتُهٗ فَوْقَ النَّوَاظِرِ مِنْ عَلِ

ترجمه:

میں نے اسے اپنے سے دور کیا تو اس نے اپنا راستہ دیکھا اور میں نے اوپر سے اس کے سر کی رگوں کو داغا۔

مطلب:

یعنی ماقبل شعر میں مذکور صفات کے حامل متکبر دشمن پر جب میں نے حملہ کیا اور اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تو اسے صحیح طور پر اپنی حیثیت معلوم ہوئی اور اس نے راہ فرار اختیار کر لی۔

حل لغات:

اَزْجَیْتُ (افعال) اَزْجَا الشیءَ: چلانا، گذارنا، ہانکنا، رائج کرنا۔ مؤخر کرنا۔ اَزْجَیْتُ اَیَّامِیْ: میں نے معمولی خوراک پروقت گذاری کی۔ قَصْدٌ: راہ یابی، ہدایت، راہ راست۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ﴾ (۹/۱۶) معتدل، سامنے، تھوڑا، خشک، گوشت، ارادہ، توجہ، رخ، میانہ روی، مقصد۔ کَوَیْتُ: کَوَاہ (ض) کَیًّا: لوہا تپا کر کھال کو داغ دینا، آگ یا لوہے سے جلانا۔ ﴿فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ﴾ (۹/۳۵)۔ الثَّوبَ: کپڑے پر پریس کرنا، استری پھیر کر سلوٹیں دور کرنا۔ مِکْوَاۃٌ: استری۔ عربی مقولہ ہے۔ ”لَوْکُوِیْتُ عَلٰی دَاءٍ لَمْ اَکْرَہْ“: اگر مجھے بیماری کی بنا پر داغ دیا جاتا تو میں ناگوار نہ جانتا۔ بے قصور ستایا گیا۔ اَلنَّوَاظِرُ: مف: اَلنَّاظِرَۃُ: آنکھ، آنکھوں کی رگیں جو سر تک پہنچتی ہیں۔ مقولہ: ”مَنْ نَظَرَ فِیْ الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ: جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ عَلٍ: اوپر بمعنی فوق۔ اَتَیْتُہٗ مِنْ عَلٍ: میں اس کے پاس اوپر سے آیا۔

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ نَاشِبٍ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: سعد بن ناشب بن مازن بن عمرو ہے (۱۱۰ھ/ ۷۲۸ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کے پس منظر:

انہوں نے ایک شخص کو قتل کیا تو بلال بن ابی بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے قصاصاً اسے قتل کرنا چاہا تو یہ فرار ہو گئے، جب وہ قصاص لینے میں کامیاب نہ ہوئے تو بصرہ میں جوان کا مکان تھا اسے گرا دیا، جب شاعر کو اپنے گھر کے منہدم ہونے کا علم ہوا تو یہ اشعار کہے۔

❶	سَاَغْسِلُ عَنِّی الْعَارَ بِالسَّیْفِ جَالِبًا	عَلَیَّ قَضَاءُ اللّٰہِ مَا کَانَ جَالِبًا

ترجمہ:

عنقریب میں عار کو اپنی تلوار کے ذریعے دور کروں گا اس حال میں کہ تقدیرِ الٰہی جو چاہے وہ کھینچ کر لائے۔

مطلب :

یعنی جنہوں نے میرے گھر کو گرادیا ہے حقیقت میں انہوں نے میری عزت سے کھیلا ہے لہٰذا میں ان سے انتقام ضرور لوں گا پھر چاہے جو بھی ہو جائے۔

حل لغات:

اَغْسِلُ:غَسَلَ الشَّیْءَ (ض)غَسْلًا: دھونا۔فی القرآن المجید:﴿ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُم﴾ (۶/۵) اَلغُسْلُ: غسل کرنا،نہانا، پورے بدن کا دھونا،صابن وغیرہ۔ج:اَغْسَالٌ، اَلْغِسْلُ، اَلْغَسُوْلُ. اَلْعَارُ: ہر باعث شرم، باعث عیب بات، ج: اَعْيَارٌ. جَالِبٌ: فا : جلب(ن،ض): ہانک کر لیجانا۔قَضَاءً:مص،قضی(ض):فیصلہ کرنا، طے کرنا،مقدمہ کا حکم سننا۔له:کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔عليه:کسی کیخلاف فیصلہ کرنا۔الشَّیْءَ:مضبوطی کے ساتھ بنانا،اندازہ کرنا۔حَاجَتَهٗ:ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔﴿وَإِذَا قَضَى أَمْراً﴾ (۲/۱۱۷) ﴿قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْت﴾ (۳۹/۴۲)

2...... | وَاَذْهَلُ عَنْ دَارِیْ وَاَجْعَلُ هَدْمَها | لِعِرْضِیْ مِنْ بَاقِی الْمَذَمَّةِ حَاجِبَا

ترجمہ:

اور میں اپنے گھر کو بھول جاؤں گا نیز اس کے گرنے کو اپنی عزت کے لئے باقی مذمت سے ڈھال بناؤں گا۔

حل لغات:

اَذْهَلُ: ذَهَلَهٗ وعنهُ(ف)ذَهْلًا: بھولنا،غافل ہوجانا،ذہن سے نکل جانا۔ذَهِلَ(س)ذُهُولاً: ہکابکا ہوجانا، حواس باختہ ہوجانا، ہوش اڑ جانا۔الشیءَ عنه: بھول جانا اور غافل ہوجانا۔الدار:صحن دار مکان،گھر،رہائشی مکان،شہر، قبیلہ۔ج: اَدْوُرٌ ودِيَارٌ ودِيَارَةٌ ودُوْرٌ. دِيَارَةٌ کی جمع دِيَارَاتٌ ہے. فی القرآن المجید:﴿وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَان﴾ (۲۹/۶۴) هَدْمٌ:مص، هَدَمَ البِناءَ(ض): عمارت گرانا،توڑنا۔اَلهَدَمُ: ہر گرکر ٹوٹنے والی چیز، رائیگاں خون۔عرض : بدن، جان، نفس، آبرو،نسبی شرافت، بڑا بادل، زبردست گھٹا،شاداب وادی،بُوکسی قسم کی۔ج: اَعْرَاضٌ. اَلمَذَمَّةُ: برائی کرنا۔عیب نکالنا۔حق،عزت وحرمت۔حاجبا: فا، حَجَبَ بينهما (ن)حَجْبًا: حائل ہونا،رکاوٹ بننا۔الشیءَ: چھپانا۔فلاناً:داخل ہونے یا میراث سے روکنا۔﴿حِجَاباً مَّسْتُوراً﴾ (۱۷/۴۵)

3 ...... | وَيَصْغُرُ فِيْ عَيْنِيْ تِلَادِيْ إِذَا انْثَنَتْ | يَمِيْنِيْ بِإِدْرَاكِ الَّذِيْ كُنْتُ طَالِبَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور میری نظر میں میرا موروثی مال حقیر ہے جب میرا دایاں ہاتھ مطلوب کو حاصل کرنے کے لئے پھرے۔

حل لغات:

یَصْغُرُ: صَغُرَ (ک) صِغَرًا: ذلیل وخوار ہونا، عمر میں کسی سے چھوٹا ہونا، (سائز میں) چھوٹا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً﴾ (۱۷/۲۴) عین: آنکھ۔ ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِيْ﴾ (۲۰/۳۹) زمین سے جاری ہونے والا چشمۂ آب۔ ﴿فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ﴾ (۵۵/۵۰) ج: اعین وعُیون۔ اہل شہر، اہل خانہ، جاسوس، مخبر، سپہ سالار، فوج کا ہراول دستہ، بڑا اور معزز آدمی، کسی چیز کی ذات، ڈھلا ہوا سکہ، ہر موجود چیز، ہر نوع کی عمدہ چیز، بد نظری، شعاع آفتاب، گھٹنا، قسم یا نوع۔ عربی کا مقولہ ہے: ''رُبَّ عَيْنٍ اَنَمُّ مِنْ لِّسَانٍ'': بہت سی آنکھیں زبان سے زیادہ چغل خور ہوتی ہیں۔ تِلَادٌ: مف، اَلتُّلُدُ: اصلی پرانا مال، موروثی جائیداد۔ اِنْثَنَتْ: (انفعال)، اِنْثَنَى الشيءُ: مڑ جانا، لپٹ جانا۔ ''بِاِدْرَاکِ'' بیروت کے نسخہ میں یاء کے بغیر ہے، شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہے۔ طَالِبَا: فا، طَلَبَ الشيءَ (ن) طَلَبًا: ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ الیہ: راغب ہونا۔ ﴿ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾ (۲۲/۷۳) عربی مقولہ ہے: ''رُبَّ طَلَبٍ جَرَّ الى حَرْبٍ''، بہت سی طلب لڑائی تک پہنچا دیتی ہیں۔ عربی مقولہ ہے: ''من طلب عظيما خاطر بعظيمٍ'': جو کوئی بڑی مہم طلب کرے گا وہ بڑے خطرے کا سامنا کرے گا۔

4 ...... | فَإِنْ تَهْدِمُوْا بِالْغَدْرِ دَارِيْ فَإِنَّهَا | تُرَاثُ كَرِيْمٍ لَا يُبَالِي الْعَوَاقِبَا |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تم نے دھوکے سے میرا گھر گرا دیا تو (کوئی بات نہیں) وہ ایک ایسے کریم کی وراثت ہے جو انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

اَلْغَدْرُ: دھوکا، بے وفائی، خیانت، عہد شکنی، بے ایمانی۔ تُرَاثٌ: مال وراثت، ورثہ، ترکہ، موروثی سرمایہ۔ اَلتُّرَاثُ الْعِلْمِيُّ: علمی سرمایہ۔ اَلتُّرَاثُ الْإِسْلَامِيُّ: اسلامی علوم وفنون کا اسلاف سے ملا ہوا سرمایہ۔ فی القرآن المجید۔ ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾ (۲۷/۱۶)۔ کریم: اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں سے ایک، بڑا سخی وفیاض جس کی بخشش وعطا کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ درگزر کرنے والا، وسیع الظرف، ہر اس چیز کی صفت جو اپنی ذات میں عمدہ اور قابل قدر ہو، شریف الطبع، معزز، عزت والا۔ ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيْمٌ﴾ (۵۶/۷۷) مہمان نواز، قیمتی، بیش

قیمت،مہربان، کـریـم الأصل: شریف النسل،اعلیٰ ذات کا۔ ج: کِـرَامٌ و کُـرَمَـاءُ. ﴿إِنَّـهُ لَقَـوْلُ رَسُـولٍ کَـرِیمٍ﴾ (۱۹/۸۱) عربی کامقولہ ہے:''اَلْـکَـرِیْـمُ اِذَا وَعَـدَ وَفَـا'': معزز (شریف النفس) جب وعدہ کرتا ہےتو پورا کرتا ہے۔''اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ'': معزز لوگ عذر قبول کرتے ہیں۔یعنی عفودرگذر معزز لوگوں کا زیور ہے۔ لایُبَـالِی: بَالَی فلانا:توجہ دینا۔العَوَاقِبُ:مف: اَلعَاقِبَةُ: اولاد، جزائے خیر، ہر چیز کا خاتمہ،انجام،نتیجہ۔عربی مقولہ ہے: ''اَلْـعُـقُوبَةُ اَلْاَمُ حَالَاتِ الْقُدْرَةِ'': قدرت کی حالتوں میں سب سے گھٹیا حالت سزا دینا ہے۔یعنی معاف کرنا بہتر ہے۔

❺...... اَخِیْ غَمَرَاتٍ لایُرِیْدُ عَلَی الَّذِیْ	یَهُمُّ بِهٖ مِنْ مُفْظِعِ الْاَمْرِ صاحِبَا

ترجمہ:

(وہ کریم) سخت مصیبتوں (کو برداشت کرنے) والا ہے جس اہم کام کا ارادہ کرتا ہے اس پر کوئی مددگار نہیں چاہتا۔

حل لغات:

لایـریـد:(افـعـال) أرَادَ الشـیءَ: چاہنا،خواہش کرنا،پسند کرنا۔غیرذی روح اگر فاعل ہوتو معنی ہوگا: تیار ہونا،قریب ہونا۔فی القرآن المجید:﴿فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَاراً یُرِیْدُ أَنْ یَنقَضَّ فَأَقَامَهُ﴾ (۱۸/ ۷۷) فلانا علی الأمر: کسی کو کسی بات پر آمادہ کرنا۔''اُرِیْدُحِبائَهُ وَیُرِیْدُ قَتْلِیْ'': میں اسے عطیہ دینا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔''مَـنْ لَّـمْ یُـرِدْکَ فَـلا تُـرِدْهُ'': جو تجھے نہیں چاہتا تو بھی اسے نہ چاہ۔ یَهُـمُّ:هَـمَّ بِـالْاَمْـرِ(ن)هَمًّا: کسی بات کا پختہ اردہ کرنا۔لنفسہ:اپنے لئے حیلہ اور جستجو کرنا۔الامـرُ فلانا: مغموم وفکرمند کرنا، بے چین کرنا۔﴿وَلَقَـدْ هَـمَّـتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ﴾ (۱۲/۲۴) مُـفْـظِـعٌ:فا،(افعال) اَفْظَعَ الْاَمْرُ: بھیانک ہونا،ناگفتہ بہ ہونا،انتہائی برا ہونا،مشکل میں ڈالنا،امر قبیح میں مبتلا کرنا۔صـاحـبـا:ساتھی،ہمراہی،حاکم ومنتظم۔﴿وَمَـا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِکَةً﴾ (۷۴/۳۱)،کسی مسلک کا متبع۔جیسے:صـاحـب ابی حنیفة. ج: اَصْحَابٌ. عربی مقولہ ہے:''صَاحِبُ الْحَاجَةِ اَعْمٰی'': ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔''صَاحِبُ الدَّارِ اَدْرٰی بِمَا فِی الدَّارِ: گھر والا زیادہ جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے۔

❻...... اِذَا هَـمَّ لَـمْ تُـرْدَعْ عَـزِیْـمَةُ هَـمِّهٖ	ولـم یَاْتِ ما یَاْتِیْ مِنَ الأمرِ هائِبَا

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اس کے پختہ ارادہ کو ٹالا نہیں جا سکتا اور وہ جو بھی کام کرتا ہے ڈر کر نہیں کرتا۔

حل لغات:

تُرْدَع: رَدَعَهُ(ف) رَدْعاً: دھمکانا، ڈانٹنا، روکنا، ردکرنا۔ الشیءَ: کوٹنا۔ عَزِیْمَةٌ: پختہ ارادہ، تعویذ۔ فی القرآن المجید: ﴿ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (۳/۱۵۹)۔ یأت: أَتٰی(ض) أَتْيًا: آنا، قریب ہونا۔ علیه كَذَا: گزرنا۔ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ (۷۶/۱)۔ علیهِ: مکمل کرنا، ختم کرنا۔ اَلامْرُ: حکم۔ ﴿قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ (۱۲/۴۱)، فرمان، آرڈر، وارنٹ، مطالبہ۔ ج: اَوَامِرُ. کام۔ ﴿وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ﴾ (۲/۲۱۰) چیز، حالت اورشان۔ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ (۳/۱۲۸) واقعہ، حادثہ، مطالبہ۔ ج: اُمُوْرٌ. هائبا: فا: هَابَهُ (س) هَيْبَةً: خوف کھانا، بچنا۔ هَابَ الرجُلُ فلانًا: تعظیم وتوقیر کرنا۔ عربی کا مقولہ ہے: "مَن هَابَ خَابَ": جوڈرا نا کام ہوا۔

اِلَى الْموتِ خَوَّاضًا اليهِ الْكَتَائِبَا	فيا لِرَزامٍ رَشَّحُوْا بِيْ مُقَدِّمًا ……❼

ترجمہ:

اے لوگو! بنورزام پر تعجب ہے کہ انہوں نے میری ایسی تربیت کی کہ میں موت کی طرف پیش قدمی کرنے والا اور لشکروں میں گھس جانے والا ہوں۔

مطلب:

یعنی شاعر اپنی قوم کی مذمت کررہا ہے کہ انہوں نے مجھے تو بھرپور طریقے سے جنگی تربیت دی لیکن ان سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر کی حفاظت کریں۔

حل لغات:

رَشَّحُوا (تفعیل) رَشَّحَهُ: پرورش کرنا، نشوونما دینا۔ لِلشيءِ: تیار کرنا، اہل ولائق بنانا۔ حدیث خالد بن ولید رضی الله تعالیٰ عنه میں ہے۔ ((اَنَّهُ رَشَّحَ وَلَدَهُ لِوَلَايَةِ الْعَهْدِ)). مُقَدِّمٌ: فا، (تفعیل) قَدَّمَ فلانًا: آگے کرنا، سامنے کرنا، پہلے بھیجنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ﴾ (۵۹/۱۸) خَوَّاضٌ: بے دھڑک کودنے اور گھسنے والا۔ خَاضَ الماءَ (ن) خَوْضًا: پانی میں گھسنا، داخل ہونا۔ الامْرَ وفِيه: کسی معاملہ میں گھس جانا، کود پڑنا، سرگرم ہونا۔ اَلْغَمَرَاتِ: سختیوں میں گھس پڑنا۔ اَللَّيْلَ: رات کی تاریکی سے بے پرواہ ہوکر رات کو چلنا۔ اَلْكَتَائِبُ: مف: كَتِيْبَةٌ: لشکر کا ایک حصہ، گھوڑوں کا ریوڑ، فوج کا بڑا دستہ جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔

وَنَكَّبَ عَنْ ذِكْرِ الْعَوَاقِبِ جانِبَا	اِذَا هَمَّ اَلْقٰى بَيْنَ عَيْنَيْهِ عَزْمَهُ ……❾

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اپنے عزم کو پیشِ نظر رکھتا ہے اور انجام کے ذکر سے پہلوتہی کرتا ہے۔

حل لغات:

جَانِبٌ: پہلو۔ **فی القرآن المجید**: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (۳۶/۴) سمت، گوشہ، گھر کا صحن، محلّہ کا چوک۔ ج: **جَوَانِبُ**. پردیسی، مسافر، پرایا، حقیر جس سے گریز کیا جائے، سرکش، وہ گھوڑا جس کے پاؤں کے درمیان کا فاصلہ زیادہ ہو۔ ج: **جُنّاب**. عمارت کا حصہ، مقدار، حیثیت۔ عربی مقولہ ہے: "**اِنْ جَانِبٌ اَعْيَاكَ فَالْحِقْ بِجَانِب**"، یعنی اگر کام کی کسی ایک جہت سے تم ناامید ہو گئے ہو تو چستی سے کام لو دوسری جہت میں مصروفِ عمل ہو جاؤ۔

9 ...... **ولم يَسْتَشِرْ فِيْ رَأيِهٖ غَيْرَ نَفْسِهٖ | ولم يَرْضَ اِلَّا قائِمَ السَّيْفِ صاحِبَا**

ترجمہ:

اور اپنی رائے میں کسی دوسرے سے مشورہ نہیں کرتا اور تلوار کے قبضہ کے علاوہ کسی کو ساتھی بنانے پر راضی نہیں ہوتا۔

مطلب:

یعنی انتہائی درجے کا خود اعتماد ہے کہ اپنے علاوہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور عرب کے ہاں یہ خصلت قابلِ تعریف تھی۔

حل لغات:

لم يَسْتَشِرْ (استفعال)، **اِسْتَشَارَ فلانٌ فِي كَذَا اَو فِي الْاَمْرِ**: مشورہ لینا، مشورہ کرنا۔ **فی القرآن المجید**: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (۱۵۹/۳) عربی مقولہ ہے: "**اِذَا شَاوَرْتَ الْعَاقِلَ صَارَ عَقْلُهٗ لَكَ**": جب تو عقلمند سے مشورہ کرے گا تو اس کی عقل تیرے لئے ہو جائے گی۔ **رَأْيٌ**: رائے، اعتقاد، نصیحت، تجویز، سوچ، مشورہ، تدبیر، عقل، غور و فکر۔ ج: **آرَاءٌ**. "**ولم يَسْتَشِرْ فِيْ رَأْيِهٖ**" ابو علی احمد مرزوقی کے نسخہ میں "**ولم يَسْتَشِرْ فِيْ امرِهٖ**" ہے۔ **يَرْضَ**: **رَضِيَهٗ وبه عنه وعليه** (س) **رِضْواناً**: مان لینا، راضی ہونا، پسند کرنا، خوش ہونا، قبول کرنا۔ ﴿وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْنًا﴾ (۳/۵) عربی مقولہ ہے: "**رِضَا النّاسِ غَايَةٌ لا تُدْرَكُ**": لوگوں کی رضامندی ایسا مقصد ہے جو کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، اس لئے اصلاح کی کوشش کیے جائے اور لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ دے۔ "**مَن رَضِيَ عَن نَفْسِهٖ كَثُرَ السَّاخِطِيْنَ عَلَيْهِ**": جو اپنے نفس سے راضی ہو گیا اسنے اپنے پر ناراض ہونے والے زیادہ کر لئے۔

وَقَالَ تَاَ بَّطَ شَرًّا وَهُوَثَابِتُ بْنُ جَابِرِ بْنِ سُفْيَان (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ثابت بن جابر بن سفیان ہے(متوفی ۸۰ق۔ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔"تَاَ بَّطَ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ شخص بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا جب اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا اَدْرِیْ! تَاَبَّطَ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت کہا گیا:" تَاَ بَّطَ شَرًّا".

اشعار کا پسِ منظر:

شاعر قبیلہ ہذیل کے غار سے ہر سال شہد چرایا کرتا تھا جب قبیلہ ہذیل کی شاخ بنولحیان کو علم ہوا تو وہ اسکی گھات میں بیٹھ گئے جب ثابت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ غار میں داخل ہونے لگا تو بنولحیان نے ان پر حملہ کر دیا اس کے ساتھی تو بھاگنے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ غار میں داخل ہو گیا اور بنولحیان غار میں رسی ڈال کر ہلانے لگے اس نے باہر کی طرف جھانکا تو اسے اپنے دشمن نظر آئے، انہوں نے کہا: باہر آجاؤ! اس نے کہا: میں کس شرط پر باہر آؤں آزادی یا فدیہ؟ انہوں نے کہا: غیر مشروط طور پر باہر آجاؤ! اس نے سوچا میں قتل ہونے یا قید ہونے کیلئے باہر نہیں جاؤں گا، پھر اس نے غار کا جائزہ لیا تو اسے ایک خفیہ راستہ معلوم ہو گیا جو طویل چٹان کی صورت میں پہاڑ کی دوسری جانب نکل رہا تھا، اِس نے اُس راستے کے پتھروں پر شہد بہایا اور مشکیزہ اپنے سینے سے باندھ کر اس چٹان پر پھسلنے لگا اور پھسلتے ہوئے پہاڑ کی دوسری جانب ہموار زمین تک پہنچ گیا اور جہاں یہ پہنچا اس مقام اور بنولحیان کے درمیان تین دن کا فاصلہ تھا۔اس موقعہ پر اس نے یہ اشعار کہے:

❶...... اِذَا لْمَرْءُ لَمْ يَحْتَلْ وقَدْ جَدَّ جِدُّهٗ	اَضَاعَ وقَاسٰى اَمْرَهٗ وهو مُدْبِرُ

ترجمہ:

جب انسان حیلہ نہ کرے حالانکہ اس کا معاملہ سخت ہو جائے تو وہ خود ضائع کر دیتا ہے اور اپنے معاملے کو سخت کر لیتا ہے پھر وہ شکست ہی کھاتا ہے۔

حل لغات:

لَمْ يَحْتَلْ: (افتعال) اِحْتَالَ فُلَانٌ: کوئی چیز چال اور حیلہ سے لینا، چال چلنا، حیلہ سے کام لینا، تدبیر

کرنا۔ علیہ: دھوکہ دینا۔ عنہُ: پھر جانا، کسی کی طرف سے رخ پھیر کر دوسرے کی طرف کر لینا۔ جَدَّ: (ض) جَدًّا: بلند رتبہ ہونا۔ فی القرآن المجید: وَأَنَّـهُ تعالٰی جَدُّ رَبِّنَامَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدا. (۳/۷۲) مرتبہ وعظمت۔ فِي الْحَدِيْثِ: ((تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰیٰ جَدُّکَ)). بانصیب ہونا۔ جَدَّ فُلانٌ جِدًّا: سنجیدہ ہونا۔ فِي الْاَمْرِ: محنت وکوشش کرنا، تحقیق وجستجو کرنا۔ الشيءُ جِدَّةً: وجود میں آنا، نیا ہونا۔ جَدَّ الشيءَ (ن): کاٹنا، کوشش کرنا۔ بِهِ الامرُ: سخت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "من جَدَّ وَجَدَ"؛ جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔ اَضَاعَ (اِفعال) اَضَاعَ الشيءَ: گم کرنا، ضائع کرنا، کھونا۔ ﴿وَأَنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۳/۱۷۱) قَاسٰی (مفاعلة)، قاسٰی اَلالمَ: تکلیف اٹھانا، سختی برداشت کرنا۔ مُدْبِرٌ: فاء (اِفعال)، اَدْبَرَ الشيءُ: گزر جانا، مڑ جانا، پشت پھیرنا۔ ﴿فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِراً وَلَمْ يُعَقِّبْ﴾ (۱۰/۲۷)

❷...... ولٰكِنْ اَخُو الْحَزْمِ الَّذِىْ لَيْسَ نَازِلاً	بِهِ الْخَطْبُ اِلَّا وَهُوَ لِلْقَصْدِ مُبْصِرُ

ترجمہ:

لیکن عقل مند وہ ہے کہ اس پر کوئی مصیبت نہیں اترتی مگر وہ اپنے مقصد کے لئے صحیح راستہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلْحَزْمُ: پکنگ، عزم، احتیاط، دوراندیشی۔ اَلْخَطْب: حال، حالت۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ﴾ (۳۱/۵۱) پریشانی، تکلیف، حادثہ، مصیبت۔ ج: خُطُوبٌ.

❸...... فَذَاکَ قَرِيْعُ الدَّهْرِ مَا عَاشَ حُوَّلٌ	اِذَا سُدَّ مِنْهُ مَنْخِرٌ جَاشَ مَنْخِرُ

ترجمہ:

ایسا عقل مند زمانے کا سردار ہے، جب تک زندہ رہتا ہے بہت حیلہ کرتا رہتا ہے جب اس کا ایک راستہ بند ہو جائے تو دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

حل لغات:

قَرِيْعٌ: غالب، اونٹ کا بچہ۔ ج: قَرْعٰی: لڑائی میں مقابلہ کرنے والا، سردار۔ اَلدَّهْرُ: زمانہ دراز، دنیاوی زندگی کا پورا زمانہ، ایک ہزار سال، ایک لاکھ سال، مصیبت وآفت، ہمت وارادہ، مقصد، عادت، غلبہ۔ ج: اَدْهُرٌ، دُهُورٌ. عربی مقولہ ہے: "مَا الدَّهْرُ اِلَّا هٰكَذَا فَاصْبِرْ لَهُ" زمانہ ایسا ہی ہے لہٰذا صبر کرو۔ زمانہ کی رفتار ہی ایسی ہے۔ عاش (ض) عَيْشًا: زندہ رہنا، زندگی گزارنا، جینا۔ شَيْئًا: کسی چیز کے ساتھ ہمیشہ رہنا، زندگی کا جزء بنانا۔ سَدَّ: اَلاِنَاءَ (ن) سَدًّا

برتن بند کرنا۔مَـنْخِرٌ: نتھنا، ناک۔ ج:مَـنَـاخِرٌ. یہاں راستہ مراد ہے۔جَـاشَ الـماءُ: اُبل کر بہنا، زور سے نکل کر بہنا۔نَفْسُ الجَبَانِ: بھاگنے کا ارادہ کرنا۔

4	اَقُوْلُ لِلِحُیانِ وقد صَفِرَتْ لَھُم	وِطَابِیْ ویَوْمِیْ ضَیِّقُ اَلْجُحْرِ مُعْوِرٗ

ترجمہ:

میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرے مشکیزے ان کی وجہ سے خالی ہو چکے تھے اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔

حل لغات:

صَـفِـرَتْ:صَـفِرَ (س) صَفَرًا: خالی ہونا۔جیسے: صَـفِـرَ البَیـتُ مِـنَ الْـمَتَاعِ،الاناءُ من الشرابِ. بھوکا ہونا، پیٹ میں کیڑے یا صفراء جمع ہو جانا۔وِطَابٌ:مف ،الوَطَبُ: دودھ کی مشک، بڑے پستان، سخت دل والا مرد۔
شعر میں ''صَفِرَتْ لَھُمْ وِطَابِیْ'' سے مراد (الف) وِطَاب سے مراد: ظُرُوفُ الْعَسَلِ: شہد کے مشکیزے۔اس کے مطابق شعر کا ترجمہ ہو چکا۔(ب) قـد خَـلٰی قَلْبِیْ مِنْ وُدِّھِم کأنَّہٗ یُرِیْدُ''وِطَابَ وُدِّیْ'': میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا۔یعنی انسان کے دل میں جو کسی کا لحاظ و پاس ہوتا ہے ان کی اس حرکت کے بعد وہ بھی نہیں رہا۔اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (ج)اَشْرَفَتْ نَفْسِیْ عَلَی الْھلاکِ بِسَبَبِھِمْ: میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا۔اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔(د)وِطَاب سے مراد''اَلْجِسْمُ'':یعنی روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی۔اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ ان کی وجہ سے میری روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔
ضَیِّقٌ: تنگ، چھوٹا، محصور، پریشان۔فی القرآن المجید: ﴿وَلَـقَـدْ نَـعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَـقُولُونَ﴾ (۱۵/ ۹۷) اَلْـجُحْرُ: بل، کھوہ، چھوٹے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے رہنے کا سوراخ، حشرات الارض کے رہنے کی جگہ۔ج: جُـحُـوْرٌ، اَجْـحَـارٌ، جِـحَرَۃٌ . مُعْوِرٌ: اَعْوَرَ الشيءُ: ظاہر ہونا، ممکن ہونا، سامنے آنا، اعضاء مستورہ کا کھل جانا۔مَـنْـزِلُ فُلَانٍ: کسی کے مکان میں ایسا رخنا پڑنا جس سے دشمن کے اندر آنے کا ڈر ہو۔الـفـارسُ: گھوڑے سوار کی کسی جگہ کا کھل کر تلوار یا نیزے کی زد میں ہو جانا۔

5	ھُـمَـا خُـطَّتَـا اِمَّـا اِسَـارٌ ومِـنَّۃٌ	واِمَّـا دَمٌ والْـقَتْلُ بِـالْحُرِّ اَجْدَرُ

ترجمه:

یہاں دوصورتیں ہیں قیداوراحسان (کرکے چھوڑ دینا) یاقتل ہونااورقتل ہوناعالی نسب کی شان کے زیادہ لائق ہے۔

حل لغات:

خُطَّتَا: اصل میں ''خُطَّتَان'' تھانون تثنیہ ضرورت شعری کی وجہ سے حذف کردیا گیا۔مف: خُطَّةٌ: خصلت، جہالت، مشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ملے۔ ج: خُطَطٌ .اِسَارٌ: قید، بندش، تسمہ جس سے قیدی کو باندھا جائے۔ ج: اُسُرٌ. اَسِيْرٌ: قیدی۔في القرآن المجيد: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيْناً وَيَتِيْماً وَأَسِيْراً﴾ (٧٦/٨) مَنَّةٌ: مص،مَنَّ(ن): احسان جتانا۔عليه بِكَذَا: بھلائی کرنا، انعام کرنا۔﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُولاً﴾ (١٦٤/٣) تھکانا یا کمزور کرنا۔دَمٌ: خون۔﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ .(٣/٥) ہروہ چیز جوبطورطلاء کےاستعمال کی جائے۔ج: دِمَاءٌ، دُمِيٌّ. اَلْقَتْلُ: مص،قَتَلَهٗ (ن): مارڈالنا۔اَجْدَرُ:اسم تفضیل، جَدُرَ بِكَذا وَلَهٗ (ک)،جَدَارَةً: لائق اوراہل ہونا۔

لَمَوْرِدُ حَزْمٍ اِنْ فَعَلْتُ وَمَصْدَرُ	❻ وَاُخْرٰى اُصَادِيَ النَّفْسَ عَنْهَا وَاِنَّهَا

ترجمه:

ایک اورصورت ہے جس سے میں پہلوتہی کررہاہوں (اس کے پرخطرہونے کی وجہ سے) حالانکہ اگرمیں اسے اختیارکروں تووہ محتاط آدمی کاطریقہ ہے۔

حل لغات:

اُصَادِي (مفاعلة)،صاداہٗ: مقابلہ کرنا، مدارات کرنا، آڑے آنا، دل جوئی کرنا۔یہاں پر''اُدَافِعُ''(پہلوتہی کرنا) کے معنی میں ہے۔ مَوْرِدٌ:وُرُوْداً: قریب آنا، پہنچنا، حاضرہونا۔في القرآن المجيد: ﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ﴾ (٢٣/٢٨) فَعَلْتُ:فَعَلَ الشَّيْءَ (ف)فَعْلًا: کرنا، بنانا۔﴿قَالَ فَعَلْتُهَا اِذاً وَّاَنَا مِنَ الضَّالِّيْنَ﴾ .(٢٠/٢٦) مص (ض،ن) واپس کردینا، واپس ہونا، متوجہ ہونا، ظاہرہونا، حاصل ہونا، واقع ہونا، نتیجہ نکلنا۔

بِهٖ جُوْجُؤٌ عَبْلٌ وَمَتْنٌ مُخَصَّرُ	❼ فَرَشْتُ لَها صَدْرِيْ فَزَلَّ عَنِ الصَّفَا

ترجمه:

تو (میں نے دوسری صورت کواختیارکرتے ہوئے) اپنے سینے کوبچھادیاتو وہ صاف شفاف چٹان سے پھسلا اس حال میں کہ اس کے ساتھ چوڑاسینہ اورمضبوط پتلی کمرتھی۔

حل لغات:

فَرَشْتُ فِراشاً(ن،ض): بچھانا،کشادہ کرنا،پھیلانا،ارادہ کرنا،تیار کرنا۔زلّ: زلالاً(س)، ہلکے سرین والا ہونا۔(ض) پھسل کر گرنا، پھر جانا، گذر جانا، جلدی گذرنا۔عربی مقولہ ہے: اِذَازَلَّ الْعَالِمُ زَلَّ بَزَلَّتِهٖ عالَمٌ. جب عالم پھسل جائے تو اس کے پھسلنے کی وجہ سے ایک جہان پھسل جاتا ہے۔الصفا: پتھر۔ج: صفاة۔جؤجؤ: سینہ کی ہڈیوں کے جمع ہونے کی جگہ، جہاز یا کشتی کا اگلا حصہ۔ج: جَآجِی. عَبْلٌ: ہر بڑی اور موٹی چیز۔ج: عِبالٌ. مَتْنٌ: کمر، پیٹھ (مذکر ومؤنث)، دوستونوں کے درمیان کا حصہ ج: مُتُوْنٌ ومِتانٌ. مُخَصَّرٌ: باریک کمر والا۔کہا جاتا ہے: مُخَصَّرُ الْقَدَمَیْن. وہ ایسا شخص ہے جس کا تلوا زمین سے نہیں لگتا۔

به كَدْحَةً وَالْمَوْتُ خَزْيانُ يَنْظُرُ	فَخَالَطَ سَهْلَ الْاَرْضِ لَمْ يَكْدَحِ الصَّفا ❽......

ترجمہ:

تو سینہ نرم وہموار زمین سے اس حال میں ملا کہ چٹان سے معمولی خراش بھی نہ آئی اور موت ذلیل ورسوا ہو کر دیکھتی رہ گئی۔

حل لغات:

خالط(مفاعلة)، خالطۂ: مل جل کر رہنا، میل ملاپ کرنا، ساتھ رہنا، صحبت رکھنا، راہ ورسم رکھنا، ربط وضبط رکھنا، مخلوط ہونا، مل جانا۔الداءُ: بیماری لاحق ہونا۔سَهْلٌ: نرم، ہموار، آسان، معمولی، کشادہ اور مسطح زمین۔ج: سُهُوْلٌ. لَمْ يَكْدَحْ: كَدَحَ فی العملِ(ف) كَدْحًا: محنت کرنا، مشقت اٹھانا، کمائی کرنا، انتھک کوشش کرنا۔وَجْهَ فلانٍ: کسی کا منہ نوچنا، خراش لگانا، بدنما داغ لگانا۔ خَزْيانُ: صیغہ صفت، مؤنث۔خَزْياءُ. ج: خَزَايا. خَزِیَ(ف) خَزًی: گرفتارِ مصیبت ہونا، ذلیل وخوار ہونا، ہلاک ہونا۔فلانًا ومنهُ: شرم کرنا۔هو خَزْيانُ. فی الحديث: غَيْرَ خَزَايَاوَلَا نَدَامیٰ. ينظر: نَظَرَ اِلَى الشَّیْءِ (ن) نَظْرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔فی الامرِ: سوچنا، فکر کرنا، اندازہ کرنا۔الشیءَ: انتظار کرنا۔بَيْنَ الناسِ: حکم کرنا، فیصلہ کرنا۔لِلْقومِ: رحم کرنا، ترس کھا کر مدد کرنا۔مدد دینا۔فلانًا: متوجہ ہونا۔فُلانًا الشیءَ: مہلت دینا۔

وَكَمْ مِّثْلَهَا فَارَقْتُهَا وَهِیَ تَصْفِرُ	فَاُبْتُ اِلٰی فَهْمٍ وَلَمْ اَكُ آئِبًا ❾......

ترجمہ:

اور میں قبیلہ فہم کی طرف لوٹ آیا حالانکہ میں لوٹنے والا نہیں تھا اور کتنی ہی اس جیسی مصیبتیں ہیں کہ میں ان سے جدا ہوا اور وہ سیٹیاں بجا رہی تھیں۔

حل لغات:

اُبُتُ: آبَ اليه(ن) اَوْباً: لوٹنا. منَ السَفرِ: سفر سے واپس ہونا۔ الماءَ: رات کے وقت پانی پر اترنا۔ اُبُتُ بَنِی فُلاَنٍ: میں ان کے پاس رات کے وقت آیا۔ اِلَی اللّٰهِ: توبہ کرنا، اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا۔ فَارَقْتُ: (مفاعلة) فارقهٗ: علیحدگی وجدائی اختیار کرنا۔ تَصْفِرُ. صَفَرَ(ض) صَفِيْرًا: ہونٹوں سے سیٹی بجانا، ہونٹوں سے باریک آواز نکالنا۔ صَفَرَ بِهٖ: سیٹی بجا کر بلانا۔

وَقَالَ اَبُوْ كَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ (الكامل)

شاعر کانام:

ابوکبیر عامر بن حلیس ہے، یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں ہے "أدرک الإسلام وأسلم" اور بیروت کے نسخے میں ہے: "قيل هو مخضرم أدرک الإسلام وأسلم" لیکن یہ مستبعد ہے کیونکہ یہ تابط شراً کے سوتیلے باپ ہیں اور تابط شَرّاً کی تاریخ وفات ۸۰ ق۔ھ/۵۴۰ء ہے۔

اشعار کاپس منظر:

ابوکبیر ہذلی نے تابط شرا کی ماں سے شادی کی اس وقت تابط شرا چھوٹا بچہ تھا جب تابط شرا نے ابوکبیر کو اپنی ماں کے پاس کثرت سے آتے جاتے دیکھا تو یہ اسے ناگوار گزرا اور ابوکبیر کو بھی اس کے چہرے سے ناگواری کے آثار معلوم ہو گئے معاملہ یوں ہی رہا یہاں تک کہ بچہ جوان ہو گیا، تو ابوکبیر نے اس کی ماں سے کہا مجھے اس لڑکے سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے لہذا میں تیرے قریب نہیں آؤں گا، اس نے کہا کسی حیلہ بہانے سے اسے قتل کر دو، پھر ایک دن ابوکبیر نے تابط شرا سے کہا کہ کیا تو لڑائی کے لئے چلے گا؟ اس نے کہا یہ تو میرا محبوب مشغلہ ہے، مجھے لے چلو۔ دونوں زادراہ لئے بغیر چل پڑے، ایک دن اور ایک رات سفر کرنے کے بعد ابوکبیر نے سوچا کہ لڑکے کو بھوک لگ گئی ہوگی، جب شام ہوئی تو ابوکبیر اپنی دشمن قوم کی طرف بڑھا، جب دور سے آگ دکھائی دینے لگی تو ابوکبیر نے کہا: مجھے بھوک لگی ہے، تم اس آگ کی طرف جاؤ اور ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔ لڑکے نے کہا: "وَیحک" تیری ہلاکت ہو، یہ بھی کوئی بھوک کا وقت ہے! اس نے کہا مجھے تو بھوک لگ رہی ہے میرے لئے کچھ لاؤ، تو "تابط شرا" آگ کی طرف گیا اور دیکھا کہ عرب کے دو چور آگ تاپ رہے ہیں (جو رات کے وقت آگ کے پاس بیٹھا ہوتا ہے وہ دور سے آنے والے کو نہیں دیکھ سکتا جبکہ دور والا انہیں بآسانی دیکھ سکتا ہے) "تابط شرا" نے ان پر حملہ کیا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا، اب وہ اس کی طرف لپکے، جو "تابط شرا" کے زیادہ قریب تھا پہلے اسے قتل کیا پھر دوسرے کی طرف جا کر اسے بھی قتل کر دیا پھر آگ کے پاس آیا

اور وہاں سے روٹی اٹھا کر ابو کبیر کے پاس لے کر آیا اور کہا ''کھا! اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے'' ابو کبیر نے کھانا کھانے کے بجائے حیران ہو کر کہا: ''ویحک'' مجھے قصہ تو بتا!'' تابط شرا'' نے کہا: قصہ معلوم کر کے کیا کرے گا تو کھانا کھا اور اس کے بارے میں مت پوچھ، اس بات سے ابو کبیر پر دہشت طاری ہوگئی، کچھ دیر بعد تابط شرا نے جب واقعہ سنایا تو اس کی دہشت اور بڑھ گئی، پھر دونوں سفر کرتے رہے راستے میں کچھ اونٹ ان کے ہاتھ لگ گئے، اب رات کو اونٹوں کی حفاظت کے لئے سونے کی باریاں مقرر کیں کہ آدھی رات ایک سوئے گا اور دوسرا چوکیداری کرے گا۔ جب ابو کبیر سوتا تو تابط شرا پہرہ دیتا لیکن جب تابط شرا سوتا تو ابو کبیر بھی سو جاتا تین راتیں اس طرح گزر گئیں جب چوتھی رات ہوئی تو ابو کبیر سمجھا کہ آج لڑکے پر نیند کا خوب غلبہ ہے رات کا نصف اول ابو کبیر نے نیند کی جب نصف اخیر میں تابط شرا سویا اور ابو کبیر نے سمجھ لیا کہ اب اس پر خوب نیند کا نشہ طاری ہے اور قتل کا بہترین موقع ہے تو اس نے آزمانے کے لئے چھوٹی سی کنکری اٹھائی اور تابط شرا کی طرف پھینکی تو وہ بڑی چستی سے اٹھ گیا اور کہا یہ کیا ہے! ابو کبیر نے کہا مجھے نہیں معلوم اللہ کی قسم! یہ آواز اونٹوں کی طرف سے آئی ہے تو تابط شرا وہاں گیا چکر لگایا کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آکر سو گیا پھر جب ابو کبیر نے سمجھا کہ اس پر نیند کا غلبہ ہے تو پہلی سے چھوٹی کنکری اٹھائی اور اس کی طرف پھینک دی تو وہ پہلے کی طرح فورا اٹھ گیا اور کہا یہ میں کیا سن رہا ہوں تو ابو کبیر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں، جس طرح تم نے سنا میں نے بھی اس طرح سنا ہے، شاید کسی اونٹ نے حرکت کی ہو تو وہ اونٹوں کی طرف گیا لیکن کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آکر سو گیا پھر ابو کبیر نے اس سے بھی بہت چھوٹی کنکری اٹھا کر پھینکی تو وہ پہلے کی طرح فورا اٹھ گیا اور اونٹوں کا جائزہ لیا لیکن کچھ نظر نہیں آیا تو ابو کبیر کی طرف واپس آکر کہنے لگا، مجھے لگتا ہے کہ تیری نیت خراب ہے، اللہ کی قسم! اب اگر ایسا ہوا تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔ راوی کا کہنا ہے کہ ابو کبیر نے کہا اللہ کی قسم! میں رات کا بقیہ حصہ چوکیداری کرتا رہا اس خوف سے کہ کہیں کوئی اونٹ حرکت کرے اور وہ مجھے قتل نہ کر دے۔ جب وہ واپس آئے تو ابو کبیر نے کہا: میں اس عورت کے قریب کبھی بھی نہیں جاؤں گا اور اس موقع پر لڑکے کی تعریف کرتے ہوئے اس نے یہ اشعار کہے:

جَـلْـدٍ مِـنَ الْـفِتْيَـانِ غَيْـرِ مُثَقَّلِ	وَلَـقَدْ سَرَيْتُ عَلَى الظَّلَامِ بِمِغْشَمٍ	1 ......

ترجمہ:

تحقیق میں نے رات کی تاریکی میں نوجوانوں میں سے ایک پختہ ارادے والے طاقتور ہلکے پھلکے نوجوان کے ساتھ سفر کیا۔

مطلب:

اس شعر میں اور آئندہ اشعار میں شاعر ممدوح کی خوبیاں بیان کر رہا ہے اس شعر میں تین خوبیاں بیان کی ہیں۔

حل لغات:

اَلظَّلَامُ: تاریکی، اندھیرا۔ مِغْشَمٌ: دلیراوراپنی بات پراٹل، بڑا ظالم، خودسر۔ جَلْدٌ: صفت، ج: اَجْلَادٌ وجِلادٌ. جَلُدَ (ک) جَلادَةً، مضبوط وقوی ہونا۔ ناپسند چیز کو برداشت کرنا۔ اَلْفِتْیَانُ مف: اَلْفَتٰی: نوجوان، سخی، بہادر، خادم۔ في القرآن المجيد: ﴿قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ﴾ (۲۱/۶۰) مُثَقَّلٌ: مفع (تفعیل) زیرِ بار، لدا ہوا، بوجھ میں دبا ہوا، تھکا ہوا، کاہل، اونگھتا ہوا۔ ثَقَّلَهُ: بوجھل کرنا، بھاری کرنا، زیرِ بار کرنا، تھکا دینا، پریشان کرنا، بوجھ تلے دبا دینا۔

❷...... | مِمَّنْ حَمَلْنَ بِهٖ وَهُنَّ عَوَاقِدُ | حُبُكَ النِّطَاقِ فَشَبَّ غَيْرَ مُهَبَّلِ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ ان جوانوں میں سے ہے جن کے ساتھ عورتیں اس حال میں حاملہ ہوئیں کہ وہ کمر بند کی رسیوں کو گرہ لگانے والی تھیں اسی لئے وہ اس حال میں جوان ہوا کہ محض پھولا ہوا نہیں تھا۔

مطلب:

ممدوح کی ماں جماع کے لئے ازخود راضی نہیں ہوئی تھی بلکہ جبراً اس سے جماع کیا گیا تھا جس سے یہ پیدا ہوا۔ عرب کا خیال تھا کہ جو عورت جماع کے لئے راضی نہ ہو اور زبردستی اس سے جماع کیا جائے تو اس کا بچہ طاقتور اور بہادر پیدا ہوتا ہے۔

حل لغات:

حَمَلْنَ: حَمَلَتِ الْمَرْأَةُ: حاملہ ہونا۔ في القرآن المجيد: ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا﴾ (۱۴/۳۱) عَوَاقِدُ: مف، العاقِدَةُ: گرہ لگانے والی، جادوگرنی۔ عَقَدَ الْحَبْلَ (ض) عَقْدًا: گرہ لگانا۔ حُبُكٌ: مف: الحُبُكَةُ. کمر بند، پٹی، ازار باندھنے کی جگہ، پاجامے کا نیفہ جس میں ازار بند ہوتا ہے۔ النِّطاقُ: کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا، پٹکا یا پٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کے لئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔ کمر بند، حدود، حلقہ، دائرہ، پیمانہ، علاقہ، سطح۔ شَبَّ: الغُلامُ (ض) شَبَابًا: لڑکے کا جوان ہونا۔ مُهَبَّلٌ: مفع (تفعیل)، "هَبَّلَ اللَّحْمُ فلانًا": کسی پر خوب گوشت چڑھنا، لحیم شحیم ہونا۔

❶...... | وَمُبَرَّءٍ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ | وفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءِ مُغْيِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور وہ حیض کے ہر باقی ماندہ حصے اور دودھ پلانے والی کے فساد اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ایک یہ کہ وہ حیض کے بقیہ حصے سے پاک ہے یعنی اس کی ماں کے ساتھ حیض کے آخری ایام میں جماع نہیں کیا گیا بلکہ وہ طہر کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔دوسری یہ کہ وہ فسادِ مُرْضِعَہ سے پاک ہے یعنی جس عورت نے اسے دودھ پلایا ہے اس سے دودھ پلانے کی حالت میں جماع نہیں کیا گیا؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ مُرْضِعَہ سے جماع کیا جائے تو اس کا دودھ خراب ہوجاتا ہے۔تیسری یہ کہ حامِلہ عورت نے اسے دودھ نہیں پلایا، عرب کا خیال تھا کہ حامِلہ عورت اگر بچے کو دودھ پلائے گی تو وہ شہسوار نہیں ہوسکتا بلکہ گھوڑے سے گر پڑے گا۔

حل لغات:

مُبَرَّءٌ: مفع (تفعیل)، بَرَّءَہٗ مِنْ کَذَا: بری کرنا، بے قصور و بے گناہ ٹھہرانا، سبکدوش کرنا، بیمار کو صحت یاب بنانا۔فی القرآن المجید: ﴿کَمَا تَبَرَّؤُوا مِنَّا﴾ (۲/۱۶۷) غُبَّرٌ: ہر چیز کا آخری اور بقیہ، تھن میں باقی ماندہ دودھ اور بقیہ خون، حیض کے لئے اس کا زیادہ استعمال ہے، ج: غبرات. حَیْضَۃٌ: الحِیضَۃ: حیض کا چیتھڑا، حیض کا خون۔حِیَضٌ. فَسَادٌ: بگاڑ، خرابی، تعفن، کرپشن، ابتری، قحط وخشک سالی۔﴿ظَھَرَ الْفَسَادُ فِیْ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾. (۳۰/۴۱)"مَنْ فَسَدَتْ بِطَانَتُہٗ کَانَ کَمَنْ غَصَّ بِالْمَاءِ": جس کے اہل وعیال ہی بگڑ جائیں وہ اس کی طرح ہے جس کو پانی سے اُچھو لگ جائے کہ اس کی کوئی تدبیر نہیں، کھانا حلق میں پھنس جائے تو پانی سے اتار لیا جاتا ہے، لیکن جب پانی ہی سے اچھو لگے تو کیا تدبیر کی جائے!؟

کشتی ہو طوفان میں تو کام آتی ہیں تدبیریں
اگر طوفان ہو کشتی میں تو کیا کام آئیں گی تدبیریں

مُرْضِعَۃٌ: فا، اَرْضَعَتِ الاُمُّ: دودھ پیتے بچے والی ہونا، الوَلَدَ: دودھ پلانا۔ھِیَ مُرْضِعٌ وَمُرْضِعَۃٌ. ج: مَرَاضِعُ. ﴿وَحَرَّمْنَا عَلَیْہِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ﴾ (۲۸/۱۲) مُغِیلٌ: صفت، بچے کو حاملہ ہونے کی حالت میں دودھ پلانا۔

4 ...... | حَمَلَتْ بِہٖ فِیْ لَیْلَۃٍ مَزْؤُوْدَۃ | کَرْھًا وعَقْدُ نِطَاقِھَا لَمْ یُحْلَلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اس کی ماں ڈراؤنی رات میں جبراً اس کے ساتھ حاملہ ہوئی اور اس کے کمر بند کی گرہ نہیں کھولی گئی تھی۔

حل لغات:

مَزْؤُوْدَۃٌ: مفع، زَادَہٗ (ف)، زَأْدًا: ڈرانا، گھبرانا۔لَیْلَۃٌ مَزْؤُوْدَۃٌ: ڈراؤنی رات، کُرْہٌ، وکَرْہٌ: مص، جبرا

مجبورًا، بادلِ ناخواستہ، انکار، جبر یہ مشقت۔ بعض کے بقول بالضّم وہ کام جس پر خود اپنے آپ کو مجبور کیا جائے اور بالفتح جو کام دوسروں سے زبردستی کیا جائے۔

5 ...... | فَاَتَتْ بِهٖ حُوْشَ الْفُؤَادِ مُبَطَّنًا | سُهُدًا اِذَا مَا نَامَ لَيْلُ الْهَوْجَلِ |
|---|---|

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے جنا تیز فہم باریک پیٹ والا کم سونے والا جب کہ سست آدمی کی رات سوتی ہے۔

فائدہ:

اس میں "نام" کی اسناد " لیل " کی طرف ہے جو اس کا غیر ماوضع لہ ہے؛ لہٰذا یہ اسناد مجاز عقلی ہے۔

حقیقتِ عقلیہ کی تعریف :

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ مبنی (وضع کیا گیا) ہے، جیسے: فعل معروف، اسم فاعل، اسم تفضیل اور صفت مشبہ کی اسناد ان کے فاعل کی طرف، اسی طرح فعل مجہول اور اسم مفعول کی اسناد مفعول کی طرف۔

مجاز عقلی کی تعریف :

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ مبنی نہ ہو جیسے فعل یا شبہ فعل کی اسناد زمان کی طرف یا مکان کی طرف یا فعل معروف کی اسناد مفعول کی طرف اور فعل مجہول کی اسناد فاعل کی طرف۔

حل لغات:

حُوْشُ الْفُؤَادِ: تیز فہم آدمی، مظبوط دل کا آدمی۔ اَلْفُؤَادُ: دل، بسا اوقات عقل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا۔ فی القرآن المجید: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُوْلًا﴾. (۱۷/۳۶) ج: اَفْئِدَةٌ. مُبَطَّنٌ: پتلے اور چپکے ہوئے پیٹ والا، وہ گھوڑا جس کی پیٹھ اور کمر سفید ہو۔ سُهُدٌ: بہت جاگنے والا، بہت کم سونے والا۔ "فُلَانٌ سُهُدٌ". چوکنا اور محتاط آدمی۔ اَلْهَوْجَلُ: بے نشان دور کا بیابان، بے نشان راستہ، ایسی زمین جس میں کچھ پتہ نہ چلے، سست، بے وقوف، بدکار عورت، لمبی رات، اونگھ کا بقیہ، کشتی کا لنگر، ماہر رہبر، سست رفتاری۔

6 ...... | فَاِذَا نَبَذْتَ لَهُ الْحَصَاةَ رَاَيْتَهٗ | يَنْزُوْ لِوَقْعَتِهَا طُمُوْرَ الْاَخْيَلِ |
|---|---|

ترجمہ:

جب تو اس کی طرف کنکری پھینکے تو اسے دیکھے گا کنکری کے گرنے کے وقت شکرے کے کودنے کی طرح کودتا ہے۔

حل لغات:

نَبَذْتَ: نَبَذَ الشَّیءَ (ض) نَبْذًا: ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِی﴾ (۹۶/۲۰) اَلْحَصَاةُ: پتھری، سنگریزہ، کنکری، پتھریاں۔ ج: حَصَیَاتٌ، حُصِیٌّ. یَنْزُو: نَزَا (ن) نَزْوًا: کودنا، اچھلنا۔ علیہ: کسی پر گر کر اس کو روندنا، حملہ کرنا، جست لگا کر پہنچنا۔ بہ الشَّرُّ: کسی کا شرارت پر آمادہ ہونا۔ طُمُوْرٌ مص، طمر (ض) طُمُوْرًا: نیچے کی طرف چھلانگ لگانا، نیچے کودنا، اچھلنا۔ اَلْاَخْیَلُ: ایک بدشگونی کا پرندہ، سبز رنگ کا ایک پرندہ جس کے بازؤں پر دوسرے رنگ کا دھبہ ہوتا ہے، شاہین، اکڑباز، متکبر۔

كَرُ تُوْبِ كَعْبِ السَّاقِ لَيْسَ بِزُمَّلِ	وِاِذَا يَهُبُّ مِنَ الْمَنَامِ رَأَيْتَهٗ	❼ ......

ترجمہ:

اور جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو تُو اسے پنڈلی کی ہڈی کی طرح سیدھا دیکھے گا نہ کہ کمزور۔

مطلب:

انسان جب نیند سے اٹھتا ہے تو سست اور ڈھیلا ہوتا ہے اور انگڑائیاں لیتا ہے لیکن ممدوح نیند سے اس طرح اٹھتا ہے کہ کسی قسم کی سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

یَهُبُّ: هَبَّ مِنَ النَّوْمِ (ن) هُبُوْبًا. کسی کا نیند سے جاگنا۔ اَلْمَنَامُ: نیند، خواب۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی﴾ (۱۰۲/۳۷) سونے کی جگہ۔ ج: مَنَامَات. رُتُوْبٌ: مص، رتب الشیءُ (ن) رُتُوْبًا: چیز کا اپنی جگہ بلاحرکت قائم و ثابت رہنا، سیدھا کھڑا رہنا، دشوار جگہ پر ٹھہر جانا۔ كَعْبٌ: ٹخنہ، پنڈلی اور سر کا جوڑ، ہر دو ہڈیوں کا جوڑ، بانس یا گنے کے دو پوروں کے درمیان کی گرہ۔ اَلسَّاقُ: پنڈلی، ٹانگ (مؤنث) درخت وغیرہ کا تنا جس پر شاخیں نکلتی ہیں، ج: سُوْقٌ، سِقَاقٌ، اَسْوُقٌ، ﴿فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ﴾ زُمَّلٌ: کمزور، بزدل و کمینہ۔

مِنْهُ وَحَرْفُ السَّاقِ طَیَّ الْمِحْمَلِ	مَا اِنْ یَّمَسُّ الْاَرْضَ اِلَّا مَنْكِبٌ	❽ ......

ترجمہ:

(بحالتِ نیند) زمین سے محض اس کا کندھا اور اس کی پنڈلی کا کنارہ ہی چھوتا ہے، وہ تلوار کے پر تلے کی طرح

زمین سے لپٹا ہوا نہیں ہوتا۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو چت لیٹ کر یا پھیل کر نہیں سوتا؛ کیونکہ اس طرح غفلت کی نیند طاری ہو جاتی ہے بلکہ پہلو کے بل لیٹتا ہے۔

حل لغات:

یَمَسُّ: مَسَّ الشیءَ (ن،س) مَسًّا: چھونا، ہاتھ لگانا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا یَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ (۵۶۔۷۹) مَنْکِبٌ: کندھا، گوشہ، ہر چیز کا کنارہ، پہلو، زمین کا بلند حصہ، سردار قوم۔ ج: مَنَاکِبُ. ﴿فَامْشُوا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَیْهِ النُّشُور﴾ (۶۷/۱۵) طَیّاً: مص، طوَی الشَّیءَ (ض) طَیًّا: موڑنا، طے کرنا، لپیٹنا۔ ﴿یَوْمَ نَطْوِیْ السَّمَاءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ﴾ (۲۱/۱۰۴) اَلْمِحْمَلُ: تلوار کا پرتلہ۔ ج: مَحَامِلُ.

یَهْوِیْ مَخَارِمَهَا هُوِیَّ الْأَجْدَلِ	وَإِذَا رَمَیْتَ بِهِ الْفِجَاجَ رَأَیْتَهُ	5

ترجمہ:

اور جب تو اسے پہاڑی کشادہ راستوں میں چھوڑ آئے تو دیکھے گا کہ وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر شکرے کے جھپٹنے کی طرح چڑھ جائے گا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے ممدوح کے نیچے سے تیزی کے ساتھ اوپر چڑھنے کو باز کے تیزی کے ساتھ اپنے شکار پر بلندی سے جھپٹنے سے تشبیہ دی ہے، یعنی ممدوح کا تیزی سے اوپر چڑھنا مشبہ اور شکرے کا شکار کی طرف تیزی سے لپکنا مشبہ بہ اور سرعت رفتار وجہ تشبیہ ہے۔

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

حل لغات:

رَمَیْتَ: رَمَی الشیءُ (ض) رَمَاءً: بڑھنا، زیادہ ہونا۔ الشیءَ رَمْیًا: ہاتھ سے ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا رَمَیْتَ إِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی﴾ (۸/۱۷) عربی مقولہ ہے: ''رُبَّ رَمِیَّةٍ مِنْ غَیْرِ رَامٍ'': کبھی تیراندازی کا کام وہ بھی کر لیتا ہے جو تیراندازی نہیں جانتا۔ اَلْفِجَاجُ: مف، الفَجُّ: طویل کشادہ راستہ۔

يَهْوِیْ:هَوَی الشَّیءُ (ض) هُوِیًّا: اوپر سے نیچے آنا۔﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَی ﴾ (۱/۵۳) اَلْهَوٰی: میلان، محبت۔"اِنَّ الْهَوٰی مِنَ النَّوٰی"، محبت دوری سے پیدا ہوتی ہے۔خواہش نفس،خواہشمند طبیعت۔﴿ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَی﴾ (۲۶/۳۸) محبوب وپسندیدہ شے۔ج:اَهْوَاءُ.

فائده:

هَــوٰی کا استعمال زیادہ تر غیر محمود چیزوں کے لئے ہوتا ہے،اسی لئے کہتے ہیں: "فــلان مــن اهــل الاهواء". مَخَارِمُ:مف، مَخْرِمٌ: پہاڑ یا ریت میں راستہ۔ مَخْرِمُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔اَلْاَجْدَلُ: شکرہ۔ج:اَجَادِلُ.

بَرَقَتْ كَبُرُ قِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ	وإذَا نَظَرْتَ اِلٰی اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ	⓾......

ترجمه:

اور جب تو اس کے چہرے کی خوبیوں کو دیکھے تو چمکنے والے بادل کی طرح چمک رہی ہیں۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں شاعر نے کہا تھا کہ وہ پھولا ہوا نہیں ہے تو کہیں اس سے یہ گمان نہ ہو کہ بعض دبلے حضرات کی طرح اس کا چہرہ بھی مرجھایا ہوا اور جھریوں کی وجہ سے بدنما بنا ہوا ہے بلکہ اس کا چہرہ روشن وتاباں ہے۔

حل لغات:

نَظَرْتَ:نظر الی الشیءِ (ن)نَظَرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا،غور سے دیکھنا۔فیہ: غور وفکر کرنا۔عربی مقولہ ہے:"مَنْ نَظَرَ فِی الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ" جو انجام پر نظر رکھے گا وہ حادثوں سے محفوظ رہے گا۔اَسِرَّةٌ:مف، سِرَارٌ: ہتھیلی کے اندر کی لکیریں۔پیشانی اور چہرہ کے خطوط۔وَجْهٌ:سردار قوم،شریف ومعزز آدمی۔ج:وُجُوْهٌ. چہرہ، صورت،مظہر،ہر شے کا سامنے والا حصہ،نفس شے،ذات۔فی القرآن المجید: ﴿ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (۸۸/۲۸) دل۔فی الحدیث:((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفكم او لَيُخالِفَنَّ الله بين وُجُو هِكم)) زمانہ کا ابتدائی حصہ،دن کا اول حصہ،صبح کی نماز،ستارے کا دکھائی دینے والا جز،کپڑے کا دکھائی دینے والا حصہ،کسی مسئلہ کا صاف دکھائی دینے والا مفہوم،گھر کا سامنے والا حصہ جس میں دروازہ ہوتا ہے،تھوڑا پانی،مرتبہ،قصد،سمت،گوشہ،پہلو، جانب،طرف،راستہ،ڈگر،صحت،کلام کا مقصود بالذات مفہوم ومطلب،صفت،سبب،بنیاد،مد،سارنگی کی نئے کا کنارہ والا جز،سطح۔ بَرَقَتْ:برق (ن) بَرْقاً :بجلی کا چمکنا،جھلملانا،چمکنا۔﴿يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ﴾ (۲۰/۲) العارض: افق میں پھیلا ہوا بادل۔﴿هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ . (۲۴/۴۶) پہاڑ،چہرے کا ایک حصہ،رخسار،گردن کا

سطح، پیش آمدہ مصیبت، درپیش معاملہ، عارضی غیر دائمی، رکاوٹ مانع، دانتوں کی کچلی، واقعہ۔ ج: عـوارِضُ. اَلْمُتَهَلِّلُ: تَهَلَّلَ السَّحابُ: بادل کا چمکنا۔

⓫ ...... | صَعْبُ الْكَرِيْهَةِ لايُرَامُ جنابُهُ | مَاضِي الْعَزِيْمَةِ كَالْحُسامِ الْمِقْصَلِ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ کاٹنے والی تلوار کی طرح ارادے کو پورا کرنے والا، سخت جنگجو ہے اس کے گھر کے صحن کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا۔

مطلب:

کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے گھر کو میلی نظر سے دیکھے اور جس طرح تیز دھار تلوار کاٹ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنا ارادہ پورا کر کے ہی رہتا ہے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
وہ تلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

حل لغات:

صَعْب: دشوار، سخت، مشکل، خود دار آدمی، دشوار گذار۔ اَلْكَرِيْهَةُ: جنگ یا جنگ کی شدت، گھمسان کی لڑائی، آفت، مصیبت۔ يُرَام: رامهُ (ن) رَوْماً. قصد کرنا، چاہنا۔ جَنَابٌ. محلّہ، گھر کا صحن، حفاظت، گوشہ، لقب تعظیمی۔ مَاضِيُ. گذشتہ زمانہ، وہ فعل جو گذشتہ زمانہ پر دلالت کرے، جاری، نافذ ہو کر رہنے والا، تیز، تیز تلوار۔ ج: مواضٍ. اَلْعَزِيْمَةُ: پختہ ارادہ، حوصلہ، وہ کہ جس کا پختہ ارادہ کیا گیا ہو۔ اَلْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حسام السیف: تلوار کی دھار۔ المقصل: تیز تلوار، تیز طرار زبان۔

⓬ ...... | يَحْمِيُ الصِّحابَ اذا تَكُونُ عَظِيْمَةٌ | واذا هُمْ نَزَلُوْا فَمَأْوَى الْعُيَّلِ |
|---|---|

ترجمہ:

جب کوئی بڑا واقعہ پیش آئے تو دوستوں کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ اس کے ہاں مہمان بنیں تو فقراء کے لئے جائے پناہ ہے۔

مطلب:

وہ دوست واحباب کو مشکل وقت میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور دوست یا کوئی بھی خواہ فقیر ہی کیوں نہ ہو سب کی مہمان نوازی کرتا ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم   رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حل لغات:

یَحْمِیُ: حمی الشیءُ فلانًا (ض) حَمْیاً. حفاظت کرنا، بچانا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ حَامٍ لِاَنْفِہٖ وَھُوَ جَادِعُہٗ". بہت سے اپنی ناک بچانے والے دراصل اسے کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ عَظِیْمَۃٌ: مصیبت، آفت، مشکل معاملہ۔ ج: عَظَائِمُ. نزلوا: نزل (ض) نُزُوْلاً: اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ﴾ (۱۷/۱۰۵) عن الامر والحق: کسی معاملہ یا حق کو چھوڑنا، دست بردار ہونا۔ بالمکان و فیہ: قیام کرنا۔ علی القوم: کسی قبیلہ یا جماعت کا مہمان بننا۔ عربی مقولہ ہے: "اِذَانَزَلَ بِکَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب تجھ پر برائی آئے تو بیٹھ جا۔ مَأْوٰی: اسم ظرف، پناہ گاہ، ٹھکانہ۔ ج: مآوٍ. ﴿قَالَ سَآوِیْ إِلَی جَبَلٍ یَعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاء﴾ (۱۱/۴۳) الْعُیَّلُ: مف. عَائِلٌ: محتاج ہونا، کثیر العیال ہونا۔

وَقَالَ تَاَبَّطَ شَرًّا (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

اس کے چچا کے بیٹے یعنی شمس بن مالک نے اسے عمدہ اونٹ تحفے میں پیش کئے، تو شاعر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

❶…… | انی لَمُھْدٍ مِنْ ثَنَائِیْ فَقَاصِدٌ بِہٖ | لِابْنِ عَمِّ الصِّدْقِ شَمْسِ بْنِ مَالِکٖ |
|---|---|

ترجمہ:

میں اپنی تعریف کا ہدیہ پیش کر رہا ہوں اس کے ساتھ ارادہ کرتا ہوں اپنے چچا کے سچے بیٹے شمس بن مالک۔

حل لغات:

مُھْدٍ: فا، (افعال) اھدی الھَدِیَّۃَ الٰی فلانًا ولہٗ: اعزازًا کسی کو ہدیہ یا تحفہ دینا۔ ثَنَاءٌ: تعریف، مدح، شکریہ۔ ج: اَثْنِیَۃٌ. اَلصِّدْقُ: سچ، فضیلت، سختی، مضبوطی، صلاح۔ شعر میں پہلے تینوں معانی مراد ہو سکتے ہیں فی القرآن المجید: ﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّیْ مِن لَّدُنکَ سُلْطَاناً نَّصِیْراً﴾ (۱۷/۸۰) عربی مقولہ ہے: "الصدقُ یُنبیءُ عنک لا الوعیدُ": عمل کی سچائی تمہاری خبر دے گی نہ کہ دھمکی، یعنی دشمن کا سچا مقابلہ شجاعت ظاہر کرے گا نہ کہ خالی دھمکی۔

❷…… | اَھُزُّ بِہٖ فِیْ نَدْوَۃِ الْحَیِّ عِطْفَہٗ | کَمَا ھَزَّ عِطْفِیْ بِالْھِجَانِ الْاَوَارِکٖ |
|---|---|

ترجمه:

میں قبیلہ کی محفل میں تعریف کرکے خوشی سے اس کی گردن جھماؤں گا جس طرح اس نے پیلو کے درخت چرنے والے سفید اونٹوں سے میری گردن جھمائی۔

مطلب:

جس طرح اس نے مجھے اونٹوں کا تحفہ دیکر خوش کیا ہے اسی طرح میں بھی اپنے خاندان کے سامنے اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھے گا۔

حل لغات:

اَهُزُّ: هَزَّالشَّیْءَ (ن) هَزًّا: چیز کو حرکت دینا۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَهُزِّیْ إِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَیْکِ رُطَباً جَنِیّا﴾ (۱۹/۲۵) هَزَّالرجل ُ(ض) هِزَّةً: نشاط و فرحت محسوس کرنا، ہشاش بشاش ہونا، موڈ میں ہونا۔ اهتز: ہلنا، جھومنا۔ ﴿فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَان وَلَّى مُدْبِراً وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَى أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّکَ مِنَ الْآمِنِيْنَ﴾ (۲۸/۳۱) ندوة: اسم مره، ایک دفعہ کا اجتماع، جماعت، مجلس، سخاوت، مشورہ۔ دَارُالنَّدْوَةِ: زمانہ جاہلیت میں " مکہ مکرمہ "میں قریش کا دارالمشورہ اسی نام سے موسوم تھا جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا بعد میں اس کے لڑکے سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے خرید کر دَارُالْاِمَارَةِ (گورنر ہاؤس) بنادیا۔ اَلْحَیُّ: زندہ، زندہ دل، باقی۔ فعال، متحرک، تازہ، محلّہ، قبائل میں سے چھوٹا قبیلہ۔ ج: اَحْیَاءٌ. عِطْفٌ: بغل، کنارہ، انسان کے سر سے کولہے تک کا حصہ۔ ﴿ثَانِیَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (۲۲/۹) الهجان: خالص عمدہ چیزیں، اعلی نسل کے سفید اونٹ، مذکر، مؤنث اور مفرد و جمع کے لئے۔ الأوارک: مف، الأَراک: پیلو کا درخت۔ أرک: (ن، ض) أُرُوْكًا، الجملُ: اونٹ کا پیلو کے درخت کے پتے کھانا۔

3...... | قَلِیْلُ التَّشَکِّیْ لِلْمُهِمِّ يُصِيْبُهُ | كَثِيْرُ الْهَوٰی شَتَّی النَّوٰی وَالْمَسَالِكِ |
|---|---|

ترجمه:

اپنے اوپر آنے والی بڑی بڑی مصیبتوں کی شکایت نہیں کرتا، زیادہ خواہشات، مختلف نیتوں اور راستوں والا ہے۔

مطلب:

انتہائی مستقل مزاج ہے کہ کسی مشکل کی شکایت نہیں کرتا اور ایسا باہمت ہے کہ اس کا فقط ایک مقصد نہیں، بلکہ اس کے مقاصد زیادہ ہیں اور ان کے حصول کے لئے بڑی کوشش کرتا ہے۔

حل لغات:

قَلِیْلٌ: تھوڑا۔فی القرآن المجید:﴿وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِيْ ثَمَناً قَلِیْلاً وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ﴾ (۴۱/۲) کمیاب، دبلے جسم کا آدمی، معمولی۔شعر میں 'عدم' کے معنی میں ہے۔ج:اَقِلاء وقُلُلُ. اَلتَّشَکِّیْ:مص،(تفعل) تَشَکّٰی واِشْتَکٰی: بیمار ہونا۔الیه: شکایت کرنا۔﴿وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللَّهِ﴾ (۱/۵۸) اَلْمُھِمٌّ: سخت وتشویش ناک معاملہ، قابل توجہ مسئلہ، اہم وضروری کام، غوروفکر کا حامل معاملہ، مشغول کرنے والا معاملہ۔ج:مَھَامٌّ. یُصِیْبُ: اَصَابَ: آدمی کا حق بجانب ہونا، قول وفعل میں صحیح وٹھیک ہونا۔الشیءَ: پالینا۔الخَطْبُ فلانا: کسی پر مصیبت آنا، الرجل: لاحق ہونا۔﴿قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلاَّ مَا كَتَبَ اللّهُ لَنَا﴾ (۴۱/۹) کَثِیْرٌ: بہت،وافر،زیادہ۔﴿یضل به کثیرا ویھدی به کثیرا﴾ (۲۶/۲) اَلْھَوٰی: مصدر مبنی للمفعول، میلان، محبت، عشق، خیر وشر دونوں میں، خواہش نفس۔ ﴿مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (۴۳/۲۵) ﴿فَلاَ تَتَّبِعُواْ الْهَوَى﴾ (۱۳۵/۵) خواہش مند طبیعت، محبوب وپسندیدہ چیز۔ ﴿وَلاَ تَتَّبِعُواْ أَهْوَاء قَوْمٍ﴾. (۷۷/۵) شَتّٰی:مف، اَلشَّتِیْتُ: منتشر ومتفرق، مختلف، بکھرا ہوا۔﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى﴾ (۴/۹۲) اَلنَّوٰی: مصدر مبنی للمفعول، نَوَی الامرَ (ض) نَوًی: ارادہ کرنا، نیت کرنا، فی الحدیث:((انما الاعمال با لنیات)) اَلنَّوٰی: دوری، سفر، پردیس، منزلِ سفر، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ کرے قریب ہو یا دور، گھر، گٹھلیاں۔ اَلْمَسَالِکُ: مف: مَسْلَکٌ: راستہ، کسی جماعت کا مخصوص طریقہ، روش، پانی کا راستہ۔ سلک (ن) المکانَ و به وفیه: داخل ہونا اور پار ہونا، الشیءَ وفی الشیءِ وبه: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ (۴۲/۷۴)

4 ...... | يَظَلُّ بِمَوْمَاةٍ وَيُمْسِيْ بِغَيْرِهَا | جَحِيْشًا وَيَعْرَوْرِيْ ظُهُوْرَ الْمَهَالِكِ |

ترجمہ:

وہ صبح کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں ہوتا ہے تو شام کو کسی دوسرے میں، وہ پر عزم ہے اور ہلاکتوں کی ننگی پیٹھ پر سواری کرتا ہے۔

بجلی ہوں ، نظر کوہ و بیاں پہ ہے میری
میرے لئے شایاں خس وخاشاک نہیں ہے

حل لغات:

مَوْمَاۃٌ: وسیع بیابان یالق ودق صحراء، جنگل۔ج: مَوَامِیُ. یمسی: امسی القومُ: شام کے وقت میں داخل ہونا۔اصبح کی ضد ہے۔فی القرآن المجید: ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾

(۱۷/۳۰) جحيشا: رجل جحيش: مستقل رائے والامرد۔يعروری: (افعيعال)، اِعْرَوْرَی الفَرَسَ: ننگی پیٹھ پرسوار ہونا: الـرَّجُلُ: تنہا سفرکرنا۔ظُهُوْرٌ: مف: الَظَّهْـر: پیٹھ، اوپرکا بیرونی حصہ۔اَلْـمَهَـالِکُ: مف: اَلْمَهْلِكَةُ: لام پرتینوں حرکتیں درست ہیں، ہلاکت کی جگہ، ریگستان، بیابان۔

❺...... وَيَسْبِقُ وَفْدَ الرِّيحِ مِنْ حَيْثُ يَنْتَحِیْ	بِـمُـنْـخَرِقٍ مِنْ شِدَّةِ الْمُتَدَارِکِ

ترجمہ:

جدھر بھی رخ کرتا ہے ہوا کے اگلے حصے سے سبقت لے جاتا ہے مسلسل چلنے کی وجہ سے پھٹے ہوئے لباس میں۔

مطلب:

ممدوح کی سبک رفتاری کو بیان کرنا مقصود ہے اور جو تیز چلتا ہے اس کا لباس (خصوصاً شلوار) ہوا یا دیگر اشیاء سے ٹکرانے اور کثرت سفر کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے۔

حل لغات:

يسبق: سبق الی كذا (ض) سَبْقًا: کسی چیز کی طرف کسی سے آگے بڑھنا۔علی قومه: کرم وسخاوت میں سب سے بڑھ جانا۔علی كذا: غالب ہونا۔سابق الی الشیء: کسی شیء کی طرف دوڑنا، جلدی سے آنا۔فی القرآن المجيد: ﴿سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (۲۱/۵۷) استبقوا الی الشیء: کسی شیء کی طرف پہنچنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔﴿وَاسْتَبَقَا الْبَابَ﴾ (۱۲/۲۵) عربی مقولہ ہے: "سَبَقَ سَيْلُهُ مَطَرَهُ". اس کا سیلاب اس کی بارش سے پہلے آگیا، یعنی نفع سے پہلے نقصان ہوگیا۔ وَفْـدٌ: آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے، وفد۔ج: وُفُود. الـريح: ہوا، ج: اَرْيَاح: بُو، اچھی چیز، رحمت، مدد، قوت، غلبہ۔ينتحی انتحاءً الشیءَ: قصد وارادہ کرنا، لہٗ: کسی پر اعتماد کرنا اور اس کی طرف جھکنا۔منخرق: فا (انفعال)، تیز رفتار۔انخرق الشیءُ: پھٹنا۔اَلْمُتَدَارِکُ: (تفاعل)، تَدَارَکَ القومُ: ایک کا دوسرے سے آملنا۔

❻...... اِذَا حَاصَ عَيْنَيْهِ كَرَی النَّوْمِ لم يَزَلْ	لَهُ كَالِئٌ مِنْ قَلْبِ شَيْحَانَ فَاتِکِ

ترجمہ:

جب اونگھ اس کی آنکھیں بند کرتی ہے تو ہوشیار بہادر آدمی کا دل اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو اس کا دل نہیں سوتا بلکہ جسم کی حفاظت کررہا ہوتا ہے اگر معمولی خطرہ محسوس ہو تو فوراً بیدار

ہو جاتا ہے۔اس شعر میں نیند کی حالت کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

حَاصَ : الثوبَ(ن) حَوْصًا: سلائی کرنا، دوردورٹانکے لگانا۔ کَرٰی: نیند،اونگھ۔ج:اکراء. یزل: زال(ن) زوالاً: جاتا رہنا، پھرجانا، الگ ہونا، ہلاک ہونا، سست پڑنا، ناپید ہونا،ختم ہونا۔فی القرآن المجید:﴿ أَوَلَمْ تَكُونُوٓاْ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ﴾ (۴۴/۱۴) کالیء:فا، کلأ اللهُ فلانا(ف) کَلأً : حفاظت کرنا۔ ﴿قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ﴾ (۴۲/۲۱) الشِّيحان: لمبا،غیرت مند،ہوشیار، شاح علی حاجته (ض)، شَيْحًا: چوکنا رہنا، چوکس ہونا، کوشش کرنا، ڈرنا۔ فَاتِکٌ: دلیر، بہادر، بے دھڑک، مہلک. ج: فُتّاکٌ.

اِلٰی سَلَّةٍ مِنْ حَدِّ اَخْلَقَ صَائِکٖ	ویَجْعَلُ عَیْنَیْهِ رَبِیْئَةَ قَلْبِهٖ	 7

ترجمہ:

اور اپنی آنکھوں کو اپنے دل کا محافظ بناتا ہے بے نیام خون جمی ہوئی چکنی تلوار کی دھار کی طرف ۔

مطلب:

اس کی آنکھوں کی بیداری کوتشبیہ دی ہے مقدمة الجیش سے،جس طرح مقدمةالجیش آنے والے خطرے سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح اس کی آنکھیں دل کوخطرے سے آگاہ کر دیتی ہیں اورخون آلودتلوار ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتی ہے۔اس شعرمیں حالت بیداری کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

رَبِیْئَةٌ: فوج کا دیدبان، ہراول دستہ۔ ج: رَبَایَا. سَلَّةٌ: اسم مرہ،ایک بارتلوار سونتنا،ایک جنبش،تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری، گھوڑے کی ایک دوڑ، ٹوکری، کنڈی۔ ج: سِلالٌ. حَدٌّ: سرحد،کسی چیز کی حدود، چاردیواری، انتہاء، آخری حصہ، کنارہ، دھار، تیزی، جوش، غضبی کیفیت، غصہ،تعریف، مجرم کیلئے شرعًا واجب ہونے والی مخصوص سزا۔ ج: حُدُوْدٌ دو چیزوں کے درمیان کی نوک، چیز کی انتہا۔فی القرآن المجید ﴿وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾ (۶۵/۱) الحد من السیف: تلوار کی دھار۔اخلق: خَلِقَ الشیءُ (س) خَلَقًا: چکنا وملائم ہونا، نرم ہونا۔ الثوبُ: پرانا ہونا۔ یہاں یہ دونوں معانی مراد ہوسکتے ہیں، ہموار ہونا۔صَائِکٌ: صاک به المسکُ ونحوُهٗ (ن) صَوْکًا: مشک کا چپکنا، لگنا۔ صئِکَ الدمُ (ض) صَأْکًا: خون کا خشک ہونا، بہٖ: چپکنا۔

نواجذ افواه المنايا الضواحک	اذا هزه فی عَظْمِ قِرْنٍ تهللت 8

ترجمہ:

جب کسی ہمسر کی ہڈی میں تلوار کو ہلاتا ہے تو ہنسنے والی موتوں کے مونہوں کی آخری داڑھیں چمکنے لگتی ہیں۔

مطلب:

ایسا سخت وار کرتا ہے کہ تلوار گوشت کو کاٹتی ہوئی ہڈی تک پہنچ جاتی ہے اس کاری ضرب سے موت اپنی مراد کے حصول پر خوشی سے ایسے قہقہے لگاتی ہے کہ اس کی آخری داڑھیں نظر آتی ہیں۔

جب تیری شمشیر سے کتنے ہی سر اڑ جائیں گے
رنگ سب کے باعثِ خوف وخطر اڑ جائیں گے

حل لغات:

عَظْمٌ: ہڈی۔ ج: عِظَامٌ. فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَنْ يُحْيِيْ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ﴾ (۷۸/۳۶) کسی چیز کا بڑا حصہ، ہل میں لگا ہوا نوکدار لوہا۔ قَــرْنٌ: سینگ، انسان اور شیطان کے سر کا کنارہ (جہاں جانور کا سینگ ہوتا ہے) قوم کا سردار، تلوار یا پھلکے کی دھار، سورج کی پہلی کرن، پہاڑ یا ٹیلے کی چوٹی، ٹڈی کے سر کا بال، لوبیا وغیرہ کا غلاف، پھلی (جس میں بیج یا دانے ہوتے ہیں) صاف چکنا پتھر جس پر کوئی نشان نہ ہو، دوڑ کا ایک پھیرا، سو سال کا عرصہ، صدی، زمانہ۔ فی الحدیث: ((خیر القرون قرنی)) ایک صدی کے لوگ، نسل، عورت کی زلف۔ ج: قُرُوْنٌ. تَهَلَّلَتْ: (تفعل)، تهلل الوجهُ: چہرے کا چمکنا۔ نواجذ: مف: الناجذ: داڑھ۔ "عضوا علیہ بالنواجذ". المنایا: مف: اَلْمَنِيَّةُ: موت. "المنية لا اَلدُّنِيَّةُ"؛ یعنی ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ اَلضَّوَاحِکُ: مف: ضَاحِكَةٌ: ہر وہ دانت جو ہنسنے میں ظاہر ہو۔ اگلے دانت کے قریب والی داڑھ۔ ﴿ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ﴾. (۳۹/۸۰)

بِحَيْثُ اهْتَدَتْ أُمُّ النُّجُوْمِ الشَّوَابِكِ	يَرَى الْوَحْشَةَ الْأُنْسَ الْأَنِيْسَ وَيَهْتَدِيْ 9

ترجمہ:

وہ تنہائی کو مانوس دوست سمجھتا ہے اور وہاں راستہ پاتا ہے جہاں کہکشاں راستہ پاتی ہے۔

مطلب:

تنہائی سے مانوسیت کی دو وجہیں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ وہ جنگلات و بیابانات کے سفر کا عادی ہے جس کی وجہ سے

لوگوں سے کم میلاپ ہوتا ہے جس طرح کہکشاں اپنا راستہ جانتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنے راستوں سے واقف ہے، دوسری یہ کہ وہ اکثر غارت گری اور لوٹ مار کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دشمن زیادہ ہیں لہذا وہ تنہائی میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔

حل لغات:

اَلْـوَحْشَةُ: خلوت، خوف، یا تنہائی کی وجہ سے طبیعت کا انقباض، عدم انسیت، لوگوں سے بیزاری، دوری، قساوت قلبی۔ اَلْاُنْسُ: اُنسیت۔ انس به و الیه(س) اُنْسًا: مانوس ہونا، سکون محسوس کرنا، محبت ہونا۔ یهتدی: ہدایت پانا، ہدایت چاہنا، ہدایت پر قائم رہنا۔ ام: ماں۔ فی القرآن المجید. ﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَأْسِيْ﴾ (۲۰/۹۴) دادی، جڑ، اصل۔ ج: اُمَّاتٌ و اُمَّهَاتٌ. ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ﴾ (۴/۲۳) ام النجوم: ستاروں کی کہکشاں۔ الشوابک: مف: شَابِک: پیچیدہ، پر پیچ۔

وقال قطری بن الفجاءة (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: قطری بن فجاءۃ ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء) (اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سرداران خوارج سے ہے اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھا۔ قطری: اس میں ''ی'' نسبت کی ہے، شہر "قطر" کی طرف منسوب ہے جو "بحرین" اور "عمان" کے درمیان واقع ہے۔ شاعر کے والد کا نام ''فجاءۃ'' اس طرح پڑا کہ وہ "یمن" گئے تھے اور اچانک آ گئے تو لوگوں نے کہا'' فُجاءَة ''(اچانک) تو ان کا نام ہی'' فُجاءَة ''پڑ گیا۔

❶...... اَقُوْلُ لهـا وقـد طَـارَتْ شَعَـاعًا	مِنَ الْاَبْطَـالِ وَيْحَكِ لا تُرَاعِي

ترجمہ:

میرا نفس (دل) بہادروں کے ڈر سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا تو میں نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس! مت ڈر۔

حل لغات:

طَارَتْ: طار الطائرُ و نحوُهٗ (ض) طَيْرًا: اپنے پروں کو ہلا کر ہوا میں بلند ہونا۔ طارت نفسُهٗ شعاعاً: بے چین و پریشان ہونا۔ شَعَاعًا۔ شَعَاعٌ: متفرق و منتشر۔ کہتے ہیں: دمٌ شَعَاعٌ. ذَهَبَتْ نَفْسُهٗ او قلبُهٗ شَعَاعًا. اس کا دل پریشان اور ذہن منتشر ہو گیا۔ الابطال: مف: اَلْبَطَلُ: دلیر و بہادر ہونا، سورما، ہیرو، میر افسانہ، شہسوار، ممتاز کھلاڑی۔ وَيْحُ: رحم و ترس کھانے کا کلمہ۔ کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور کبھی ویل کے معنی بھی دیتا ہے۔

وَيْحَكَ: تجھ پر ہلاکت ہو۔ وَيْحٌ لَهُ وويْحًا لهُ: اس بیچارے کا کتنا برا حال ہے یا وہ کتنا بد بخت ہے، وہ بہت خوب ہے، اس کا ناس ہو، اس کا بیڑا غرق ہو۔ تُرَاعِي: راع منه(ن) رَوْعًا: کسی سے ڈرنا۔ راعهُ الامرُ: ڈرانا۔ گھبرا دینا، تعجب میں ڈال دینا۔

❷...... فَإِنَّكِ لَوْ سَأَلْتِ بَقَاءَ يَوْمٍ	عَلَى الْأَجَلِ الَّذِىْ لَكِ لَمْ تُطَاعِي

ترجمه:

کیونکہ اگر تو اس وقت مقررہ پر جو تیرے لئے ہے ایک دن کی بقاء کا بھی سوال کرے تو تیری بات نہیں مانی جائے گی۔

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

حل لغات:

بَقَاءٌ: وجود، بقاء۔ اَلْاَجَلُ: مدت، وقت، موت۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْساً إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا﴾ (۱۱/۶۳) ج: آجالٌ. تُطَاعِي: طاع فلانٌ(ن) طَوْعًا: تابعدار ہونا، فرماں بردار ہونا، اشارے پر چلنا۔

❸...... فَصَبْرًا فِى مَجَالِ الْمَوْتِ صَبْرًا	فَمَا نَيْلُ الْخُلُوْدِ بِمُسْتَطَاعِ

ترجمه:

تو موت کے میدان میں صبر ہی کر کیونکہ ہمیشہ کی زندگی کا حصول بس میں نہیں۔

کلبۂ افلاس میں دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت

حل لغات:

صَبْرٌ: قوت برداشت، تحمل، جفاکشی، ہمت و دلیری، تکلیف سہنے کا جذبہ یا طاقت، محبوب چیز سے رکے رہنے کی پابندی، قید، کہتے ہیں: "قَتَلَهُ صَبْرًا": اسے قید کر کے مار دیا، یعنی قید میں اتنا بھوکا پیاسا رکھا کہ وہ مر گیا۔ شَهْرُ الصَّبْرِ: ماہ رمضان۔ يَمِيْنُ الصَّبْرِ: لازمی یا جبری قسم۔ مذکورہ معانی بفتح الصاد و سکون الباء کی حالت میں ہیں نیز اس کی حرکات وسکنات مختلف ہونے سے معانی بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔ مَجَالٌ: چکر لگانے کی جگہ، میدانِ کار، گنجائش، دائرۂ عمل، سرگرمی کا مرکز، موقعہ۔ ج: مَجَالات. نَيْلٌ: حاصل ہونے والی چیز، حصول۔ "اَصابَ من عدوِّهِ نيلًا": اس نے دشمن سے اپنا انتقام لے لیا۔ نال الشيءَ (س) نَيْلاً: پانا، حاصل کرنا۔ ﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى

تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (۹۲/۳) مِنْ عَدُوِّهِ وَتُرَهُ: دشمن سے انتقام لینا۔﴿وَلاَ يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّٰهَ لا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۱۲۰/۹) کسی تک کوئی چیز پہنچنا۔﴿لَن يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا﴾ (۳۷/۲۲) اَلْخُلُودُ: دوام ہمیشگی۔﴿ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ﴾ (۳۴/۵۰) مُسْتَطاعٌ. مفع، (استفعال)، استطاع الامرَ: طاقت رکھنا، لائق ہونا۔

فَيُطْوٰى عَنْ اَخِى الْخَنَعِ الْيَراعِ	❹...... ولا ثَوْبُ الْبَقَاءِ بِثَوْبِ عِزٍّ

ترجمه:

اور بقاء کا لباس عزت کا لباس نہیں کہ ذلیل بزدل انسان سے اتار لیا جائے۔

مطلب :

گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے (شہید ٹیپو سلطان شاہِ ہندوستان علیہ رحمۃ المنان)

حل لغات:

ثَوْبٌ: کپڑا، زیور، کپڑوں کا تھان۔عِزٌّ: عزت وآبرو، طاقت وغلبہ، شدت، سخت بارش۔اَلْخَنَعُ: ذلت۔اَلْيَراعُ: چرواہے کی بانسری، بے وقوف، بزدل۔ یہاں آخری دونوں معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں۔ جھاڑی، شترمرغ، نرسل کا قلم۔

فَدَاعِيهِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ دَاعِ	❺...... سَبِيلُ الْمَوْتِ غَايَةُ كُلِّ حَيٍّ

ترجمه:

موت کا راستہ ہر زندہ کی انتہاء ہے، لہذا موت کو بلانے والا تمام اہل زمین کو پکارنے والا ہے۔

ملے خاک میں اہلِ شان کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حل لغات:

غَايَةٌ: انتہا، مدت، جھنڈا، مقصود و فائدہ، نتیجہ۔ ج: غَايَات.

6...... | وَمَـنْ لَّا يُـعْتَبَـطْ يَسْـأَمُ و يَهْـرَمُ | وتُسْـلِـمْـهُ الْـمَـنُـوْنُ اِلَى انْقِطَاعِ |
|---|---|

ترجمہ:

جو جوانی میں نہیں مرتا اکتا جاتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے پھر زمانہ اسے ہلاکت کے حوالے کر دیتا ہے۔

مطلب:

انسان میدان جنگ میں جواہر شجاعت دکھاتے ہوئے جوانی میں ہی مرجائے اس طرح نام تو زندہ رہے گا، ورنہ بوڑھا ہو جائے گا اور کوئی پوچھنے تک نہ آئے اور ذلیل و رسوا ہوتا رہے گا۔

حل لغات:

يُعْتَبَطْ: (افتعال)، اِعْتَبَطَ الموتُ: بحالت صحت و جوانی میں موت کا آنا۔ يَسْأَمُ: سَئِمَ الشيءَ و منه (س) سَامًا: اکتانا، دل اچاٹ ہونا، طبیعت گھبرانا۔ يَهْرَمُ: هـرم الـرجلُ (س) هَرَماً: بڑھاپے کی آخری منزل کو پہنچنا، کمزور و بوڑھا ہونا۔ تُسْلِم: (افعـال)، اسـلم الشيءَ اليه: سپرد کرنا، حوالے کرنا۔ فلانًا: بے یار و مددگار چھوڑنا۔ في الحديث: ((المُسلم اخو المسلم لا يُسْلِمُه و لا يَظْلِمه)) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے۔ الـمَـنُـونُ: بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، زمانہ۔ في القرآن المجيد: ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۵۲/۳۰) موت۔ (یہ مؤنث ہے کبھی مذکر بھی ہوتا ہے) قسمت۔ اِنْـقِـطَـاعٌ: (انـفـعـال)، انـقـطـع الشيءُ: کٹنا، وقت گذر جانا، ختم ہو جانا۔ قطع الشيءَ (ف)، قَطْعًا: کاٹنا، جدا کرنا۔ ﴿وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ﴾ (۲/۲۷)

7...... | وَمَـا لِـلْـمَـرْءِ خَيْـرٌ فِى حَيَـاةٍ | اذا مـا عُـدَّ مِـنْ سَـقَـطِ الْـمَتَـاعِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور آدمی کی ایسی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں وہ نا کارہ سامان شمار کیا جانے لگے۔

حل لغات:

خَيْرٌ: اسم تفضیل خلاف قیاس، بمعنی زیادہ اچھا، زیادہ بہتر، زیادہ مفید، زیادہ نیک، خیر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو حسن لذاتہ ہو، یعنی خوبی اور بہتری اس کی ذات میں ہو اور اس میں ذاتی لذت، ذاتی نفع اور ذاتی خوش بختی ہو۔ بھلائی

خوبی، نیکی، خوش بختی، برکت، نفع، فائدہ، مال ودولت، بہت اور عمدہ مال۔فی القرآن المجید: ﴿إن ترک خیراً الوصیۃُ للوالدین والأقربین بالمعروف حقاً علی المتقین﴾ (۱۸۰/۲) صاحبِ خیر، فیض رساں، باعث برکت، بہت دولت مند، بہت نفع بخش، نیک۔ ج: خِیَارٌ و أَخْیَارٌ وخُیُوْرٌ. اَلْاَخْیارُ وخَیارُالناسِ: نیک اور منتخب لوگ۔حَیَاۃٌ: زندگی، نشوونما، بقاء، منفعت، جمادات کے مقابلہ میں حیوانات ونباتات میں پائی جانے والی تمام حرکات اور نشو ونما کی خصوصیات، جیسے: تَغْذِیَہ، نشوونما اور تَنَاسُل وغیرہ جو انسان اور حیوان دونوں میں ہیں، جمادات میں نہیں۔﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِب﴾ (۶۴/۲۹) عُدَّ: عَدَّالدَّراهِمَ (ن) عَدًّا: گننا، شمار کرنا، شمار میں لانا، فلاناًصادِقًا: کسی کو سچا سمجھنا۔سَقَطٌ: ہر گری ہوئی چیز، ردی اور خراب چیز۔اَلْمَتاعُ: لطف، استفادہ، نفع، ہر قابلِ استفادہ چیز، سامان خانہ فرنیچر وغیرہ، سامان تفریح، سامان تجارت وغیرہ، اسباب زندگی مال وغیرہ، کھانے پینے کی چیزیں، کل پرزے، لہوولعب، کلی میں تانیث (مادہ پن) کا عضو۔ ج: اَمْتِعَۃٌ.

وقال بعض بنی قیس بن ثعلبۃ (البسیط)

شاعر کانام:

بقول بعض یہ اشعار: بشامۃ بن جزء نہشلی کے ہیں۔(شرح مرزوقی، ج۱، ص۷۵) اور بیروت کے نسخے (ص۲۰) اور "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں تبریزی کے حوالہ سے شاعر کا نام: بشامۃ بن حزن نہشلی ہے۔

❶......	
اِنَّا مُحَيُّوكِ يا سَلْمٰى فَحَيِّيْنَا	وَاِنْ سَقَيْتِ كِرامَ الناسِ فَا سْقِيْنَا

ترجمہ:

اے سلمٰی! ہم تجھے سلام کررہے ہیں لہذا تو بھی ہمیں سلام کر اور اگر تو معزز لوگوں کو پلائے تو ہمیں بھی پلا۔

اے ساقی اوروں کو پلاتا ہے جی بھر کے
دو گھونٹ ہمیں بھی پلادے جینے کیلئے

حل لغات:

مُحَيُّوْ: فاء (تفعیل)، "حَيَّاکَ اللّٰہُ": یعنی اللہ تعالٰی تمہاری عمر دراز کرے۔سلام کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (۸۶/۴) سَقَيْتِ: سقی فلانًا (ض)، سَقْيًا: پانی پلانا۔الحیوانَ: پانی سے سیراب کرنا۔﴿قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاء﴾ (۲۳/۲۸)

❷......	
وانْ دَعَوْتِ اِلٰى جُلّٰى ومَكْرُمَةٍ	يو مًا سَراةَ كِرامِ الناسِ فَادْعِيْنَا

ترجمه:

اور اگر تو کسی دن معزز لوگوں کے سرداروں کو جنگ اور جودوسخاوت کیلئے بلائے تو ہمیں بھی بلا (کیونکہ ہم بھی سردار ہیں)

مطلب:

شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کرتا ہے کہ ہم تجھے چاہتے ہیں تو بھی ہمارا خیال رکھ جب دوسروں کو دعوت طعام یا جنگ کے لئے بلائے تو ہمیں بھی بلا؛ کیونکہ ہم بھی اس کے اہل ہیں، ہمیں فراموش کرنا اچھی بات نہیں۔

مانا کہ غم کے بعد مسرت ضرور ہے
لیکن جیئے گا کون تیری بے رخی کے بعد

حل لغات:

جُلّٰی: مؤنث الاجل کی: بڑا کام، امرِ عظیم، بڑی آفت، مصیبت۔ یہاں کنایہ ہے سخت جنگ سے، ج: جُلَلٌ.
مَکْرُمَۃٌ: کریمانہ فعل، قابل قدر کام، کارنامہ، سخاوت، بھلائی، فراخ دلانہ عطیہ، بلندیءِ کردار۔ ج: مَکَارِمُ فی الحدیث ((بعثت لاتمم مکارم الاخلاق)). سَرَاۃٌ: ہر شے کا بلند حصہ، درمیانی حصہ، اکثر حصہ۔ سَرَوَاتُ القومِ. سرداران قوم، معززین قوم، شرفاءِ قوم۔

❸...... اِنَّا بَنِیْ نَهْشَلٍ لَا نَدَّعِیْ لِاَبٍ	عَنْهُ وَلا هُوَ بِالْاَبْنَاءِ یَشْرِیْنَا

ترجمه:

بے شک ہم نہشل کی اولاد ہیں اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہیں کرتے اور نہ ہی وہ دوسروں کے بیٹوں کے بدلے ہمیں بیچتا ہے۔

مطلب:

ہمارا خاندان گھٹیا نہیں بلکہ اعلی وعمدہ ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے اور ہم بھی ایسے لائق وفائق ہیں کہ ہمارا باپ ہم سے راضی ہے کسی اور کی تمنا نہیں کرتا۔

حل لغات:

یَشْرِیْ: شَرَی الشیءَ: بیچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیَاتِیْ ثَمَناً قَلِیْلاً ﴾ (۲/۴۱) خریدنا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُم بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّة ﴾ (۹/۱۱۱)

تَـلْـقَ السَّـوَابِـقَ مِـنَّــا وَالْـمُصَلِّيْنَا	ان تُبْتَـدَرْ غَــايَةٌ يَـوْ مًــا لِـمَكْـرُمَةٍ ……4

ترجمه:

اگر کسی دن مقام ومرتبہ کے حصول کے لئے کسی ہدف تک سبقت کی جائے تو پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والوں کو ہم میں سے پائے گی۔

مطلب:

جنگ ہو یا جودوسخا ہو یا مہمان نوازی سب خوبیوں میں ہمارا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔

حل لغات:

تُبْتَــدَ رُ: ابتـــدر الـــقـــومُ امـــرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ تـلق: لقِیَ فلاناً (س) لقاء: ملاقات کرنا، پانا، دیکھنا، استقبال کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَنُخْرِجُ لَهُ يَـوْمَ الْقِيَـامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنْشُورا﴾ (۱۳/۱۷) کسی کو کچھ اتفاقاً مل جانا، واسطہ پڑنا۔ عربی مقولہ ہے: ”مـايَلْقى الشّـجِىُّ منَ الـخَلِىِّ“. غمگین بےغم سے کیا پائے گا، جس نے غم نہ اٹھایا ہو وہ غمگین کی تکلیف کیا سمجھے گا۔ اَلسَّوَابِقُ: مف: اَلسَّـابِقُ: آگے رہنے والا، سبقت لے جانے والا۔ ﴿وَالسَّـابِقُـونَ السَّـابِقُون﴾ (۱۰/۵۶) دوڑ میں جیتنے والا گھوڑا، گھڑ دوڑ میں پہلے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ اَلْـمُـصَلِّيْنَ: مف: اَلْمُصَلِّیْ: گھڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ اس کے بعد ترتیب اس طرح ہے، اَلْـمُسَلِّی. اَلتَّالِی. اَلْـمُرْتَـاحُ. اَلْـعَاطِفُ. اَلْـمُؤَمِّلُ. اَلْحَظِى. اَللَّطِيْمُ. اَلسُّكَيْتُ.

اِلَّا افْتَـلَيْــنَـا غُـلامًـا سَيِّدًا فِيْـنَـا	وَلَيْــسَ يَهْـلِـكُ مِـنَّـا سَـيِّـدٌ اَبَـدًا ……5

ترجمه:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرجائے تو ہم دودھ پیتے بچے کا دودھ چھڑاتے ہیں اس حال میں کہ وہ ہم میں سردار ہوتا ہے۔

مطلب:

ہمارے کسی سردار کی موت سے ہماری سرداری ختم نہیں ہوتی؛ کیونکہ ہمارا بچہ بچہ سردار بننے کا اہل ہے۔

حل لغات:

سَيِّدٌ: مالک، بادشاہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَلْـفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ﴾ (۲۵/۱۲) آقا جس کے

پاس غلام اور نوکر چاکر ہوں، بڑی جماعت کا منتظم ومتولی۔ ﴿وَسَيِّداً وَحَصُوراً وَنَبِيّاً مِّنَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (۳/۳۹) ہر واجب الاطاعت شخص، نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسل، یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے تعلق رکھنے والا ہر فرد۔ ہر چیز کا اعلی وارفع، جیسے کہا جائے: ''القرآن سيد الكلام'' . ج: سَادَةٌ، سَيَائِدُ.

اِفْتَلَيْنَا: (افتعال)، اِفْتَلَى الْقَوْمُ: لوگوں کے درمیان آنا، الصبیُّ: دودھ چھڑانا، غلاما: نوجوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا۔ ﴿قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً﴾ (۱۲/۱۹) مرد (مجازا) خادم، نوکر۔ ج: غِلْمَانٌ وغِلْمَةٌ.

وَلَوْ نُسَامُ بِهَا فِي الْاَمْنِ اُغْلِيْنَا	اِنَّا لَنُرْخِصُ يَوْمَ الرَّوْعِ اَنْفُسَنَا ......❻

ترجمہ:

بے شک جنگ کے دن ہم اپنی جانیں سستی کر دیتے ہیں اور اگر امن کے زمانے میں ہماری جانوں کا بھاؤ کیا جائے تو مہنگی کر دی جاتی ہیں۔

مطلب:

ہم لوگ انمول ہیں لیکن جنگ میں جان کی پرواہ کئے بغیر بڑی بے جگری سے لڑتے ہیں۔

حل لغات:

نُرْخِصُ: (افعال)، اَرْخَصَ السِّعرَ: قیمت کم کرنا، سستا کرنا۔ الشیءَ: سستا پانا، سستا لگنا، سستا خریدنا۔ الروع: خوف، ڈر، لڑائی۔ نُسَامُ: سَامَ السِّلْعَةَ (ن) سَوْماً: سامان فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اور اس کی قیمت بتانا۔ اَلْاَمْنُ: مص، امن (س) اَمْنًا: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿أُوْلَئِكَ لَهُمُ الأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ (۶/۸۲) البلدَ: ملک میں امن وامان ہونا۔ فلانًا علی کذا: کسی پر اعتماد وبھروسہ کرنا، امانت میں دینا۔ ﴿قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلاَّ كَمَا أَمِنتُكُمْ﴾ (۱۲/۶۴) ''مَنْ اَمِنَ الزّمانَ خَانَهٗ''. جو شخص بھی زمانہ سے مأمون ہوا زمانے نے اس سے خیانت کی، یعنی حوادثاتِ زمانہ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اُغْلِيْنَا: (افعال)، اَغْلَى الشَّیءَ: مہنگا پانا، مہنگا خریدنا۔ السِّعْرَ: بھاؤ کو گراں کرنا، قیمت بڑھانا۔

نَاسُوْا بِاَمْوَالِنَا آثَارَ اَيْدِيْنَا	بِيْضٌ مَفَارِقُنَا تَغْلِيْ مَرَاجِلُنَا ......❼

ترجمہ:

ہمارے سر کی مانگیں سفید ہیں، ہماری ہانڈیاں ابل رہی ہیں، ہم اپنے ہاتھوں کے نشانات جرائم (زخم) کا مداوا اپنے

مال سے کرتے ہیں۔

مطلب:

ہم دیگر سرداروں اور بادشاہوں کی طرح اپنے سر میں خوشبو لگاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یہ ہماری سرداری کی واضح دلیل ہے، ہم سخی لوگوں کی طرح مصیبتیں جھیلتے ہیں اور ہر وقت ہمارے ہاں مہمانوں کی آمد ورفت رہتی ہے اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ اگر کسی کو قتل کر ڈالیں تو قصاص لینے کی کوئی جرأت نہیں کرتا بلکہ دیت لینے پر راضی ہو جاتا ہے۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا ہے رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

حل لغات:

بِيْضٌ :مف: **اَلْاَبْيَضُ** : سفید، گوراچٹا۔**فی القرآن المجید:** ﴿وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا﴾ (۳۵/۲۷) چاندی، تلوار۔ **وَجْهٌ اَبْيَضُ** : بے داغ صاف چہرہ۔ **هُوَ رَجُلٌ اَبْيَضُ** : باعزت آدمی۔ **مَفَارِقُ** : مف: **اَلْمَفْرَقُ** : جدائی کا مقام، نقطۂ انفصال، مرکزِ انفصال۔ **اَلْمَفْرَقُ من الشَّعْرِ** : بالوں کا وہ حصہ جہاں سے ان کو علیحدہ علیحدہ کرکے مانگ نکالی جاتی ہے، جدائی کی جگہ۔ **تغلی** : **غلتِ القِدْرُ** (ض) **غَلْيًا** : ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ **غلَى الرجلُ** : غصہ سے کھول جانا، آگ بگولا ہو جانا۔ ﴿كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾ (۴۴/۴۶) **مراجل** :مف: **مِرجَل** : مٹی کی پختہ ہانڈی، بائلر، بھاپ وغیرہ بنانے کی مشین۔ دیگچی، کنگھی۔ **نأسوا** : **اَسَا الْجُرْحَ** (ن) **اَسْوًا** : زخم کی دوا کرنا، مایوسیوں کا علاج کرنا۔ **الرجلَ** : کسی کو تسلی اور دلاسہ دینا۔ **بینهم** : لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔ **اموال** : مف: **مال** : مال ودولت۔ ﴿اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (۶۴/۱۵) مال ہر اس گھریلو یا تجارتی سامان یا زمین وجائداد، جانور یا نقد سرمایہ کو کہتے ہیں جو فرد یا جماعت کی ملکیت میں ہو، زمانہ جاہلیت میں اس کا اطلاق صرف اونٹوں پر ہوتا تھا۔ **رَجُلٌ مَالٌ** : مالدار آدمی۔ **اَلْمَالُ الْاِحْتِيَاطِيُّ** : محفوظ سرمایہ۔ **مَالُ الْاَطْيَان** : مال گزاری، زمین ٹیکس۔ **آثار** : مف: **الاثَر** : نشان، اثر۔ ﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ (۴۸/۲۹) تلوار کی چمک، بقیہ، خبر منقول، سنتِ باقیہ، علم آثار قدیمہ، اثریات، پرانی یادگاریں یا عمارتیں۔ **دار الآثار** : میوزیم، عجائب گھر۔ **ایدینا** : مف: **الید** : ہاتھ، اس کا اطلاق مونڈھے سے انگلیوں کے کناروں تک ہوتا ہے، مؤنث ہے۔ ہر چیز کو پکڑنے کا دستہ، کرتے وغیرہ کی آستین، احسان وانعام جو دوسروں پر کیا جائے، نعمت، اقتدار، طاقت وقدرت، بازو، جانور کی اگلی ٹانگ، پرندے کا بازو، اثر ورسوخ، اہلیت، مدد، فریادرسی، ندامت، راستہ، ظلم سے رکاوٹ۔

8...... | اِنِّیْ لَمِنْ مَعْشَرٍ اَفْنٰی اَوَائِلَهُمْ | قَوْلُ الْکُمَاةِ اَلا اَیْنَ الْمُحَامُوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک میں ایسے خاندان سے ہوں جن کے اکابر کو بہادروں کے اس قول نے فنا کردیا: خبردار! کہاں ہیں محافظ؟

مطلب:

میں ایسے معزز خاندان سے ہوں جن کے آباء واجداد کو جب بہادروں نے جنگ میں حفاظت کیلئے پکارا، تو انجام سے صرف نظر کرتے ہوئے فوراً مدد کیلئے پہنچ گئے دشمنوں کو ابدی نیند سلادیا اور خود بھی دار البقاء کی طرف چلے گئے۔

حل لغات:

مَعْشَرٌ: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل واحوال ایک جیسے ہوں، جیسے: مَعْشَرُ الطُّلاب، مَعْشَرُ التُجَّارِ. فی القرآن المجید: ﴿یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالإِنسِ اَلَمْ یَأْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنکُمْ یَقُصُّونَ عَلَیْکُمْ﴾ (۱۳۰/۶) اہل وعیال، رشتہ دار۔ ج: مَعَاشِرُ. اَفْنٰی: (افعال) اَفْنٰی الشیءَ: فنا کرنا، ختم کرنا، گنوادینا۔ عربی مقولہ ہے: "یُفْنٰی ما فِی القُدُورِ ویَبْقٰی ما فِی الصُّدُورِ". یعنی مال فانی، علم باقی ہے۔ اَلْکُمَاةُ: مف: الکَمِیُّ: بہادر، ہتھیار بند، زرہ پوش، رازدان۔ اَلْمُحَامُوْنَ: فا. مف: مُحَامِیُ (مفاعلة)، حامٰی عنه: دفاع کرنا، حمایت کرنا، وکالت کرنا، پیروی کرنا۔

9...... | لَوْ کَانَ فِی الْاَلْفِ مِنَّا وَاحِدٌ فَدَعَوْا | مَنْ فَارِسٌ خَالَهُمْ اِیَّاهُ یَعْنُوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

اگر ہزاروں میں بھی ہمارا کوئی آدمی ہو پھر دشمن پکاریں: "کون ہے شہسوار"؟ تو وہ سمجھے گا کہ دشمنوں کی مراد میں ہی ہوں۔

حل لغات:

الالف: مکمل ہزار۔ ج: آلاف، اُلُوف. فی القرآن المجید: ﴿کَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (۴۷/۲۲) واحد: اللہ کی صفت، ﴿وَإِلٰـهُکُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ﴾ (۱۶۳/۲) اپنی ذات وصفات میں تنہا، لاثانی، وہ ذات واحد جس کی ماہیت اور صفات کمال میں غیر کی شرکت ممتنع ہو اور جو بلاواسطہ اور بلاکوشش ایجاد وتدبیر عام میں منفرد ہو اور کسی قسم کی تاثیر میں اس کے سوا کوئی مؤثر نہ ہو، ایک (حساب کا پہلا عدد) کبھی اس کا تثنیہ بھی آتا ہے جیسے شاعر کا قول ہے:

فَلَمَّا الْتَقَیْنَا وَاحِدَیْنِ عَلَوْتُه ‌ بِذِی الْکَفِّ انی لِلْکُمَاةِ ضُرُوبُ

اس کی جمع مذکر سالم بھی آتی ہے، جیسے شاعر کمیت نے کہا: ''فقد رَجعُوا کحيّ واحِدِينا''. علم یا طاقت وغیرہ میں فائق وبے مثل، کسی چیز کا جز۔ ج: وُحدانٌ، اُحدانٌ. خَالَ: الشيءَ (س) خَيْلًا: گمان کرنا، خیال کرنا، کچھ سمجھنا۔ ''من يَسمَعُ يَخل''. جو لوگوں کی باتیں (عیوب وغیرہ) سنتا ہے وہ کچھ گمان ضرور کرتا ہے، یعنی اس کے دل میں ان کے متعلق برا خیال وجذبہ پیدا ہوتا ہے۔ يَعْنُونَ: عَنٰی بالقولِ كذا (ض) عَنْيًا: کسی بات سے کسی چیز کا قصد وارادہ کرنا۔ مطلب لینا، مراد لینا۔

⑩...... | اِذَا الْكُمَاةُ تَنَحَّوْا اَنْ يُّصِيْبَهُمْ | حَدَّ الظُّبَاةِ وَصَلْنَاهَا بِاَيْدِيْنَا |

ترجمہ:

جب بہادر (دشمنوں کے سامنے سے) ہٹ جاتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں انہیں تلواروں کی دھار نہ لگ جائے تو ہم اپنے ہاتھوں سے تلواروں کو (دشمنوں میں) پہنچاتے ہیں۔

حل لغات:

تَنَحَّوْا: (تفعل)، تَنَحّي: ایک کنارہ یا ایک گوشہ میں ہوجانا، ایک طرف ہوجانا۔ عن مكانِهٖ: اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اَلظُّبَاةُ: مف: اَلظُّبَةُ: تلوار، بھالہ اور خنجر وغیرہ کی دھار۔ وَصَلْنَا: وَصَلَ الشيءَ بالشيءِ (ض) وَصْلاً: ایک شے کو دوسری سے ملانا، جوڑنا۔ في القرآن لمجيد: ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنْ يُوْصَلَ﴾ (۲۱/۱۳) جمع کرنا، فلانًا: تعلق رکھنا، کسی سے بھلائی کرنا، کسی کو مال دینا، وُصُوْلا الی المكان: پہنچنا۔ ﴿إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوْا إِلَيْكَ﴾ (۸۱/۱۱) الی بنی فلان: کسی قبیلہ میں رشتہ داری قائم کرنا، اس کی طرف اپنا انتساب کرنا۔ ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ﴾ (۹۰/۴)

⑪...... | وَلَا تَرَاهُمْ وَاِنْ جَلَّتْ مُصِيْبَتُهُمْ | مَعَ الْبُكَاةِ عَلٰى مَنْ مَاتَ يَبْكُوْنَا |

ترجمہ:

اے محبوبہ تو بنونہشل کو مردے پر رونے والوں کے ساتھ روتا ہوا نہیں دیکھے گی اگر چہ ان کی مصیبت بڑی ہو۔

حل لغات:

جَلَّتْ: جَلَّ (ض) جَلالاً: بلند رتبہ ہونا، شاندار ہونا، بڑا ہونا۔ في القرآن المجيد: ﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۷۸/۵۵) اَلْبُكَاةُ: مف: بَاكٍ. بكى (ض) بُكَاءً: رونا۔ ﴿فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلاً وَلْيَبْكُوْا كَثِيْراً جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (۸۲/۹)

⑫......	وَنَرْكَبُ الْكُرْهَ اَحْيَانًا فَيَفْرِجُهُ	عَنَّا الْحِفَاظُ وَاَسْيَافٌ تُوَاتِيْنَا

ترجمہ:

اور ہم بسا اوقات جنگ پر سوار ہوتے ہیں تو حسب کی حفاظت کرنے والے لوگ اور موافقت کرنے والی تلواریں اسے ہم سے دور کر دیتی ہیں۔

مطلب:

جنگ میں ہمارے سردار اور ہمارے ہتھیار ہم سے وفاداری کرتے ہیں اور ہمیں ان پر یقین کامل ہوتا ہے لہذا (ہم) بے خوف ہو کر بے جگری سے لڑتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

حل لغات:

یَفْرِجُ: فرج الشیءَ (ض) فَرجاً: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا السَّمَاء فُرِجَتْ﴾ (۹/۷۷) اَلْحِفَاظُ: حفاظت، دفاع، وفاءِ عہد۔ اَلْحِفَاظ: مص (مفاعلة)، حَافظ علی الشیءِ: حفاظت کرنا، خیال رکھنا، توجہ دینا، پابندی کرنا۔ ﴿حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ (۲/۲۳۸) تُوَاتِي: (مفاعلة) آتٰی فلانا علی الامرِ: کسی سے کسی بات پر اتفاق کرنا، کسی کو صلہ دینا۔

وَقَالَ السَّمَوْاَلُ بْنُ عَادِيَا (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام سَمَوْأَل بن عادیاء ہے، یہ جاہلی شاعر ہے، اس کی وفاداری مشہور تھی۔

①......	اِذَاالْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضَهُ	فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيْهِ جَمِيْلُ

ترجمہ:

جب آدمی کنجوسی سے اپنی عزت کو میلا نہ کرے تو جو بھی چادر (لباس) پہنے اچھی ہے۔

لالچی انسان کو راحت نہیں ہوتی ہے نصیب
مال کی موجودگی میں بھی رہتا ہے غریب

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس شخص کا خیال ہو کہ جرائم کے ارتکاب سے عزت میں کوئی

فرق نہیں پڑتا تو ایسے شخص کے نزدیک ہر فعل خواہ اچھا ہو یا برا اچھا ہی ہے۔

حل لغات:

یَدْنَسُ: دَنِسَ عِرْضُه (س) دَنَسًا: عزت واخلاق کا عیب دار ہونا۔ ثوبُه: کپڑے کا میلا ہونا۔ اَللُّؤْمُ: لؤُمَ فلانٌ (ک) لُؤْمًا: کم ذات ہونا، خسیس وبخیل ہونا، کم ظرف ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ لائِم مُلِيم". بہت سے ملامت کرنے والے خود قابل ملامت ہوتے ہیں۔ "ربَّ مَلُوْمٍ لا ذَنْبَ له". بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ یَرْتَدِیْ: (افتعال)، اِرْتَدَى الرِداءَ وبہٖ: چادر اوڑھنا۔ جَمِيْلٌ: صفت. جمُلَ (ک) جمالاً: خوبصورت ہونا، بھلا ہونا، خوش اخلاق ہونا۔ ج: جُمَلاءُ. "مَن اَجْمَلَ قِيلاً سَمِعَ جَمِيلاً": جو اپنی گفتگو اچھی رکھے گا وہ اچھی ہی سنے گا۔

❷...... وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا | فَلَيْسَ اِلٰى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيْلُ

ترجمہ:

اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت نہ کرے تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔

مطلب:

جو اپنی جان سے دوسروں کی مدد نہیں کرتا اور ان کے کام نہیں آتا اور نفس کی مخالفت کرتے ہوئے سخاوت نہیں کرتا تو وہ قابل تعریف نہیں ہوسکتا۔

اوروں کیلئے رکھتے ہیں جو پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

حل لغات:

ضَيْمٌ: ظلم وزیادتی۔ ج: ضُيُوْمٌ. حُسْنٌ: جمال، حسن، خوبی، کہنی سے متصل ہڈی۔

❸...... تُعَيِّرُنَا اَنَّا قَلِيْلٌ عَدِيْدُنَا | فَقُلْتُ لَهَا اِنَّ الْكِرَامَ قَلِيْلُ

ترجمہ:

وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اسے کہا: معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

مطلب:

شاعر کی بیوی نے سمجھا کہ عزت تو کثرت سے ہوتی ہے تو شاعر نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ اچھے لوگ کم ہی

ہوتے ہیں۔

حل لغات:

تُعَيِّرُ: عَيَّرهُ: کسی کو برے فعل سے شرم دلانا۔طعنہ دینا،عیب لگانا۔عَدِيْدٌ: مقابل،مثل،ہم پلہ،جوڑی دار،غیر قوم کا قوم میں شمار کیا جانے والا۔ج:اَعْدَادٌ وعَدَائِدُ. بڑی تعداد۔"ما اكثر عَدِيدَهم". ان کی کتنی بڑی تعداد ہے۔چند،متعدد،بہت،گنتی،شمار۔في القرآن المجيد: ﴿وَقَالُواْ لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّآ أَيَّاماً مَّعْدُودَةً﴾ (۸۰/۲)

شَبَابٌ تَسَامٰى لِلْعُلٰى وَكُهُوْلٌ	وَمَا قَلَّ مَنْ كَانَتْ بَقَايَاهُ مِثْلَنَا ......❹

ترجمہ:

وہ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولاد ہم جیسی ہو کہ جوان اور ادھیڑ عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

حل لغات:

بَقَايَا: مف: اَلْبُقْيٰ، اَلْبُقْيٰ، اَلْبَقِيَّةُ. باقی رہا ہوا،باقی ماندہ۔یہاں مراد اولاد ہے۔مِثْلٌ: مانند،مثل،نظیر۔في القرآن المجيد: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ [الشوری:۱۱] شَبَابٌ: مف: شَابٌّ: جوان،جوان لڑکا (جو بالغ ہوگیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہوا ہو)۔"شَبَّ علی خُلُقٍ شابَ عليه". جس عادت پر کوئی جوان ہوا ہے اسی پر بوڑھا ہوگا۔تَسَامٰى: القومُ (تفاعل)، لوگوں کا باہم فخر ومباہات کرنا،بلندی اور حسب ونسب میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کی کوشش کرنا، ایک دوسرے کا نام پکارنا۔اَلْعُلٰى: عزت وسر بلندی۔عربی مقولہ ہے: "مَنْ عَلَتْ هِمَّتُهُ طَالَ هَمُّهُ"، جس کی ہمت بلند ہوگی اس کا فکر بھی طویل ہوگا۔كُهُوْلٌ: مف: اَلْكَهْلُ: ادھیڑ عمر کا،تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی۔

عَزِيْزٌ وَجَارُ الْاَكْثَرِيْنَ ذَلِيْلٌ	وَمَا ضَرَّنَا اِنَّا قَلِيْلٌ وَجَارُنَا ......❺

ترجمہ:

تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔

حل لغات:

ضَرَّ: هُ وبه (ن) ضَرًّا: تکلیف پہنچانا،نقصان دینا۔في القران المجيد: ﴿إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا﴾ (۱۱/۴۸) عربی مقولہ ہے:"لا يَضُرُّ السحابَ نَبْحُ الكلابِ". کتوں کا بھونکنا بادلوں کو نقصان نہیں

پہنچاتا۔ جارٌ: پڑوسی۔ فی الحدیث: ((اِلْتَمِسُوا الْجارَ قَبْلَ شِرَاءِ الدَّارِ وَالرَّفِیْقَ قبلَ الطَّرِیْقِ)). گھر خرید نے سے پہلے پڑوسی تلاش کرو اور سفر پر جانے سے پہلے دوست تلاش کرو۔ شریک کار، جائداد یا تجارت میں ساجھی، پناہ دینے والا، پناہ چاہنے والا، حفاظت میں آنے والا، وہ شخص جو کسی کی پناہ میں ہو، پناہ یافتہ، خاوند، بیوی، حلیف، معاہد، مددگار۔ ج: جِیْرَۃ و جِیْرا ن و أَجْوَا ر. عزیز: اللہ تعالی کے اسماء میں سے ایک، غالب وطاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو، طاقتور۔ ﴿إِنَّکَ أَنتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (۱۲۹/۲) کمیاب، سخت۔ ﴿عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (۱۲۸/۹) معزز، محبوب و پیارا، "مصر" کے حاکم کا قدیم لقب۔ ﴿قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِیْزِ الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ﴾. (۵۱/۱۲) عزیزُ النفس: خوددار، بلند حیثیت، عالی ظرف۔ عزیز ُالجانب: طاقتور، بارسوخ وبااقتدار آدمی۔ عزیزُ المنال: نا قابل گرفت، نا قابل حصول۔ الاکثرین: مف: الا کثر: نصف سے زیادہ۔ وَکَانَ الْإِنسَانُ أَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلاً. (۵۴/۱۸) علی الاکثر. زیادہ تر، ذلیل، بے وقعت، بے عزت، ذلیل وحقیر۔ اَذَلُّ الناس مُعْتَذِرٌ الی لَئِیمٍ. سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو کمینہ سے معذرت طلب کرے۔

6...... | لَنَا جَبَلٌ یَحْتَلُّهُ مَنْ نُجِیْرُهُ | مُنِیْفٌ یَرُدُّ الطَّرْفَ وَهُوَ کَلِیْلُ |
|---|---|

ترجمه:

ہمارا ایک بلند قلعہ ہے جو نگاہ کو تھکا کر لوٹا تا ہے اس میں وہی آ سکتا ہے جسے ہم پناہ دیں۔

حل لغات:

جَبَلٌ: پہاڑ۔ ج: جِبالٌ واَجْبُلٌ واَجْبا لٌ. ﴿وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ﴾ (۱۹.۸۸) الجبل. سردار قوم، عالم، ثابت قدم۔ یَحْتَلُّ: (افتعال) احتلَّ المکانَ وبالمکان: کسی جگہ اترنا۔ نُجِیْرُ: (افعال) اَجَارَہٗ: پناہ دینا، مدد کرنا۔ فی القران المجید: ﴿فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ﴾ (۲۸/۶۷) مُنِیْفٌ: فا (افعال) اَنافَ الشیءُ: بلند ہونا۔ المُنِیف: کسی کے مقابلہ میں اونچا کرنا، پرشکوہ، بلند۔ یَرُدُّ: رَدَّ (ن) رَدًّا: روکنا، ہٹانا، واپس کرنا۔ ﴿لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّاراً﴾ (۱۰۹/۲) الطَّرْفَ: آ نکھ، چیز کا کنارہ، نوک، ہر شے کی آخری حد۔ ﴿قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ (۴۰/۲۷) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَرفٍ اَفْصَحُ مِنْ لِّسا نٍ". بہت سی نگاہیں زبان سے زیادہ فصیح ہوتی ہیں۔ کلیل: کمزور، تھکاماندہ۔

7...... | رَسَا اَصْلُهٗ تَحْتَ الثَّرٰی وَسَمَا بِهٖ | اِلَی النَّجْمِ فَرْعٌ لا یُنَالُ طَوِیْلُ |
|---|---|

ترجمه:

اس کی جڑ تحت الثریٰ میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور ایسی بلند وبالا چوٹی نے اسے ثریا تک اونچا کیا ہے جس

پر چڑھا نہیں جا سکتا۔

مطلب:

ہمارا قلعہ انتہائی بلند و مضبوط ہے اسے فتح کرنا آسان بات نہیں۔

حل لغات:

رَسَا : الشیءُ (ن) رَسُوًا: جم جانا، مضبوطی سے قائم رہنا، الجبلُ : پہاڑ کا زمین میں دھنسا ہوا ہونا۔ اَصْلٌ: جڑ، بنیاد۔ فی القران المجید: ﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِيْ السَّمَاءِ﴾ (۲۴/۱۴) نسب، عالی نسبی، اصل مسودہ کتاب۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْاَصِيْلُ يَعْمَلُ بِاَصْلِهٖ". شریف اپنی شرافت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ "اَلْاَصِيْلُ يُجُوْدُ". شریف آدمی سخاوت کیا کرتا ہے۔ تَحْتُ: نیچے کی جانب، مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ ج: تُحُوْتٌ. الثَّرٰی : خیر، زمین، تری، ترمٹی۔ ج: اَثْرَاءُ. ﴿لَهُ مَا فِيْ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِيْ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى﴾ (۶/۲۰) سَمَا: (ن) سُمُوًّا : اونچا ہونا، بلند ہمت ہونا، بلند رتبہ ہونا، بہ : بلند کرنا، اوپر اٹھانا۔ النَّجْمُ : ستارہ، ستارۂ ثریا۔ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۱/۵۳) فَرْعٌ: ہر چیز کا بلند حصہ۔ ﴿كَشَجَرةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِيْ السَّمَاءِ﴾ (۲۴/۱۴) پورے بال، کسی چیز کی شاخ، جز، حصہ، سیکشن۔ ج: فُرُوع. طویل، لمبا۔

8 ...... | وَإِنَّا لَقَوْمٌ مَا نَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً | إِذَا مَا رَاَتْهُ عَامِرٌ وَسَلُوْلُ |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عیب نہیں سمجھتے جبکہ عامر و سلول اسے عیب سمجھتے ہیں

حل لغات:

سُبَّةٌ: عار، عیب، داغ، وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ فی القران المجید: ﴿ وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِن دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (۶/۱۰۸)

9 ...... | يُقَرِّبُ حُبُّ الْمَوْتِ آجَالَنَا لَنَا | وَتَكْرَهُهُ آجَالُهُمْ وَتَطُوْلُ |
|---|---|

ترجمہ:

موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتی ہے اور ان کے مقررہ اوقات موت کو ناپسند کرتے ہیں تو طویل ہو جاتے ہیں۔

مطلب:

"آجالُ" کی طرف کراہت کی نسبت اسناد مجازی ہے، مراد خود صاحبِ "آجال" ہیں، یعنی جنگ میں شرکت ہمارا محبوب مشغلہ ہے، اس لئے ہماری عمریں چھوٹی ہوتی ہیں اور وہ جنگ میں نہیں جاتے اس لئے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔

حل لغات:

یُقَرِّبُ: (تفعیل) قَرَّبَهٗ: کسی کو قریب کرنا۔ فی القران المجید: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (۳/۳۹) حُبٌّ: محبت، دوستی، عشق۔ فی الحدیث: ((مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ)). جس نے اللہ تعالی کیلئے دوستی کی اور اللہ تعالی کیلئے دشمنی کی اور اللہ تعالی کیلئے دیا اور اللہ تعالی ہی کیلئے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان کامل بنا دیا۔ (کتاب الایمان ص ۱۴ مشکوٰۃ المصابیح) بڑا مٹکا۔ ج: حِبابٌ. ﴿وانه لحب الخير لشديد﴾ (۸/۱۰۰) "احبُّ شیءٍ الی الانسانِ مامُنِعَ". انسان کو سب سے زیادہ محبوب چیز وہ معلوم ہوتی ہے جس سے اس کو منع کیا جائے۔

⑩...... ومَامَاتَ مِنَّا سَيِّدٌ حَتْفَ انْفِهٖ	ولاطُلَّ مِنَّا حَيْثُ كانَ قَتِيلُ

ترجمہ:

ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو

مطلب:

ہمارے سردار صرف جنگ میں ہی مرتے ہیں اور ہمارا کوئی بھی آدمی یا سردار قتل ہو جائے تو انتقام ضرور لیتے ہیں دشمن کہیں بھی ہو۔ یہ دونوں باتیں ان کے ہاں باعث فخر تھیں۔

حل لغات:

حَتْفٌ: موت۔ ج: حُتُوفٌ. اَنْفٌ: ناک۔ فی القران المجید: ﴿وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ﴾ (۴۵/۵) اول حصہ، کنارہ۔ ج: اُنُوفٌ و آنافٌ و اَنُفٌ. حتف انفسه: کسی ضرب یا قتل وغیرہ کے بغیر طبعی موت مرنا۔ "اَنْفٌ فی الماءِ واَسْتٌ فی السماءِ". ناک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے اور چوتڑ آسمان پر۔ کم رتبہ، متکبر شخص یا کم ہمت شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ طُلَّ: طَلَّ دمُ القَتِيلِ (ض) طَلًّا : مقتول کا خون رائیگاں جانا اور اس کی دیت نہ لیا جانا، بدلہ لئے بغیر چھوڑ دینا۔ اَلطَّلُ: ہلکی بارش، شبنم۔ ﴿فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ﴾ (۲۶۵/۲)، نمی

⓫...... | تَسِيلُ عَلٰى حَدِّ الظُّبَاتِ نُفُوسُنَا | وَلَيْسَتْ عَلٰى غَيْرِ الظُّبَاتِ تَسِيلُ |
|---|---|

ترجمہ:

ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر ہی بہتا ہے اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔

حل لغات:

تَسِيلُ: سال (ض) سَيْلاً: بہنا، امنڈ آنا، پگھلنا، ٹپکنا، سیلاب۔فی القران المجید: ﴿فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَداً رَّابِيًا﴾ (۱۳/۱۷) "سِيلَ به وهو لا يَدرِى". اس کو بہادیا گیا مگر اسے خبر بھی نہیں۔

⓬...... | صَفَوْنَا فَلَمْ نَكْدَرْ وَاَخْلَصَ سِرَّنَا | اِنَاثٌ اَطَابَتْ حَمْلَنَا وَفُحُولُ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم صاف شفاف ہیں ہمارا (نسب) گدلا نہیں اور ہماری اصل کو خالص رکھا مردوں نے اور ایسی عورتوں نے جنہوں نے ہمارے حمل کو اچھا رکھا۔

حل لغات:

صَفَوْ: صَفَا (ن) صَفْوًا: صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا۔ نَكْدَر: كدر الماءُ (س) كَدَرًا: گدلا ہونا، میلا ہونا۔ اَخْلَصَ: (افعال) الشيءَ: خالص بنانا، میل صاف کرنا، کھوٹ اور آمیزش سے پاک کرنا۔ سِرٌّ: راز، بھید، اصل، ہر شی کی حقیقت اس کا مغز، ہر شیء کا اعلی وافضل حصہ، دل میں ٹھانی ہوئی بات۔ ج: اَسْرَارٌ وسِرَارٌ . السريرة: ج: سرائر. ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۸۶/۹) "سِرُّكَ مِنْ دَمِكَ". تیرا راز تیرے خون سے ہے۔ بسا اوقات افشاءِ راز موت کا سبب بن جاتا ہے۔ اِنَاثٌ: مف: اَلاُنْثٰی. مادہ۔ فی القران المجید: ﴿وَالْاُنْثَى بِالْاُنْثَى﴾ (۲/۱۷۸) اطابت: اَطَابَ: اچھا اور جائز کام کرنا، گندگی یا اذیت دور کرنا۔ الشئَ: عمدہ بنانا، عمدہ پانا۔ طاب (ض): مزے دار، میٹھا، عمدہ ہونا۔ ﴿فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاثَ وَرُبَاعَ﴾ (۴/۳) فحول: مف: اَلْفَحْلُ. ہر طاقتور نر جانور، سانڈ۔

⓭...... | عَلَوْنَا اِلٰى خَيْرِ الظُّهُوْرِ وحَطَّنَا | لِوَقْتٍ اِلٰى خَيْرِ الْبُطُوْنِ نُزُوْلُ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم بہترین پشتوں کی طرف بلند ہوئے اور نزول نے ہمیں مقررہ وقت پر بہترین پیٹوں میں اتارا۔

حل لغات:

حَطَّ: (ن) حَطًّا: گرنا، اترنا، کم ہونا۔ الشيءَ: رکھنا، گرانا، ڈالنا، نیچے اتارنا۔ وَقْتٌ: کسی امر کے لئے زمانے کی

ایک مفروضہ مقدار۔فی القران المجید:﴿ إِلَى يَومِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴾ (۱۵/ ۳۸) زمانہ،لمحہ،گھڑی، موسم۔ج:اَوْقَاتٌ.اَلْبُطُوْنُ:مف: اَلبَطْنُ: پیٹ۔ ﴿فَمَالِؤُونَ مِنهَا الْبُطُونَ﴾ (۵۶/۵۳) ہر چیز کا اندرونی حصہ،ایک دفعہ کی اولاد یا پیداوار۔''اَلْبِطْنَةُ تَأْفِنُ الفِطْنَةَ''. زیادہ کھانا ذہانت کو ختم کردیتا ہے،یعنی مال و دولت نے عقل خراب کردی ہے۔

⑭...... | فَنَحْنُ كَمَاءِ الْمُزْنِ مافِيْ نِصَابِنَا | كَهَامٌ ولا فِيْنَـا يُعَدُّ بَخِيْلٗ |

ترجمہ:

اس لئیہم بادل کے پانی کی طرح صاف شفاف ہیں ہمارے نسب میں کوئی بزدل نہیں اور نہ ہی ہم میں کوئی کنجوس شمار کیا جاتا ہے۔

مطلب:

جس طرح بارش کا پانی صاف شفاف ہوتا ہے اسی طرح ہمارا نسب بھی صاف شفاف ہے،یعنی ہمارے آباءواجداد نے خصوصی طور پر نسب کی حفاظت کی ہے اسی وجہ سے ہمارے خاندان میں نہ کوئی بزدل ہے اور نہ ہی کنجوس۔

حل لغات:

اَلْمُزْنُ: پانی سے بھرا ہوا بادل۔فی القران المجید:﴿أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ﴾ (۵۶/ ۶۹) نِصَابٌ: اصل،مرجع،اصلی حالت،چھری یا چاقو کا دستہ،کسی کے پاس مال کی اتنی مقدار جس پر زکوۃ واجب ہو۔ج :نُصُبٌ. كَهَامٌ: کند(تلوار)، بند یا کلام سے عاجز،بزدل و کم ہمت،عمر رسیدہ،مفلس۔بَخِيْلٌ: کنجوس ہونا۔ج:بُخَلاءُ.

⑮...... | ونُنْكِرُ اِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ | ولايُنْكِرُوْنَ الْقَوْلَ حِيْنَ نَقُوْلٗ |

ترجمہ:

اگر ہم چاہیں تو لوگوں کی بات کا انکار کردیں لیکن جب ہم بات کریں تو وہ ہماری بات کا انکار نہیں کرسکتے۔

مطلب:

ہم معزز اور سردار ہیں لہذا ہماری بات یا فیصلہ کوئی رد نہیں کرسکتا اور یہ ان کے ہاں قابل فخر بات تھی۔

حل لغات:

نُنْكِرُ: (افعال) اَنْكَرَ الشيءَ: کسی چیز کو نہ پہچاننا،ناواقف ہونا۔فی القران المجید:﴿وَهُمْ لَهُ

مُنكِرُونَ﴾ (۱۲/۵۸) شئنًا: شاءَ هُ (ف) شَيْئًا : ارادہ کرنا، چاہنا، علی الامرِ : کسی بات پرآمادہ کرنا،اکسانا۔

16 ...... | اِذَا سَيِّـدٌ مِـنَّـا خَلَا قَـامَ سَيِّدٌ | قَـؤُوْلٌ لِّـمَـا قَـالَ الْكِـرَامُ فَعُوْلٌ |
|---|---|

ترجمه:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرتا ہے تو دوسرا سرداراس کا جانشین بن جاتا ہے، جس کا قول وفعل سرداروں جیسا ہوتا ہے۔

حل لغات:

خَـلا: المكانُ (ن) خُلُوًّا: خالی ہونا،الشيءُ: گزرجانا۔"خَـلاءُ کَ اَقْنٰی لِحَیائِکَ". تنہائی تیری حیا کی زیادہ محافظ ہے، یعنی تنہائی میں دوسرے سے معاملہ ہی نہیں ہوتا جو بےشرمی کا سوال ہے۔

17 ...... | وما اُخْـمِـدَتْ نَـارٌ لَّنَا دُوْنَ طَارِقٍ | ولا ذَمَّـنَـا فِـى الـنَّـازِلِيْنَ نَـزِيْـلٌ |
|---|---|

ترجمه:

اور ہماری آگ رات کے وقت آنے والے مہمان سے پہلے نہیں بجھائی جاتی اور مہمانوں میں سے کوئی بھی مہمان ہماری مذمت نہیں کرتا۔

مطلب:

پہلے زمانے میں لوگ سفر کرتے تھے اور رات کو جہاں آگ دیکھتے وہاں چلے جاتے ؛ کیونکہ آگ آبادی کی علامت تھی تو سخی لوگ اپنی آگ دیر تک روشن رکھتے تاکہ کوئی مسافر وغیرہ آئے اور ہم اس کی مہمان نوازی کر کے خوشی کی دولت اور سکونِ قلب حاصل کریں، لیکن کنجوس لوگ جلد ہی آگ بجھا دیتے تھے کہ کہیں کوئی مسافر نہ آجائے۔

حل لغات :

اُخْمِدَتْ : (افعال) اَخْمَدَ الرجلُ: خاموش و پرسکون ہونا، ٹھنڈا ہونا، کسی بات پر جم جانا، النارَ: آگ کی آنچ کم کرنا، ٹھنڈا کرنا، بجھانا۔ فی القران المجید: ﴿إن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُون﴾ (۳۶/۲۹) طَارِقٌ: رات کو آنے والا، دروازہ کھٹکھٹانے والا، کنکریوں سے منتر کرنے والا، روشن ستارہ، رات کو پیش آنے والا معاملہ یا حادثہ۔ ج: ذوی العقول کے لئے طُرَّاقٌ، غیر ذوی العقول کے لئے طَوَارِقُ. ذَمَّ: فلانًا (ن) ذَمًّا : برائی کرنا، عیب لگانا۔ نَزِيْلٌ: مہمان، وطنی بھائی، مکان میں ساتھ رہنے والا۔ ج: نُزَلاءُ.

18 ...... | وَاِيَّـا مُـنَـا مَشْهُـوْرَ ـةٌ فِىْ عَدُوِّنَا | لَهَـا غُـرَرٌ مَـعْـلُوْمَةٌ وحُجُوْلٌ |
|---|---|

ترجمہ:

ہماری جنگوں کے دن ہمارے دشمنوں میں مشہور ہیں ان کی پیشانیوں اور پاؤں کے سفید نشان معلوم ہیں

حل لغات:

مَشْهُوْرَةٌ: اعلان کردہ، مشہور۔ غُرَرٌ: مف: اَلْغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر شی کی روشنی، چمک، سفیدی۔ حُجُوْلٌ: مف:
اَلْحجلُ. عورت کے پاؤں کا زیور، بیڑی، گھوڑے کی ٹانگ کی سفیدی۔

بِهَا مِنْ قِرَاعِ الدَّارِعِيْنَ فُلُوْلُ	وَاَسْيَافُنَا فِيْ كُلِّ غَرْبٍ وَّمَشْرِقٍ

⑲......

ترجمہ:

ہماری تلواریں مشرق ومغرب میں مشہور ہیں، زرہ پوشوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان میں دندانے پڑ گئے ہیں۔

حل لغات:

غَرْبٌ: سورج غروب ہونے کی سمت، مغربی سمت میں واقع ممالک (یورپ، امریکہ)، ہر شے کا ابتدائی حصہ ،نوک، دھار، معاملات میں مستعدی اور بڑھا ہوا انہماک، تیزی۔ عربی مقولہ ہے: "فی لِسانِه غَرْبٌ واَخافُ عليه غَرْبَ الشَّباب"۔ مجھے اس کی پر زور جوانی کا ڈر ہے۔ فَرْسٌ غَرْبٌ: تیز رو گھوڑا، بیل کی کھال سے بنایا ہوا بڑا ڈول، آنسو، آنسو بہنے کی جگہ، گوشۂ چشم اگلا اور پچھلا، رال (لعاب) کی کثرت، آنسو بہانے والی رگ، آنکھ کے اندرونی یا بیرونی گوشہ کا ورم، آنکھ کی پھنسی، دوری۔ ج: غُرُوْبٌ. مَشْرِقٌ: سورج نکلنے کی جگہ، جزیرۂ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی ممالک۔ ج: مَشارِقُ. قِرَاعٌ: مص (مفاعلة)، قَارَعَ الْقَوْمُ: قوم نے قرعہ اندازی کی۔ الابطالُ: لڑائی میں جان بازوں کا باہم شمشیر زنی کرنا، تلواروں سے مقابلہ کرنا۔ اَلدَّارِعِيْنَ: مف: اَلدَّارِعُ: زرہ پوش۔ فُلُوْلٌ: مف: الفَلُّ: تلوار کا دندانہ، کسی چیز کا الگ ہوجانے والا حصہ، کسی چیز کے بکھرنے والے ریزے جیسے دھاتوں کا برادہ، آگ کی چنگاریاں، شکست خوردہ (واحد وجمع کیلئے)، خالی۔

فَتُغْمَدَ حَتّٰى يُسْتَبَاحَ قَبِيْلُ	مُعَوَّدَةً اَلَّا تُسَلَّ نِصَالُهَا

⑳......

ترجمہ:

وہ اس بات کی عادی ہیں کہ بے نیام نہیں کی جاتیں کہ پھر نیام میں ڈال دی جائیں یہاں تک کہ ایک جماعت کو قتل کردیں۔

حل لغات:

مُعَوَّدَةٌ:مفع، (تفعیل) عَوَّدَ الشيءَ: عادی بنانا۔ نِصَالٌ:مف : نَصُلٌ: نیزہ اور تیر کی انی (پیکان، پھل)۔ تُغْمَد:غَمْدًا. (ض) تلوار میان میں رکھنا۔قَبِیلٌ:نسل، جماعت، پیروکار۔فی القران المجید:﴿ اِنَّهُ يَرٰاكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهُ مِنْ حَيْثُ لاَ تَرَوْنَهُمْ ﴾ (۷/۲۷)

21 ...... سَلِيْ اِنْ جَهِلْتِ النَّاسَ عَنَّا وعَنْهُم | ولَيْسَ سَوَاءً عَالِمٌ وجَهُوْلٌ

ترجمہ:

اگر تو بے خبر ہے تو لوگوں سے ہمارے اور ان کے بارے میں معلوم کر؛ کیونکہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے۔

22 ...... فَاِنَّ بَنِي الدَّيَّانِ قُطْبٌ لِقَوْمِهِم | تَدُوْرُ رَحَاهُمْ حَوْلَهُمْ وتَجُوْلُ

ترجمہ:

کیونکہ بنودیان اپنی قوم کا محور ہیں ان کی چکی ان کے ارد گرد گھومتی اور چکر کاٹتی ہے۔

مطلب:

سابقہ خوبیاں اس لئے ہیں کہ بنودیان اپنی قوم (حارث بن کعب کی اولاد) کا محور و مرکز ہیں ان کی ساری صلاحیتیں اور کارنامے ہمارے دم سے ہیں۔

حل لغات:

قُطْبٌ: محور، مرکز، مدار، دھرا (جس پر پہیا گھومتا ہے) چکی کی کیل جس پر اوپر کا پاٹ گھومتا ہے، محور کا کنارہ، ہر شے کا قوام اور اس کے اجزاء ترکیبیہ جن پر اس کا مدار ہو، نیزہ کا پھل، ایک قسم کی گھاس، سربرآوردہ، چوٹی کا آدمی، محور قوم۔ج:قُطُوبٌ واَقْطَابٌ وقِطَبَةٌ . زمین کے دو قطب ہیں ایک شمالی دوسرا جنوبی (اہل جغرافیہ کے نزدیک) تَجُوْلُ:جال فی الارضِ(ن) جَولاً : گھومنا، پھرنا، چکر لگانا، گشت لگانا۔

قال الشَمَيْذَرُ اَلْحَارِثِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شَمَيْذَر حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی اپنے چچازاد بھائیوں سے لڑائی ہوئی، اس کو اشعار کی صورت میں بیان کیا۔

1 ...... بَنِیْ عَمِّنَا لَا تَذْکُرُوْا الشِّعْرَ بَعْدَ مَا	دَفَنْتُمْ بِصَحْرَاءِ الْغُمَیْرِ الْقَوَافِیَا

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! اشعار کو صحراء غمیر میں دفن کر دینے کے بعد ان کا ذکر نہ کرو۔

مطلب:

تم تو شکست کھا کر میدان سے فرار ہوئے تھے اب کس منہ سے اشعار کہہ رہے ہو؛ کیونکہ اشعار تو کسی فخریہ کارنامے پر کہے جاتے ہیں۔

حل لغات:

تَذْکُرُوْا: ذکر الشیءَ (ن) ذِکْرًا: یاد کرنا (دل اور زبان سے) یاد رکھنا، اللہَ: اللہ کا ذکر کرنا، اس کی تعریف کرنا، نام لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاذْکُرُوْنِیْ أَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْن﴾ (۱۵۲/۲) ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آجانا یا زبان پر آنا، الناسَ: لوگوں کی غیبت کرنا، النعمةَ: نعمت پر شکر کرنا، فلانةً: کسی عورت کو پیغام نکاح دینا۔ فی الحدیث: ((اِنَّ عَلِیًّا یَذْکُرُ فَاطِمَةَ)). الشیٔ: عیب نکالنا۔ ﴿أَهٰذَا الَّذِیْ یَذْکُرُ آلِهَتَکُمْ وَهُم بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ کَافِرُوْن﴾ (۳۶/۲۱) عربی مقولہ ہے: "اُذْکُرْ مع کُلِّ نعمةٍ زوالَها". ہر نعمت کے ساتھ اس کے زوال کو بھی یاد کر۔ دَفَنْتُمْ: دفن الشیءَ (ض) دَفْناً: چھپانا، دفن کرنا، زمین میں گاڑنا۔

2 ...... فَلَسْنَا کَمَنْ کُنْتُمْ تُصِیْبُوْنَ سَلَّةً	فَنَقْبَلَ ضَیْمًا اَوْ نُحَکِّمُ قَاضِیًا

ترجمہ:

ہم اس شخص کی طرح نہیں جسے تم خفیہ طور پر تکلیف پہنچاتے تھے کہ ہم ظلم قبول کرلیں یا قاضی کو حکم بنالیں۔

حل لغات:

سلَّةً: ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْخَلَّةُ تَدعُو اِلَی السَّلَّةِ". غربت یا ضرورت چوری کا سبب بنتی ہے۔ نَقْبَلُ: الشیٔ (س) قُبُولاً: خوش دلی سے لینا، قبول کرنا، کسی چیز کو لے لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾. (۴/۲۴) الکلامَ. کلام کی تصدیق کرنا۔ نحکّم: (تفعیل)، حَکَّمَهُ: حاکم بنانا، حکم وثالث بنانا۔ ﴿حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ﴾. (۶۵/۴) قاضی: فا، ج:

قُضَاةٌ. قضى (ض) قَضَاءً: فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سنانا۔

3 ...... | فَنَرْضٰی اِذَا مَااَصْبَحَ السَّیْفُ رَاضِیًا | وَلٰکِنَّ حُکْمَ السَّیْفِ فِیْکُمْ مُسَلَّطٌ |
|---|---|

ترجمہ:

لیکن تلوار کا فیصلہ تم پر مسلط رہے گا ہم اسی وقت راضی ہوں گے جب تلوار راضی ہوگی۔

حل لغات:

مُسَلَّطٌ: مفع، (تفعیل)، سلَّطه: اختیار واقتدار دینا، حاکم بنانا، علیہ: مسلط کرنا، کسی پر قابو یافتہ بنانا، کسی کے بارے میں اختیارات دینا۔

4 ...... | بَنِیْ عَمِّنَا لَوْکَانَ اَمْرًا مُدَانِیَا | وَقَدْ سَاءَ نِیْ مَاجَرَّتِ الْحَرْبُ بَیْنَنَا |
|---|---|

ترجمہ:

تحقیق مجھے وہ چیز بری لگی جس کو جنگ ہمارے درمیان کھینچ لائی اے چچازاد بھائیو! کاش معاملہ حد سے نہ بڑھا ہوتا۔

مطلب:

جنگ سے پہلے صلح صفائی ممکن تھی، لیکن جنگ کے بعد صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، انتہائی قریبی رشتہ دار ہونے کے باوجود آپس میں دشمن بنے ہوئے ہیں، ہائے حسرت! وائے ناکامی!

حل لغات:

سَاءَ: الشیءَ (ن) سُوْءً: براہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ﴾ (۴۹/۲)، بہٖ: بدگمانی کرنا، شک کرنا۔ عربی مقولہ ہے: "سُوْءُ الظن من شدة الضِّنّ". بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔" انما ینشیء الظن السوء". جرَّ: بہٖ (ن) جَرًّا: کھینچنا، گھسیٹنا، ہانکنا، سبب بننا۔" کُلٌّ یَجُرُّ النَّارَ الی قُرصِہٖ". ہر شخص اپنی ٹکیہ کی طرف آگ کھینچتا ہے، یعنی ہر شخص اپنے نفس کے لئے خیر چاہتا ہے۔ اَلْحَرْبُ: لڑائی، جنگ (مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے) "اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ". لڑائی دھوکہ ہے۔ مُدَانِی: فا، (مفاعلة) داناهُ. کسی سے قربت حاصل کرنا، نزدیک ہونا، بین الشیئین. دو چیزوں کو ملانا۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی﴾ (۸/۵۳)

5 ...... | ظَلَمْنَا وَلٰکِنَّا اَسَأْنَا التَّقَاضِیَا | فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّا ظَلَمْنَا فَلَمْ نَکُنْ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تم کہو کہ ہم نے ظلم کیا تو ہم نے ظلم نہیں کیا، لیکن ہم نے برا تقاضا کیا۔

حل لغات:

اَسَأْنَا: (افعال)، اَسَاءَ عَلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا۔ التَّقَاضِي: مص، (تفاعل) تقاضاه الدَّيْنَ: کسی سے اپنا دیا ہوا قرض مانگنا، کسی سے اپنا قرض وصول کر لینا۔

وقال وَدَّاکُ بْنُ ثُمَيْلٍ اَلْمازِنِیُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

وداک بن ثمیل مازنی ہے۔ (بعض نسخوں میں شمیل ''ش'' سے ہے جبکہ بیروت کے نسخے میں ''ث'' سے ہے اور اسی کے مطابق یہاں لکھا گیا ہے، اور ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں ''نُمَيْل'' ہے)

اشعار کا پس منظر:

بنوشیبان ''سفوان'' نامی کنویں سے بنو مازن کا قبضہ چھڑانا چاہتے تھے؛ کیونکہ ان کا دعوی تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس وجہ سے انہوں نے بنو مازن کو دھمکیاں دینا شروع کیں ان دھمکیوں کے جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے:

①...... رُوَيْدَ بَنِیْ شَيْبَانَ بَعْضَ وَعِيْدِكُمْ	تُلاقُوْا غَدًا خَيْلِیْ عَلٰی سَفَوَانِ

ترجمہ:

اے بنو شیبان! اپنی کچھ دھمکیاں روک لو، کل سفوان (کنویں) پر میرے شہسواروں سے ملو گے۔

حل لغات:

رُوَيْد: آہستہ۔ رُوَيْدَ خَالِدٍ، ورُوَيْدًا خَالِدًا، ورويدَكَ خالدًا. خالد کو مہلت دو۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدا﴾ (٨٦/ ١٧) رُويدًا: وہ آہستہ چلا۔ الرُّوَيْد: اِرْوَاد کی تصغیر (بربناء ترخیم) تُلاقُوْا: (مفاعلة) لاقاه: ملاقات کرنا، اتفاق یا اچانک کسی سے ملنا، استقبال کرنا۔

②...... تُلاقُوْا جِيَادًا لا تَحِيْدُ عَنِ الْوَغٰی	اذا مَا غَدَتْ فِی الْمَاْزِقِ الْمُتَدَانِی

ترجمہ:

تم ایسے عمدہ گھوڑوں سے ملاقات کرو گے جو تنگ میدان جنگ میں آمنے سامنے ہوں تو جنگ سے نہیں بھاگتے۔

حل لغات:

جِيَادٌ: مف: اَلْجَوَادُ: عمدہ نسل کا گھوڑا۔ عربی مقولہ ہے: ''اِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَعْثُرُ''. اصیل گھوڑا بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے، تجربہ کار آدمی سے لغزش کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ لاتَحِيْدُ: حَيْدًا (ض) ہٹنا، کنارہ کش ہونا، غیر جانب دار ہونا۔ فی القرآن المجید: وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيْدُ. (۱۹/۵۰) اَلْوَغٰى: شور، لڑائی۔ اَلْمَأْزِقُ: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مآزق. اَلْمُتَدَانِيُ: فا (تفاعل) تدانى القومُ: باہم قریب ہونا۔

عَلَيْهَا الْكُمَاةُ الْغُرُّ مِنْ اٰلِ مَازِنٍ	لُيُوْثُ طِعَانٍ عِنْدَ كُلِّ طِعَانٍ

❸......

ترجمہ:

ان پر آل مازن کے ایسے روشن پیشانی والے مسلح بہادر ہوں گے جو ہر قسم کی نیزہ زنی کے وقت نیزہ زنی کے شیر ہیں۔

تُلاقُوْهُمْ فَتَعْرِفُوْا كَيْفَ صَبْرُهُمْ	عَلٰى مَا جَنَتْ فِيْهِمْ يَدُ الْحَدَثَانِ

❹......

ترجمہ:

تم ان سے ملو گے تو جان جاؤ گے کہ ان کا صبر ان مصائب پر جو حوادث زمانہ نے ان پر ڈھائے کیسا ہے۔

حل لغات:

فَتَعْرِفُوْا: عرف الشيءَ (ض) عِرْفَانًا: کسی حاسہ کے ذریعہ جاننا، پہچاننا، معلوم کرنا، واقف ہونا۔ فی القرآن المجید: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُون. (۹۳/۲۷) بِذَنْبِهٖ: ا قرار کرنا۔ مَن عَرَفَ نَفْسَه فقدعرف رَبَّهٗ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ جَنَتْ: جنی (ض) جِنايَةً: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ اَلْحَدَثَانُ: شب و روز۔ حَدَثَانُ الدهرِ: آفات و مصائب زمانہ۔

مَقَادِيْمُ وَصَّالُوْنَ فِي الرَّوْعِ خَطْوَهُمْ	بِكُلِّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ يَمَانٍ

❺......

ترجمہ:

وہ پیش قدمی کرنے والے ہیں اور ہر باریک دو دھاری یمنی تلوار کو اپنے قدموں کے ساتھ جنگ میں پہنچانے والے ہیں۔

حل لغات:

مَقَادِيْمُ: مف: المِقْدَامُ: بہادر۔ لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا۔ وَصَّالُوْن: مف: وَصَّالٌ: مبالغہ: وصل الى المكانِ (ض) وُصُولاً: کہیں پہنچنا۔ خَطْوٌ: مف: اَلْخَطْوَةُ: ایک قدم، دو قدموں کا درمیانی فاصلہ، چھے

قدم۔فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ. (۲/۲۰۸) ج: خُطُواتٌ وخُطَوَاتٌ وخُطًى. رَقِيقٌ: باریک، نازک ولطیف، غلام (واحد جمع سب کے لئے) ج: اَرِقَّاءُ۔اَلشَّفْرَتَين: تثنیہ ہے اَلشَّفْرَةُ کا: دھار، بلیڈ (یک رخا یا دورخا استرا یا کاٹنے کا اوزار) بال صاف کرنے کا بلیڈ، موچی کی رانپی (چمڑا کاٹنے کی کھرپی) چپٹی چھری، تلوار کی دھار، خفیہ تحریر یا باہمی طور پر متفق علیہ خفیہ رموز کے ذریعے پیغام رسانی۔ج: شِفَارٌ وشُفَرٌ۔

نوٹ:

وَصَّالُوْنَ خَطْوَهُمْ بِكُلِّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ'' اس عبارت میں قلب ہوا ہے، اصل عبارت یوں ہے ''كُلَّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ بِخَطْوِهِمْ ''(شرح مرزوقی، ج ۱، ص۷۹، بیروت)

6 ...... | إِذَا اسْتُنْجِدُوْا لَمْ يَسْأَلُوْا مَنْ دَعَاهُمْ | لِاَيَّةِ حَرْبٍ اَمْ بِاَيِّ مَكَانٍ |

ترجمہ:

جب ان سے مدد طلب کی جائے تو بلانے والے سے نہیں پوچھتے کہ کس جنگ کے لئے یا کس مقام پر۔

حل لغات:

اُسْتُنْجِدُوْا: (استفعال) اِسْتَنْجَدَ: طاقت حاصل کرنا، طاقتور ہوجانا، بہادر ہوجانا، باہمت ہوجانا، علی فلانٍ: کسی کے سامنے ڈٹ جانا، فلانًا وبہٖ: کسی سے مدد چاہنا، فریاد کرنا۔

وقال سَوَّارُبْنُ الْمُضَرَّبِ السَّعْدِی (الوافر)

شاعر کا نام:

سوار بن مضرب سعدی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

1 ...... | فَلَوْ سَأَلْتُ سَرَاةَ الْحَيِّ سَلْمٰى | عَلٰى اَنْ قَدْتَلَوَّنَ بِيْ زَمَانِيْ |

ترجمہ:

اگر سلمٰی قوم کے سرداروں سے پوچھے اسکے باوجود کہ زمانہ نے میری حالت تبدیل کردی

حل لغات:

تَلَوَّنَ: (تفعل) رنگین ہونا، رنگین بننا، فلانٌ: ایک عادت پر قائم نہ رہنا، رنگ بدلتے رہنا۔زَمَانٌ: وقت، عرصہ

زمانہ، دنیا کی پوری مدت۔ ج: اَزْمِنَة، اَزْمُنٌ۔ عربی مقولہ ہے: لِکُلِّ زَمانٍ رِجالٌ ۔ ہر زمانے کیلئے کچھ لوگ ہوتے ہیں ۔

وَاَعْدَائِیْ فَکُلٌّ قَدْ بَلَانِیْ	لَخَبَّرَهَا ذَوُوْاَحْسَابِ قَوْمِیْ ❷......

ترجمہ:

توضرور اسے بتائیں گے میری قوم کے معزز لوگ اور میرے دشمن کیونکہ ہر ایک نے مجھے آزمایا ہے۔

باطل سے ڈرنے والے اے آسماں نہیں ہم

سوبار کر چکاہے تو امتحاں ہمارا

حل لغات:

خَبَّرَ: (تفعیل) خَبَّرَهٗ بکذا: خبر دینا، علم میں لانا۔ عربی مقولہ ہے: لَیْسَ الْخَبْرُ کَالْمُعَایَنَةِ: خبر آنکھوں دیکھے کی طرح نہیں ہوتی۔ اَحْسَابٌ: مف: اَلْحَسَبُ: کسی چیز کی مقدار یا تعداد، خاندانی شرافت۔ حَسْبُکَ مِنْ غِنیً شَبْعٌ وَرِیٌّ ۔ شکم سیری اور سیرابی تیرے لیئے کافی مالداری ہے۔ یہ امرأ القیس کا مقولہ ہے مطلب یہ ہے: اتنے مال پر قناعت کرلو جو پیٹ بھرنے اور پیاس بجھانے کیلئے کافی ہو اور باقی کی سخاوت کرلو۔ بلا: ہٗ (ن) بَلْوًا: آزمانا، گرفتار مصیبت کرنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ. (۶۸/۱۷) برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ اِنّ البلاءَ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ: مصیبت بولنے کے سپرد ہے۔ سچ ہے: خاموشی ہر بلا سے بچاتی ہے۔

وَزَبُّوْنَاتِ اَشْوَسَ تَیِّحَانٍ	بِذَبِّی الذَّمَّ عَنْ حَسَبِیْ بِمَالِیْ ❸......

ترجمہ:

(اسے بتائیں گے) کہ میں اپنے حسب سے مذمت کو اپنے مال اور متکبر ہوشیار آدمی کی مدافعتوں کے ذریعہ دور کرتا ہوں۔

مطلب:

سخاوت کر کے اپنے خاندان کی عزت محفوظ رکھتا ہوں اور جنگ وجدال کا بھی ماہر ہوں۔

حل لغات:

ذَبِّیْ: مصدر مضاف بیاءِ متکلم، ذَبَّ عنهُ (ض): دفع کرنا، روکنا، ہٹانا، بچاؤ کرنا، نقصان رفع کرنا۔ اَشْوَسُ: صفت. ج: شُوْسٌ، اَشَاوِسُ. شَوِسَ (س) شَوَسًا: دلیر وجری ہونا، لمبا ہونا، مغرور ومتکبر ہونا۔ شاس فلان

شَـــوْسَـــا : ترچھی نگاہ سے دیکھنا، بڑائی اورغصہ کے باعث کن انکھیوں سے دیکھنا، آنکھ کوچھوٹا کر کے پلکیں ملا کر دیکھنا۔
تَيّحَانٌ :(بکسر الیاء وفتحھا) فضول کاموں میں مشغول رہنے والا، مصائب کا شکار رہنے والا، تیز دوڑنے والا گھوڑا، وہ گھوڑا جو چلنے میں چست اور دونوں طرف جھکتا ہو۔

❹ ...... وَاِنِّــيْ لا اَزَالُ اَخَــا حُــرُوْبٍ	اذالـم اَجْـنِ كُـنْـتُ مِجَنَّ جَـانِ

ترجمہ:

اور(اسے یہ بھی بتائیں گے) کہ میں ہمیشہ جنگجو رہا ہوں جب خود جرم نہیں کرتا تو مجرم کی ڈھال بن جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَجْنِ: جنی (ض) جِنايَةً: جرم کرنا، گناہ کرنا۔مِجَنٌّ: ڈھال، کمان، ج:مَجَانٌّ۔جَانٍ: فا۔

وقَالَ بَعْضُ بَنِيْ تَيْمِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ (الكامل)

یہ اشعار علقمہ بن شیبان کے ہیں اور یہ شاعر جاہلی اور منذر کا ہم عصر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے مقام''اوارہ'' میں متمطر (جو منذر کا بھائی نعمان کا دادا تھا) پرحملہ کر کے اسے قتل کر دیا، شاعر نے مقتول کو'' منذر'' سمجھ کر حملہ کیا تھا کیونکہ وہ خود پہنے ہوئے تھا۔شاعر اسی واقعہ کو اشعار میں بیان کر رہا ہے۔

❶ ...... ولـقد شَهِدْتُّ الْخَيْلَ يَوْمَ طِرَادِهَا	وَطَـعَـنْـتُ تَـحْـتَ كِـنَـا نَةِ الْمُتَمَطِّرِ

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں حاضر ہوا انکے حملے کے دن اور میں نے متمطر کے ترکش کے نیچے سے نیزہ مارا۔

حل لغات:

طِرَادٌ: مص (مفاعلة) طارَدَ: حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ كِنَا نَةٌ: تیر رکھنے کا چمڑے کا تھیلہ، ترکش۔ كَنَائِنُ. سرزمین مصر (مجازا)

❷ ...... نُطَـاعِنُ الْاَبْـطَـالَ عَـنْ اَبْنَـا ئِنَـا	وعَـلٰـى بَـصَـائِـرِنَـا وانْ لَّمْ نُبْصِـرِ

ترجمہ:

اور ہم بہادروں سے نیزہ زنی کرتے ہیں اپنے بچوں کی حفاظت کیلئے اس حال میں کہ ہمارے ہوش وحواس قائم

ہوتے ہیں اگر چہ ہم انجام پر نظر نہیں رکھتے۔

حل لغات:

بَـصَـائِـرُ :مف :اَلْبَصِيْرَةُ: ذکاوت،فہم وفراست،علم،نورقلب، دلیل، محافظ،عبرت، پردہ،ڈھال،تھوڑا ساخون۔

وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْخَيْلَ شُلْنَ عَلَيْكُمْ	شَوْلَ الْمَخَاضِ اَبَتْ عَلَى الْمُتَغَبِّرِ

❸......

ترجمہ:

اللہ کی قسم میں نے گھوڑوں کو تمہارے پیچھے دم اٹھا کر تیز دوڑتے ہوئے دیکھا جس طرح حاملہ اونٹنیاں دم اٹھا کر باقی ماندہ دودھ دوہنے والے پر انکار کر دیتی ہیں۔

مطلب:

شاعر دشمن کے میدانِ جنگ سے فرار ہونے کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔

حل لغات:

شُلْنَ :شال الشیءُ(ن) شَوْلا : اوپراٹھنا، کنایہ ہے تیز دوڑنے سے کیونکہ جانور جب تیز دوڑتا ہے تو دم اٹھاتا ہے۔المخاض :دردزہ۔فی القرآن المجید فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ .(۲۳/۱۹) دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں۔اَبَتْ: (ف) اِباءً: نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا۔الشیءَ: ناپسند کرنا، نہ ماننا، حقارت سے رد کرنا۔ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.(۳۲/۹) اَلْمُتَغَبِّرُ :فا، (تفعل) گردآلود ہونا، الناقةَ: اونٹنی کا بچاہوا دودھ نکالنا۔

وقَالَ قَطرِیُّ بْنُ الْفُجَاءَ ةِ (الکامل)

شاعر کانام:

قطری بن فجاء ۃ ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سرداران خوارج سے ہیں اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھے۔قطری: اس میں ''ی'' نسبت کی ہے، شہر قطر کی طرف منسوب ہے جو بحرین اور عمان کے درمیان واقع ہے۔شاعر کے والد کا نام ''فجاءۃ'' اس طرح پڑا کہ وہ یمن گئے تھے اور اچانک آ گئے تو لوگوں نے کہا'' فُجاءَ ۃ ''(اچانک) تو ان کا نام ہی'' فُجاءَ ۃ '' پڑ گیا۔

لايَرْكَنَنْ اَحَدٌ اِلَى الْاِحْجَامِ	يَوْمَ الْوَغٰى مُتَخَوِّفًا لِحِمَامِ

❶......

ترجمہ:

جنگ کے دن موت کے خوف سے کوئی بھی ہرگز پیچھے ہٹنے کی کوشش نہ کرے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنا مقصود ہے، کہ انجام کی پرواہ کئے بغیر دشمن کا مقابلہ کرو، کیونکہ ڈرنے سے تقدیر نہیں ٹلتی اور نہ ہی سوچنے سے موت مؤخر ہوسکتی ہے۔

جسے زندگی ہو پیاری، وہ یہیں سے لوٹ جائے
اس قافلے میں شامل کوئی کم ظرف نہیں ہے

حل لغات:

یَرْکَنَنْ: رکن الیه (ف) رَکْنًا: کسی کی طرف مائل ہونا اور مطمئن ہونا، دل سے لگاؤ ہونا، کسی پر بھروسہ کرنا، کسی کا سہارا لینا۔فی القرآن المجید: وَلاَ تَرْکَنُواْ إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ. (۱۱/۱۱۳) اَلْإِحْجَامُ: مص (افعال) اَحْجَمَ فلان عن الشيء: باز رہنا، ڈر کر پیچھے ہٹنا، رکنا۔ مُتَخَوِّفٌ: فا (تفعل) خوف زدہ۔ اَلْحِمامُ: فیصلہءِ موت، قسمت، موت۔ اَلْحَمامُ: مف. حَمامَةٌ: کبوتر، کہا گیا ہے کہ "حَمامَةٌ" مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس میں "تا" تانیث کی نہیں بلکہ وحدت کی ہے اور بہت دفعہ "حَمامٌ" کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے، کبوتر۔ ج: حَمَائِم. الحُمَامُ: تمام جانوروں کا بخار خصوصًا گھوڑوں کا۔

مِنْ عَنْ يَمِيْنِيْ مَرَّةً وَاَمَامِيْ	فَلَقَدْ اَرَانِيْ لِلرِّمَاحِ دَرِيَّةً ……❷

ترجمہ:

تحقیق میں نے اپنے آپ کو نیزوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا کبھی دائیں جانب سے تو کبھی آگے سے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنے کیلئے جنگ میں اپنی حالت بیان کررہا ہے، دائیں اور سامنے کی جانب کے ذکر پر اقتصار اس لئے کیا کہ جس طرح دائیں طرف سے حملہ ہوتا ہے اسی طرح بائیں طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور پیٹھ میں نیزوں کا لگنا فرار ہونے کی علامت ہے، اور یہ بہادر شہ سوار کے شایانِ شان نہیں۔

حل لغات:

اَلرِّمَاحُ: مف: الرُّمْحُ: نیزہ۔فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ

الـصَّيْـدِ تَـنَالُهُ أَيْدِيْكُمْ ورِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ .(۵/۹۴) دَرِيَّةٌ: وہ دائرہ جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے۔ اَمَـامٌ: سامنے اور موجودگی میں۔ بَلْ يُـرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَه . (۵/۷۵)

اَكْـنَـافَ سَـرْجِـيْ اَوْعِـنَـانَ لِـجَامِيْ	حَتّٰـى خَضَبْتُ بِمَا تَحَدَّرَ مِنْ دَمِيْ ......❸

ترجمه:

یہاں تک کہ میں نے اپنے بہتے ہوئے خون سے اپنی زین کے کناروں یا اپنی لگام کی رسی کو رنگ دیا۔

حل لغات:

خَـضَـبْـتُ: خضب الشيءَ (ض) خَضْبًا: رنگنا، خضاب کرنا۔ تَـحَدَّرَ: (تفعل) بھر جانا، موٹا ہو جانا، ڈھلکنا، نیچے اترنا، آنسو ڈھلکنا۔ دَمٌ: خون۔ ج: دِمَـاءٌ ،دُمَـيٌّ . سَرْجٌ: زین۔ ج: سُرُوْجٌ. عِنَانٌ: لگام کی ڈوری جسکے ذریعے جانور کو پکڑا جاتا ہے اور دو برابر کے طاق ہوتے ہیں۔ اَعِـنَّةٌ. لِـجَـامٌ: لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعہ پر بولا جانے لگا جو تسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے) ج: اَلْجِمَةٌ، لُجُوْمٌ، لُجُمٌ.

جَـذَعَ الْـبَـصِـيْـرَةِ قَـارِحَ الْإِقْدَامِ	ثُـمَّ انْصَرَفْتُ وقد اَصَبْتُ ولم اُصَبْ ......❹

ترجمه:

پھر میں واپس ہوا تحقیق میں نے قتل کیا اور میں زخمی بھی نہیں ہوا اس حال میں کہ میری بصیرت گھوڑے کے دو سالہ بچے جیسی (اور) حملہ تجربہ کار گھوڑے جیسا تھا۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں مذکور حالت کے باوجود میں اس طرح واپس لوٹا کہ میں تو دشمنوں سے اپنا مقصود حاصل کر چکا تھا لیکن وہ مجھ سے اپنا مقصد حاصل نہ کر سکے، یہ اس لئے ہوا کہ میں انتہائی تجربہ کار جنگجو ہوں۔

حل لغات:

جَـذَعٌ: من الخيل: گھوڑے کا وہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ ج: جِـذَاعٌ و جِـذْعانٌ. قارِحٌ: سم والا جانور جس کے رباعیہ سے متصل دانت کے ٹوٹنے کے بعد اس کی جگہ کچلی نکل آئی ہو۔ ج: قَـوَارِحُ وقُرَّحٌ . ہر سم والے جانور کے اوپر نیچے کے اگلے آٹھ دانتوں سے متصل چار کچلیوں میں سے ایک، پورے قد کا اونٹ، حاملہ اونٹنی، تجربہ کار۔

وقال الحُرَيْشُ بنُ هَلال القُرَيْعِيُّ (الوافر)

شاعر کاتعارف :

شاعر کا نام: نام حریش بن ہلال قریعی ہے، یہ اسلامی شاعر اور صحابی ہیں، غزوہ حنین و فتح مکہ میں شریک ہوئے تھے۔ان اشعار میں اپنی بہادری بیان کررہے ہیں۔

فائدہ:

حنین ایک وادی ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر طائف کے قریب واقع ہے، یہاں فتح مکہ کے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن وثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے اور یہ غزوہ شوال ۸ھ میں واقع ہوا، فتح مکہ مکرمۃ کیلئے ۱۰ رمضان سن ۸ھ جنوری ۶۳۰ء کو رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صل اللہ تعالی علیہ و آلہٖ وصحبہٖ وسلم مدینہ سے دس ہزار بہادروں کا لشکر ساتھ لے کر مکّہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے

❶...... شَهِدْنَ مَعَ النَّبِيِّ مُسَوَّمَاتٍ	حُنَيْنًا وَهِيَ دَامِيَةُ الْحَوَامِيْ

ترجمہ:

غزوہ حنین میں ایسے نشان زدہ گھوڑے نبی (صل اللہ تعالی علیہ و آلہٖ وصحبہٖ وسلم) کے ساتھ حاضر ہوئے جن کے سم خون آلود تھے۔

مطلب :

شاعر جنگ میں شریک ہوئے اور تیز رفتاری، تھکاوٹ اور تیر لگنے کی وجہ سے گھوڑوں کے سم خون آلود ہو چکے تھے۔

حل لغات:

مُسَوَّماتٌ: مفع، سوَّم الشيءَ: خاص نشانہ لگانا، عمدہ گھوڑوں کو بطور علامت خاص نشان لگاتے تھے جس سے وہ دور سے پہچان لیئے جاتے تھے فی القرآن المجید: وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ. (۳/۱۴) اَلنَّبِيُّ: اللہ تعالی کی طرف سے خبر دینے والا پیغمبر یعنی خدا تعالی کا وہ مخصوص و معصوم بندہ جو انسانوں کی ہدایت کیلئے مامور ہو اور خدا کے احکام ان تک پہنچائے۔يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ. (۹/۶۶) ہمزہ کو یا سے بدل کر ادغام کے ساتھ "نَبِيٌّ" بھی کہا جاتا ہے ج: اَنْبِيَاءُ و اَنْبَاءٌ و نُبَاءٌ. اونچی اور محدب: (بیچ میں سے اٹھی ہوئی) جگہ، واضح نشانات والا راستہ۔دَامِيَةٌ: خون آلود،

خون چکاں۔ مَعْرِکَۃٌ دَامِيَۃٌ: خونی لڑائی، زبردست خون خرابہ۔ اَلْحَوَامِیُ: مف: الحامِیَۃ: محافظ دستہ جو جنگ میں اپنے لوگوں یا شہر کی حفاظت پر معمور ہو، پہرے دار جو جنگ میں اپنے لوگوں کی حفاظت کرے، یہاں مراد وہ لوہا ہے جو گھوڑے کے سم کی حفاظت کے لئے لگایا جاتا ہے۔ حمی مِنَ الناسِ (ض) حِمَايَۃً: لوگوں سے کوئی چیز روکنا یا بچانا. حمی النارُ (س) حَمْيًا: آگ کا بہت زیادہ گرم ہونا۔ نَارٌ حَامِيَۃٌ.(۱۰۱/۱۱)

2 ......

وَوَقْعَۃَ خَالِدٍ شَہِدَتْ وَحَکَّتْ	سَنَابِکَھَا عَلَى الْبَلَدِ الْحَرَامِ

ترجمہ:

اور خالد بن ولید کے واقعہ میں حاضر ہوئے اور انکے سموں نے مکہ مکرمہ (کی زمین) کو روندھا

مطلب :

وہ گھوڑے فتح مکہ میں شریک ہوئے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی، اس واقعہ کو خالد بن ولید بن مغیرہ سے اس لئے منسوب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ کو گھڑ سواروں کا امیر مقرر فرمایا تھا، کو خندمۃ پر حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ کا قریش سے آمنا سامنا ہو، ان سے جہاد کر انہیں بھگا دیا۔ شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میں نے کثرت سے جنگوں میں شرکت کی ہے اور مصائب وآلام جھیلنے کا خوگر ہوں۔

حل لغات:

وَقْعَۃٌ : قیامت، آفت زمانہ، تصادم، پے در پے حملہ، لگا تار لڑائی، رجُلٌ واقِعَۃٌ: بہادر آدمی، ہر رونما ہونے والی چیز، حادثہ، واقعہ۔ حَکَّتْ: حکَّ الشيءَ بالشيءِ و على الشيءِ(ن) حَکًّا: رگڑنا، گھسنا، کھرچنا۔ عربی مقولہ ہے: ماحکَّ جِلْدَکَ مِثْلُ ظُفْرِکَ: تیری کھال کو تیرے اپنے ناخن کی طرح کوئی چیز نہیں کھجلائے گی یعنی تم اپنی ضرورت کو آپ اچھی طرح پوری کر سکتے ہو۔ سَنَابِکُ: مف: اَلسُّنْبُکُ: چوپائے کے پیر کا کنارہ، کھر، ہر شئی کا اول حصہ آخری حصہ۔

3 ......

نُعَرِّضُ لِلسُّيُوفِ اِذَا الْتَقَيْنَا	وُجُوْهًا لَا تُعَرَّضُ لِلّطَامِ

ترجمہ:

جب ہم لڑائی کرتے ہیں تو تلواروں کے لئے ایسے چہرے پیش کرتے ہیں جو طمانچوں کیلئے پیش نہیں کئے جاتے۔

حل لغات:

نُعَرِّضُ : (تفعیل) عَرَّضَ : پیش کرنا۔ عربی مقولہ ہے: عَرِّضْ للکَرِیمِ ولا تُباحِثْ: شریف سے اشارہ، کنایہ

سے کہو صاف مت کہو۔ ''اِذَا الْتَقَيْنَا وُجُوْهًا لَا''ابو علی احمد مرزوقی کے نسخہ میں''بِكُلِّ ثَغْرٍ خُدُوْدًا ما'' ہے۔
اَللِّطَامُ: مص: ایک دوسرے کو تھپڑ مارنا۔

4 ...... وَلَسْتُ بِخَالِعٍ عَنِّیْ ثِیَابِیْ	اِذَا هَرَّ الْكُمَاةُ وَلَا اُرَامِیْ

ترجمہ:
اور جب بہادر (جنگ کو) ناپسند کرتے ہیں تو اس وقت بھی میں اپنا اسلحہ نہیں اتارتا اور نہ ہی (دور سے) تیراندازی کرتا ہوں۔

مطلب:
جس وقت بڑے بڑے بہادر جنگ میں جانے سے گھبرا جاتے ہیں تو ایسے ہولناک وقت میں بھی میں مسلح ہو کر جنگ میں گھس جاتا ہوں اور بزدلوں کی طرح دور سے تیراندازی نہیں کرتا بلکہ دشمن کے سامنے سینہ تان کر شمشیر کے جواہر دکھاتا ہوں، اس کی تائید آئندہ شعر کر رہا ہے۔

حل لغات:
خَالِعٌ: فا، خلع الشیءَ (ف) خَلْعًا: اتارنا، نکالنا، کھینچنا۔ فی القرآن المجید: اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی. (۱۲/۲۰) هَرَّ: (ن) هَرًّا: ناپسند کرنا۔

5 ...... وَلٰكِنِّیْ یَجُوْلُ الْمُهْرُ تَحْتِیْ	اِلَی الْغَارَاتِ بِالْعَضْبِ الْحُسَامِ

ترجمہ:
لیکن میری سواری کا نوعمر گھوڑا جنگوں میں کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جاتا ہے۔

حل لغات:
یَجُوْلُ: جال (ن) جَوْلًا: ابھرنا، بلند ہونا۔ فی الارض: گھومنا، پھرنا۔ من جَالَ نَالَ: جو گھومتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ عربی مقولہ ہے: جَوْلَةُ الْبَاطِلِ ساعَةٌ وجولةُ الحقِّ اِلٰی قِیامِ السَّاعَةِ: باطل کا زمانہ ایک گھڑی ہوتا ہے اور حق کا زمانہ قیامت تک ہے، اَلْمُهْرُ: گھوڑے یا پالتو خچر وغیرہ کا بچہ ج: اَمْهَارٌ، مَهَارٌ، مِهَارَةٌ. اَلْعَضْبُ: تیز تلوار یا زبان۔ اَلْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حُسَامُ السَّیْفِ: تلوار کی دھار۔ حَسَمَهٗ (ض) حَسْمًا: جڑ سے کاٹنا۔ خلیل نے کہا ''تلوار'' کو ''حسام'' اس لیئے کہتے ہیں کہ یہ بھی دشمن کے برے ارادے کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

وقالَ ابْنُ زَيَّابَةَ التَّيْمِيُّ (السريع)

❶ ......
نُبِّئْتُ عَمْرًوا غَارِزًا رَاْسَهٗ	فِيْ سِنَةٍ يُوْعِدُ اَخْوَالَهٗ

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ عمرو اونگھ میں اپنا سر ڈال کر (یعنی غافل ہوکر) اپنے ماموؤں کو دھمکی دے رہا ہے۔

مطلب:

وہ انجام سے بے خبر ہوکر دھمکیاں دے رہا ہے، یہاں غفلت کو اونگھ سے تشبیہ دی ہے نیند سے نہیں دی اور یہ بہت ہی عمدہ تشبیہ اور ابلغ تعریض ہے کیونکہ اونگھ میں آدمی بالکل بے خبر اور غافل نہیں ہوتا جب کہ نیند میں غافل ہوجاتا ہے، نیند اور اونگھ میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْم. (۲/۲۵۵) عمرو اگرچہ سمجھ دار ہے لیکن دور اندیش نہیں ہے۔

حل لغات:

نُبِّئْتُ: نَبَّأَهُ الْخَبَرَ بِا لْخبرِ: خبر دینا، خبر یا واقعہ تفصیل سے بتانا، خبردار کرنا، یہ ان افعال میں سے ہے جو متعدی بہ سہ مفاعیل ہوتے ہیں۔ غَارِزٌ: فا، غرز الشیءَ فی الشیءِ (ض) غَرْزًا: داخل کرنا، گاڑھنا، چبھونا۔ سِنَةٌ: اونگھ، غفلت۔ یُوْعِدُ: (افعال) اَوْعَدَ فلانًا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ اَخْوَالٌ: مف: اَلْخالُ: ماموں۔

❷ ......
وتِلْكَ مِنْهُ غَيْرُ مَامُوْنَةٍ	اَنْ يَّفْعَلَ الشَّيْءَ اِذَا قَالَهٗ

ترجمہ:

اور یہ دھمکی اس سے متوقع ہے کیونکہ وہ جو کہتا ہے کرکے دکھاتا ہے۔

مطلب:

شاعر اپنے بھانجے پر طنز کر رہا ہے، یہ منہ اور مسور کی دال، یعنی وہ ایسا نہیں کرسکتا۔

❸ ......
اَلرُّمْحُ لَا اَمْلَأُ كَفِّيْ بِهٖ	وَاللِّبْدُ لَا اَتْبَعُ تَزْوَالَهٗ

ترجمہ:

میں نیزے سے اپنی ہتھیلی نہیں بھرتا اور نمدے کے گرنے سے نہیں گرتا۔

مطلب:

ناتجربہ کار شخص نیزے کولاٹھی کی طرح پکڑتا ہے،شاعر ناتجربہ کارنہیں اسے نیزہ پکڑنے اوراس کا وار کرنے کا بہت ہی تجربہ ہےاورنمدہ کے گرنے سے ناتجربہ کارسوار گرپڑتا ہے۔

حل لغات:

اَمْلأ:ملأالشیءَ(ف) مَلْأً: بھرنا،پرکرنا۔في القرآن المجيد: فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الأَرْضِ ذَهَباً وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُولَـئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ .(۹۱/۳) كَفٌّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کااندرونی حصہ۔ كف عن الامر(ن) كفًّا: رکنا،بازآنا۔ فلانًا عن الامر: روکنا۔وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم .(۲۴/۴۸) اَللِّبْدُ. نمدہ، بنی ہوئی اون یابال،وہ اونی کپڑا جوگھوڑے کی زین کے نیچے رکھا جاتا ہے،بچھانے کاایک فرش۔ج:اَلْبَادُوْلُبُوْدٌ. لااتبع:تبع(س)تَبَعًا: پیچھے چلنا،ساتھ چلنا،کسی کے بعد آنا۔تزواله:مص:لَيْسَ لِسُلْطَانِ الْعِلْمِ زَوَالٌ: بادشاہِ علم کوزوال نہیں۔

4		
	وَالدِّرْعُ لاأَبْغِيْ بِهَا ثَرْوَةً	كُلُّ امْرِءٍ مُسْتَوْدِعٌ مَالَهُ

ترجمہ:

میں زرہ کے بدلے مال حاصل نہیں کرتاہرشخص اپنامال محفوظ کرتا ہے۔

مطلب:

میں اپنااسلحہ نہیں بیچتا بلکہ محفوظ کرکے رکھتا ہوں کیونکہ یہ میراقیمتی سرمایہ ہےاورسب لوگ اپناسرمایہ محفوظ رکھتے ہیں۔

حل لغات:

اَلدِّرْعُ : زرہ،مؤنث ہےکبھی مذکربھی استعمال ہوتا ہے۔ج:دُرُوْعٌ. اَبْغِيْ:بغی الشیءَ(ض) بَغْيًا: طلب کرنا۔الرجلُ: حق سے ہٹ جانا،عليه:ظلم وتعدی کرنا،ناقص واوی بغی الشیءَ(ن) بَغْوًا: سے معنی ہوگا، کسی چیز کوغور سے دیکھنا،عليه: ظلم وزیادتی کرنا۔ثَرْوَةٌ:مال کی زیادتی یاقوم کی کثرت۔مُسْتَوْدِعٌ :کسی کے پاس مال بطور امانت رکھنا۔

5		
	اِنَّكَ يَا عَمْرُو وَتَرْكَ النَّدٰى	كَالْعَبْدِاِذْ قَيَّدَاَجْمَالَهُ

ترجمہ:

اے عمر بے شک توسخاوت چھوڑکرغلام کی طرح ہوگیا جب وہ اپنے اونٹ باندھ لے۔

مطلب:

صاحبِ ثروت اگر اپنی جان یا دوسروں پر سخاوت نہ کرے تو اس کے مال کا کوئی فائدہ نہیں جس طرح باندھے ہوئے اونٹوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

حل لغات:

اَلنَّدٰی: بارش، گھاس، شبنم، ترمٹی، خوشبو، انتہا، فیاضی، فضل وبھلائی، چربی۔ ج: اَنْدَاء و اَنْدِيَةٌ. اَلْعَبْدُ: غلام، بندہ۔ فی القرآن المجید: قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ. (۵۳/۳۹) ج: عُبُدٌ وعِبَادٌ و عُبُدٌ. عربی مقولہ ہے: عَبْدٌ وَ سُوِّمَ: غلام اور بے مہار یعنی کمینہ اور بے لگام۔ قَيَّدَهٗ: (تفعیل) پاؤں میں بیڑی ڈالنا، جانے سے روک دینا۔ اَجْمَالٌ: مف: جَمَلٌ: اونٹ۔ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ الْمُجْرِمِيْنَ. (۷/۴۰)

6 ...... | اَلَيْتُ لا اَدْفِنُ قَتْلاكُمْ | فَدَخِّنُوا الْمَرْءَ وسِرْبَالَهٗ |

ترجمہ:

میں نے قسم کھائی ہے کہ تمہارے مقتولین کو دفن نہیں کروں گا تو مرد اور اس کے لباس کو دھونی دو۔

مطلب:

میں تمہارے مقتولوں کو تمہارے سپرد نہیں کروں گا کہ تم رسوائی سے بچنے کیلئے انہیں دفن کردو، ہاں انہیں جلد خوشبو لگاؤ تاکہ فضا میں آلودگی پیدا نہ ہو۔

حل لغات:

اَلَيْتُ: (افعال) اِيلاءً: قسم کھانا۔ فی القرآن المجید: لِّلَّذِيْنَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآؤُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ. (۲/۲۲۶) قَتْلا: مف: قَتِيْلٌ: مقتول۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِيْ الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَى بِالْأُنثَى. (۲/۱۷۸) عربی مقولہ ہے: مَقْتَلُ رَجُلٍ بَيْنَ فَكَّيْهِ: آدمی کی قتل گاہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔ دَخِّنُوا: (تفعیل) دخَّنَ الشيءَ: دھونی دینا۔ اَلْمَرْءُ: اَلْمِرْءُ اَلْمُرْءُ: مرد، آدمی۔ ج: رِجَالٌ (غیر لفظ سے) كُلُّ امْرِءٍ فِي مَايُرْمٰى بِهٖ۔ ہر شخص میں کوئی ایسی بات ہے جس کی اس پر تہمت لگائی جاسکے۔

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هُمَام (السريع)

شاعر کانام:

حارث بن ہمام بن مرہ ہے یہ ابن زیابہ کا والد ہے یعنی زیابہ، حارث ہی ہے (بیروت کے نسخے میں ایسا ہی ہے) یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶...... | اَیَــا ابُــنَ زَیَّــابَةَ اِنْ تَــلْــقَــنِــیْ | لا تَــلْــقَــنِــیْ فِی الْــنَعَــمِ الْعَــازِبِ |
|---|---|

ترجمہ:

اے ابن زیابہ اگر تو مجھ سے ملے تو گھر سے دور چرنے والے اونٹوں میں نہیں ملے گا۔

مطلب:

شاعر ابن زیابہ پر طنز کر رہا ہے کہ میں تیری طرح اونٹوں کا چرواہا نہیں بلکہ تجربہ کار شہ سوار ہوں اس لئے تو مجھے اونٹوں میں نہیں بلکہ گھوڑوں میں پائے گا۔

حل لغات:

اَلــنَّــعَــمُ : جانوروں پر مشتمل مال ودولت، چوپایہ، بطور خاص اونٹ، یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح آتا ہے لیکن زیادہ تر مذکر ہی استعمال ہوتا ہے، یہ مفرد کی صورت میں اکثر اونٹوں کیلئے آتا ہے اور جب جمع ہو تو ازواج ثمانیہ (بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے نر مادہ) مراد ہوتے ہیں۔ (شرح دیوان الحماسة ،لمرزوقی،دار الکتب العلمية بیروت) ج: اَنْعَامٌ،اَنَاعِیم. فی القرآنالمجید: وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشاً كُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ. (۱۴۲/۶) اَلْعَازِبُ:فا.عزب(ن،ض) الشیءُ عُزُوْبا: دور ہونا، پوشیدہ ہونا۔

❷...... | وتَــلْــقَــنِــیْ یَشْتَــدُّبِــیْ اَجُــرَدٌ | مُسْتَــقْــدِمُ الْبِــرْکَةِ کَــالــرَّاکِــبِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور تو اس حال میں مجھ سے ملے گا کہ کم بالوں والا، اپنے سوار کی طرح ابھرے ہوئے سینے والا گھوڑا مجھے تیزی سے لے جا رہا ہوگا۔

مطلب:

گھڑ سواری میری فطرت ثانیہ بن چکی ہے، میں ایسے عمدہ گھوڑے کا سوار ہوں جس کا سینہ دیگر گھوڑوں کی طرح

سواری کی حالت میں جھکتا نہیں بلکہ اس کے شہسوار کی طرح ابھرا ہوا ہوتا ہے۔

حل لغات:

یَشْتَدُّ: (افتعال) اشتد: طاقتور ہونا، مضبوط ہونا، سخت ہونا. فی السَّیْرِ: تیز دوڑنا۔ عربی مقولہ ہے: عندَ الشَّدائِدِ تُعرَفُ الاِخوانُ: مصیبتوں کے وقت بھائی پہچانے جاتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: عندَ الشَّدائِدِ تَذهَبُ الاَحْقادُ: مصیبتوں کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔ اَجْرَدُ: بے نبات زمین، گنجا آدمی، چھوٹے بالوں والا گھوڑا، دوڑنے والا گھوڑا۔ ج: اَجَارِدُ و جُرْدٌ. اَجْرَدُ مِنْ صَخْرَةٍ. چٹان سے زیادہ صاف، یعنی جسے کوئی بات اثر نہ کرے۔ مُسْتَقْدِمٌ: فا، (استفعال) استقدم: بہت اقدام کرنا، القومَ: آگے بڑھ جانا، سبقت لے جانا، فلان مستقدم الَیَّ: فلاں میرے خلاف دشمنی کا رجحان رکھتا ہے، البِرْکَةُ: اونٹ کے بیٹھنے کی ہیئت، پانی جمع ہونے کی جگہ، حوض. ج: بِرَکٌ. البَرْکُ: سینہ، اونٹ کا زمین سے ملا ہوا سینہ، اونٹوں کا گلہ۔ مُسْتَقْدِمُ البِرْکَةِ: بڑے اور چوڑے سینے والا۔

فَاَجَابَهُ ابْنُ زَيَّابَةَ عَلٰى وَزْنِهَا (السريع)

❶...... يَا لَهْفَ زَيَّابَةَ لِلْحَارِثِ | اَلصَّابِحِ فَالْغَانِمِ فَالْآئِبِ

ترجمہ:

اے لوگو! حارث کی وجہ سے (ابن) زیابہ کے سخت افسوس کرنے کو ذرا دیکھو جو صبح کے وقت آیا لوٹ مار کر کے واپس چلا گیا۔

حل لغات:

زیابہ: سے مراد ابن زیابہ ہے۔ اَلصَّابِحُ: فا: صبحه(ف) صَبْحا: کسی کے پاس صبح کے وقت آنا. اَلْغَانِمُ: فا: مالِ غنیمت پانے والا، فائدہ اٹھانے والا۔ الآئب: فا: آب اليه(ن) اَوْبًا: لوٹنا، آب الی اللّٰه. توبہ کرنا۔

❷...... وَاللّٰهِ لَوْ لَاقَيْتُهُ خَالِيًا | لَآبَ سَيْفَانَا مَعَ الْغَالِبِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم اگر میں اس سے تنہائی میں ملتا تو ہماری تلواریں غالب آنے والے کے ساتھ لوٹتیں۔

مطلب:

اگر مجھے وہ تنہائی میں ملتا تو میں اسے قتل کرتا یا وہ مجھے قتل کرتا پھر سارا سامان قاتل لے جاتا۔ ''سیفین'' کا ذکر ان کی عظمت و رفعت کی وجہ سے کیا، مراد سارا سامان ہے۔

حل لغات:

خَــالَ: فــا: خــلابــه ومعــه والیــه(ن) خَلْـوَةً: کسی سے تنہائی میں ملاقات کرنا، اکٹھا ہونا۔ خلا المکانُ(ن) خُلُوًّا: خالی ہونا۔ عربی مقولہ ہے: لا یَخْلُو المرءُ مِن وَدُوْد یَمْدَحُ وعَدُوّ یَقْدَحُ. کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو کسی تعریف کرنے والے دوست اور برائی کرنے والے دشمن سے خالی ہو۔ اَلْغَالِبُ: فا: غلبهٗ وعلیه (ض) غَلْبًا: غالب ہونا، زیر کرنا، فتح پانا، کسی پر اقتدار حاصل کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اِذا لم تَغْلِبْ فَاخْلِبْ ۔ غالب نہ آسکے تو حسن تدبیر سے کام کر۔ مَن غالَبَ الایّام غُلِبَ: جو زمانہ پر غالب آنے کی کوشش کرے گا وہ مغلوب ہوگا۔

❶...... اَنَــا ابْــنُ زَیَّــابَةَ اِنْ تَـدْعُـنِـیْ	آتِکَ وَالــظَّــنُ عَـلَــی الْـکَــاذِبِ

ترجمہ:

میں ابن زیابہ ہوں اگر تو مجھے (مقابلہ کے لئے) بلائے تو تیرے پاس آؤں گا اور بدگمانی کا وبال جھوٹے پر ہے۔

مطلب:

یہاں ابن زیابہ کا حقیقی معنی مراد نہیں کیونکہ اس کا زیابہ کا بیٹا ہونا تو ظاہر ہے، بلکہ مجازی معنی مراد ہے کہ میں قوت وشجاعت میں مشہور ہوں، اگر تو لڑائی کیلئے مجھے بلائے گا تو میں بلاتردد آؤں گا اور تیرا گمان جھوٹا ثابت ہوگا۔

وقال الْاَشتَرُالنَّخَعِیُّ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: مالک بن حارث بن عبد یغوث نخعی ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں۔ اور بڑے بڑے بہادروں کے امیر اور اپنی قوم کے سردار تھے، جنگ یرموک میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضایع ہوگئی تھی، جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے ان اشعار میں اسے بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ:

جنگ صفین: حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے ہی کوفہ پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے شامی لشکر انکے ساتھ تھا ادھر حضرت علی کوفہ سے نکلے ماہ صفر ۳۷ہجری میں صفوان کے مقام پر دونوں میں کئی روز تک خوب جنگ ہوئی آخر حضرت عمرو بن عاص کی سوچ اور فکر کے مطابق شامیوں نے نیزوں پر قرآن شریف بلند کر لئے چنانچہ یہ صورت حال دیکھ کر لوگوں نے جنگ میں اپنے ہاتھوں کو روک لیا پھر دونوں طرف سے صلح کے لئے ایک ایک آدمی کو حکم بنایا گیا حضرت عمرو بن عاص حضرت امیر معاویہ کی طرف سے حکم تھے جب کہ حضرت ابو موسی اشعری

حضرت علی کے نمائندہ تھے دونوں نمائندوں میں ایک معاہدہ طے پایا کہ اگلے سال اصلاح امت کے لئے ازراح کے مقام پر اکٹھے ہوکر بات چیت کی جائے گی اس معاہدہ کے بعد حضرت امیر معاویہ اپنے لشکر سمیت شام کی طرف جب کہ حضرت علی اپنے لشکر کولیکر کوفہ چلے گئے۔(تاریخ الخلفاء ۲۵۳ ناشر ضیاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی)

❶...... | بَقَّيْتُ وَفْرِیْ وَانْحَرَفْتُ عَنِ الْعُلٰی | وَلَقِيْتُ اَضْيَافِیْ بِوَجْهٍ عَبُوْسٍ |
|---|---|

ترجمہ:

میں اپنا مال کثیر باقی رکھوں اور عادات کریمہ سے پہلوتہی کروں اور اپنے مہمانوں سے ترش روئی سے ملوں۔

مطلب:

شاعران اشعار میں خودکو بددعادے رہاہے کہ اگر میں آئندہ شعر میں مذکورعمل نہ کروں تو مجھ میں یہ تمام برائیاں پید اہوں۔یہ شعر جواب شرط ہے۔

حل لغات:

بَقَّيْتُ:(تفعیل)التبقية: ثابت کرنا، باقی رکھنا.وَفْرٌ:مص(ض): له المال: زیادہ کرنا،پورا کرنا۔ عِرضَ فلان: عزت کی حفاظت کرنا اور گالی نہ دینا. اِنْحَرَفْتُ:(انفعال)اِنْحَرَفَ: ٹیڑھا ہوجانا،اصل سے ہٹ جانا،منحرف ہونا۔ مزاجه: طبیعت کااعتدال سے ہٹنا،طبیعت خراب ہوجانا، الی فلان: کسی کی طرف مائل ہونا، عن فلان: الگ اور بےتعلق ہونا۔اَلْعُلٰی:بلندی، شرافت۔ اَضْيَافٌ:وضُيُوْفٌ و ضِيَافٌ وضَيْفَان واَضائِفُ.مف:اَلضَّيْفُ: مہمان(واحدوجمع) فی القرآن المجید: هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْن .(۵۱/۲۴) عُبُوس:مص: کسی کے تیور چڑھنا،پیشانی پر بل پڑنا،شکن آلود ہونا،ترش رو ہونا،منہ بگاڑنا.ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَر .(۷۴/۲۲)

❷...... | اِنْ لَّمْ اَشُنَّ عَلَى ابْنِ حَرْبٍ غارَةً | لَمْ تَخْلُ يَوْمًا مِنْ نِهَابِ نُفُوْسٍ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر میں ابن حرب پر ایسی غارت گری والا حملہ نہ کروں جو کسی دن جانوں کے لوٹنے سے خالی نہ ہو۔

نوٹ:

شاعر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے سپاہی تھے اور حضرت امیر معاویہ بن حرب رضی اللہ تعالی عنہ کے لشکر سے لڑرہے تھے۔یہ شعر شرط ہے۔

حل لغات:

اَشُنُّ:(ن) شَنّاً الغارةَ عليهم: چاروں طرف لوٹ ڈالنا۔نهاب:مف: نَهْب (ف،ن،س) الغنيمة: مالِ غنیمت لوٹنا۔کہا جاتا ہے. هذا زمانُ النَهْبِ. یہ لوٹ کا وقت ہے.غَنِيْمت. ہر وہ چیز جو لوٹی جائے۔

❸...... | خَيْلًا كَـأَمْثَـالِ السَّعَالِيْ شُزَّبًا | تَـعْـدُوْ بِبِيْـضٍ فِـي الْـكَـرِيْهَةِ شُوْسٍ |
|---|---|

(وہ غارت گری) ایسے گھوڑوں کے ساتھ ہوگی جو جنوں کی طرح دبلے پتلے ہیں جنگ میں ترچھی نظر سے دیکھنے والے متکبر سرداروں کو تیزی سے لے جاتے ہیں۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے گھوڑوں کو دبلے پن اور سبک رفتاری میں جنوں سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

اَلسَّـعَـالِيْ: وسِعْلِيَات. مف:اَلسِّعْلاءُ والسِّعْلاةُ وسِعْلىٰ: بھوتنی یا بھوت۔ شُزَّبٌ:مف:اَلشَّازِبُ: دبلا،سوکھا،کھردرا۔ شزب الحيوانُ (ن) شُزَّبًا: دبلا ہونا،سوکھا ہوا ہونا۔ تعدو:(ن) عَدْواً:دوڑنا۔

❹...... | حَـمِـيَ الْـحَدِيْـدُ عَـلَيْهِمْ فَكَـأَنَّـهُ | وَمَـضَـانُ بَــرْقٍ اَوْ شُعَـاعُ شُـمُوْسٍ |
|---|---|

ترجمہ:

لوہا ان پر گرم ہوا تو ایسا لگتا ہے کہ وہ بجلی کی چمک ہے یا سورج کی کرن۔

مطلب:

میدانِ جنگ میں زیادہ دیر تک ثابت قدم رہنے کی وجہ سے لوہے کی زرہیں اور خود گرمی کی شدت کی وجہ سے گرم ہو کر چمکنے لگے تو شاعر نے ان کی چمک کو بجلی کی چمک یا سورج کی شعاع سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

حَـمِيَ:(س) حمياً النارُ: آگ کا بہت تیز گرم ہو جانا۔ عليه: کسی پر سخت ناراض ہونا۔الحديد: لوہا، لوہے کی سلاخ۔وَأَنْـزَلْـنَـا الْـحَـدِيْـدَ فِيْـهِ بَـأْسٌ شَدِيْدٌ وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ. (۵۷/۲۵) ج:حدائد. تیز۔ ومضان:مص ومض(ض).برْقٌ: بجلی کا ہلکے سے چمکنا۔برق:مص(ن) بَرْقاًوبَرِيْقاً: بجلی کا چمکنا،آسمان یا بادل میں بجلی چمکنا، چمکنا، جھلملانا۔يَـكَــادُ الْـبَـرْقُ يَـخْـطَفُ أَبْـصَـارَهُـمْ (۲/۲۰) شُـعَـاعٌ:سورج کی کرن۔ج: اَشِـعَّةٌ وشُـعُـعٌ وشِعَاعٌ.شُمُوْسٌ:مص.شمس اليومُ ونحوُه(ن) شُمُوساً: دن کا دھوپ والا ہونا یا تیز دھوپ والا ہونا،روشن ہونا۔

وقال مَعْدَانُ بْنُ جوَّاسٍ اَلْكِنْدِیُ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: معدان بن جوّاس کندی ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے ہیں، پہلے عیسائی تھے پھر دولتِ اسلام سے مشرف ہوکر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

نوٹ:

یہ اشعار اس میں باب میں اس لئے ذکر کئے کہ لفظاً و معنیً ''سختی اور شدت'' پر مشتمل ہیں۔

❶...... اِنْ كَـا نَ مَـا بُـلِّـغْـتَ عَنِّیْ فَلامَنِیْ	صَـدِيْـقِـیْ وشَـلَّـتْ مِنْ يَـدَیَّ الْاَنَـامِلِ

ترجمہ:

اگر وہ بات سچی ہو جو میرے بارے میں تجھے پہنچائی گئی تو میرا دوست مجھے ملامت کرے اور میرے ہاتھ بے کار ہوں۔

حل لغات:

بُلِّغْتَ: فلانًا الشیء: کسی کو خبر پہنچانا۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ. (۵/۶۷) لَامَ: لامه علی كذا (ن) لومًا: کسی کو ملامت کرنا۔ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ. (۵/۵۴) آڑے ہاتھوں لینا۔ شَلَّتْ: شَلَّ الْعضوُ (ف) شللاً: عضو کا شل ہوجانا، سوکھ کر بے حرکت ہوجانا، مفلوج ہوجانا۔ اَلْاَنَامِل: مف: اَلْاُنْمُلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا جوڑ، انگلی کا پور، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ۔ انگلی۔ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ. (۳/۱۱۹)

❷...... وكَـفَّـنْـتُ وَحْـدِیْ مُنْذِرًا فِیْ رِدَائِهٖ	وصَـادَفَ حُـوْطًـا مِـنْ اَعَـادِیَّ قَـاتِـلُ

اور میں اکیلا اپنے بھائی منذر کو اس کی چادر میں کفن دوں اور میرے بیٹے حوط کو میرے دشمنوں میں سے کوئی قاتل اچانک ملے۔

حل لغات:

كَفَّنْتُ: (تفعیل) كفّن الميةَ: کفن دینا۔ رداء: چادر، کپڑوں کے اوپر پہنے جانیوالی چیز جیسے جبہ وغیرہ، نصفِ اعلی کو ڈھانپنے والا کپڑا، موتیوں کا ہار۔ ج: اَردِيَةٌ. صَادَفَ: ۂ: سامنے آجانا، اتفاقاً یا اچانک ملنا۔

وقال عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ (الطويل)

شاعر کانام:

عامر بن طفیل بن جعفر بن کلاب العامری ہے (متوفی ۱۱ھ/۶۳۲ء) یہ جاہلی شاعر ہے، زمانۂ اسلام پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

❶...... طُلِّقْتِ اِنْ لَّمْ تَسْأَلِيْ اَيُّ فَارِسٍ	حَلِيْلُكِ اِذْ لَاقٰى صُدَاءً وَخَثْعَمَا

ترجمہ:

اگر تو لوگوں سے معلوم نہ کرے کہ تیرا خاوند کیسا شہسوار ہے جب اس نے قبیلہ صداء اور خثعم سے جنگ کی تو تجھے طلاق ہے۔

حل لغات:

طُلِّقْتِ: (تفعیل) طَلَّقَ الْمَرْءَ ةَ: عورت کو طلاق دینا۔ فی القرآن المجید: فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَه. (۲/۲۳۰) حلیل: حليل الرجلِ: بیوی۔ حليل المرءةِ: خاوند۔

❶...... اَكُرُّ عَلَيْهِمْ دَعْلَجًا وَلَبَانَهُ	اِذَامَا اشْتَكٰى وَقْعَ الرِّمَاحِ تَحَمْحَمَا

ترجمہ:

میں ان پر دعلج گھوڑے اور اس کے سینے سے بار بار حملہ کر رہا تھا، جب وہ کثرت سے لگنے والے نیزوں کی شکایت کرتا تو ہنہناتا۔

حل لغات:

اَكُرُّ: كَرَّ(ن) فلانٌ كُرُوْرًا: لوٹنا۔ لَوْ أَنَّ لِيْ كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِيْن. (۳۹/۵۸) الشيءَ: لوٹانا، على العدو: دشمن پر حملہ کرنا، عنه: پلٹنا۔ دَعْلَجٌ: گھوڑے کا نام ہے۔ لَبَانٌ: دونوں شانوں کے درمیان سینے کا حصہ، جب گھوڑے کا ذکر کیا تو سینے کا ذکر بھی ہو گیا پھر اسے علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ اس کی رفعتِ شان کا اظہار ہے جس طرح قرآن عظیم میں ہے: مَن كَانَ عَدُوّاً لِّلّٰهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْن. (۲/۹۸) اَللِّبَانُ: رضاعت۔ اِشْتَكٰى: شکایت کرنا، شاکی ہونا۔ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللَّهِ. (۵۸/۱) بیمار ہونا، مشکیزہ بنانا، اليه: کسی سے فریاد کرنا، ایسے شخص سے اپنے درد و غم کی شکایت کرنا جو اسے دور کر سکے۔ تَحَمْحَمَ: الفرسُ: ہنہنانا، الشيءُ: سیاہ ہونا۔

وقال زُفَرُبْنُ الْحَارِثِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: زفر بن حارث کلابی ہے (متوفی ۷۵ھ/ ۶۹۵ء) اور یہ جلیل القدر تابعی ہیں، جنگِ صفّین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے۔

اشعار کا پس منظر:

ملک شام میں مرج راہط کے مقام پر بنوقلب اور بنوقیس کے درمیان لڑائی ہوئی، بنوقلب، تغلب بن وائل اور یمن کے تمام لوگ مروان بن حکم کے ساتھ تھے اس جنگ میں ضحاک بن قیس فہری جو کہ بنوقیس کے سردار تھے قتل ہوگئے اور یہ شاعر میدان جنگ سے فرار ہوگئے اس جنگ کو ان اشعار میں بیان کررہے ہیں۔

1 ...... وكُنَّا حَسِبْنَا كُلَّ بَيْضَاءَ شَحْمَةً	لَيَالِيَ لَاقَيْنَا جُذَامَ وحِمْيَرَا

ترجمہ:

ہم ہر سفید چیز کو چربی سمجھے ہوئے تھے جن راتوں ہم نے قبیلہ جذام اور حمیر سے جنگ کی۔

مطلب:

ہم نے بہادروں کو کمزور سمجھ رکھا تھا لیکن معاملہ اس کے برعکس تھا کیونکہ ان کا اور ہمارا ایک ہی نسب تھا اور جس خصلت کی بنا پر ہم تمام لوگوں سے ممتاز تھے وہ خصلت ان میں بھی تھی۔ نظر آرہا تھا۔

حل لغات:

شَحْمَةٌ: چربی کا ٹکڑا، یہاں کنایہ ہے کمزوری سے۔ شَحْمَةُ الْعَيْنِ: آنکھ کی پتلی۔ شَحْمَةُ الْاُذُنِ: کان کی لو۔ " لَاقَيْنَا " مرزوقی کے نسخہ میں "قارعنا" ہے۔

2 ...... فَلَمَّا قَرَعْنَا النَّبْعَ بِالنَّبْعِ بَعْضَهُ	بِبَعْضٍ اَبَتْ عِيْدَانُهُ اَنْ تَكَسَّرَا

ترجمہ:

جب ہم نے کمانوں کو باہم کھٹکھٹایا تو ان کی لکڑیوں نے ٹوٹنے سے انکار کردیا۔

مطلب:

نبع ان تمام درختوں میں سب سے اعلی درخت ہے جن کی لکڑیوں سے تیر اور کمانے بنائے جاتے ہیں، اور

غَرَب ان سب میں بدترین درخت ہے، اہل عرب اعلی نسب کو نبع اور گھٹیا نسب کو غَرَب سے تشبیہ دیتے ہیں۔شاعر نے اصل کو نبع سے اور مردوں کو لکڑیوں سے تشبیہ دی ہے، یعنی ہم میں سے کوئی بھی شکست کھانے کو تیار نہ تھا۔

حل لغات:

قَرَعَ: (ف) قَرْعًا الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ضرب المثل ہے: مَنْ قَرَعَ بَابًا وَلَجَّ وَلَجَ: جو شخص دروازہ کھٹکھٹائے اور اصرار کرے وہ داخل ہو ہی جاتا ہے۔الرجلَ: مارنا، الشيءَ: پسند کرنا، فلانا بالرمحِ: نیزہ مارنا، اَلنَّبعُ: پہاڑ کی چوٹی پر اگنے والا درخت جس کی لکڑی سے تیر اور کمانے بناتے ہیں۔عِيْدَانٌ: واَعْوَادٌ. مف: العُوْدُ: ہر لکڑی (موٹی ہو یا پتلی، خشک ہو یا تر) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے، سارنگی (ایک باجا) تکسرا: ریزہ ریزہ ہو جانا ٹکڑے ہو جانا شکن پڑ جانا۔

3	
ولَـمَّـالَـقِيْـنَـا عُـصْبَةً تَـغْلِبِيَّةً	يَـقُـوْدُوْنَ جُـرْدًا لِـلْـمَـنِيَّةِ ضُـمَّـرَا

ترجمہ:

اور جب ہم نے بنوتغلبیہ کی ایسی جماعت سے جنگ کی جو کم بالوں والے پتلی کمر والے گھوڑوں کو موت کی طرف ہانک کر لے جارہی تھی۔

حل لغات:

يَـقُـوْدُوْنَ: قَـاد الـدابةَ(ن) قَـوْدًا: جانور کی نکیل یا لگام یا رسی پکڑ کر آگے آگے چلنا۔ضُـمَّـرٌ: مف: الضَامِرُ: دبلا پتلا، چھریرے بدن کا۔في القرآن المجيد. يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِر. (۲۲/۲۷)

4	
سَقَيْـنَـا هُـمْ كَـاْسًـا سَـقَـوْنَا بِمِثْلِهَا	ولٰكِـنَّـهُـمْ كَـانُـوْا عَـلَـى الْمَوْتِ اَصْبَـرَا

ترجمہ:

ہم نے انہیں ایسا ہی جام پلایا جیسا انہوں نے ہمیں پلایا تھا لیکن وہ موت پر زیادہ صابر تھے۔

مطلب:

جیسا انہوں نے کیا ہم نے انہیں ویسا ہی بدلہ دیا البتہ ان کا قتل زیادہ ہوا، یہاں سبب (صبر کر کے میدان میں ٹھہرنا) بول کر مسبب (قتل کی زیادتی) مراد لیا ہے جیسے قرآن میں ہے۔فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّار. (۲/۱۷۵) بعض نے یہ مطلب بیان کیا ہے: ہم میدان جنگ سے بھاگ گئے اور وہ ثابت قدم رہے لہذا وہ ہم سے زیادہ صابر ہوئے، موت سے مراد جنگ ہے کیونکہ جنگ بھی موت کا سبب ہے۔

حل لغات:

كَأْسٌ: پیالہ، گلاس، جام جوشراب سے بھرا ہوا ہو(مؤنث)،شراب۔ ج:اَكْؤُسٌ.

وقال عَمْرُوبْنُ مَعْدِيْكَرِبَ الزُّبِيْدِىّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام:عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۲۱ھ/۶۴۲ء)اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھےاور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ(فداہ روحی وجسدی) صل الله تعالی علیہ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہوگئے لیکن پھر دولتِ اسلام سے سرفراز ہوکر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور اَرجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

اشعار کا پسِ منظر:

بنوجرم بن زبان بنوحارث بن کعب کے پڑوس میں رہتے تھے۔ بنوجرم نے بنوحارث کا ایک شخص جس کا نام معاذ بن یزید تھا کو قتل کر دیا قاتل فرار ہوکر عمرو کے پاس آ گیا ان کی والدہ بنوجرم سے تھی، جب بنوحارث اور بنونہد قصاص لینے کے لئے آئے تو عمرو اور بنوجرم جنگ کے لئے تیار ہوگئے لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو بنوجرم نے بنونہد سے لڑنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ان کی آپس میں رشتہ داری تھی لہذا وہ فرار ہوگئے اور بنوزبیر نے شکست کھائی اور اکیلے عمرو لڑ رہے تھے اس واقعہ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

❶......وَلَمَّا رَأَيْتُ الْخَيْلَ زُوْرًا كَأَنَّهَا	جَدَاوِلُ زَرْعٍ اُرْسِلَتْ فَاسْبَطَرَّتِ

ترجمہ:

اور جب میں نے گھوڑوں کو واپس ہوتے ہوئے دیکھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کھیت کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہیں جنہیں کھول دیا گیا ہے اور پھیل گئیں ہیں۔

مطلب:

جب میدان جنگ سے سوار فرار ہوئے تو منتشر ہوکر چھوٹی چھوٹی جماعت کی صورت میں ادھر اُدھر بھاگنے لگے ایسے لگ رہا تھا جیسے کھیت کی چھوٹی چھوٹی نہروں میں پانی چھوڑ دیا جائے اور وہ ہر طرف پھیل جائے۔

حل لغات:

زُوْرٌ:مف:اَزْوَرُ:زَوِرَ(س)زَوَرًا: کج ہونا،ٹیڑھے سینے والا ہونا۔جَدَاوِلُ:مف:جَدْوَلٌ: گول،آب پاشی کی چھوٹی نہر،نقشہ،خانوں دار چاٹ،فہرست،اخبار کالم،جَـدْوَلُ الْاَعْـمَـالِ: ایجنڈا،بحث طلب امور کی فہرست۔زَرْعٌ:زَرَعَ الحبَّ (ف) زَرْعًا: بیج بونا،الارضَ:زمین کاشت کرنا۔کَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ .(۴۸/۲۹) اسبطرَّت : (اقشعرار) پھیل جانا،لمبا ہونا۔بطر(ن،ض)بَطْرًا: چیرنا،پھاڑنا۔بَطَرا(س) بہک جانا،اترانا۔کَالَّذِیْنَ خَرَجُواْ مِن دِیَارِهِم بَطَراً وَرِئَاء النَّاسِ.(۸/۴۷)

❷...... | فَجَاشَتُ اِلَیَّ النَّفُسُ اَوَّلَ مَرَّةٍ | فَرُدَّتُ عَلٰی مَکُرُوُهِهَا فَاسُتَقَرَّتِ |

ترجمہ:

میرا نفس پہلی بار گھبرایا اسے ناپسند چیز پر لوٹا دیا گیا تو ٹھہر گیا۔

مطلب:

جب میری قوم والے فرار ہوگئے تو میں گھبرا گیا لیکن میں نے بھاگنا معیوب سمجھا اور خود کو تسلی دی تو میری گھبراہٹ دور ہوگئی۔

حل لغات:

جَاشَتْ:(ض)جَیشًا نفسُهٗ: قے ہونا،خوف یا غم کی وجہ سے۔فی الحدیث:وکَانَّ نفسِی جاشَتْ. اِسْتَقَرَّتْ:اِسْتَقَرَّبالمکانِ: قرار پانا،قیام پذیر ہونا،کسی جگہ سکون سے رہنا۔کُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِر.(۵۴/۳)

❸...... | عَلَامَ تَقُوُلُ الرُّمُحُ یُثُقِلُ عَاتِقِیُ | اِذَااَنَا لَمُ اَطُعَنُ اِذَا الُخَیُلُ کَرَّتِ |

ترجمہ:

اے نفس تو کیسے کہے گا کہ نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا جب میں نیزہ زنی نہ کروں جس وقت شہسوار حملہ کر رہے ہوں۔

مطلب:

نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا، یہ کنایہ ہے تجربہ کار جنگجو اور بہادر ہونے سے،اس شعر میں شاعر خود کو ڈانٹ رہا ہے اگر تو بھاگ گیا تو پھر تو بہادر کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔

حل لغات:

یُثْقِلُ:(افعال)اَثقَلَ النومُ فلانا: نیند کا آنکھوں کو بوجھل کر دینا،نیند کا غالب آنا۔اثقلتِ الحاملُ:حمل

ظاہر ہونا۔فی القرآن المجید. فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا .(۷/۱۸۹) عَاتِقٌ:آزاد،مونڈھے اور گردن کے درمیان کا حصہ،کندھا،بوڑھا آدمی۔جوان لڑکی،پرانی شراب۔ج:عَوَاتِقُ و عُتَّقٌ.

4...... | لَحَا اللّٰهُ جَرْمًا كُلَّمَا ذَرَّ شَارِقٌ | وُجُوْهَ كِلَابٍ هَارَشَتْ فَازْبَأَرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

جب بھی سورج طلوع ہو اللہ بنو جرم کو ہلاک کرے جو ایسے کتوں کے چہرے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور لڑائی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مطلب:

کتوں کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کتے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں لیکن لڑتے کبھی کبھار ہیں ہر بار نہیں، نیز اس وقت ان کا چہرہ انتہائی بدنما ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

لَحَا اللّٰهُ فلاناً: اللہ تعالی فلاں پر لعنت کرے۔ذَرَّ: ذرَّتِ الشَّمسُ: (ن)ذُرُوْرًا: سورج طلوع ہونا،سورج کی پہلی کرن نظر آنا۔اَلذَّرُّ: نسل،چھوٹی چیونٹیاں، سورج کی شعاع میں نظر آنے والے ذرات۔شَارِقٌ: فا:سورج، مشرقی گوشہ ج:شُرُقٌ . شرقتِ الشمسُ(ف)شَرْقاً:سورج طلوع ہونا۔كِلَابٌ:مف: كَلْبٌ:کتا۔فی القرآن المجید: سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْب .(۲۲/۱۸) کاٹنے والا درندہ،ہر وہ چیز جس سے کوئی شے باندھی جائے جیسے رسی دھاگہ۔هَارَشَتْ:(مفاعلة)هَارَشَ الكلبُ الكلبَ ونحوَهُ: کتے کا کتے یا اپنے جیسے جانور سے لڑنا۔اِزْبَأَرَّتْ:(اقشعرار)لڑنے کے لئے تیار ہونا۔

5...... | فَلَمْ تُغْنِ جَرْمٌ نَهْدَهَا اِذْتَلَاقَتَا | ولٰكِنَّ جَرْمًا فِي اللِّقَاءِ ابْذَعَرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

جب ان کی لڑائی ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا لیکن بنو جرم جنگ میں بکھر گئے۔

حل لغات:

جرم اور نہد: یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں۔اِبْذَعَرَّتْ: (اقشعرار)منتشر ہونا۔

1...... | ظَلِلْتُ كَاَنِّيْ لِلرِّمَاحِ دَرِيَّةٌ | اُقَاتِلُ عَنْ اَبْنَاءِ جَرْمٍ وَفَرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نیزوں کا نشانہ بن گیا میں بنوجرم کی اولاد کی طرف سے لڑ رہا تھا اور وہ بھاگ گئے۔

حل لغات:

دَرِيَّةٌ: جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے ، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے، شکار کا جنگلی جانور۔فَرَّتْ: (س)فَرًّا: بھاگنا۔في القرآن لمجيد: فَرَّتْ مِن قَسْوَرَة . (۵۱/۷۴) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ. (۸۰/۳۴،۳۵) اليه: پناہ لینا۔فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّيْ لَكُم مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ. (۵۱/۵۰)

7 ...... | فَلَوْاَنَّ قَوْمِيْ اَنْطَقَتْنِيْ رِمَاحُهُمْ | نَطَقْتُ ولٰكِنَّ الرِّمَاحَ أَجَرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر میری قوم کے نیزے مجھے بولنے دیتے تو میں بولتا لیکن نیزوں نے میری زبان کھینچ لی۔

مطلب:

اگر میری قوم میدان جنگ سے فرار نہ ہوتی تو ہم فتح حاصل کر لیتے اور میں فخر یہ اشعار کہتا لیکن وہ بھاگ گئی تو اب میں کس منہ سے فخر یہ اشعار کہوں صرف میدان جنگ کا حال بیان کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حل لغات:

اَنْطَقَتْ: (افعال) اَنْطَقَهُ: گویا کرنا، بلوانا، قوت گویائی دینا، زبان دینا۔في القرآن لمجيد: قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِيْ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ. (۲۱/۴۱) اَجَرَّتْ: اَجَرَّ لِسانَهُ: بات کرنے سے روکنا۔

وقال سَيَّارُ بْنُ قَصِيرٍ الطَّائِيُّ (الطويل)

1 ...... | فَلَوْ شَهِدَتْ اُمُّ الْقُدَيْدِ طِعَانَنَا | بِمَرْعَشَ خَيْلَ الْاَرْمَنِيِّ اَرَنَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر ام قدید حاضر ہوتی مقام مرعش میں ارمنی شہسواروں کے ساتھ ہماری نیزہ زنی کے وقت تو چیخ پڑتی۔

حل لغات:

اُمُّ الْقُدَيْدِ: شاعر کی بیوی کی کنیت ہے۔مرعش: شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ارمنی: ارمن کا رہنے والا، یہ روم کا علاقہ ہے۔اَرَنَّت: (افعال) اَرَنَّتِ الْمَرْءَةُ فی نوحِها: عوت کا زور سے آواز نکالنا۔رَنَّ (ض) رَنِيْنًا: آواز

نکالنا، آواز گونجنا، زور سے رونا، غمگین آواز سے رونا۔

❷...... | عَشِيَّةَ اَرْمِیْ جَمْعَهُمْ بِلَبَانِهٖ | وَنَفْسِیْ وقد وَطَّنتُها فَاطْمَأَنَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

جس شام میں دور کررہا تھا ان کی جماعت کو اپنی جان اور اپنے گھوڑے کے سینے سے، میں نے اپنے نفس کو آمادہ کیا تو وہ مطمئن ہو گیا۔

حل لغات:

عَشِيَّةٌ: زوال آفتاب سے غروب تک کا وقت، سہ پہر، شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی کا وقت، وقت عشاء۔ فی القرآن المجید: لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا .(۷۹/۴۶) ج: عَشَايَا. جَمْعٌ: مجمع، ہجوم، جماعت، لشکر۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعاً . (۱۸/۹۹) وہ کھجور کا درخت جو ایسی گٹھلی سے اگے جس کی قسم معلوم نہ ہو، مختلف قسم کی ملی جلی کھجوریں، لاکھ جسے پگھلا کر مہر لگائی جاتی ہے، جمع تقسیم کی ضد۔ ج: جُمُوع. وطنت: وطَّنَ با لبَلَدِ: کسی ملک یا شہر کو وطن بنانا، جائے اقامت بنانا۔ نفسَهٗ علی الامر وله: کسی کام کے لئے خود کو آمادہ کرنا۔ اِطْمَأَنَّتْ: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔

❸...... | وَلَاحِقَةِ الْاٰطَالِ اَسْنَدْتُّ صَفَّهَا | اِلٰی صَفٍّ اُخْرٰی مِنْ عِدًی فَاقْشَعَرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور کتنے ہی باریک کمر والے گھوڑے کہ میں نے ان کی ایک صف کو دشمنوں کی دوسری صف سے ملا دیا تو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

فائدہ:

"عِدًی" نکرہ لا کر یہ تنبیہ کی کہ ان کے دشمن اور مخالف بہت زیادہ ہیں اور کثرتِ اعداء، کثرتِ فضائل، غلبہ، عزت، شہرت اور سرداری کی دلیل ہے کیونکہ ان خصائل کی وجہ سے حاسدین پیدا ہوتے ہیں۔ شرح مرزوقی ج۱ ص۱۲۲ بیروت)

حل لغات:

لَاحِقَةٌ: لَحِقَ الفَرَسُ وبَطْنُهٗ(ف) لُحُوقًا: دبلا اور چھریرا ہونا۔ اَلْاٰطَالُ: مف: الاِطِلُ: کوکھ۔ اسندت: اَسْنَدَ اِلیه: سہارا لینا، بھروسہ کرنا۔ صَفٌّ: صفُ القومُ(ک) صفاً: لائن میں لگنا، صف بندی کرنا۔ اِقْشَعَرَّ

ثُ (اقشعرار) رونگٹے کھڑے ہونا۔فی القرآن المجید: تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ. (۳۹/۲۳)

وقال بَعْضُ بَنِیْ بَوْلَانَ مِنْ طَيٍّ (المنسرح)

❶...... | نَحْنُ حَبَسْنَا بَنِیْ جَدِيْلَةَ فِیْ | نَارٍ مِنَ الْحَرْبِ جُحْمَةِ الضَّرَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے بنوجدیلہ کو جنگ کی سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں قید کیا۔

حل لغات:

اَلْجُحْمَةُ والجَحْمَةُ : بھڑکتی ہوئی آگ۔اَلضَّرَمُ:مف: اَلضَّرَمَةُ: انگارہ،آگ، کھجور کی شاخ جس کے کنارہ پرآگ جلتی ہو۔

❷...... | نَسْتَوْقِدُ النَّبْلَ بِالْحَضِيْضِ وَنَصْطَا | دُ نُفُوْسًا بُنَتْ عَلَى الْكَرَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم ہموار زمین میں تیروں کی آگ روشن کرتے تھے اور ایسی جانوں کا شکار کرتے تھے جن کی بنیاد جود و سخا پر رکھی گئی تھی۔

حل لغات:

نَسْتَوْقِدُ:(استفعال)استوقدتِ النارُ: آگ جلنا.النارَ: آگ بھڑکانا۔فی القرآن المجید: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِیْ اسْتَوْقَدَ نَاراً. (۲/۱۷)اَلنَّبْلُ: تیر۔نِبَالٌ، اَنْبَالٌ.اَلْحَضِيْضُ : پست زمین۔پہاڑ کی زیریں زمین۔بُنَتْ: یہ بنوطی کی لغت ہے اصل میں "بُنِيَتْ" تھا۔

وقال رُوَيْشِدُ بْنُ كَثِيْرٍ الطَّائِیُّ (البسيط)

شاعر کانام:

رویشد بن کثیر طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶...... | يَا اَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُزْجِیْ مَطِيَّتَهٗ | سَائِلْ بَنِیْ اَسَدٍ مَا هٰذِهِ الصَّوْتُ |
|---|---|

ترجمہ:

اے تیزی سے اپنی سواری کو لے جانے والے اونٹ سوار! بنواسد سے پوچھ یہ آواز کیسی ہے۔

مطلب:

بنواسد سے معلوم کر کہ یہ چیخ وپکار کیا ہے؟ شاعر یہ طنز کر رہا ہے کیونکہ یہ خود ہی معاملے کو بھڑکا رہا ہے نہ کہ بنواسد۔

حل لغات:

اَلْمُزْجِيُ: فا: (افعال) اَزْجَى الشيءَ: چلانا، گزارنا، ہانکنا۔ اَلْمُزْجِی: معمولی چیز، تھوڑی چیز۔ فی القرآن المجید: وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ . (۱۲/۸۸) مَطِيَّةٌ: (مذکرومؤنث) سواری کا جانور۔ ج: مَطَايَا ومَطِيٌّ۔ اَلصَّوْتُ: آواز۔ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ. (۳۱/۱۹) نغمہ، گیت۔ غَنَّى صَوْتًا: اس نے ایک گیت گایا، یہ مذکر ہے لیکن بعض نے اسے مؤنث بھی کہا ہے، اچھی شہرت، ووٹ (کسی کو منتخب کرنے کی رائے جو زبانی یا پرچہ پر لکھ کر دی جائے) ج: اَصْوَاتٌ۔

❷...... وقُلْ لَهُمْ بَادِرُوْا بِالْعُذْرِ وَالْتَمِسُوْا	قَوْلًا يُبَرِّئُكُمْ اِنِّيْ اَنَا الْمَوْتُ

ترجمہ:

اوران سے کہہ دو کہ جلد عذر پیش کرواور ایسی بات تلاش کرو جو تمہیں بری کر دے بے شک میں موت ہوں۔

حل لغات:

اَلْعُذْرُ: دلیل اعتذار، وہ دلیل جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی مجبوری ظاہر کی جائے، بہانہ، حیلہ، حجت، غلبہ، بکارت۔ اِلْتَمِسُوْا: التمس الشیءَ: چاہنا، تلاش کرنا۔ فی القرآن المجید: قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً . (۵۷/۱۳)

❸...... اِنْ تُذْنِبُوْا ثُمَّ تَأْتِيْنِيْ بَقِيَّتُكُمْ	فَمَا عَلَيَّ بِذَنْبٍ عِنْدَكُمْ فَوْتُ

ترجمہ:

اگر تم غلطی کرو پھر تمہاری اولاد میرے پاس آئے تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں کوتاہی تمہاری طرف سے ہے۔

مطلب:

تم جرم کرو تو مجھے انتقام لینے کا اختیار ہے، اگر تم صلح صفائی چاہتے ہو تو انتقام لینے سے پہلے معقول عذر لے کر آجاؤ ورنہ بعد میں اگر تمہاری قوم کے سردار یا وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی آکر معذرت

کریں تو میرا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ "بــقيتــكـم" کے دو مطلب ہیں: (الف) اس سے مراد قوم کے سردار اور معزز لوگ ہوں (ب) وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی" بَقِيَّتُكُم"مرزوقی کے نسخہ میں "يقينكم " ہے۔

حل لغات:

تُـذْنِبُـوْا: (افعال) اَذْنَبَ: گناہ کرنا، جرم کرنا، غلطی کرنا، گناہ گار ہونا۔ بقية : باقی ماندہ ج: بَقَايَا۔ کہا جاتا ہے: فـلانُ بَقِيَّةُ قَوْمِهٖ. فلاں اپنی قوم کے بہتر لوگوں میں سے ہے۔ فوت: فـاتَ الامرُ(ن) فَوْتًا: کسی کام کا وقت گزر جانا اور اسے نہ کیا جانا۔

وقال اُنَيْفُ بْنُ زَبَّانَ النَّبْهَانِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

انیف بن زبان نبہانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے، بنو اسد بن خزیمہ کو مخاطب ہو کر یہ اشعار کہتا ہے۔

❶...... | جَـمَـعْنَا لَكُمْ مِنْ حَيَّيْ عَوْفٍ وَمَالِكٍ | كَتَـائِـبَ يُـرْدِي الْـمُقْـرِفِيْنَ نَكَـالُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے تمہارے لئے قبیلہ عوف و مالک سے ایسے لشکر تیار کئے ہیں جن کی سزا مخلوط نسل والوں کو ہلاک کر دے گی۔

حل لغات:

حَـــيّ: ہماری ہاں جو نسخے ہیں ان یہ مفرد جبکہ بیروت کے نسخہ میں تثنیہ ہے اور شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہی ۔ كَتَـائِبُ: مف :اَلْكَتِيْبَةُ: فوج، فوج کا بڑا دستہ (بٹالین) جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔ يُـرْدِيْ: (افعال) اَرْدَى فلانًا: گرانا، ہلاک کرنا۔ اَلْـمُقْرِفِيْنَ: اَلْمُقْرِفُ: ناپسندیدہ (چہرہ) کمینہ، بدذات، وہ آدمی یا گھوڑا جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی اور دوسرا عجمی ہو۔ اَلنَّكَال: سزا، عبرت ناک سزا، آفت و مصیبت۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلْنَاهَا نَكَالاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا. (٢/٦٦)

❷...... | لَهُـمْ عَـجُزٌ بِالرَّمْلِ فَالْحَزْنِ فَاللِّوٰى | وقـدجَـاوَزَتْ حَيَّـيْ جَـدِيْسٍ رِعَـالُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

ان کا پچھلا حصہ مقام رمل، حزن اور مقام لوی میں ہے اور ان کا اگلا حصہ جدیس کے دونوں قبیلوں سے آگے گزر چکا ہے۔

حل لغات:

عَجُزٌ: پچھلا حصہ، سرین (مذکر ومؤنث) شعر کا دوسرا مصرعہ۔ ج: اَعْجَاز۔ اَعْجَازُ النخل: کھجور کے درخت کی جڑیں۔ فی القرآن المجید: كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ .(۶۹/۷) رِعَالٌ: مف: اَلرَّعِيلُ: تھوڑے افراد کی ٹولی، مختصر جماعت (انسانوں یا گھوڑوں کی) جانوروں کا ریوڑ، پرندوں کا جھنڈ، وہ جماعت یا دستہ جو سب سے آگے ہو۔

وَتَحْتَ نُحُوْرِ الْخَيْلِ حَرْشَفُ رَجْلَةٍ	تُتَاحُ لِغُرَّاتِ الْقُلُوْبِ نِبَالُهَا

❸......

ترجمہ:

اور گھوڑوں کے سینوں کے نیچے پیادہ فوج کے لشکر ہیں جن کے نیزے درمیانِ دل کیلئے معین کئے گئے ہیں۔

حل لغات:

نُحُوْرٌ: مف: اَلنَّحْرُ: سینہ کا بالائی حصہ گردن کا نچلا حصہ، گلا، قربانی۔ اَلْحَرْشَفُ: مچھلی کے کھپرے (جسم پر گول گول پپڑیاں) ہتھیار کو چاندی وغیرہ سے دی جانے والی زینت، چھوٹے چھوٹے بچے (چرند اور پرند کے) وہ ٹڈی جس کے پر نہ نکلے ہوں، کمزور یا بوڑھے۔ مِنَ الْجَيْشِ: پیادہ فوج۔ تُتَاحُ: تَاحَ لَهُ الشيءُ(ض) تَيْحًا: تیار ہونا، مقدر ہونا۔ اَلْغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کے پیشانی کی سفیدی، ہر شے کی روشنی، چمک، سفیدی۔ ج: غُرَرٌ. الغِرَّةُ: غفلت (بحالت بیداری) بے خبری، بھولا پن، سیدھا پن، ناتجربہ کاری، سادہ لوحی۔ شعر میں ان تمام معانی کا احتمال ہے۔ ج: غِرَرٌ.

اَبٰى لَهُمْ اَنْ يَّعْرِفُوا الضَّيْمَ اَنَّهُمْ	بَنُوْ نَاتِقٍ كَانَتْ كَثِيْرًا عِيَالُهَا

❹......

ترجمہ:

انہوں نے ظلم جاننے سے انکار کیا کیونکہ وہ زیادہ بچے جننے والی عورت کی اولاد ہیں جس کا عیال زیادہ تھا۔

حل لغات:

نَاتِقٌ: وہ عورت جس کے بچے زیادہ ہوں۔ عِيَالٌ: اولاد۔ عَيَّلَ عِيَالَهُ: بال بچوں کی کفالت کرنا، اخراجات برداشت کرنا۔

فَلَمَّا اَتَيْنَا السَّفْحَ مِنْ بَطْنِ حَائِلٍ	بِحَيْثُ تَلَاقٰى طَلْحُهَا وَسَيَالُهَا

❺......

ترجمہ:

جب ہم وادئ حائل کے درمیان ہموار زمین پر آئے جہاں طلح اور سیال کے درخت ملتے ہیں۔

مطلب:

مذکورہ بالا اشعار میں شاعر بنو اسد بن خزیمہ کو دھمکی دے رہا ہے اور اپنے لشکر کی کثرت بیان کرتے ہوئے، اپنے خالص عربی النسل ہونے کا دعوی کر رہا ہے اور بنو اسد کو طعنہ دے رہا ہے کہ تمہارے آباء عجمی تھے لہذا تم خالص عربی النسل نہیں ہو۔

حل لغات:

طَلْح: ببول کا درخت، کیکر کا درخت، کیلا۔ فی القرآن لمجید: وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ .(۲۹/۵۶) شگوفہ۔ سیال: کانٹے دار درخت جس کی چھال دباغت کے لئے استعمال ہوتی ہے، بہت برسنے والا بادل۔

كَاُسُدِ الشَّرٰى اِقْدامُها ونِزَالُها	دَعَوْا لِنِزَارٍو انْتَمَيْنَا لِطَيِّءٍ 6

ترجمہ:

انہوں نے بنو نزار کو پکارا اور ہم نے اپنی نسبت بنو طی کی طرف کی جن کی پیش قدمی اور لڑائی شری جنگل کے شیروں کی طرح ہیں۔

حل لغات:

اِنْتَمٰى الى كذا: کسی چیز کی طرف منسوب ہونا۔ نِزَال: روبرو، لڑائی، میدان مقابلہ۔ الشرى: پتی، پہاڑ، بہت شیروں والی جگہ۔ کہتے ہیں: هم اُسُدُ الشَّرٰى: وہ بہت بہادر اور جان باز ہیں، گوشہ، کنارہ۔ ج: اَشْرَاءٌ.

لِسَائِلَةٍ عَنَّا حَفِيٍّ سَؤَالُها	فَلَمَّا الْتَقَيْنَا بَيَّنَ السَّيْفُ بَيْنَنَا 7

ترجمہ:

جب ہم نے جنگ کی تو تلوار نے ہماری پہچان کرا دی اس عورت کو جو مبالغہ سے ہمارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

حل لغات:

بَيَّنَ: (تفعیل) الشیءُ: ظاہر اور واضح ہونا۔ حَفِيٌّ: مکمل علم رکھنے والا۔ فی القرآن لمجید: يَسْأَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا. (۱۸۷/۷) لطیف وشفیق۔ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا .(۴۷/۱۹) سوال میں مبالغہ کرنے

والا۔ ج: خُفَوَاءُ. بیروت کے نسخہ میں "خَفِیٌّ" ہے۔

وَلَمَّا تَدَانَوْا بِالرِّمَاحِ تَضَلَّعَتْ	صُدُوْرُ الْقَنَا مِنْهُمْ وَعَلَّتْ نِهَالُهَا

8 ......

ترجمہ:

اور جب وہ (دشمن) نیزوں کے ساتھ قریب ہوئے تو نیزوں کی نوکوں نے پہلی بار سیر ہوکر ان کا خون پیا اور پہلی بار پینے والوں نے دوسری بار پیا۔

حل لغات:

تَضَلَّعَتْ: خوب سیر یا سیراب ہونا۔ تَضَلَّعَ مِنَ الْعُلُوْمِ: علوم سے وافر حصہ پانا۔ عَلَّتْ: عَلَّ (ض) عَلًّا: دوسری دفعہ یا لگاتار پینا۔ نِهَالٌ: مف: اَلنَّاهِلُ: سیراب، پیاسا۔

وَلَمَّا عَصَيْنَا بِالسُّيُوْفِ تَقَطَّعَتْ	وَسَائِلُ كَانَتْ قَبْلُ سَلْمًا حِبَالُهَا

9 ......

ترجمہ:

اور جب ہم نے شمشیر زنی کی تو وہ وسائل کٹ گئے جن کی رسیاں اس سے پہلے سلامتی کا سبب تھیں۔

مطلب:

جب ہم نے شمشیر زنی کی جو ہمارے باہم تعلقات وہ ختم ہوگئے اور ہم دشمن بن گئے۔

نوٹ:

"عَصَيْنَا بِالسُّيُوْفِ" کا معنی ہے "ضربنا بالسیف" (شرح مرزوقی اور نسخۂ بیروت)

حل لغات:

عَصَيْنَا: عَصَاهُ (ن) عَصْوًا: کسی کو لاٹھی یا ڈنڈا مارنا، لاٹھی سے پیٹنا۔ فی القرآن لمجید: قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا. (۲۰/۱۸) فلانًا: لاٹھی کے مقابلہ میں کسی پر غالب آنا۔ تَقَطَّعَتْ: (تفعل) تَقَطَّعَ: کٹ جانا۔ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَاب. (۲/۱۶۶) سَلْمٌ: اسلامُ: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِيْ السِّلْمِ كَآفَّةً. (۲/۲۰۸) صلح۔ امن خلاف الحرب۔ وَإِن جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. (۸/۶۱) صلح جو، امن پسند۔ ج: اَسْلُمٌ وسِلَامٌ. حِبَال: مف: اَلْحَبْلُ: رسی، باندھنے کی چیز۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلاَ تَفَرَّقُوْا. (۳/۱۰۳)

⑩ ...... فَوَلَّوْا واَطْرافُ الرِّماحِ عَلَيْهِمْ	قَوادِرُ مَرْبُوعاتُها وطِوالُها

ترجمہ:

تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اس حال میں کہ درمیانے اور بڑے نیزوں کے کنارے ان پر قادر تھے۔

حل لغات:

مربوعات. المَرْبُوع: متوسط، درمیانے قد والا۔ طِوَالٌ: مف: اَلطَّوِيْل: لمبا۔

وقال عَمْرُو بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۲۱ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صل اللہ تعالی علیہ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہوگئے لیکن پھر دولتِ اسلام سے سرفراز ہوکر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور اَرجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

❶ ...... لَيْسَ الْجَمَالُ بِمِيْزَرٍ	فَاعْلَمْ واِنْ رُدِّيْتَ بُرْدَا

ترجمہ:

تو جان لے کہ حسن وجمال لباس میں نہیں اگر چہ تجھے منقش چادر پہنادی جائے۔

حل لغات:

اَلْجَمَالُ: مص: خوبصورتی۔ مِيْزَرٌ: اَلازَار: تہبند، لنگی (مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے)، حاشیہ۔ ج: أُزُرٌ و آزِرَةٌ. بُرْدٌ: دھاری دار کپڑا۔ ج: بُرُوْدٌ وابْرَادٌو ابْرُدٌ. "فَاعْلَمْ" یہ جملہ معترضہ ہے، اس سے کلام کو مضبوط کیا جاتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَلا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ. (۵۶/۷۵،۷۶،۷۷)

❷ ...... اِنَّ الْجَمَالَ مَعَادِنٌ	ومَنَاقِبٌ اَوْرَثْنَ مَجْدَا

ترجمہ:

بیشک حسن وجمال تو اعلی حسب ونسب اور عاداتِ کریمہ ہیں جو عظمت وشرافت پیدا کرتے ہیں

حل لغات:

مَعَادِن: مف: اَلْمَعْدَ نُ: سونے وغیرہ کی کان، ہر چیز کا منبع، گرمی سردی کا رہائشی۔ کہتے ہیں: فلانٌ معدنُ الخیرِ: فلاں بھلائی کا منبع ہے، شعر میں نسب مراد ہے۔ یعنی الاُصولُ الکریمۃُ. مَنَاقِبٌ: مف: اَلْمَنْقَبَۃُ. پہاڑی راستہ، دو مکانوں کے درمیان تنگ راستہ، دیوار، عمدہ فعل، فخر۔ مناقب الانسان. عمدہ خصائل اور شریف اخلاق، شعر میں حسب وخاندان مراد ہے۔ اورثن: اَوْرَثَ فلاناً: کسی کو وارث بنانا، اس کے ساتھ وراثت میں کسی کو شامل کرنا. فلاناًشیئًا: کسی کے لئے کوئی چیز چھوڑ دینا، کسی کے پیچھے یا نتیجے میں کوئی چیز لانا جیسے اورثہُ المرضُ ضَعْفًا: بیماری نے اسے کمزوری لاحق کردی۔ مَجْدٌ: شرافت، عظمت، بزرگی، عزت، شان، خاندانی عظمت ونا موری، بلند جگہ۔ ج: اَمْجادٌ.

3 ...... اَعْدَدْتُ لِلْحَدَثَانِ سَابِغَةً	وَعَدَّاءَ عَلَنْدَا

ترجمہ:

میں نے حوادث زمانہ کے لئے چوڑی زرہ اور تیز دوڑنے والا مضبوط گھوڑا تیار کیا ہے۔

حل لغات:

الحَدَثَانُ: رات دن. حَدَثَانُ الدھرِ: حوادثاتِ زمانہ۔ سابِغَۃٌ: زرہ۔ ج: سَوَابِغُ۔ السابِغ: کامل، دراز، فراخ۔ دِرْعٌ سابِغٌ: مکمل زرہ۔ عَدَّاء: تیز دوڑنے والا آدمی یا گھوڑا۔ علندا: العَلَنْدیٰ من کل شيءٍ: سخت وموٹا۔ ج: عَلانِد و عُلادیٰ۔

4 ...... نَهْدًا وذا شُطَبٍ يَقُدُّ	الْبِيضَ والْاَبْدانَ قَدًّا

ترجمہ:

موٹا طاقتور گھوڑا اور نقش ونگار والی ایسی تلوار جو خودوں اور چھوٹی زرہوں کو لمبائی میں کاٹتی ہے۔

حل لغات:

نَهْدٌ: بلند چیز، پستان۔ ج: نُهُودٌ۔ نشان دار مکھن، مضبوط ڈیل ڈول والا۔ شطب: مف: شُطْبَۃ: تلوار پر دکھائی دینے والی دھاریاں۔ یقد: قَدَّ القَمَ او الثوبَ و نحوهما (ن) قَدًّا: لمبائی میں پھاڑنا. في القرآن المجيد: وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ. (۱۲/۲۵) اَلْاَبْدَانُ: مف: بَدَنٌ: سر اور اطراف کے علاوہ جسم کا حصہ، بدن، جسم۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً. (۱۰/۹۲) چھوٹی زرہ (بیروت کے نسخہ میں صرف یہی معنی

بیان گیا ہے)۔شعر میں یہ دونوں معانی مراد ہوسکتے ہیں، کمر اور پیٹ پرڈالا جانے والا کپڑا۔

❺ وعَلِمْتُ انّی یَوْمَ ذاک	مُنَازِلٌ کَعْبًا ونَهْدَا

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ جنگ کے دن بنوکعب اور نہد کو مقابلہ کے لئے پکاروں گا۔

یہاں پیہم قبیلے قتل ہوں گے
یہاں شوق عزاداری بہت ہے

❻ قَوْمٌ اِذا لَبِسُوا الْحَدِیْدَ	تَنَمَّرُوْا حَلَقًا وقِدًّا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہیں کہ جب حلقہ دار اور لمبائی میں کٹے ہوئے چمڑے کی زر ہیں پہنتے ہیں تو چیتے لگتے ہیں۔

نہ جانے کب لٹے گا شہرِ مقتل
سنا ہے اب کے تیاری بہت ہے

حل لغات:

تَنَمَّرُوْا: (تفعل) تَنَمَّرَ: رنگ یا خلق میں چیتے کی طرح ہونا. حَلَقًا: الحَلْقَةُ: ہر گول چیز، دائرہ، گھیرا، حلقہ، چھلا، کڑا، لوگوں کی جماعت، مجلس، مجلسِ علم، زرہ، رسی۔

❼ کُلُّ امْرِئٍ یَجْرِیْ اِلٰی یَوْمِ	الْهِیَاجِ بِمَا اسْتَعَدَّا

ترجمہ:

ہر شخص جنگ کے دن وہ کچھ لے جاتا ہے جو اس نے تیار کیا۔

حل لغات:

اَلهِیاج: جنگ، لڑائی۔ اِسْتَعَدَّ: (استفعال) للامر: تیار ہونا۔

❽ لَمَّا رَأَیْتُ نِسَاءَنَا	یَفْحَصْنَ بِالْمَعْزَاءِ شَدًّا

ترجمہ:

جب میں نے اپنی عورتوں کو سخت زمین میں تیز دوڑتے ہوئے دیکھا۔

یہ کس عذاب سے خائف میرا قبیلہ ہے
کہ خون مل کے بھی چہروں کا رنگ پیلا ہے

حل لغات:

یَفْحَصْنَ: فحص عنہ (ف) فَحْصًا: تفتیش کرنا، کھود کرید کرنا، شعر میں تیز دوڑنے سے کنایہ ہے۔ بیروت کے نسخے میں ''یَغْمَصْنَ'' ہے۔ المعزاء: اَلْاَمْعَزُ: سخت پتھریلی زمین یا جگہ۔ مؤنث مَعْزَاءُ. ج: ومُعْزَواتٌ واَماعِزُ.

بَدْرُ السَّمَاءِ اِذَا تَبَدّٰی	9 ...... وبَدَتْ لَمِيْسُ كَانَّهَا

ترجمہ:

اور لمیس (محبوبہ یا بیوی) ظاہر ہوئی گویا کہ وہ چودھویں کا چاند ہے جب وہ ظاہر ہوئی۔

مطلب:

جب جنگ سخت ہوئی تو خواتین ڈر کے مارے بھاگنے لگیں اور لمیس نے اپنا چہرہ بے نقاب کر کے چاند سا چہرہ ظاہر کر دیا، یا تو اس نے خود لونڈی ظاہر کرنے کیلئے ایسا کیا تاکہ اسے امان ملے یا دشمنوں کے رعب کی وجہ سے ایسا کیا۔

حل لغات:

بَدَتْ: بدا (ن) بُدُوًّا: ظاہر ہونا۔ فی القرآن لمجید: بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْل. (٦/ ٢٨) لَمِيْسُ: شاعر کی محبوبہ یا بیوی کا نام ہے۔ بَدْرٌ: چودھویں رات کا چاند، مکمل لڑکا۔ ج: بُدُوْرٌ واَبْدَارٌ. السماء: فلک، زمین کے بالمقابل فضاء، ہر چیز کی بلندی، بلند حصہ، سر سے اوپر کی ہر چیز۔ ج: سَمَاوَاتٌ. بادل، بارش۔ يُرْسِلِ السَّمَاء عَلَيْكُم مِّدْرَارا. (١١/٥٢) تَبَدّٰی: ظاہر ہونا۔

تَخْفٰی كَانَ الْاَمْرُ جِدًّا	10 ...... وبَدَتْ مَحَاسِنُهَا الَّتِیْ

ترجمہ:

اور اس کی چھپی ہوئی خوبیاں ظاہر ہوئیں تو معاملہ سخت ہو گیا۔

حل لغات:

تَخْفٰی: خفی: (س) خَفاءً: پوشیدہ ہونا۔ فی القرآن المجید: إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاء خَفِيًّا. (١٩/٣)
خفی: (ض) خَفْيًا الشیءَ: ظاہر کرنا۔

⓫...... | نَــازَلْـــتُ كَبْشَهُـمْ ولَـمْ | اَرَ مِــنْ نِــزَالِ الْـكَبْـــشِ بُـدًّا |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے ان کے سردار سے مقابلہ کیا اور سردار سے مقابلہ کے علاوہ کوئی صورت سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

حل لغات:

نَـازَلْـتُ: (مفاعلة) نـازلـهٗ فی الحربِ: مقابلہ میں اترنا اور جنگ کرنا۔ الـكَبْشُ: مینڈھا جب کہ دو سال کا ہو۔ اور بقول بعض چار سال کا۔ ج: كِبَاشٌ و اَكْبَاشٌ. اَلْكَبْشُ: سردار قوم، بڑا پتھر جو دیوار پر نشانہ کرنے کے لئے لگایا جائے، شعر میں ''سپہ سالار'' مراد ہے۔

⓬...... | هُــمْ يَــنْــذِرُوْنَ دَمِــیْ واَنْــذِ | رُاِنْ لَـــقِيْـــتُ بِـــاَنْ اَشُـــدَّا |
|---|---|

ترجمہ:

دشمن میرے قتل کی منت مان رہے تھے اور میں یہ منت مان رہا تھا کہ اگر جنگ کروں تو سخت حملہ کروں۔

حل لغات:

يَـنْذِرُوْنَ :نذر الشیءَ: (ن،ض) نَذْرًا : کوئی چیز اپنے اوپر لازم کرلینا، نذر ماننا، منت ماننا۔ فی القرآن المجید: اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّراً فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ. (۳/۳۵) (یہ کہ اس کا فلاں کام ہوگیا تو وہ اتنا مال غریبوں کو دے گا وغیرہ) ماله لله : اللہ کے لئے اپنا مال وقف کرنا، اللہ کے نام پر نذر ماننا۔ اَشُدُّ: شَدَّ االشیءُ: (ض) شِدَّةً: سخت ہونا، مضبوط ہونا، طاقت ور ہونا، بھاری ہونا، عليه فی الحَربِ: زوردار حملہ کرنا۔

⓭...... | كَـمْ مِـنْ اَخٍ لِـیْ صَـالِـحٍ | بَـوَّاْتُـــهٗ بِيَـــدَیَّ لَـــحْـدَا |
|---|---|

ترجمہ:

میرے کتنے ہی نیک بھائی ہیں جنہیں میں نے اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا۔

حل لغات:

صالِحٌ: درست، ٹھیک، نیک۔ حقوق و ذمہ داریوں کو پورا کرنے والا۔ فی القرآن المجید: وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحا. (۸۲/۱۸) هو صَالِحٌ لِكَذَا: وہ اس کا اہل اور اس کے کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ بَوَّأْتُ: (تفعيل) تَبْوِئَةً: بَوَّأَالرجُلُ: شادی کرنا۔ فلانـا منـزلاً: مکان میں ٹھہرانا، جگہ دینا، المنـزلَ لهٗ: کسی کے لئے مکان تیار

کرنا۔ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفاً. (۲۹/ ۵۸) لَحْدٌ: قبر کی ایک جانب میت کو رکھنے کا گھڑا، اسے بغلی قبر کہتے ہیں، بغلی قبر، قبر۔ ج: اَلْحَادٌ و لُحُوْدٌ.

⓮...... | مَــا اِنْ جَــزِعْــتُ وَلا هَـلِعْـتُ | وَلا يَــرُدُّ بُــكَــائِــىْ زَنْــدَا |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے بے صبری کی نہ ہی آہ و بکا اور میرا رونا کچھ بھی واپس نہیں کر سکتا۔

حل لغات:

جَزِعْتُ: جَزِعَ منه(س) جَزَعًا: کسی چیز پر صبر نہ کر کے غم کا اظہار کرنا۔ فی القرآن المجید: إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعاً. (۷۰/ ۲۰) علیهم : ڈرنا، خوف کرنا یا شفقت و مہربانی کرنا۔ هَلِعْتُ: هَلِعَ(ف) هَلَعًا: دل دہلنا، حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، بے قرار ہو جانا، بے صبری دکھانا۔ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعا(۷۰/ ۱۹) زَنْدٌ: ہاتھ کا گٹھا، چقماق کی اوپر کی لکڑی۔ شارحین نے یہاں اس کا معنی ”الشیء القلیل“ سے کیا ہے۔

⓯...... | اَلْبَسْتُــهُ اَثْــوَابَــهُ | وَخُـلِـقْــتُ يَـوْمَ خُـلِـقْـتُ جَلْدَا |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے انہیں ان کے کفن پہنائے اور میں پیدائشی طور پر طاقتور بہادر ہوں۔

⓰...... | اُغْـنِـىْ غَـنَـاءَ الـذَّاهِبِيْـنَ | اُعَــدُّ لِلَاعْــدَاءِ عَــدَّا |
|---|---|

ترجمہ:

میں جانے والوں سے بے نیاز کر دیتا ہوں، دشمنوں کے لئے (اکیلا ہی) کافی شمار کیا جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَغْنَى: الشيءُ: کوئی چیز کافی ہونا، الرجلُ عن فلانٍ: کسی شخص کا کسی کے لئے کافی ہونا (حفاظت و کفالت میں کسی دوسرے سے بے نیاز کرنا)

⓱...... | ذَهَــبَ الَّــذِيْــنَ اُحِبُّهُــمْ | وَبَــقِيْــتُ مِثْــلَ السَّيْفِ فَــرْدَا |
|---|---|

ترجمہ:

جن سے میں محبت کرتا تھا وہ لوگ چلے گئے اور میں تلوار کی طرح اکیلا رہ گیا ہوں۔

حل لغات:

فَرْدٌ: ایک،تنہا،اکیلا۔فی القرآن المجید: رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْداً وَ أَنتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ.(۲۱/۸۹) طاق(مقابل جفت) شخص،فرد، بے مثال آدمی وغیرہ۔منفرد، ہر جوڑے کا ایک فرد، ریت کا الگ تھلگ ٹیلا، داڑھی کی ایک جانب، چاول وغیرہ رکھنے کی کھجور کے پتوں کی ٹوکری۔ج:اَفْرَادٌ.

وَقَالَ عَمْرٌو أَيْضًا (الرمل)

حَـذَرَ الْـمَـوْتِ وَاِنِّـیْ لَـفَـرُوْرٌ	8 ...... وَلَـقَـدْ اَجْـمَـعُ رِجْـلَـیَّ بِهَـا

ترجمہ:

تحقیق میں موت کے ڈر سے اپنے پاؤں گھوڑے پر مضبوطی سے جما کر رکھتا ہوں اور بے شک میں بہت بھاگنے والا ہوں۔

مطلب:

جب میدانِ جنگ ٹھہرنا مفید نہ ہوتو عقلندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَجْمَعُ : جَمَعَ: (ف) جَمْعًا: منتشر چیزوں کو یکجا کر کے اکٹھا کرنا۔القومُ: دشمنوں کے مقابلہ کیلئے جمع ہونا۔فی القرآن المجید: اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَاناً .(۳/۱۷۳) عربی مقولہ ہے : لَا یُجْمَعُ سَیْفَانِ فِیْ غَمَدٍ: ایک میان میں دو تلواریں جمع نہیں ہوسکتیں۔حَذَرٌ: حذر: (س) حَذَرًا: چکنا و چوکس ہونا.الشیءَ و منه: ڈرنا اور بچنا محتاط ہونا۔اَلْحَذَرُ اشدُّ من الوَقیعَةِ: خوف ہولناک واقعہ میں مبتلا ہونے سے زیادہ سخت ہے۔

حِیْنَ لِلنَّفْسِ مِنَ الْمَوْتِ هَرِیْر	2 ...... وَلَقَدْ اَعْطِفُهَا کَارِهَةً

ترجمہ:

تحقیق میں گھوڑے کے ناپسند کرنے کے باوجود اسے واپس پھیرتا ہوں جب میں موت کو ناپسند کرتا ہوں۔

مطلب:

جب شدتِ جنگ کی وجہ سے نفس جنگ سے بھاگتا ہے تو میں گھوڑے کو میدان سے واپس موڑتا ہوں اگر چہ

گھوڑا جنگ میں جانا ناپسند کرتا ہے۔

حل لغات:

اعطف: عطف (ض) عَطْفًا: مائل ہونا، جھکنا، مڑنا۔ هرير: مص: هر الشيءَ (ن،ض) هريرًا: کسی شیء کو ناپسند کرنا، کراہت کرنا۔

3 ...... | كُلُّ مَاذَالِكَ مِنِّىْ خُلُقٌ | وَبِكُلٍّ اَنَا فِى الرَّوْعِ جَدِيْر |
|---|---|

ترجمہ:

یہ سب میری عادتیں ہیں اور جنگ میں ہر ایک میرے لئے مناسب ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں بہادر و جری ہوں تو اس کے ساتھ دانا بھی ہوں جس وقت جرأت و بہادری مفید ہوتی ہے اس وقت بہادری کے جواہر دکھاتا ہوں اور جب مقابلہ مفید نہیں ہوتا تو بے مقصد کام میں نہیں لگتا بلکہ وہاں سے کھسک جاتا ہوں، یہ بزدلی نہیں بلکہ عقلمندی ہے۔

حل لغات:

خُلُقٌ: والخُلُقُ: طبعی خصلت، طبیعت، مروت، عادت۔ ج: اَخْلاق . فی القرآن المجید: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ. (۶۸/۴) اَلرَّوْعُ: جنگ، لڑائی، ڈر، خوف، حسن و جمال، شان و شوکت، آب و تاب۔ جَدِيْرٌ: صفت۔ جَدُرَ بِكذا (ک) جَدَارَةً: لائق و اہل ہونا۔

4 ...... | وَابْنُ صُبْحٍ سَادِرًا يُوْعِدُنِىْ | مَالَهٗ فِى النَّاسِ مَاعِشْتُ مُجِيْرٌ |
|---|---|

ترجمہ:

اور ابن صبح غافل ہو کر مجھے دھمکی دے رہا ہے جب تک میں زندہ ہوں لوگوں میں اسے کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

مطلب:

ابن صبح سے کمزور اور ضعیف شخص مراد ہے کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جو خاتون صبح کو حاملہ ہوتی ہے تو اس کا بچہ کمزور وضعیف ہوتا ہے، اس سے مراد ولد الزنا بھی ہو سکتا ہے یعنی صبح کے وقت جنگجو غارت گری کرتے تو بعد میں خواتین سے زنا کرتے تھے، اس صورت میں یہ طنز و طعنہ ہوگا، شاعر یہ کہتا ہے کہ وہ اپنی اوقات کو بھول گیا اور مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔

حل لغات:

سَادِرٌ: فاء، سَدر (ف) سَدَرًا: گرمی کی شدت سے نگاہ کا چندھیا جانا، بے پرواہ ہونا، حیران و پریشان ہونا، خیرہ

ہوجانا، بھٹکنا۔ یُوْعِدُ: (افعال) اَوْعَدَ الفحلُ: سانڈھ کا حملہ کرنے کے لئے گرجنا، فلانا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ عِشْتُ: عاش (ض) عِیْشًا: زندگی گزارنا، زندہ رہنا۔ مُجِیْرٌ: صفت۔ اجارَہٗ: پناہ دینا، مدد کرنا، من فلانٍ: نجات دلانا۔ فی القرآن المجید: وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ. (۲۳/۸۸)

وقال قَيْسُ بْنُ الْخَطِيْمِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام قیس بن خطیم ہے (متوفی ۲ق ھ/۶۲۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، اس نے زمانہ اسلام پایا اور سرورِ دو عالم شاہِ بنی آدم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صلّی اللّٰہ تعالی علیہ و آلہ وسلّم کی زیارت کی، لیکن نعمتِ اسلام سے محروم رہا اور کفر پر مر کر واصلِ جہنم ہوا۔

اشعار کا پسِ منظر:

شاعر کے باپ کو بنو عامر کے کسی شخص نے قتل کیا تھا اور اس کے دادا کو عدی بن عمرو نے قتل کیا تھا، ان دنوں شاعر چھوٹا بچہ تھا، اس کی ماں کو اندیشہ ہوا کہ اگر اس کو قاتلین کا پتہ چل گیا تو یہ قصاص لینے کے لئے چلا جائے گا اور ہلاک ہوجائے گا؛ لہذا اس کی ماں نے مٹی کی دو قبریں بنا کر کہا کہ یہ تیرے باپ اور دادا کی قبریں ہیں۔ اسے بنوظفر کے لڑکوں نے کہا کہ اگر تو اپنے باپ کا قصاص لے لے تو اچھا ہوگا، اسے غصہ آیا اور اپنی ماں سے کہا اگر تو مجھے ان کے قاتل نہیں بتائے گی تو میں تجھے یا خود کو قتل کردوں گا تو اس کی ماں نے بتا دیا، اس نے خداش بن زهیر کا پتا لگایا خطیم کا اس پر احسان تھا، خداش کی بیوی کھانا لے کر آئی اس نے تھوڑا سا کھایا اور خداش نے اس کے پاؤں دیکھ کر کہا اسکے پاؤں خطیم کے پاؤں سے ملتے ہیں، پھر شاعر نے اسے اپنا نسب بتایا اور پورا واقعہ سنا کر آنے کا مقصد بتایا تو خداش نے کہا: تیرے باپ کا قاتل میرے چچا کا بیٹا ہے، آج شام میں اس کے ساتھ بیٹھوں گا، جب میں اس کی ران پر ہاتھ لگاؤں تو تُو اسے قتل کر دینا اور لوگوں سے میں آپ کا دفاع کروں گا پھر اس نے ایسا ہی کیا، جب لوگ اسے قتل کرنے لگے تو خداش بچاتے ہوئے کہنے لگا اس نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے۔

پھر خداش اس کے ساتھ چلا، "بحرین" کے قریب اس کے دادا کے قاتل کی بستی کے قریب ریگستان میں ریت کے گول دائرہ میں خداش روپوش ہوگیا اور شاعر اپنے دادا کے قاتل کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں یہاں آرہا تھا تو تمہاری قوم کے ایک ڈاکو نے میرا سامان لوٹ لیا، اب میں آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہوں۔ یہ سن کر اس نے اپنی قوم کے کچھ لوگ اس کے ساتھ کر دیے تو شاعر ہنس پڑا، تو اس نے متعجب ہوکر پوچھا: ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ شاعر نے جواب دیا: اگر ہماری قوم کا سردار ہوتا اور اس سے مدد طلب کی جاتی تو وہ آپ کی طرح نہ کرتا، بلکہ اکیلا ہی چل پڑتا، تو اس نے بھی

لوگوں کواپنے ساتھ لے جانا معیوب سمجھا اور اکیلا ہی چل پڑا۔ جب وہاں پہنچے جہاں خداش چھپ کر بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں خداش اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور شاعر نے اس کی کوکھ میں نیزہ مار کر قتل کر دیا، پھر کئی دن دونوں ریگستان میں رو پوش رہے اور جب معاملہ ٹھنڈا ہو گیا تو اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔

❶...... طَعَنْتُ ابْنَ عَبْدِالْقَيْسِ طَعْنَةَ ثَائِرٍ	لَهَا نَفَذٌ لولا الشَّعَاعُ اَضَاءَ هَا

ترجمہ:

میں نے انتقام لینے والے کے نیزہ مارنے کی طرح عبدالقیس کے بیٹے کو نیزہ مارا جس سے ایسا سوراخ ہو گیا کہ اگر خون نہ پھیلتا تو وہ (سوراخ) اس (زخم کی گہرائی) کو واضح کر دیتا۔

حل لغات:

ثَائِرٌ: فا، ثَأَرَالقتيلَ وبِهِ (ف) ثارًا: انتقام لینا، مقتول کے خون کا بدلہ لینا، القَاتِلَ: قاتل کو مار ڈالنا، الشَعَاع: خون وغیرہ کا بکھرنا، ہلکا سایہ، ہر بکھری ہوئی چیز۔ نَفَذٌ: جاری کرنا، پھٹن، نکلنے کی جگہ، رہائی کی جگہ ۔ ج: اَنْفَاذ. طَعْنَةٌ لها نَفَذٌ: چیر کر نکل جانے والے نیزے کی ضرب۔ اضاءَ (افعال) اِضَاءَ ةً: البيتُ: روشن ہونا، البيتَ: روشن کرنا۔

❷...... مَلَكْتُ بِهَا كَفِّيْ فَاَنْهَرْتُ فَتْقَهَا	يَرٰى قَائِمٌ مِنْ دُوْنِهَا مَاوَرَاءَ هَا

ترجمہ:

میں نے اپنی ہتھیلی میں مضبوطی سے نیزہ پکڑ کر اس کے زخم کو اتنا کشادہ کر دیا کہ سامنے کھڑا ہونے والا پیچھے والی اشیاء دیکھ سکتا ہے۔

حل لغات:

مَلَكْتُ: ملک الشيءَ(ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ (قبضہ کے ساتھ حسب منشا تنہا تصرف کرنا) یہاں مراد ہے مضبوطی سے تھامنا۔ اَنْهَرْتُ: اَنْهَرَ: دن میں داخل ہونا یا دن میں کوئی کام کرنا۔ اَلْفَتْقُ: شگاف کو چوڑا کرنا۔ اَلْفَتْقُ: مص: کشادہ جگہ۔ ج: فُتُوقٌ. اَلْوَرَاءُ: پوتا، پوتی۔ چوری اور مضبوط ہڈیوں والا آدمی۔ آنکھوں سے اوجھل آگے ہو یا پیچھے۔ فی القرآن المجید: مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ. (۱۶/۱۴)

❸...... يَهُوْنُ عَلَيَّ اَنْ تَرُدَّ جِرَاحُهَا	عُيُوْنَ الْاَوَاسِيْ اِذْ حَمِدْتُ بَلَاءَ هَا

ترجمہ:

میرے لئے یہ بات آسان ہے کہ اس کے زخم علاج کرنے والیوں کی آنکھوں کو (حیران کر کے) لوٹا دیں کیونکہ

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کر دیا۔

مطلب:

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کرتے ہوئے ایسا گہرا اور خطرناک زخم کیا تھا جو کئی زخموں کے قائمقام تھا اور اتنا کشادہ تھا کہ اگر کوئی سامنے کھڑا ہوتا تو با آسانی پیچھے کی اشیاء دیکھ سکتا اور علاج کرنے والیاں حیرت سے بار بار دیکھتیں۔

حل لغات:

یَهُوْنُ: هَانَ فلانٌ(ن) هُونًا: حقیر وذلیل ہونا۔ الشیءُ علیه هَونًا: کسی کے لئے کوئی چیز آسان ہونا۔ ہلکا ہونا۔ فی القرآن المجید: يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً. (۲۵/۶۳) بے وقعت ہونا۔ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّناً وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيْمٌ. (۲۴/۱۵) ج: اَهْوِناءُ۔ جِراحٌ: مف: جِرَاحَةٌ: زخم۔ سرجری، جسم کو کاٹ تراش کر علاج کرنے کا پیشہ۔ سرجری آپریشن۔ ج: جَرائِحُ. الْاَوَاسِيُ: مف: آسِيَةٌ. اَسٰى بينهما(ن) اَسْوًا: صلح کرانا۔ الجَرحَ والشیءَ: درست کرنا۔ المرضَ والمَرِيضَ: علاج کرنا، دوائی تجویز کرنا۔ حمده (ف) حَمْدًا: تعریف کرنا، سراہنا۔ فلانا: بدلہ دینا، شکریہ ادا کرنا۔ بلاء: آزمائش، مصیبت۔ رنج وغم۔ زبردست کوشش۔

❹ ...... وساعَدَنِیْ فیها ابْنُ عَمْرِوبْن عامِرٍ | خِداشٌ فَاَدّٰی نِعْمَةً وَاَفاءَ ها

ترجمہ:

اور اس نیزہ زنی میں عمرو بن عامر کے بیٹے خداش نے میری مدد کی اور اس نے احسان کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے اسے لوٹا دیا۔

حل لغات:

ساعد: ساعده علی الامرِ مُساعَدَةً: مدد کرنا۔ ادَّی: الشیءَ تأدِيَةً: انجام دینا۔ ادا کرنا۔ افاء الامرَ: لوٹانا۔ فی القرآن المجید: وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ. (۵۹/۶) شیخ مرزوقی نے کہا کہ ابوعبیدہ کا قول ہے: اَفَاءَ ها "فیء" بمعنی "غنیمة" سے ہے۔ اور پھر دوسرا احتمال بیان کرتے ہوئے کہا کہ "فیء" بمعنی "رجوع" بھی آتا ہے ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ (شرح دیوان حماسۃ ج۱ ص۱۳۸ بیروت)

❺ ...... وکُنْتُ امْرَءً لا اَسْمَعُ الدَّهْرَ سُبَّةً | اُسَبُّ بِها اِلَّا كَشَفْتُ غِطاءَ ها

ترجمہ:

میں ایسا شخص ہوں کہ کبھی بھی گالی (طعنہ) نہیں سنتا جس کے ذریعے مجھے عار دلائی جائے مگر اس عار کو دور کرتا ہوں۔

مطلب:

اس سے مراد وہ طعنہ ہے جو اسے بنوظفر کے نوجوانوں میں سے کسی نے دیا تھا۔

حل لغات:

السُّبَّةُ: عار، عیب، داغ۔ وہ شخص جولوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ الْغِطَاءُ: جس کو کسی چیز پر رکھ کر اسے ڈھانپ دیا جائے، چھپادیا جائے۔ ڈھکنا، غلاف، پردہ، سرپوش، کور۔ ج: اَغْطِيَةٌ.

6 ...... فَاِنِّیْ فِی الْحَرْبِ الضَّرُوْسِ مُوَكَّلٌ	بِـاِقْـدَامِ نَـفْـسٍ مـااُرِيْـدُ بَـقَـاءَ هَـا

ترجمہ:

کیونکہ میں سخت جنگ میں اپنی جان کی پیش قدمی پر مقرر رہوں میں اس کی بقاء نہیں چاہتا۔

حل لغات:

الضَّرُوسُ: کٹ کھنا جانور (جوقریب آنے والے کو کاٹتا ہو) حَرْبٌ ضَرُوْسٌ: تباہ کن لڑائی۔ مُوَكَّلٌ: مفع (تفعیل) وَكَّلَهٗ: اعتماد کی بناء پرکسی کو اپنے معاملہ کا اختیار دے دینا۔ وکیل بنانا۔

7 ...... اِذا مَا اصْطَبَحْتُ اَرْبَعًاخَطَّ مِيْزَرِی	واَتْبَعْتُ دَلْوِیْ فِی السَّماحِ رِشاءَ ها

ترجمہ:

جب صبح کے وقت شراب کے چار پیالے پی لیتا ہوں تو میرا تہبند زمین پر خط کھینچتا ہے اور میں سخاوت کرتے ہوئے ڈول کے پیچھے اس کی رسی بھی دے دیتا ہوں۔

حل لغات:

اصْطَبَحْتُ: اِصْطَبَحَ فلانٌ: صبح کی شراب پینا۔ چراغ روشن کرنا۔ "اصْطَبَحْتُ" شیخ مرزوقی کے نسخہ میں "شربتُ" ہے۔ اَرْبَعٌ: چار، یہاں مراد چار پیالے ہیں۔ یومُ الْاَرْبِعاءِ. بدھ۔ خَطَّ(ن) الشیءَ: لکیر کھینچنا، خط کھینچنا، لائن ڈالنا۔ دلوی: دَلْو: ڈول۔ بالٹی (مذکرومؤنث) ج: دَلاءٌ ودُلِيٌّ واَدْلٍ. ایک آسمانی برج کا نام۔ اَلسَّماحُ: مص: سمح (ف) سَماحًا بكذا: بخشش کرنا۔ لهٗ بالشيءِ: دینا۔ السماحُ: چشم پوشی، فراخ دلی۔ رسی یا ڈول وغیرہ میں بندھی ہوئی رسی۔ حنظل (تنبہ) اور یقطین (کدو) کا ایک دھاگا۔ چاند کی منزلوں میں سے آخری منزل۔ ج: اَرْشِيَةٌ.

8...... | مَتٰی یَاْتِ هٰذَاالْمَوْتُ لا تُلْفَ حاجَةٌ | لِـنَـفْسِـیْ اِلَّا قـد قَـضَیْـتُ قَـضَـاءَ هـا |
|---|---|

ترجمہ:

جب یہ موت آئے گی تو میری کوئی حاجت نہیں پائی جائے گی مگر میں اسے پورا کر چکا ہوں گا

حل لغات:

تُلْف: (افعال) اَلْفاہُ: پانا۔ فی القرآن المجید: وَأَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَی الْبَابِ. (۱۲/ ۲۵) اچانک ملاقات کرنا۔ الحَاجَةُ: ضرورت۔ ضرورت کی چیز۔ غرض۔ ج: حَاجَات وحَاجٌّ. حَا جاتُ المَنْزِلِ. گھر کا سامان۔ قضٰی (ض) قَضَاءً الشیءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔ حاجَتَهٗ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔

9...... | ثَـأَرْتُ عَـدِیًّـا والْـخَـطِیْـمَ فَلَمْ اُضِعْ | وِلَایَةَ اَشْیَـاخٍ جُـعِـلْـتُ اِزاءَ هـا |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے عدی اور خطیم کا انتقام لے لیا کیونکہ بزرگوں کی جس ولایت کا مجھے نائب بنایا گیا تھا میں نے اسے ضائع نہیں کیا۔

حل لغات:

وِلَایَةٌ: رشتہ، قرابت۔ زیر اقتدار علاقہ، ریاست۔ صوبہ، اسٹیٹ۔ حکومت، امارت، سلطنت، وہ ممالک جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ ج: وِلَایَات. اَشیاخٌ: وشُیُوخٌ: مف: اَلشَّیْخُ: عمر رسیدہ (تقریباً پچاس سال کا، اس کے بعد ''هَرِمٌ'' کا درجہ ہے) امیر جماعت، سردار قبیلہ۔ گاؤں کا چودھری۔ اِزاءٌ: مقابل، سامنے

وقَالَ الَحارِثُ بْنُ هِشامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ مَخْزُوْمٍ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے (۱۸ھ/ ۶۳۹ء) اور یہ ابوجہل کے بھائی تھے۔

اشعار کا پس منظر:

جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے اور میدان جنگ سے فرار ہو گئے تھے، اس پر حسان بن ثابت

نے انہیں طعنہ دیا تو اس طعنہ کو دور کرنے کیلئے انہوں نے ان اشعار میں اپنے فرار ہونے کی وجہ کو بیان کیا۔ بعد میں مشرف باسلام ہو کر ابدی سعادتیں حاصل کیں اور جلیل القدر صحابہ میں شمار ہونے لگے پھر غزوہ یرموک میں جام شہادت نوش کیا۔

❶...... اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَرَکْتُ قِتَالَھُمْ	حَتّٰی عَلَوْا فَرَسِیْ بِاَشْقَرَ مُزْبِدِ

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان سے لڑائی ترک نہیں کی یہاں تک کہ وہ جھاگ دار سرخ خون کے ساتھ میرے گھوڑے پر چھا گئے۔

حل لغات:

قِتَال: مص. (مفاعلة) قَاتَلَ: لڑنا۔ دشمنی کرنا۔ اَشْقَرَ: صفت. ج: شُقْر. شَقِرَ (س،ک) شَقْرًا: سرخ زردرنگ کا ہونا۔ مُزْبِدٌ: فا. اَزْبَدَ: جھاگ لانا، جھاگ نکالنا۔

❷...... وشَمَمْتُ رِیْحَ الْمَوتِ مِنْ تِلْقَاءِ ھِمْ	فِیْ مَازِقٍ وَالْخَیْلُ لَمْ تَتَبَدَّدِ

ترجمہ:

میں نے تنگ میدان جنگ میں ان کی طرف سے موت کی بو سونگھی اور گھوڑے منتشر نہیں ہو رہے تھے۔

ہوا جب مجھے سامنا موت کا
کٹھن تھا بڑا تھامنا موت کا

حل لغات:

شَمَمْتُ: شَمَّہٗ (ن) شَمًّا: سونگھنا۔ (بیروت نسخہ میں وجدت ہے) تِلْقَاء: مص: لَقِیَ (س) لِقَاءً و تِلْقَاءً: ملاقات، سامنا۔ تَبَدَّدَ: منتشر ہونا۔ بکھرنا۔ برباد ہونا۔ حصہ لینا۔

❸...... وعَلِمْتُ اَنِّیْ اِنْ اُقَاتِلْ وَاحِدًا	اُقْتَلْ ولا یَضُرُّ عَدُوِّیْ مَشْھَدِیْ

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ اگر اکیلا لڑوں گا تو قتل کر دیا جاؤں گا اور میرا حاضر رہنا میرے دشمن کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔

حل لغات:

مَشْھَد: موجودگی، اجتماع۔ منظر، آنکھوں دیکھی چیز۔ جمع ہونے کی جگہ۔ اجتماع گاہ۔ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا مِن

مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ. (۱۹/ ۳۷) ج: مَشَاهِد۔قبر۔

4 ...... فَصَدَدْتُّ عَنْهُمْ وَالْاَحِبَّةُ فِيْهِمْ	طَمَعًا لَّهُمْ بِعِقَابِ يومٍ مُرْصَدٖ

ترجمه:

تو میں ان سے واپس ہوا حالانکہ میرے پیارے ان میں تھے، ان کے لئے معین دن کی سزا کی امید کرتے ہوئے۔

مطلب:

میں سمجھ گیا کہ اب میدان جنگ میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ جان جانے کا اندیشہ ہے لہذا میں وہاں سے لوٹ آیا یہ سوچ کر کہ پھر کبھی انتقام لے لیں گے حالانکہ میرا بھائی ابوجہل اور دیگر عزیز و اقارب وہاں تھے۔

حل لغات:

صَدَّ عَنه(ن)صَدًّا: منہ پھیرنا۔رکنا، باز رہنا، ہٹنا۔منه (ض) صَدًّا: چلانا، شور مچاتے ہوئے ہٹ جانا۔في القرآن المجيد: وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلاً إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ. (۴۳/ ۵۷) اَلْاَحِبَّةُ :مف: اَلْحبيب: عاشق۔معشوق۔طمع: مص. طمع فيه وبه (س)طَمَعًا: خواہش مند ہونا، رغبت رکھنا۔وَادْعُوهُ خَوْفاً وَطَمَعا۔(۷/ ۵۶) حریص ہونا۔عِقَاب: مص (مفاعلة)عاقبه بذنبه وعلى ذنبه: مواخذہ کرنا، کئے پر سزا دینا۔ مُرْصَدٌ: (افعال) اَرْصَدَالشيءَ لهٗ: کسی کیلئے کوئی چیز تیار کرنا۔جیسے: ارصد الجيشَ للقتالِ والفرسَ للطرادِ: فوج کو لڑنے کیلئے اور گھوڑے کو مسلسل دوڑنے کیلئے تیار کرنا۔

وقال الْفَرَّارُ السُّلَمِيُّ(الكامل)

شاعر کا تعارف :

شاعر کا نام: حیّان بن حکم (فرار) سُلَمی ہے یہ مخضرمی شاعر ہیں، فتح مکۃ المکرّمۃ کے دن سرورِ دو عالم شاہِ بنی آدم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صلى الله تعالى عليه وآله وسلم کے ساتھ تھے۔

1 ...... وَكَتِيْبَةٍ لَبَّسْتُهَا بِكَتيبةٍ	حَتّٰى اِذَاالْتَبَسَتْ نَفَضْتُ لَهَا يَدِىْ

ترجمه:

اور کتنے ہی ایسے لشکر ہیں کہ میں نے انہیں دوسرے لشکر سے ملا دیا جب وہ گتھم گتھا ہو گئے تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

حل لغات:

لَبَّسْتُ: (تفعیل) لبَّسَ علیه الامرُ : خلط ملط کرنا۔ کسی پر کوئی بات مشتبہ ہونا، واضح نہ ہونا۔ الشیءَ: عیب چھپانا۔ اِلْتَبَسْتُ: (افتعال) التبس الظلامُ : تاریکی مخلوط ہونا۔ علیہ الامرُ: مشکل اور پیچیدہ ہونا۔ نَفَضْتُ: نَفَضَ (ن) نَفْضًا الثَّوبَ: کپڑا اجھاڑنا۔ الشیءَ: ہٹانا، زائل کرنا، گرانا۔

2 فَتَرَكْتُهُمْ تَقِصُ الرِّمَاحُ ظُهُورَهُمْ	مِنْ بَيْنِ مُنْعَفِرٍ وآخَرَ مُسْنَدِ

ترجمہ:

تو میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ نیزے ان کی کمریں توڑ رہے تھے ان میں سے کوئی تو زمین پر گرا ہوا تھا اور کوئی ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

خزاں میں بھی کب آ سکتا تھا میں صیّاد کی زد میں
میری غمّاز تھی شاخِ نشیمن کی کم اوراقی

حل لغات:

تَقِصُ: وَقَصتُ عُنُقَهُ: (ض) وَقْصًا: گردن ٹوٹنا۔ الشیءَ: توڑنا۔ العُنُقَ: گردن توڑنا۔ مُنْعَفِرٌ: فا (انفعال) اِنْعَفَرَ الشیءُ: خاک آلود ہونا۔ مُسْنَدٌ: مفع (افعال) اسندَ الیہ سہارا لینا، بھروسہ کرنا۔

3 مَا كَانَ يَنْفَعُنِي مقالُ نِسائِهِمْ	وقُتِلْتُ دُونَ رِجالِها لا تَبْعَدِ

ترجمہ:

ان کی عورتوں کا قول ''جیتے رہو'' مجھے کیا نفع دیتا اس حال میں کہ میں ان کے مردوں کے سامنے قتل کر دیا جاتا۔

حل لغات:

مَقَالٌ: قول، بات۔ لاتَبْعَد: جیتے رہو۔ یہ دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ علامہ مرزوقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ومعنى لاتَبْعَدُ: لاتَهْلِكْ. (شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۲ بیروت)

وقال بعضُ بَنِيْ اَسَدٍ (الوافر)

شاعر کا نام:

معقل بن عامر اسدی ہے، یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

زمانہ جاہلیت میں بنو عامر نے بنو تمیم سے جنگ کی اس میں حسحاس بن مرہ کا بیٹا شدید زخمی حالت میں گرا پڑا تھا، شاعر نے اسے اٹھایا اور اس کا علاج کیا ان اشعار میں اپنے اس عمل کو بیان کر رہا ہے

بِـاَسْـفَـلَ ذِی الْـجِـذَاةِ يَـدَالْـكَـرِيْـمِ	يَـدَيْتُ عَلَى ابْنِ حَسْحَاسِ بْنِ وَهْبٍ ❶

ترجمہ:

میں نے حسحاس بن وھب کے بیٹے پر مقام ذوالجذاۃ کے نشیبی حصہ میں معزز انسان کے احسان جیسا احسان کیا۔

حل لغات:

الاسْفَل: نچلا، نیچا، پست، ج: اَسَافِل. فی القرآن المجید: ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْن. (۹۵/۵)
ذُوالْـجِـذَاةِ: یہ مشہور وادی کا نام ہے۔ الْـجِـذَاةُ: بڑے درخت کی جڑ۔ ج: جِـذَاءٌ۔ بیروت کے نسخے میں "ذُو الْجَدَاةِ" ہے۔

شَهِـدْتُ وغَـابَ عَـنْ دارِالْـحَـمِيْـمِ	قَـصَـرْتُ لَـهُ مِنَ الْـحَـمَّـاءِ لَـمَّـا ❷

ترجمہ:

جب میں حاضر ہوا تو اپنی سیاہ گھوڑی کو اس کے لئے روکا اور وہ دوست کے گھر سے دور تھا۔

حل لغات:

قَصَرْت: قَصَرتُ عن الامرِ (ن) قُصُوْرًا: عاجز آنا۔ رکنا۔ القیدَ: جانور کے پیر کی رسی کو تنگ کرنا۔ اَلْحَمّاء: یہ مؤنث ہے اَلاحَمُّ کی۔ ج: حُمٌّ. حَمَّ الشیءُ: کالا ہونا۔ گھڑے وغیرہ کا جل کر کالا ہو جانا۔ غَاب (ض) غَيْبًا: پوشیدہ ہونا، غائب ہونا۔ غَابَ فلانٌ: دور ہونا۔ عن بلادہٖ: مسافر ہونا۔ حَمِيْمٌ: قریبی عزیز و رشتہ دار۔ دوست۔ ج: اَحِمَّاءُ. کھولتا ہوا گرم پانی۔ فی القرآن المجید: إِلَّا حَمِيْماً وَغَسَّاقا. (۷۸/۲۵) ٹھنڈا پانی۔ چنگاری جس سے دھونی دی جائے۔ ج: حَمَائِم. گرمی۔ پسینہ۔ سخت گرمی کے بعد بارش۔

وَاَنَّكَ فَـوْقَ عِـجْـلِـزَةٍ جَـمُـوْمٍ	اُنَبِّـئُـهُ بِـاَنَّ الْـجُـرْحَ يُشْـوِئ ❸

ترجمہ:

میں نے اسے بتایا کہ زخم مہلک نہیں اور بے شک تو مسلسل دوڑنے والی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہے

حل لغات:

يُشْوِیُ: (افعال) اَشْوٰی القومَ: قوم کو بھنا ہوا گوشت کھلانا۔ الرجلَ: ایسے حصہ پر زخم لگانا کہ اس سے موت واقع نہ ہو۔ السهمُ: تیر کا نشانہ خطا کرنا۔ عِجْلِزَةٌ: تیز رفتار گھوڑا۔ جَمُوْمٌ: بڑی مقدار والی شی۔ فرسٌ جَمُو مُ العَدْوِ: مسلسل دوڑنے والا گھوڑا، بار بار گھوڑا۔

4 ...... | وَلَوْ اَنّیْ اَشَاءُ لَکُنْتُ مِنْهُ | مَکَانَ الْفَرْقَدَیْنِ مِنَ النُّجُوْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر میں چاہتا تو اس سے فرقدین ستاروں کی جگہ ہوتا۔

مطلب:

"مَکَانَ الْفَرْقَدَیْنِ" اس سے دوری بیان کرنا مقصود ہے جیسے کہتے ہیں: "ھو مِنّیْ مَنَاطَ الثُّرَیَّا" وہ مجھ سے ثریا جتنا دور ہے۔ یعنی اگر میں چاہتا تو اس کے قریب نہ جاتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ لوگ طعنہ دیتے۔

حل لغات:

الفرقدَین: یہ اَلْفَرْقَدُ کا تثنیہ ہے۔ اَلْفَرْقَدُ: قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ کا نام اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں "فرقدان" کہلاتے ہیں۔ اَلْفَرْقَدُ: نیل گائے کا بچہ۔ ج: فَرَاقِد. "مِنَ النُّجُوْم" یہ فرقدین کا بیان ہے جیسے قرآن پاک میں ہے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّور. (۲۲/۳۰) من الاوثان" بیان ہے "الرجس" کا۔ النجوم: مف: النجم: ستارہ ،کوکب، ذاتی روشنی رکھنے والے اجرام سماویہ میں سے ایک جیسے سورج۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَت. (۸/۷۷) ستارہ ثریہ ۔کسی کے کام یا قرض کی ادائیگی کا مقررہ وقت۔ قسط۔ بے ساق نباتات۔

5 ...... | ذَکَرْتُ تَعِلَّةَ الْفِتْیَانِ یومًا | وَاِلْحَاقَ الْمَلَامَةِ بِالْمُلِیْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کسی دن نوجوان قصہ کہانیاں بیان کریں گے اور کمینے کے ساتھ ملامت کے ملانے کو۔

مطلب:

اس شعر میں دور نہ ہونے کی وجہ بیان کر تو رہا ہے: کہ میں نے سوچا اگر اسے نہ اٹھاؤں گا تو میری یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جائے گی پھر جب نوجوان محافل میں قصے کہانیاں بیان کریں گے تو میری مذمت کریں گے اور شعراء اشعار

کہیں گے تو میری ہجو کریں گے اور اس طرح ہمیشہ کی ذلت ورسوائی میرا مقدر بن جائے گی۔

حل لغات:

ذَكَرْتُ: اس کا مصدر "اَلذُّكْرُ" بضم الذال ہے کیونکہ اس کا تعلق دل سے ہے یعنی سوچنا، اور شاعر نے بھی سوچا اور خیال کیا تھا اور "اَلذِّكْرُ" بكسر الذال زبان سے ہوتا ہے۔(شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۴ بیروت) تَعِلَّةٌ: جس کے ذریعے بھلایا جائے۔ مراد یہاں قصہ کہانیاں ہیں۔ اِلْحَاقٌ: مص (افعال) اَلْحَقَ: پالینا۔ آملنا۔ هٗ بفلان: ملا دینا۔ لاحق کر دینا۔ اَلْمَلَامَةُ: مص: لامهٗ في كذا وعلى كذا (ن) مَلَامَةً: ملامت کرنا۔ اَلْمَلَامَةُ: ملامت، خوف۔ ج: اَلْمَلَاوِمُ. مُلِيْمٌ: فا: اَلَامَ فلانٌ: ایسی حرکت کرنا جو ملامت کا باعث ہو۔ قابل ملامت ہونا۔ في القرآن المجيد: فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ .(۱۴۲/۳۷) فلانًا: اَلْمُلِيْمُ: ملامت کرنا۔

وقال الشَّداخُ بْنُ يَعْمَرَ الْكِنانِيُّ (المنسرج)

شاعر کا نام:

شداخ بن یعمر کنانی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بنوکنانہ اور بنوخزاعہ آپس میں حلیف تھے (ان کا باہم معاہدہ تھا کہ اگر کسی دشمن نے ہم میں سے کسی قبیلے پر حملہ کیا تو دوسرا قبیلہ اس کی مدد کریگا) خزاعہ اور بنو اسد کے درمیان جنگ ہوگئی اور بنو اسد غالب آئے تو خزاعہ نے حلیف ہونے کی بنا پر بنوکنانہ سے مدد طلب کی تو شداخ نے بنو اسد کی رشتہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے بنوکنانہ کو بنوخزاعہ کی مدد نہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۴ بیروت)

❶...... قَاتِلِي الْقَوْمَ يَا خُزَاعُ وَلَا | يَدْخُلْكُمْ مِنْ قِتَالِهِمْ فَشَلُ

ترجمہ:

اے خزاعہ قوم سے لڑو اور ان سے لڑنے میں تم میں بزدلی داخل نہ ہو۔

مطلب:

اے قوم خزاعہ اپنی دشمن قوم بنو اسد سے لڑو بزدلی کا مظاہرہ نہ کرو اور نہ ہی کسی اور کی مدد کی امید رکھو۔(شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۴ بیروت)

برہنہ سر ہے تو عزمِ بلند پیدا کر
یہاں فقط سرِ شاہیں کے واسطے ہے کلاہ

حل لغات:

فَشَلٌ: مص: فَشِلَ (س) فَشَلًا: ڈھیلا پڑنا۔ بزدل ہونا۔ فی القرآن المجید: وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوا. (۸/۴۶) عن الامر: کسی کام کا ارادہ کرکے پیچھے ہٹ جانا۔

2...... | اَلْقَوْمُ اَمْثَالُكُم لَهُمْ شَعَرٌ | فِي الرَّأْسِ لا يُنْشَرُوْنَ اِنْ قُتِلُوا |

ترجمہ:

وہ قوم تمہاری طرح ہے ان کے سروں میں بال ہیں اگر قتل کیے جائیں تو (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

مطلب:

اے خزاعہ تمہارے دشمن تمہاری طرح ہی انسان ہیں، تمہاری اور ان کی تخلیق ایک جیسی ہے اگر وہ قتل ہو جائیں تو فوراً زندہ ہو کر دوبارہ نہیں لڑیں گے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۵ بیروت)

حل لغات:

اَلشَّعَرُ: بال۔ نبات، پودا۔ ج: اَشْعَارٌ وشُعُوْرٌ. يُنْشَرُوْنَ: نَشَرَتِ الارضُ (ن) نُشُوْرًا: زمین کا موسم بہار کے بعد سرسبز ہونا۔ الشيءَ نَشْرًا: پھیلانا، منتشر کرنا۔ اللّٰهُ الموتى نَشْرًا ونُشُوْرًا: مردوں کو زندہ کرکے اٹھانا۔ كُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُور. (۶۷/۱۵) نَشِرَ الشيءُ: (س) نَشَرًا: پھیلنا۔ شائع ہونا۔

3...... | اَكُلَّمَا حَارَبَتْ خُزَاعَةُ تَحْدُ | وْنِيْ كَأَنِّيْ لِأُمِّهِمْ جَمَلُ |

ترجمہ:

کیا جب بھی بنو خزاعہ لڑیں گے تو مجھے ہانک کر لے جائیں گے جیسے میں ان کی ماں کا اونٹ ہوں

حل لغات:

حارَبَتْ: (مفاعلة) حَارَبَهُ حِرَابًا ومُحَارَبَةً: لڑائی کرنا۔ اللهَ: نافرمانی کرنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ۔(۵/۳۳) تحدو: حَدَا الابلَ وبها (ن) حُدَاءً: اونٹ کو ہکانا۔ اور حُدی (اونٹ کو ہکانے کا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔ فلانا علی کذا: آمادہ کرنا، اکسانا۔ الشيءَ حَدْوًا: پیچھے لگنا یا پیچھے چلنا۔

وقال الْحُصَيْنُ بْنُ الْحُمامِ الْمُرِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حصین بن حمام مری ہے اور یہ مخضرمی شاعر اور صحابی ہیں۔ مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں انہیں ''جاہلی شاعر'' لکھا گیا ہے (متوفی ۱۰ق، ھ/۶۱۲ء)۔

1 ...... | تَـاَخَّـرْتُ اَسْتَبْقِـی الْـحَیـاةَ فَلَمْ اَجِدْ | لِـنَـفْـسِـیْ حَیـاةً مِثْلَ اَنْ اَتَـقَـدَّمَـا |

ترجمہ:

میں زندگی کی بقاء چاہتے ہوئے پیچھے ہٹا لیکن زندگی کو پیش قدمی کی مثل نہیں پایا۔

مطلب:

پیش قدمی کرنے اور دشمن پر حملہ کرنے میں جو نشہ اور شہرت ہے وہ زندہ رہنے میں نہیں کیونکہ پیش قدمی کرنے والے اور ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے اور جس کا ذکرِ خیر باقی ہو وہ زندہ ہی ہے اگرچہ اس کا جسم فنا ہو جائے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۵، ۱۴۶بیروت)

حل لغات:

تَـاَخَّـرْتُ: تـأخَّـرَ واستأخَر: پیچھے رہنا۔ اَسْتَبْـقِـی: اِسْتَبْقا ءً: ثابت کرنا۔ باقی رکھنا۔ منہ: کچھ حصہ چھوڑ دینا۔ اَتقدم: تقدَّمَ: آگے بڑھنا۔ فی القرآن المجید: یَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه. (۱/۴۹) بہت پیش قدمی کرنے والا ہونا۔ مقدم ہونا۔ القومَ: قوم سے سابق ہونا۔ الیـه بِکذا: حکم دینا۔

2 ...... | فَلَسْـنَـا عَلَى الْاَعْقَابِ تَدْمٰى كُلُوْمُنَا | وَلٰكِنْ عَلٰـى اَقْـدَامِـنَـا تَـقْطُـرُ الدَّمَـا |

ترجمہ:

ہم ایسے لوگ نہیں کہ ہمارے زخم ایڑیوں پر خون بہائیں لیکن ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

مطلب:

ہم بہادر ہیں بہادروں کی طرح دشمن کی طرف منہ کر کے لڑتے ہیں جس کے نتیجے ہم آگے سے زخمی ہوتے ہیں، بزدلوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہیں کہ ہم پیچھے سے زخمی ہوں۔

حل لغات:

اَلْاَعْقَابُ:مف:اَلْعَقِبُ: ایڑی۔فی القرآن المجید: أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُم . (۱۴۴/۳) ہر چیز کا آخر۔ بیٹا،اولاد۔ پوتا، پوتی جو باقی رہیں۔ تدمی: دَمِيَ الجرحُ (س) دَمًى : زخم سے خون نکلنا اور نہ بہنا۔ كُلُوْمٌ :و كِلامٌ. مف: اَلكَلْمُ: زخم،زخم کاری۔ یقطر: قَطَرَ الماءُ والدَّمْعُ وغيرُهما (ن) قَطْرًا: قطرے ٹپکنا۔

❸...... | نُفَلِّقُ هَامًا مِنْ رِّجَالٍ اَعِزَّةٍ | عَلَيْنَا وَهُمْ كَانُوْا اَعَقَّ وَاَظْلَمَا

ترجمہ:

ہم ایسے لوگوں کی کھوپڑیاں پھاڑتے ہیں جو ہمیں پیارے ہیں لیکن وہ زیادہ نافرمان اور زیادہ ظالم تھے۔

مطلب:

بعض لوگوں سے مجبوراً جنگ کی جاتی ہے کہ وہ ظلم وزیادتی کا آغاز کرتے ہیں پھر مجبوراً ان سے انتقام لیا جاتا ہے۔حضور اکرم نور مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی و جسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ و سلم نے غزوہ بدر میں بطور تمثیل یہ شعر پڑھا تھا۔

حل لغات:

نفلق:فَلَّقَ الشيءَ: خوب پھاڑنا،ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔فَلَقَ الشيءَ (ض) فَلْقًا: پھاڑنا۔دو ٹکڑے کرنا۔فی القرآن المجید:إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى. (۹۵/۶) هامٌ: مف:اَلْهَامَّةُ:سر۔سر کا بالائی یا درمیانی حصہ،کھوپڑی۔لوگوں کی جماعت۔ایک چھوٹا سا پرندہ جو رات میں اکثر قبرستان میں رہتا ہے۔اُلو۔زمانہ جاہلیت میں عربوں کے اعتقاد کے مطابق مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکل کر ''اسقونی اسقونی'' کہتا ہے حتی کہ مقتول کا بدلہ لے لیا جائے اسے الصدیٰ بھی کہتے ہیں۔اَعِزَّةٌ:مف:عَزِيْزٌ:اللہ تعالی کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ایک۔غالب وطاقت ور جو کسی سے مغلوب نہ ہو۔طاقتور۔کمیاب۔سخت۔معزّز۔محبوب و پیارا۔مصر کے حاکم کا قدیم لقب۔ عَزَّ فلانٌ(ض)عِزًّا : طاقتور ہونا۔صاحبِ عزت ہونا۔فلانٌ علی فلان:کسی سے برتر ہونا۔الشيءُ: کمیاب ہونا۔الامرُ علیہ:شاق ومشکل ہونا،گراں گزرنا۔عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ . (۱۲۸/۹) محبوب وپسندیدہ ہونا۔هو عزیز. اَعَقُّ :اسم تفضیل۔اور جمع کا وزن بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں یہ صفت ہوگا۔مف:عَقٌّ وعَاقٌّ. عَقَّ (ن)عَقًّا الثوبَ: کپڑا پھاڑنا۔ عُقُوقًا الولدُ والدَهٗ: والد کی نافرمانی کرنا،شفقت نہ کرنا،استخفاف کرنا۔

وقال رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَقِیْلٍ (الوافر)

1……

بِکُرْہِ سَرَاتِنَا یَا آلَ عَمْرٍو	نُغَادِیْکُم بِمُرْہَفَۃٍ صِقَالٍ

ترجمہ:

اے آل عمرو ہم اپنے سرداروں کی ناراضگی کے باوجود صبح کے وقت پالش شدہ دھاری دار تلواروں کے ساتھ تم پر حملہ کریں گے۔

مطلب:

ہمارے سردار جنگ وجدال کو پسند نہیں کرتے وہ صلح چاہتے ہیں لیکن ہم اس کے باوجود حملہ کریں گے۔ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ''سراۃ'' سے قوم کے تمام افراد مراد ہوں یعنی ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن تم نے ہمیں جنگ کرنے پر مجبور کردیا۔

حل لغات:

کرہ :الکُرُہُ: جسمانی یا خارجی مشقت،سختی،تکلیف۔فی القرآن المجید: وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا. (۴۶/۱۵) کُرھًا: جبرا،مجبورا،بادل نخواستہ۔ سراۃ: سراۃُ کل شيءٍ: ہر چیز کا اعلی اور بالائی حصہ۔درمیانی حصہ۔بڑا حصہ۔یہاں مراد سردار ہے۔نغادی:غادَی مُغاداۃً الرجلَ : کسی پاس صبح سویرے آنا۔مرھفۃ: مفع :اَرْھَفَ السَیفَ: تلوار کی دھار پتلی کرنا۔سَیفٌ مُرْھَفٌ : تیز پتلی دھار کی ہوئی تلوار۔

2……

نُعَدِّیْھِنَّ یَوْمَ الرَّوْعِ عَنْکُم	وَاِنْ کَانَتْ مُثَلَّمَۃَ النِّصَالِ

ترجمہ:

جنگ کے دن ہم انہیں تم سے واپس کریں گے اس حال میں کہ ان میں دندانے پڑ چکے ہوں گے۔

حل لغات:

مُثَلَّمَۃٌ: مفع: المُثَلَّمُ: رخنا پڑا ہوا،عیب دار،شکستہ،کند کیا ہوا۔النصال: مف: النَّصْلُ: نیزے،تیر،تیز چھری کا لوہے کا پھلکا،چرخے سے کاتا ہوا سوت۔سر اور گردن کے درمیان کا جوڑ۔جو دونوں جبڑوں کے نیچے ہوتا ہے۔

3……

لَھَا لَوْنٌ مِنَ الْھَامَاتِ کَابٍ	وَاِنْ کَانَتْ تُحَادَثُ بِالصِّقَالِ

ترجمہ:

کھوپڑیوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے اگرچہ پالش کے ذریعے نئی کی جاتی ہیں۔

حل لغات:

لَوْ نٌ : رنگ۔نوع،قسم۔ج:اَلْوَان.فی القرآن المجید:قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا (۶۹/۲) کاب: کبا الحَیْوَانُ(ن) کَبْوًا: منہ کے بل گرنا۔الرجلُ:ٹھوکرکھانا۔لونُ الصبح وَالشمسِ : روشنی کم ہونا۔رنگ پھیکا ہونا۔الکابِ:سطح زمین پرنہ ٹھرنے والی مٹی۔بجھا ہوا کوئلہ۔لونٌ کابٍ: ہلکا رنگ۔(مفاعلہ) تحادث: حادثَهُ: بات چیت کرنا،مکالمہ کرنا،السَّیفَ ونحوهُ: نیا کرنا۔صاف کرنا۔

4 ...... | ونَبْکِیْ حینَ نَقْتُلُکُمْ عَلَیْکم | ونَقْتُلُکُمْ کَاَنَّا لا نُبَالِیْ |

ترجمہ:

ہم تم پر روتے ہیں جب تمہیں قتل کرلیتے ہیں اور تمہیں ایسے قتل کرتے ہیں جیسے ہمیں پرواہ ہی نہیں

مطلب:

جنگ کی آگ میں قتل تو کردیتے ہیں لیکن قتل کرنے کے بعد رشتے داری یاد آتی ہے تو پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے روتے ہیں۔

حل لغات:

نُبَالِیْ:(مفاعلة)بالی فلانٌ : توجہ دینا۔

وقال القَتَّالُ الْکِلابِیُّ (الطویل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن مجیب بن المضرحی بن عامر ہے اور یہ مروان کے دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ اپنے چچا کی بیٹی سے اس کے بھائی ''زیاد'' کی عدم موجودگی میں باتیں کررہا تھا جب ''زیاد'' نے اسے دیکھ لیا تو اسے منع کیا اور کہا: بخدا اگر آئندہ میں نے تجھے اپنی بہن سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تجھے قتل کردوں گا، زیاد نے پھر اسے اپنی بہن سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تلوار اٹھا کر اسے قتل کرنے لگا، قتال بھاگ گیا اور یہ اس کے پیچھے

بھاگتا ہوا جارہا تھا، جب قتال کے قریب ہوا تو اس نے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور رشتہ داری یاد دلائی لیکن زیاد پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ اسے قتل کرنے پر تلا ہوا تھا، قتال کو اچانک نیزہ پڑا ہوا مل گیا اسے اٹھا کر زیاد کو قتل کر دیا پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 ...... نَشَدْتُّ زِيَادًا وَالْمَقَامَةُ بَيْنَنَا	وَذَكَّرْتُهُ اَرْحَامَ سِعْرٍ وَ هَيْثَمِ

ترجمہ:

میں نے اہلِ محفل کی موجودگی میں زیاد کو اللہ کا واسطہ دیا اور میں نے اسے سعر وہیثم کی رشتہ داریاں یاد دلائیں۔

مطلب:

میں نے قوم کی محفل میں لوگوں کے سامنے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور جو کچھ اس نے کیا لوگ اس کے بھی گواہ ہیں ،اور میں نے اسے رشتہ داری اس لئے یاد دلائی کی وہ مجھ سے صلح کر لے

حل لغات:

نشدت: نَشَدَ فلانٌ (ن) نَشْدًا: کسی کو بھولی ہوئی بات یاد آنا۔ فلانًا: کسی کے پاس جانا یا کسی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنا، سوال کرنا۔ فلانًا بِكَذا: کسی کو کوئی بات یاد دلانا اور متوجہ کرنا، کسی بات کی اپیل والتجا کرنا۔ فلانًا الله وبه: کسی کو خدا کی قسم دینا۔ اللہ کا واسطہ دینا۔ المُقَامَةُ: قیام گاہ، قیام، مجلس۔ ذکرت: ذَكَّرَهُ بِه: یاد دلانا۔ فی القرآن المجید: وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰه . (۵/۱۴) القومَ: وعظ ونصیحت کرنا۔ اَرْحام: مف: الرَحِمُ و الرِّحْمُ (مؤنث) بچہ دانی۔ هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِىْ الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ . (۶/۳) رشتہ داری۔ ذوالرحم۔ قرابت والا، رشتہ دار۔

2 ...... فَلَمَّا رَأَيْتُ اَنَّهُ غَيْرُ مُنْتَهٍ	اَمَلْتُ لَهُ كَفِّىْ بِلَدْنٍ مُقَوَّمِ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ وہ باز نہیں آئے گا تو میں نے اپنا ہاتھ سیدھے لچکدار نیزے کی طرف بڑھایا۔

حل لغات:

مُنْتَهٍ: فا. اِنتَهى الشیءُ: مکمل ہونا ختم ہونا۔ الشیءُ اليه: کسی کے پاس پہنچنا۔ عن الشیءِ: رکنا، باز آنا۔ نافرمانی چھوڑنا۔ فی القرآن المجید: قُل لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِن يَنتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ. (۸/۳۸) لدن: لَدُنَ الشیءُ (ن) لَدَانَةً: نرم ہونا۔ لچکدار ہونا۔ هو لَدْنٌ. ج: لُدْنٌ ولِدَانٌ. مُقَوَّم: مفع. قَوَّمَ الشیءَ: سیدھا کرنا۔

❸ ...... ولَـمَّـا رَأَيْـتُ اَنَّـنِـىْ قـد قَـتَـلْـتُـهُ	نَـدِمْـتُ عَـلَـيْـهِ اَىَّ سـاعَـةِ مَـنْـدَم

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ اسے قتل کر چکا ہوں تو اس پر پشیمان ہوا پشیمانی کا کیسا عظیم (سخت) وقت تھا۔

حل لغات:

ندمتُ: نَدِمَ(س)نَدَماً: ونَدَامَةً کئے پر نادم وپشیمان ہونا۔فی القرآن المجید: وَأَسَرُّواْ النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُاْ الْعَذَاب. (۱۰/۵۴) مندم: مصدر میمی۔ ندامت، پشیمانی۔

وقال قَيْسُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ جَذِيْمَةَ الْعَبْسِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

قیس بن زہیر یہ بنو عبس کے سرداروں میں سے ہے، جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا داحس نامی گھوڑا تھا اور حذیفہ بن بدر ذبیانی کا غبراء نامی گھوڑا تھا ان دونوں نے گھوڑوں کا مقابلہ رکھا اور بیس اونٹ انعام مقرر ہوا جب معاملہ طے ہوگیا تو حذیفہ نے اپنی قوم کے کچھ لوگ تیار کئے انہیں حدف کے قریب بیٹھنے کا حکم دیا اور کہا کہ اگر داحس، غبراء سے نکلنے لگے تو اسے تھپڑ مارنا تو جب داحس گھوڑا غبراءگھوڑے سے سبقت کرنے لگا تو عمیر بن نضلة نے اسے تھپڑ مارالھذا وہ سبقت لے جانے سے محروم رہا جب شاعر کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو مالک بن زہیر نے غبراء کے چہرے پر طمانچہ رسید کیا ادھر سے حمل بن بدر نے انتقاماً مالک کے چہرے پر طمانچہ مارا پھر مسئلہ قتل وغارت گری تک پہنچا اور دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور دونوں آپس میں رشتہ دار تھے شاعر ان اشعار میں حسرت ویاس کا اظہار کر رہا ہے۔

❶ ...... شَـفَـيْـتُ الـنَّـفْـسَ مِنْ حَمَلِ بْنِ بَدْرٍ	وسَـيْـفِـىْ مِـنْ حُـذَيْـفَةَ قد شَـفَـانِـىْ

ترجمہ:

میں نے اپنی جان کو حمل بن بدر سے شفاء دی اور میری تلوار نے حذیفہ سے شفاء دی۔

حل لغات:

شَـفَـيْـتُ: شفى الله العليلَ(ض) شِفَاءً: بیماری سے اچھا کرنا۔شفا دینا۔فی القرآن المجید: وَشِفَاء

لِّمَا فِيُ الصُّدُورِ .(١٠/٥٧)

2 ...... | فَــاِنُ اكُ قـد بَــرَدُتُّ بِهِــمُ غَـلِيُلِـى | فــلــم اَقْــطَـعُ بهـم اِلا بَــنَـــانِـىُ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر میں نے ان سے (انہیں قتل کرکے) پیاس بجھائی تو میں نے انہیں قتل کرکے اپنی ہی انگلیاں کاٹیں ہیں۔

حل لغات:

بَـرَدُتُّ: بـرد: (ن) بَرُدًا : ٹھنڈا ہونا۔فی القرآن المجید: لاَیَذُوقُونَ فِیُهَا بَرُداً وَّلا شَرَاباً ۔ (۲۴/۷۸) سست پڑ جانا۔ مرجانا۔ کام کا آسان ہوجانا۔ تلوار کا اچٹ جانا۔ ٹھنڈا کرنا۔ پانی سے تر کرنا، برف ملانا۔ لوہے وغیرہ کو ریتی سے گھسنا۔ ٹھنڈا سرمہ لگانا۔ غـلـیـل: مص . غل ّ(ض) غَلِیلاَ صدرہٗ: کینہ والا ہونا۔ وَنَـزَعُـنَـا مَا فِیُ صُدُورِهِم مِّنُ غِلٍّ إِخُوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيُن ۔(۱۵/ ۴۷) دھوکہ فریب والا ہونا۔ الغَلِیل: سخت پیاسا، سخت پیاس۔ کینہ۔ سوزش، محبت یا سوزش غم۔ البَنَان: انگلیوں کے پورے۔

وقال الُحارِثُ بُنُ وَعُلَةَ الذُّهَلِىُّ (الكامل)

شاعر کانا:

حارث بن وعلۃ ذہلی ہے یہ جاہلی شاعر ہے۔

1 ...... | قَــوُمِـــىُ هُـــمُ قَتَـلُـوُا اُمَيُمَ اَخِـىُ | فَــاِذَا رَمَيُــتُ يُـصِيُبُـنِـىُ سَهُـمِـىُ |
|---|---|

ترجمہ:

اے امیمہ! میری قوم نے ہی میرے بھائی کو قتل کیا ہے اگر میں تیر چلاؤں تو میرا تیر مجھے ہی لگے گا۔

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حل لغات:

امیم : یہ شاعر کی بیوی کا نام ہے۔

2 ...... | فَـلَـئِـنُ عَـفَـوُتُ لَاَ عُـفُـوَنُ جَـلَـلاً | وَلَـئِـنُ سَـطَـوُتُ لَاُوُهِـنَـنُ عَـظُـمِـى |
|---|---|

ترجمہ:

اگر معاف کردوں تو یقیناً بہت بڑا جرم معاف کروں گا اور اگر حملہ کروں تو یقیناً اپنی ہی ہڈی کمزور کروں گا۔

حل لغات:

جَـلَـلٌ: عظیم، بڑا۔ معمولی اور چھوٹا۔ یہ حروف اضداد میں سے ہے۔ حدیث عباس میں ہے قــال یــوم بـدرٍ الـقَتْلیٰ جَلَلٌ ماعَدَامُحمَدًا (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) جلل بمعنی معمولی ہے۔ سطوت: سَطَا(ن) سَطْوًا به وعلیه: کسی پرحملہ کرنا۔ مغلوب کرنا۔ مضبوط پکڑنا۔ لَاُوْهِنَنَّ: اوهَنَ: آدھی رات میں داخل ہونا۔ فلانا: کمزور کرنا۔

وبَـدَأْتَهم بِـالشَّتْمِ وَالـرَّغْمِ	❸...... لا تَـأْمَـنَنْ قومًـاظَلَـمْتَهُمْ

ترجمہ:

اس قوم سے بے خوف نہ ہو جس پر تم نے ظلم کیا اور تو نے انہیں گالی دینے اور ذلیل کرنے کا آغاز کیا۔

حل لغات:

لاتَـامَنَنَّ: اَمِنَ(س) اَمْنًا: مطمئن ہونا: فی القرآن المجید: وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ (۴/۸۳) اَلشَّتْمِ: مص. شَتَمَهُ (ض،ن) شَتْمًا: گالی دینا۔ اَلرَّغْم: مص۔ رَغَمَ(ف) رَغْمًا: ذلیل ہونا۔ ناپسندیدگی کی بناء پر حقیر وذلیل ہونا۔ رَغِمَ اَنْفُهُ: ناپسند کرنا، اظہار ناگواری کرنا۔ فی الحدیث: وانْ رَغَمَ اَنْفُ اَبی الدرداءِ. الرُّغْمُ: نفرت، ذلت، خواری، ناگواری۔

وَالشَّـيْءُ تَـحْـقِـرُهُ وقـد يَـنْمِـی	❹...... اَنْ يَّـأْبِـرُوْا نَـخْلًالِـغَيْـرِهِـمْ

ترجمہ:

کہ وہ دوسروں کی کھجور کی اصلاح کریں گے اور تو جس شی کو حقیر سمجھ رہا ہے بسا اوقات بڑی ہو جاتی ہے۔

مطلب:

کسی پر ظلم وزیادتی کر کے بے خوف ہو جانا نادانی ہے۔ کـمـا تـدیـن تـدانُ: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ کمزور دیکھ کر لڑو مت موٹا دیکھ کر ڈرو مت۔

حل لغات:

يَـا بَرُوا: اَبَـرَ الـنَّـخْـلَ(ن،ض) اَبْرًا: کھجور کے درخت کو قلم لگانا۔ الـزرعَ: درست کرنا۔ نَخْلاً: کھجور کا درخت۔ وَالشَّـیْءُ: بیروت کے نسخے میں "والامـرُ" ہے۔ تَـحْقِرُ: حَقَـرَالشیءَ(ض) حَـقْرًا: ذلیل وحقیر سمجھنا۔ ذلیل کرنا۔ هـومَـحْـقُـورٌ: حَقُرَ(ک) حَقْرًا: ذلیل ہونا، بے قیمت ہونا اور معمولی ہونا۔ هـو حَقِيرٌ. يـمنی: نَـمَی الحَدِيثُ(ض) نَمَاءً: پھیلنا، عام ہونا۔ نَمَی الشیءُ(ن) نَمَاءً: بڑھنا۔ کثیر ہونا۔

❺……وزَعَمْتُمْ اَنْ لَّاحُلُوْمَ لَنَا	اِنَّ الْعَصَا قُرِعَتْ لِذِی الْحِلْمِ

ترجمہ:

تم نے سمجھا کہ ہمیں عقل نہیں، بے شک عقل مند کے لئے ہی لاٹھی کھٹکھٹائی جاتی ہے۔

مطلب:

عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ اِنَّ الْعَصا قُرِعَتْ لِذِی الْحِلْم. یہ عربی کامشہور مقولہ ہے، عامر بن ظرف جب بڑی عمر کے ہوگئے تو فیصلہ کرنے میں لغزش کھا جاتے تھے، انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر تم دیکھو کہ میں غلط فیصلہ کررہا ہوں تو لاٹھی بجانا اس سے میں سمجھ جاؤں گا۔

فائدہ:

کسی بھی زبان کی کہاوت یا محاورہ صدہا سال کے مشاہدات وتجربات کرنے کے بعد بنتا ہے۔

حل لغات:

قرعت: قَرَعَ الشیءَ(ف)قَرْعًا : چوٹ لگانا۔ بذریعہ قرعہ کوئی چیز لینا۔ الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ لہ العصا: آگاہ کرنا، تنبیہ کرنا۔

❻……وَوَطِئْتَنَا وَطْأً عَلٰی حَنَقٍ	وَطْأَ الْمُقَیَّدِ نَابِتَ الْهَرْمِ

ترجمہ:

اورتو نے ہمیں سخت غضبناک آدمی کی طرح روندڈالا جیسے باندھا ہوا اونٹ تر گھاس کو روندتا ہے۔

حل لغات:

وَطِئْتَنَا: وَطِیَٔ الشیءَ(س)وَطْئًا: روندنا، کچلنا۔ فی القرآن المجید: اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْءً اً وَاَقْوَمُ قِیْلاً. (۶/۷۳) وَطِئْنا العَدُوَّ: ہم نے دشمن پر چڑھائی کردی۔ حَنَقٌ: سخت غصہ۔ کینہ۔ الحَنِق: غضب ناک۔ کینہ ور۔ اَلْمُقَیَّدُ: پیروں میں پازیب پہننے کی جگہ۔ مویشی باڑہ جہاں جانور باندھے جاتے ہیں۔ ج: مَقَایید. یہاں مراد باندھا ہوا اونٹ ہے اور ''اَلْمُقَیَّدُ'' کا ذکر اس لئے کیا کہ باندھا ہوا اونٹ کھلے ہوئے اونٹ سے زیادہ کچلتا ہے۔ نابت: نئی اگی ہوئی سبزی۔ ابھرواں۔ افزائش پذیر۔ نَبَتَ الزرعُ(ن) نَبَا تًا: کھیتی (بوئی ہوئی چیز) کا زمین سے باہر نکلنا، اگنا۔ الارضُ: زمین کا سبزہ زار ہونا، نباتات والی ہونا۔ الهرم: مف: هَرْمَةٌ: نمکین وترش گھاس۔ الهَرَمُ: فرعون مصر کی تعمیر کردہ اپنی قبر کی پتھروں سے بنائی ہوئی بلندوبالا عمارت جس کی کرسی کشادہ وچہار گوشہ اور دیواریں مثلث

نما ہیں جو اوپر جا کر نوک دار چوٹی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ج: اَهْرَامٌ.

7 ...... وتَـرَكْتَـنَـا لَـحْـمًـا عَـلٰى وَضَـمٍ	وَلَـوْكُـنْـتَ تَسْتَبْـقِـىْ مِنَ اللَّـحْـمِ

ترجمه:

اور تو نے ہمیں تختہ پر پڑے ہوئے گوشت کی طرح کر کے چھوڑا کاش کہ کچھ گوشت باقی رکھتا۔

مطلب:

شاعر اپنے مقتول بھائی کو خطاب کر رہا ہے کہ تیرے بعد ہماری طاقت اس طرح ٹوٹ گئی جیسے اونٹ گھاس کا ستیاناس کر دیتا ہے اور تیرے جانے سے ہم غیر محفوظ اور کمزور ہو گئے جس طرح بازاری گوشت ہوتا ہے کہ جو چاہے لے جائے اسی طرح اب ہماری بھی کوئی اہمیت نہیں رہی کاش کہ تو اتنی جلدی نہ جاتا۔

حل لغات:

وضم: الـوَضَـمُ: قصاب کی وہ لکڑی یا چٹائی وغیرہ جس پر وہ مٹی سے بچانے کے لئے یا کاٹنے کے لئے گوشت رکھتا ہے۔ کھانے کا دسترخوان یا کھانے کی میز۔ ج: اَوْضَامٌ واَوْضِمَةٌ. تـركـهُـم لحمًا على وضَمٍ: اس نے ان کو مصیبتوں میں ڈال دیا اور کچل کر رکھ دیا، ذلیل کر دیا۔

وقال اَعْرَابِىٌّ

اس کے بھائی نے اس کے بیٹے کو قتل کیا جب اس کے بھائی کو پکڑ کر لایا گیا تا کہ اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو شاعر نے تلوار پھینک کر یہ اشعار کہے۔

1 ...... اَقُـوْلُ لِـلـنَّـفْـسِ تَـاْسَـاءً وتَـعْـزِيَةً	اِحْـدٰى يَـدَىَّ اَصَـابَـتْـنِـىْ ولـم تُـرِدِ

ترجمه:

میں خود کو تسلی اور دلاسہ دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرے دو ہاتھوں میں سے ایک نے نہ چاہتے ہوئے مجھے مصیبت پہنچائی۔

مطلب:

غیر اختیاری طور پر اگر میرے بھائی نے بیٹے کو قتل کر دیا تو قصاص میں اسے قتل کرنے سے میرے سینے کی آگ تو بجھ سکتی ہے لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں جب کہ معاف کرنے میں کئی فوائد ہیں۔ جب تو شریف پر احسان کرے گا تو اسے

اپناغلام بنالے گا۔اس شعر میں شاعر نے اپنے بیٹے اور بھائی کواپنے ہاتھوں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔

حل لغات:

تَـأَسَّـاءً: مـص (تـفـعيـل) اَسَّى بينَهُـمـا : صلح کرانا۔فـلانـا بـمُـصيبَتِـه: تسلی دینا، دلاسہ دینا۔تـعزِيَةً (تفعيل) عَزَّاهُ: صبر دلانا، تسلی دینا، ڈھارس بندھانا، غم بھلانا، تعزیت کرنا۔التَّعْزِيَةُ: دلاسہ، تسلی۔ج: تَعَازِى. خطابُ التَّعْزِيَةِ: تعزیت نامہ۔

❷......كِلاهُـمـا خَـلَفٌ عَـنْ فَـقْدِ صاحِبِهٖ	هـذا اَخِـىْ حِيْـنَ اَدْعُوْهُ وذا وَلَـدِىْ

ترجمہ:

دونوں اپنے ساتھی کی عدم موجودگی میں ایک دوسرے کے نائب ہیں یہ میرا بھائی ہے جب اسے بلاؤں اور وہ میرا بیٹا۔

مطلب:

جونقصان ہونا تھا وہ تو ہوگیا، بھائی آخر بھائی ہے مشکل میں کام آئے گا۔انتقام جان لوٹتا ہے اور عفو ودرگزر دل لوٹتا ہے۔

حل لغات :

خـلَف: مـص (ن) فـلانـا خَلَفاً وخِلافَةً: جانشین ہونا۔قائم مقام ہونا۔خلیفہ ہونا۔فـي الـقـرآن المجيد: فَـخَـلَفَ مِـن بَـعْـدِهِـمْ خَـلْفٌ أَضَـاعُـوا الـصَّلاةَ وَاتَّبَـعُـوا الشَّهَـوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيّـا. (۱۹/۵۹) فَـقْـد: مـص. فَـقَـدَ الشـىءَ (ض) فَقْدًا: کسی کے پاس سے کوئی چیز گم یا ضائع ہوجانا۔قَـالُـوا نَـفْـقِـدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ. (۱۲/۷۲) فَقَدَ الصديقَ وفَقَدَتِ المرءَ ةُ زوجها: دوست یا خاوند سے محروم ہوجانا، ہاتھ دھوبیٹھنا۔

وقال اِياسُ بْنُ قَبِيْصَةَ الطَّائِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ایاس بن قبیصہ طائی (متوفی ۴ق ھ/ ۶۱۸ء) یہ بنوطی کے اشراف میں سے ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶......مَــا وَلَـدَتْـنِـىْ حَــاصِـنٌ رَبْـعِيَّةٌ	لَـئِـنْ اَنَـا مَـالأْتُ الْهَـوٰى لِاِ تِّبـا عِـها

ترجمہ:

قبیلہ ربعیہ کی پاک دامن عورت نے مجھے نہ جنا ہو اگر میں خواہشات کی مدد کروں اس (عورت) کی پیروی کرتے ہوئے۔

حل لغات :

حَاصِنٌ: الحَاصِنُ والحَاصِنَةُ: پاک دامن عورت۔شادی شدہ عورت۔فی القرآن المجید: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .(۴/۲۴) رَبْعِيَةٌ: ربیعہ بن نذار کی طرف نسبت ہے اس سے مراد اسکی اپنی ماں ہے۔مَالَأْتُ: ما لأَهُ على الامرِ مُمَا لَأَةً: کسی کام میں کسی کی مدد کرنا، تعاون کرنا۔

فَهَلْ تُعْجِزَنِّي بُقْعَةٌ مِنْ بِقَاعِهَا	اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْاَرْضَ رَحْبٌ فَسِيحَةٌ

❷......

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک زمین وسیع وعریض ہے تو کیا اس کے خطوں میں سے کوئی خطہ مجھے عاجز کرسکتا ہے۔

حل لغات :

رَحْبٌ: الرَّحْبُ: کشادہ۔مَكَانُ رَحْبٌ: کشادہ جگہ۔رَحِبَ المكانَ (س) رَحَبًا: جگہ کا کشادہ ہونا۔رَحُبَ(ک) رُحْبًا: کشادہ اور فراخ ہونا۔فی القرآن المجید: وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ .(۹/۲۵) فَسِيحَةٌ: فَسُحَ المكانُ (ک) فَسَاحَةً: کشادہ ہونا۔هو فَسِيحٌ. تُعْجِزُنّ: اَعجزَ فلانٌ: آگے نکل کر ہاتھ نہ آنا، پکڑا نہ جانا۔الشيءُ فلانٌ: کسی چیز کا کسی کے بس میں نہ آنا۔عاجز کردینا۔بُقْعَةٌ: زمین کا ٹکڑا۔فی القرآن المجید: فِيْ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ.(۲۸/۳۰) دھبہ، داغ۔ج: بُقَعٌ وبِقَاعٌ.

رَدَدْتُّ عَلٰى بِطَاءٍ هَامِنْ سِرَاعِهَا	وَمَبْثُوْثَةٍ بَثَّ الدَّبٰى مُسْبَطِرَّةٍ

❸......

ترجمہ:

اور کتنے ہی ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوئے مختلف لشکر ہیں جن کے سست رفتاروں پر میں نے تیز رفتاروں کو لوٹا دیا۔

مطلب:

میں نے کثیر جنگوں میں شرکت کی ہے اور دشمنوں پر ایسے حملے کئے کہ ان کے لشکر کے اگلے حصے کو بھاگنے پر مجبور کیا تو وہ لشکر کے پچھلے حصے سے جاملا۔

حل لغات :

مبثوثة: مفع. بَثَّ شيءَ (ن) بَثاً : پھیلانا، منتشر کرنا۔فی القرآن المجید: وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ .(۸۸/۱۶) الدبی: چھوٹی ٹڈی۔جوڑنے پر قادر نہ ہو۔شہد کی مکھی، جاء وک الدَّبی: وہ بڑی تعداد میں آئے۔بِطَاءٌ : مف: بَطِيءٌ: سست، سست رفتار، کام میں دیر کرنے والا۔بَطُؤَ(ک) بُطْأً: سستی کرنا۔سِرَاعٌ: مف:

سَرِيعٌ: السريعُ: تیزرو، تیز رفتار۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعاً .(۵۰/۴۴) مسواک کے درخت سے گرنے والی شاخ۔

❹ ...... وَاَقْدَمْتُ وَالْخَطِّيُّ يَخْطُرُ بَيْنَنَا	لِاَعْلَمَ مَنْ جَبَانُهَا مِنْ شُجَاعِهَا

ترجمہ:

اور میں اس حال میں پیش قدمی کررہا تھا کہ خطی نیزے ہمارے درمیان حرکت کررہے تھے تاکہ جان لوں کہ ان کے بہادروں میں سے بزدل کون ہے۔

حل لغات:

جَبَان: صفت۔ بزدل۔ هو جبانُ الوَجه: شرمیلا۔ ج: جُبَنَاءُ. شُجَاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ ج: شُجْعَانٌ:

وقال رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ (الوافر)

شاعر کانام:

عبیدہ بن ربیعہ بن قحطان۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے پاس اعلیٰ نسل کی ایک عمدہ سکاب نامی گھوڑی تھی کسی بادشاہ نے اس سے وہ طلب کی تو اس نے معذرت کے طور پر یہ اشعار کہے۔

❶ ...... اَبَيْتَ اللَّعْنَ اِنَّ سَكَابَ عِلْقٌ	نَفِيْسٌ لَاتُعَارُ وَلَاتُبَاعُ

ترجمہ:

لعنت تجھ سے دور ہو بے شک سکاب گھوڑی ایک ایسی عمدہ اور ہر دل عزیز ہے جو عاریتاً دی جاسکتی ہے نہ بیچی جاسکتی ہے۔

حل لغات:

اللَّعْنَ: وَاللَعْنَةُ: لعنت۔ عذاب۔ فی القرآن المجید: رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيْرًا . (۶۸/۳۳) ج: لَعَنَاتٌ ولِعَانٌ. اَبَيتَ اللعنَ: زمانۂ جاہلیت میں باشاہ کا سلام تھا یعنی اے بادشاہ تو نے

ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے تو ملامت کا مستحق ہو۔ سَکَابِ: مبنی برکسر، گھوڑی کا نام ہے۔ اَلعِلْقُ: ہر دل پسند نفیس چیز۔ ج: اَعْلاقٌ وعُلوقٌ. تھیلا۔ العَلَق: چمڑے کی دباغت میں کام آنے والا پودا،نفیس اور قیمتی چیز۔ تھیلا۔ ج: اَعْلاقٌ۔

❷...... | مُـفَـدَّاةٌ مُـكَـرَّمَـةٌ عَـلَيْـنَـا | يُـجَـاعُ لَهَـا الْـعِيَـالُ وَلَاتُـجَـاعُ |
|---|---|

ترجمہ:

(اس پر) ہماری جان قربان ہو ہمارے ہاں ایسی معزز ہے کہ اس کے لئے بال بچوں کو بھوکا رکھا جاسکتا ہے لیکن اسے بھوکا نہیں رکھا جاسکتا۔

حل لغات :

مُفَدَّاةٌ: مفع. فَدَّاهُ بنفسِه: کسی پر اپنی جان قربان کرنا۔ مُكَرَّمَةٌ: مفع. قابل تعظیم۔

❸...... | سَـلِيْـلَـةُ سَـابِـقَـيْـنِ تَـنَـا جَلاهَـا | اِذَا نُسِبَـا يَـضُـمُّـهُـمَـا الْـكُـرَاعُ |
|---|---|

ترجمہ:

دوسبقت لے جانے والوں کی اولاد ہے جنہوں نے اسے جنا جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو کراع نامی سانڈھ انہیں شامل ہوتا ہے۔

حل لغات :

سَلِيْلَةٌ: مؤنث: السَلِيل بمعنی المَسْلول. نکالی ہوئی چیز۔ نومولود بچہ۔ خالص شراب۔ وادی کا آبی راستہ۔ تَـنَـاجَلا: تَنَاجلَ القومُ: نسل کوفروغ دینا۔ آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا۔ نُسِبَا: نَسَبَ(ن،ض)نَسَبًا الرجُلَ: نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلَهُ نَسَباً وَّصِهْرا .(۲۵/۵۴) ہٗ الی فلانٍ: منسوب کرنا۔ اَلْکُراعُ: گھوڑے، خچر، گدھے، ہر چیز کا کنارہ۔ یہاں ایک مشہور نسل کا گھوڑا مراد ہے۔

❹...... | فَلَا تَـطْـمَـعْ اَبَيْـتَ الـلَّـعْنَ فِيْهَـا | وَمَـنْـعُـكَـهَـا بِشَـيْءٍ يُسْتَـطَـاعُ |
|---|---|

ترجمہ:

تو لعنت سے محفوظ ہو اس کی امید نہ رکھ تجھے اس سے روکنا ایک ایسا عمل ہے جس کی طاقت ہے۔

وقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ طَيٍّ (الطويل)

شاعرہ بہدل بن فرقہ طائی کی بیٹی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بہدل بن فرقہ (جو بنوطی کے چوروں میں سے ایک چور تھا) نے عون بن جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کو قتل کیا تو اسے گرفتار کرلیا گیا اور عثمان بن حیان مری (جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے) نے اسے قتل کیا تو اس کی بیٹی نے مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶...... دَعَـادَعْـوَـةً يَـوْمَ الشَّرٰى يَالَ مالِكٍ	وَمَـنْ لَّايُـجَـبْ عِـنْـدَ الْـحَـفِـيْـظَةِ يُكْلَمِ

ترجمہ:

شریٰ کے دن اس نے مالک کو مدد کے لئے پکارا اور حفاظت کے وقت جسے جواب نہ دیا جائے تو وہ زخمی کردیا جاتا ہے۔

مطلب:

بہدل نے اپنی قوم کو مدد کے لئے پکارا لیکن کسی نے اس کی مدد نہیں کی حالانکہ خاندانی غیرت کا تقاضا تھا کہ قوم اس کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا لہذا وہ ضائع ہوگیا۔

حل لغات:

یــآل مــالک: لام میں دو احتمال ہیں یہ لام استغاثہ ہے دوسرا یہ کہ اصل میں ''آل'' تھا پھر تخفیفا الف کو حذف کردیا گیا۔ اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا شریٰ کے دن اس نے آل مالک کو پکارا۔

❷...... فَيَـا ضَيْـعَةَ الْـفِتْيَـانِ اِذْ يَـعْتَـلُـوْ نَـهٗ	بِـبَطْـنِ الشَّـرٰى مِثْـلَ الْـفَـنِيْـقِ الْمُسَدَّمِ

ترجمہ:

اے لوگو! نوجوانوں کے ضائع ہونے کو دیکھو جب دامن شریٰ میں طاقتور سانڈھ کی طرح اسے سختی سے گھسیٹ کر لے جارہے تھے۔

حل لغات:

يَعْتَلُونَ: عَتَلَهٗ (ض) عَتْلاً: بہت زور سے کھینچنا، سختی کے ساتھ گھسیٹنا۔ فی القرآن المجید: **خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْمِ** . (۴۴/۴۷) الفَنِيق: من الابل: نر اونٹ، سانڈھ۔ ج: فُنُقٌ. المُسَدَّم: طاقتور سانڈھ جسے سواری اور بوجھ اٹھانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور آزاد چھوڑ دیا جائے کہ چر پھر کر موٹا ہوجائے۔

3 ...... اَمَا فِیْ بَنِیْ حِصْنٍ مِنِ ابْنِ کَرِیْهَةٍ | مِنَ الْقَومِ طَلَّابِ التِّرَاتِ غَشَمْشَمِ

ترجمہ:

کیا قوم بنوحصن میں کوئی جنگجونہیں! جوانتقام لینے والا اور پختہ ارادہ والا ہو۔

حل لغات:

طَلّاب: مبالغہ۔ بہت زیادہ خواہش مند۔ التِّرات: الوِتْرُ: یکتا، اکیلا، اللہ تعالی کا ایک نام۔فردواحد۔طاق عدد۔عرفہ کا دن، بدلا، انتقام، ظالمانہ بدلہ۔شعر میں آخری دونوں معانی مراد ہوسکتے ہیں۔ غَشَمْشَم: دلیر اپنے ارادے سے نہ پھرنے والا۔ بہت ظالم۔

4 ...... فَیَقْتُلَ جَبْرًا بِامْرِءٍ لم یَکُنْ لَّهٗ | بَوَاءً وَلٰکِنْ لاتَکَایُلَ بِالدَّمِ

ترجمہ:

جوجبراً قتل کرے ایسے شخص کے بدلے جس کا کوئی ہمسر نہیں لیکن قصاص میں برابری نہیں ہوتی۔

''جَبْرًا''، مرزوقی نے لکھاہے کہ یہ قاتل کا نام ہے اب ترجمہ ہوگا: جوجبر کو قتل کرے۔

حل لغات:

''جَبْرًا''، بیروت کے نسخہ میں ''حُرًّا'' ہے۔بَوَاءً: برابر، ہم پلہ۔فلانٌ بَوَاءُ فلان: قصاص میں برابر ہونا۔تَکَایُلَ: تکَایَلَ الرجلانِ: ایک دوسرے کے لئے ناپنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔انتقام میں باہم برابری کرنا۔

وَقالَ بَعْضُ بَنِیْ فَقْعَسٍ (الطویل)

شاعر کانام:

مرہ بن عداء فقعسی ہے۔(کذا قیل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کودشمنوں نے قید کرلیا تھا اوراس کے رشتہ داروں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی تو اس موقعہ پر یہ اشعار کہے۔

1 ...... رَاَیْتُ مَوَالِیَ الْاُلٰی یَخْذُلُوْنَنِیْ | عَلٰی حَدَثَانِ الدَّهْرِ اِذْ یَتَقَلَّبُ

ترجمہ:

میں چچا کے بیٹوں کوغلطی پر سمجھتا ہوں جنہوں نے میری حوادث زمانہ پرکوئی مدد نہیں کی جب وہ پلٹا

حل لغات :

مَـوَالِـي: مف: مَوْلٰى: پرورش کرنے والا۔ مالک۔کسی کام کا ذمہ دار اور انجام دہندہ۔مخلص دوست۔ساتھی۔ معاہدہ۔مہمان۔پڑوسی۔شریک۔داماد۔باپ کی طرف سے کوئی رشتہ دار جیسے چچا وغیرہ۔یہاں چچا کے بیٹے مراد ہیں۔احسان کرنے والا،انعام دینے والا۔انعام یافتہ ،احسان کیا ہوا۔آزاد کیا ہوا۔آزاد کرنے والا۔غلام۔ تابع ،فرمانبردار۔یَخْذلون: خَذَلَ (ن) خَذْلاً: جدا ہونا، بچھڑنا۔فلانا وعنه: مدد سے ہاتھ کھینچ لینا، دستبردار ہونا ،دست کش ہونا، بے یار و مددگار چھوڑ دینا۔فی القرآن المجید: وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِیْ يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِه . (۱۶۰/۳) وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولا . (۲۹/۲۵) فی الحديث: المؤمنُ اخوالمؤمنِ لایَخذُلُهُ. بے نقاب کرنا، بھرم کھولنا، بھانڈا پھوڑنا۔یَتَقَلَّبُ :تَقَلَّبَ الشیءُ: پلٹنا، متغیر ہونا۔

❷ ......

فَهَلَّا اَعَــدُّوْنِـيْ لِـمِثْلِيْ تَـفَـاقَـدُوْا	اِذَاالْـخَـصْـمُ اَبْـزٰى مَـائِلُ الرَّاْسِ اَنْكَب

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا جب دشمن سینہ تان کر متکبرانہ چال چلا۔

حل لغات :

تَفَاقَدوا: تَفَاقَدَ القومُ: ایک دوسرے کو کھونا۔یہاں بددعا دے رہا ہے۔الخَصْمُ: مقابل، مخالف،حریف، فریق، جھگڑالو(تثنیہ،جمع اور مؤنث کے لئے بھی مستعمل ہے۔فی القرآن المجید: وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ . (۲۱/۳۸)اَبْزٰی: صفت بَزِیَ(س)بَزَاءً: سینہ باہر کو اور پیٹھ اندر کو ہونا۔ھوابْزٰی۔یہاں یہ کنایہ ہے تکبر اور غرور سے کیونکہ متکبر لوگ سینہ تان کر چلتے ہیں۔اَنْكَبُ: جھکے ہوئے کندھے والا۔بے کمان آدمی۔ج :نُكُبٌ.

❸ ......

وهَلَّا اَعَــدُّوْنِـيْ لِـمِثْلِيْ تَـفَـاقَـدُوْا	وَفِي الْاَرْضِ مَبْثُوْثٌ شُجَاعٌ وَعَقْرَب

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا اور زمین میں سانپ اور بچھو پھیلے ہوئے ہیں۔

مطلب:

شاعر چچا کے بیٹوں کو بددعا دے رہا ہے کہ جب انہوں نے میری مدد نہیں کی تو ان کا کیا فائدہ لہذا ختم ہو جائیں

انہیں چاہئے تھا کہ جس طرح دشمن تیار ہوکر آیا تھا اس طرح یہ بھی تیاری کرتے اور ہر قسم کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ دشمن مختلف ہوتے ہیں۔

حل لغات :

الشُّجَاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ سانپ۔ ج: شُجعَانٌ. عَقْرَب: بچھو۔ ج: عَقَارِب. عربی مقولہ ہے: اَلاقَارِب كَالعَقَارِب. قریبی بچھو کی طرح ہوتے ہیں۔

4. ......

اَرَى الْعَارَ يَبْقٰى وَالْمَعَاقِلُ تَذْهَبُ	فَلا تَاخُذُوْا عَقْلًا مِنَ الْقومِ اِنَّنِيْ

ترجمہ:

تم میرے دشمنوں سے دیت نہ لینا کیونکہ مال ختم ہو جاتا ہے اور طعنہ باقی رہتا ہے۔

حل لغات :

العار: ہر باعث شرم بات، عیب، طعنہ۔ ج: اَعْيَارٌ. اَلْمَعَاقِل: مف: اَلمَعْقُلَةُ: دیت، خون بہا۔ عقَلَ القَتِيلَ: مقتول کی دیت دینا۔ عن فلانٍ: کسی کی طرف سے تاوان یا دیت دینا۔ لَهٗ دَمَ فلانٍ: کسی سے دیت لے کر قصاص چھوڑ دینا۔

5. ......

اِذَا اَنْتَ اَدْرَكْتَ الَّذِيْ كُنْتَ تَطْلُبُ	كَاَنَّكَ لَم تَسْبَقْ مِنَ الدهرِ لَيْلَةٌ

ترجمہ:

گویا کہ تجھ پر کوئی مصیبت نہیں آئی جب تو اپنا مقصد حاصل کر لے۔

وقال آخر (الطويل)

1. ......

رِضَا الْعَارِ فَاخْتَارُوْا عَلَى اللَّبَنِ الدَّمَا	لٰكِنْ اَبٰى قومٌ اُصِيْبَ اخوهم

ترجمہ:

لیکن جس قوم کے بھائی کو قتل کیا گیا اس نے دیت پر قصاص کو ترجیح دیتے ہوئے عار پر راضی ہونے سے انکار کر دیا۔

نوٹ:

شرح مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں اشعار کی ترتیب اس کے عکس ہے یعنی یہ شعر دوسرے نمبر پر اور دوسرا پہلے نمبر

پر ہےاور قرین قیاس بھی یہی ہے۔

حل لغات :

رِضَا : خوشی، مرضی، رضامندی۔قناعت۔خوش۔رضامند۔رِضَا : مص (س) مان لینا،قبول کرنا، پسند کرنا۔ فی القرآن المجید:وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡإِسۡلَامَ دِیۡنا. (۵/۳) اختاروا: اختارهٔ . پسند کرنا،منتخب کرنا، چننا۔ الشیءَ علی غیره : ترجیح دینا۔ اَللَّبَن: دودھ(انسان وجانورکا) یہ اسم جنس جمع ہے،تھوڑے یاایک نوع یاایک وقت کے دودھ کو لَبَنَةٌ کہتے ہیں۔ یہاں مراداونٹ اوراونٹنیاں ہیں۔فی الحدیث: دَرَّتْ لَبَنَةُ القَاسِمِ.قاسم کے پینے کادودھ بڑھ گیا۔ج:اَلْبانٌ. اَللَّبِنُ:مٹی کی کچی اینٹیں۔

❷...... | فَلو اَنَّ حَیًّا یَقۡبَلُ المالَ فِدۡیَةً | لَسُقۡنا لَهم سَیۡلًامِنَ المالِ مُفۡعَما |
|---|---|

ترجمہ:

اگرکوئی قبیلہ بطور فدیہ مال قبول کرتا تو ہم ان کی طرف مال سے بھرا ہوا سیلاب بہادیتے۔

حل لغات :

مُفۡعَمٌ: بھراہوا،لبریز۔

وقالتْ كَبۡشَةُ اُخۡتُ عَمۡرِوبۡنِ مَعۡدِیۡكَرَبُ (الطویل)

شاعرہ کا تعارف:

شاعرہ کانام: کبشۃ عبداللہ بن معدیکرب یہ عمرو بن معدیکرب کی ہمشیرہ ہیں اورشاعرہ صحابیہ ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

عبداللہ بن معدیکرب جو بنوزبید کے سردار تھے ایک دن بنومازن بن ربیعہ کی محفل میں شراب پی رہے تھے تو مخزوم مازنی کا حبشی غلام ایسے اشعار گانے لگا جن میں بنوزبید کی عورت کی تشبیب تھی،عبداللہ نے غیرت کی وجہ سے اسے طمانچہ رسید کیا تو غلام نے مدد کیلئے پکارا اور بنومازن نے عبداللہ کو قتل کردیا، پھر بنومازن عمرو کے پاس آئے اور معذرت کرتے ہوئے کہا،نشہ کی حالت میں ہمارے ایک بندے نے آپ کے بھائی کو قتل کردیا ہے ہم آپ سے رحم کی اپیل کرتے ہیں اور دیت قبول کرنے کی درخواست کرتے ہیں،عمرو نے دیت قبول کرنا مناسب سمجھا جب ان کی بہن کو علم ہواتو عمرو کو قصاص پر برانگیختہ کرنے کیلئے یہ اشعار کہے۔

❶ ...... | اَرْسَلَ عَبْدُاللهِ اِذْحَانَ يَوْمُهٗ | اِلٰى قَوْمِهٖ لَا تَعْقِلُوالَهُمْ دَمِى |
|---|---|

ترجمہ:

عبداللہ نے موت کے وقت اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ ان سے دیت لے کر قصاص نہ چھوڑ دینا۔

حل لغات :

حان: حَانَ الاَمرُ (ض) حَيْنًا: کسی کا وقت آجانا۔

❷ ...... | وَلَا تَاْخُذُوامِنْهُمْ اِفَالًا وَاَبْكُرَا | وَاُتْرَكَ فِى بَيْتٍ بِصَعْدَةَمُظْلِمِ |
|---|---|

ترجمہ:

ان سے اونٹوں کے بچے اور جوان اونٹ نہ لینا کہ میں مقام صعدہ کی تاریک قبر میں چھوڑ دیا جاؤں۔

مطلب:

عرب کا یہ خیال تھا کہ اگر مقتول کا انتقام لے لیا جائے تو اس کی قبر روشن ہوجاتی اور اگر انتقام نہ لیا جائے اور صلح کر کے دیت لے لی جائے تو اس کی قبر تاریک ہوجاتی ہے اس لئے شعر میں قبر کے تاریک ہونے کا ذکر کیا۔(شرح مرزوقی ج ا ص ۱۵۹ بیروت)

حل لغات :

اِفَال: مف: اَلافِيل: اونٹ کا بچہ. اَبْكُر: مف: اَلبَكْرُ: جوان اونٹ۔ بيت: سے یہاں قبر مراد ہے صعدة: یمن کا ایک علاقہ ہے یہاں مقتول کی قبر تھی۔

❸ ...... | وَدَعْ عَنْكَ عَمْرًوااِنَّ عَمْرًوا مُسَالِمٌ | وَهَلْ بَطْنُ عَمْرٍوغَيْرُ شِبْرٍ لِمَطْعَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

عمرو کو چھوڑ دو وہ تو صلح کرنا چاہتا ہے کیا عمرو کا پیٹ کھانے کے لئے ایک بالشت سے زیادہ ہے؟۔

حل لغات :

مُسَالِمٌ: فا: سالمه: مصالحت کرنا۔ شِبْر: بالشت۔ج: اَشْبارٌ. مَطْعَم: طعام. اَلْمُطْعَمُ: جسے شکار کا رزق حاصل ہو۔ اَلْمِطْعَمُ: بہت کھانے والا۔

❹ ...... | فَاِنْ اَنْتُمْ لَمْ تَثْاَرُوْاوَاتَّدَيْتُمْ | فَمَشُّوابِآذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگرتم نے انتقام نہ لیااور دیت لے لی پھرتو کان کٹے شترمرغ کے کان لے کرچلو۔

مطلب:

جب تم مقتول کاانتقام نہ لوبلکہ مال لے کرکھاجاؤتوذلیل ورسواہوکرچلو۔

حل لغات:

اِتَّدَیْتُمْ: (افتعال)اِتَّدَی وَلِیُّ القَتِیْلِ: مقتول کے ولی کاخون بہالیکرقاتل کوچھوڑدینا۔(حروف اصلیہ :و،د،ی) آذان:اَلاُذُنُ والاُذْنُ: کان۔في القرآن المجید: وَکَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُن .(۵/۴۵) اَلنَّعَام :مف:اَلنَّعَامَةُ: شتر مرغ(مذکرومؤنث)جنگل راہ نمانشان۔ کنویں یاپہاڑپر بناہوا سائبان ۔ دیوار کابڑھا ہوا پتھر ۔دماغ کی جھلی۔اَلمُصَلَّم:فا: صَلَّمَہٗ: بالکل کاٹنا۔بالکل جڑسے کاٹنا۔

5 ...... | وَلَاتَرِدُوْااِلَّا فُضُوْلَ نِسَائِکُم | اِذَاارْتَمَلَتْ اَعْقَابُهُنَّ مِنَ الدَّمِ |

ترجمہ:

(الف)اورتم حوض پرعورتوں کے پانی استعمال کرلینے کے بعدہی آناجب انکی ایڑیاں خون سےلت پت ہوں۔

(ب)اورتم حیض کی حالت میں ہی عورتوں کے پاس آناجب ان کی ایڑیاں خون آلودہوں۔

مطلب:

(الف)عرب سفرمیں جب کسی حوض یاچشمہ پرپہنچتے توپہلے مردحضرات اس کاپانی استعمال کرتے غسل وغیرہ کرتے جب تمام مردفارغ ہوجاتے توبعدمیں عورتیں غسل کرتیں اورکپڑے دھوتیں اورعورت کااستعمال شدہ پانی مردکے لئے انتہائی معیوب سمجھاجاتا،ایڑیوں کے خون سےلت پت ہونے کوغیرت دلانے کیلئے ذکرکیاہے،شاعرہ کا مقصدیہ ہے کہ جب تم قصاص لینے سے قاصرہوتوپھرتمہیں عورت پرکوئی فضیلت حاصل نہیں۔مرزوقی علیہ الرحمۃ نے صرف یہی معنی اورمطلب کیاہے۔(شرح مرزوقی ج۱ص۱۶۰)

(ب)عرب حالت حیض میں عورت سے جماع بلکہ میل جول کوبھی معیوب سمجھتے تھے اورجوشخص حالت حیض میں عورت کے پاس جاتاوہ ذلیل وحقیرشمارکیاجاتا،شاعرہ کہتی ہے اگرتم قصاص چھوڑدوگےتوتم بھی ذلیل ورذیل شمارکئے جاؤگے۔

حل لغات :

ترِدُوا: وَرَدَ(ض)وُرُوْدًا: آنا۔ انفُہٗ: ناک کالمبا ہونا۔ فلان علی المکانِ والمکانَ: کسی جگہ پر پہنچنا خواہ اندر داخل ہو یا باہر رہے۔ الماءَ: پانی کے پاس آنا۔

وَقَالَ عَنْتَرَةُ بْنُ الْاَخْرَسِ الْمَعنی مِنْ طَیٍّ (الوافر)

شاعر کا نام:

عنترۃ بن اخرس معنی ان کا تعلق بنوطی سے ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے چچا کے بیٹے حنظلہ بن اشھب بن رمیلہ ان سے بغض رکھتے اور انہیں تکلیف دیا کرتے تھے، شاعر انہیں خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

1...... | اَطِلْ حَمْلَ الشَّنَاءَةِ لِیْ وَبُغْضِیْ | وَعِشْ مَاشِئْتَ فَانْظُرْ مَنْ تَضِیْرُ |
|---|---|

ترجمہ:

میرے بغض وحسد کو دیر تک اٹھائے رکھ اور جب تک چاہے زندہ رہ پھر دیکھ کہ تو کس کا نقصان کرتا ہے۔

حل لغات :

اَطِلْ: (افعال) اَطَالَ الشیءَ وفیہ: لمبا کرنا۔ علیہ: مہربانی کرنا۔ اَلشَّنَاءَۃُ: عداوت ودشمنی۔ تَضِیْرُ: ضارہٗ کذا (ض) ضَیْرًا: نقصان پہنچانا، تکلیف دینا۔

2...... | فَمَا بِیَدَیْکَ نَفْعٌ اَرْتَجِیْهِ | وَغَیْرُ صُدُوْدِکَ الْخَطْبُ الْکَبِیْرُ |
|---|---|

ترجمہ:

تیرے پاس کوئی ایسا نفع نہیں جس کی میں امید رکھوں اور تیری کنارہ کشی کے علاوہ ہر معاملہ بڑا ہے

مطلب:

شاعر طنز کر رہا ہے کہ تیری دشمنی کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

حل لغات :

نَفْعٌ: نفع، ذریعہ کامیابی۔ اَرْتَجِی: اِرْتَجَاهُ: امید رکھنا، توقع رکھنا، امید قائم رکھنا، ڈرنا۔ صُدُوْدٌ: مص. صَدَّ عنہٗ (ن) صَدُوْدًا: اعراض کرنا، منہ پھیرنا۔

3 ...... | اَلَـمْ تَــرَ اَنَّ شِـعْــرِیْ سَـارَعَـنِّـیْ | وَشِـعْــرُکَ حَـوْلَ بَیْتِکَ مَـایَسِیْـرُ |
|---|---|

ترجمہ:

کیا تو نہیں دیکھتا کہ میرے شعر مشہور ہو گئے اور تیرے شعر تیرے گھر کے ارد گرد بھی نہیں پھیلے۔

حل لغات :

بَیْتٌ: رہائش گاہ، گھر۔ گھر کا فرش۔ کعبہ۔ قبر۔

4 ...... | اِذَااَبْـصَـرْتَـنِـیْ اَعْـرَضْـتَ عَـنِّـیْ | کَـاَنَّ الشَّـمْـسَ مِـنْ قِبَـلِـیْ تَـدُوْرُ |
|---|---|

ترجمہ:

جب تو مجھے دیکھتا ہے تو میری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے جیسے سورج میری طرف سے طلوع ہو رہا ہو۔

مطلب:

تیرا سینہ میری عداوت و دشمنی سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ تو مجھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا دیکھتے ہی آنکھیں پھیر لیتا ہے جس طرح سورج پر آنکھیں نہیں جمتیں اسی طرح میرے اوپر بھی تیری آنکھیں نہیں ٹھہرتیں۔

حل لغات :

قِبَلٌ: طاقت، دسترس۔ فی القرآن المجید: بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا. (۲۷/۳۳) جہت، کونہ، گوشہ۔ نزد۔ قریب۔

وَقال الْاَحْوَصُ بْنُ محمدِ بنِ عاصمٍ الانصارِیُّ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عاصم ہے (متوفی ۱۰۵ھ/۷۲۳ء) ''احوص'' چھوٹی آنکھوں والے کو کہتے ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں اس لئے اس لقب سے مشہور ہو گئے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر اور شعیب دونوں ولید بن عبدالملک بن مروان کے پاس گئے، احوص ولید کے امرد غلاموں کو اپنے ساتھ برائی کرنے کے لئے ابھارنے لگا (کیونکہ یہ امرد پسندی کا مریض اور عادت سے مجبور تھا) تو شعیب اس کے غلام پر ناراض ہو کر اسے ڈانٹنے لگا، احوص کو ڈر ہوا کہ شعیب مجھے رسوا نہ کر دے کیونکہ اسے میری غلط حرکت کا علم ہو چکا ہے۔ تو

اس نے اپنے غلام سے کہا: امیر المؤمنین ولید کے پاس جا کر کہو شعیب مجھ سے برائی کرنا چاہتا ہے۔ غلام نے ولید کو شکایت کی تو ولید، شعیب کی طرف متوجہ ہو کر بولے: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ شعیب نے کہا سختی سے تفتیش کیجئے۔ جب اس نے غلام پر سختی کی تو اس نے کہا میں نے احوص کے حکم پر ایسا کیا اور ولید کے غلاموں نے بھی اس کی تائید کی تو ولید نے احوص کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری کے پاس بھیجا اور حکم دیا اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ جب کوڑے شروع ہوئے تو ابوبکر بن محمد سے مخاطب ہو کر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ ...... | اِنِّیْ عَلٰی مَاقد عَلِمْتَ مُحَسَّد | اَنْمِیْ عَلَی الْبُغْضَاءِ وَالشَّنْآنِ |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک مجھ سے ان خوبیوں کی وجہ سے جو تجھے معلوم ہیں حسد کیا جاتا ہے بغض وحسد کے باوجود میں ترقی کر رہا ہوں۔

حل لغات:

مُحَسَّدٌ: مفع: (ن، ض اور تفعیل سے بھی ایک ہی معنی ہے)

حسد کی تعریف:

اَلحَسَدُ: تَمَنِّی زَوَالِ نِعمةِ الْمَحْسُودِ اِلَی الحاسِدِ: یعنی یہ تمنی کرنا کہ صاحب نعمت کی نعمت چھن کر مجھے مل جائے۔ (التعریفات ص ۶۲ دار المنار) فی القرآن المجید: وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَد. (۵/۱۱۳) فی الحدیث: ولاتحاسدوا ولاتباغضوا ولاتدابروا وکونوا عباد الله اخوانا: ایک دوسرے سے حسد رکھو نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دو اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ اَلْبُغْضَاءُ: سخت دشمنی۔ الشَّنْآنُ: دشمنی کرنے والا بغض رکھنے والا، برا سمجھنے والا۔

❷ ...... | مَا تَعْتَرِیْنِیْ مِنْ خُطُوْبٍ مُلِمَّةٍ | اِلَّا تُشَرِّفُنِیْ وتُعْظِمُ شَانِیْ |
|---|---|

ترجمہ:

جب بھی مجھے ناگہانی مصیبتیں پہنچتیں ہیں تو مجھے معزز ہی بناتی ہیں اور میری شان ہی بڑھاتی ہیں۔

حل لغات:

تعتری: اعتراه الشیءُ: پیش آنا، طاری ہونا، لاحق ہونا۔ تشرف: شَرَّفَ فلانًا: عزت بخشنا، حیثیت بلند کرنا، اعزاز عطا کرنا، باعزت بنانا۔ تُعَظِّمُ: عَظَّمَهٗ: بڑا بنانا، شاندار بنانا، بڑا یا شاندار سمجھنا، بڑھانا، بڑا درجہ دینا، تعظیم

واحترام کرنا. ''تُعْظِمُ'' بیروت کے نسخہ میں '' ترفع'' ہے۔شَان: حالت وکیفیت۔فی القرآن المجید: وَمَا تَكُونُ فِيْ شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ . (۱۰/۶۱) حیثیت ومرتبہ،عزت۔اہم معاملہ۔لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْه . (۸۰/۳۷) ضرورت۔ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ . (۲۴/۶۲) تعلق۔اہمیت۔کھوپڑی کا جوڑ۔ پہاڑ کی مٹی جس پر نبات اگے۔

3...... | فَـاِذَا تَـزُوْلُ تَـزُوْلُ عَنْ مُّتَـخَـمِّـطٍ | تُـخْـشٰـى بَـوَادِرُهٗ لَـدَى الْاَقْـرَانِ |

ترجمہ:

جب وہ دور ہوتی ہیں تو ایسے متکبر شخص سے دور ہوتی ہیں جس کی جلد بازیوں سے ہمسر ڈرتے ہیں

مطلب:

جب مجھ پر مصیبتیں آتی ہیں تو اس سے میرا مزاج تبدیل ہوتا ہے نہ طبیعت نرم پڑتی ہے اور نہ ہی میں ذلیل ہوتا ہوں۔

حل لغات:

مُتَخَمِّط: مفع تَخَمَّطَ الرجُلُ: تکبر کرنا۔سخت غضب ناک ہونا،بھڑکنا۔غالب آنا۔بَوَادِر: مف:البَادِرَةُ: عجلت میں نکلی ہوئی بات،غصہ کی حالت میں منہ سے نکلی ہوئی غلط بات یالغزشِ کلام۔ظاہر شی ۔بدیہی چیز۔نوک۔علامت۔مونڈھے اور گردن کے درمیان کا گوشت۔بَوادِرُ الغَضَبِ:غصہ میں نکلی ہوئی ناسمجھی کی باتیں۔الاَقْرَانُ: مف:اَلقِرْنُ لِلاِنسانِ: انسان کا بہادری میں ہم پلہ،علم وہنر وغیرہ میں ہم رتبہ،ہمسر،اسی جیسا،عمر میں برابر، برابر کا، ٹکر کا،جوڑی دار،مماثل۔عورت کے لئے بھی قِرْنٌ ہی کہا جاتا ہے۔

4...... | اِنِّـىْ اِذَاخَـفِـىَ الـرِّجَـالُ وَجَدْ تَّنِـىْ | كَـالشَّـمْـسِ لا تَـخْـفٰـى بِكُلِّ مَكَانٍ |

ترجمہ:

جب لوگ گمنام ہوجائیں تو مجھے تُو سورج کی طرح پائے گا جو کہیں بھی نہیں چھپتا۔

حل لغات:

مکان: منزلت،مقام،مرتبہ۔هُوَرَفِيعُ الْمَكَانِ. جگہ،مقام۔ج: اَمْكِنَةٌ

وقالَ الْفَضْلُ بْنُ عباسٍ (البسيط)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: فضل بن عباس بن عُتبہ بن اَبی لہب ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۱۴ء) یہ بنو ہاشم کے فصحاء سے ہیں، اور فرزدق اور احوص کے ہم عصر، دورِ اموی (ولید بن عبد الملک کے زمانہ کے) اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بنو امیہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

❶ مَهْلًا بَنِيْ عَمِّنَا مَهْلًا مَوَالِيَنَا	لاتَنْبُشُوْا بَيْنَنَا مَاكَانَ مَدْفُوْنَا

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! جلدی نہ کرو، اے ہمارے چچازاد بھائیو! ذرا نرمی سے کام لو جو معاملہ ختم ہو چکا ہے اسے نہ اچھالو۔

فائدہ:

شعر کے پہلے مصرعہ میں تکرار تاکید کیلئے ہے۔ بعض محققین کا نظریہ ہے کہ یہ ناراضگی کے اظہار کیلئے بھی ہوسکتا ہے۔

حل لغات:

لاتَنْبُشُوا: نَبَشَ الارضَ: زمین کھودنا تاکہ اس سے دفینہ نکالا جائے۔ المَستُورَ وعنہ: پوشید چیز ظاہر کرنا۔ نَبَشَ الاَسرَارَ وعَنِ الاَسْرارِ: بھید ظاہر کرنا۔

❷ لاتَطْمَعُوْا اَنْ تُهِيْنُوْنَا وَنُكْرِمَكُمْ	وَاَنْ نَكُفَّ الْاَذٰى عَنْكم وتُؤْذُوْنَا

ترجمہ:

یہ امید نہ رکھو کہ تم ہماری توہین کرو اس کے باوجود ہم تمہاری تعظیم کریں اور اس کی بھی امید نہ رکھنا کہ ہم تمہیں تکلیف نہیں دیں گے اور تم ہمیں تکلیف دیئے جاؤ۔

حل لغات:

تُهِيْنُو: اَهانَ فلانٌ الامرَ او الشَّخصَ: کسی کام یا شخص کو معمولی و حقیر سمجھنا۔ عربی مقولہ ہے: مَنْ اَهانَ مالَهُ

اَکْرَمَ نَفْسَهٗ: جو اپنے مال کو ذلیل (خرچ) کرے گا وہ اپنے نفس کو معزز بنائے گا

3 ...... مَهْلًا بَنِیْ عَمِّنَا عَنْ نَحْتِ اَثْلَتِنَا	سِیْرُوْا رُوَیْدًا کَمَا کُنْتُمْ تَسِیْرُوْنَا

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! ہماری عزت سے کھیلنے سے باز آجاؤ اس طرح چلو جس طرح پہلے چلا کرتے تھے۔

حل لغات:

نَحت: سنگ تراشی۔تراش۔فطری ساخت و بناوٹ۔اصل۔فطرت۔طبعیت۔اَثْلَۃُ: جڑ۔گھر کا سامان۔ تیاری۔لوگوں کا راشن۔ج: اِثَالٌ۔ نحت اثلتهٗ: عیب بیان کرنا، مذمت کرنا۔

4 ...... اَللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّا لَا نُحِبُّکُم	وَلَا نَلُوْمُکُم اَلَّا تُحِبُّوْنَا

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے، ہم تم سے محبت نہیں کرتے اور تمہیں ملامت نہیں کرتے اس پر کہ تم ہم سے محبت نہیں کرتے۔

5 ...... کُلٌّ لَهٗ نِیَّةٌ فِیْ بُغْضِ صَاحِبِهٖ	بِنِعْمَةِ اللّٰہِ نَقْلِیْکُمْ وَتَقْلُوْنَا

ترجمہ:

اپنے ساتھی سے بغض رکھنے میں ہر ایک کی نیت ہے اللہ کا احسان ہے کہ ہم تم سے اور تم ہم سے دشمنی رکھتے ہو۔

حل لغات:

قَلِیَ (س) قِلًی: مبغوض رکھنا۔قَلٰی (ض) فلانا: کسی سے متنفر ہو کر تعلق چھوڑ دینا، کسی کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دینا۔فی القرآن المجید: مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی. (۳/۹۳)

وقال الطِّرِمَّاحُ بْنُ حَکِیْمٍ (الطویل)

شاعر کا نام:

طرماح بن حکیم ہے (متوفی ۱۲۵ھ/۷۴۳ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ بصرہ کی مسجد میں تکبر و گھمنڈ سے چل رہا تھا کسی نے دیکھ کر کہا یہ متکبر کون ہے تو جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ لَقَدْ زَادَنِیْ حُبًّا لِنَفْسِیْ اَنَّنِیْ	بَغِيْضٌ اِلٰی کُلِّ امْرِءٍ غَیْرِ طَائِلِ

ترجمہ:

اس بات نے میری جان سے میری محبت زیادہ کردی کہ میں ہر بے کار شخص کے ہاں مبغوض ہوں۔

حل لغات :

بغیض: نفرت وکراہت کرنے والا۔قابل نفرت۔طائل:فا . طَالَ (ن) علیه طَوْلاً: مہربانی کرنا۔انعام دینا۔

❷ وَاِنِّیْ شَقِیٌّ بِاللِّئَامِ ولا تَرٰی	شَقِیًّا بِهِمْ اِلَّا کَرِیْمَ الشَّمَائِلِ

ترجمہ:

اور بے شک میں کمینوں کے ہاں بد بخت ہوں اور تُو ان کے ہاں معزز لوگوں کو ہی بد بخت دیکھے گا۔

حل لغات :

الشمائل:مف:الشِّمال: بائیں جانب، بایاں۔فی القرآن المجید: وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَال. (۵۶/۴۱) نحوست، بدفعلی۔اخلاق وعادات۔

❸ اذا مارَأٰنِیْ قَطَّعَ الطَّرْفَ بَیْنَهٗ	وبَیْنِیْ فِعْلَ العارِفِ الْمُتَجاهِلِ

ترجمہ:

جب مجھے دیکھتا ہے تو تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے نظر پھیر لیتا ہے۔

حل لغات :

اَلْمُتَجَاهِل: فا۔تجاہل: بناوٹی جاہل بننا۔

❹ مَلَأْتُ عَلَیْهِ الْاَرْضَ حَتّٰی کَاَنَّهَا	مِنَ الضِّیْقِ فِیْ عَیْنَیْهِ کِفَّةُ حابِلِ

ترجمہ:

میں نے اس پر زمین تنگ کردی اس کی نظر میں وہ تنگی کی وجہ سے شکاری کے جال کی طرح ہے۔

حل لغات :

کِفَة ہر گول چیز۔گودنے کا حلقہ یا گول لکیر۔شکاری کا جال، پھندا۔پانی جمع ہونے کا گول گڑھا۔ترازو کا پلڑا۔
ج: کِفَفٌ و کِفَافٌ. حابل: پھندا لگا کر شکار کرنے والا

5 ......

اَكُـلُّ امْـرِءٍ اَلْـفٰى اَبَـاهُ مُـقَصِّـرًا	مُـعَادٍ لِاَهْـلِ الْمَكْرُماتِ الْاَوَائِلِ

ترجمہ:

کیا ہر وہ شخص جس نے اپنے باپ کو کوتاہ پایا سابقہ شرفاء سے دشمنی کرتا ہے۔

حل لغات :

مقصرا: فا. قَصَّرَ فلان عن الامر: کسی کام سے عاجز و بے بس ہونا۔ عاجز ہو کر چھوڑ دینا، کسی کام کو کرنے میں ناکام رہنا۔ فی الامر: کسی کام میں سستی برتنا، کوتاہی کرنا۔

6 ......

اِذَاذُكِـرَتْ مَسْعَـاةُ وَالِـدِهٖ اِضْطَنٰى	ولايَضْـطَنِـىُ مِـنْ شَتْـمِ اَهْـلِ الْفَضائِلِ

ترجمہ:

جب اس کے باپ کے کارنامے بیان کئے جائیں تو سکڑ جاتا ہے اور اہل فضائل کو گالی دیتے ہوئے نہیں سکڑتا۔

حل لغات :

مسعاۃ: مص. کوشش۔ یہاں برے کارنامے مراد ہیں۔ یضطنی (افتعال) ضَنِیَ (س) ضَنًی: سخت بیمار ہونا جس سے ڈھیلا اور دبلا ہو جائے۔

7 ......

ومـــامَـــنُــعَــتْ دارٌ ولاعَـزَّ اَهْـلُهـا	مِـنَ الـنَّـاسِ اِلَّابِـالْـقَـنـا وَالْـقَـنابِـلِ

ترجمہ:

کوئی گھر محفوظ ہو سکتا ہے نہ اسکے رہنے والے معزز ہو سکتے ہیں مگر نیزوں اور گھوڑوں سے۔

آ تجھ کو بتاؤں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس رباب آخر

حل لغات :

اَلْقَنابِل: مف: اَلْقَنْبَلَةُ: گھوڑوں یا لوگوں کی جماعت۔

وقال بعضُ بَنِیْ فَقْعَسٍ (الکامل)

شاعر کا نام:

مرداس بن جشیش ہے۔ ابو محمد اعرابی نے ایسا ہی کہا ہے۔

قَـرْحَـى الْـقُـلُـوْبِ مُـعَـاوِدِی الْإِفْـنَـادِ	❶ ...... وَذَوِیْ ضِبَـابٍ مُـظْـهِـرِیْـنَ عَـداوَةً

ترجمہ:
اور بہت سے کینہ وراور دشمنی کوظاہر کرنے والے زخمی دل، فحش گوئی کے عادی ہیں۔

حل لغات :
ضِبَـابٌ: مف: اَلـضَّـبُّ: گوہ۔کینہ، دل میں چھپا ہوا غیظ وغضب۔ ہونٹ کی ایک بیماری جس سے ورم آجاتا ہے۔قَرْحٰی: مف: القَرِیْحُ: زخمی.

وهـم اِذا ذُکِـرَ الـصَّـدِیْـقُ اَعـادٍ	❷ ...... نَـاسَیْتُهُـمْ بَـغْـضَـاءَ هـم وتَـرَکْتُهـم

ترجمہ:
میں نے ان کے بغض کونظر انداز کرتے ہوئے فراموش کردیا جب دوستوں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ دشمن ہی شمار ہوتے ہیں۔

ولـقـد یُـجـاءُ اِلٰـی ذَوِی الْاَحْـقَـادِ	❸ ...... کَیْـمَـا اُعِـدَّ هُـمْ لِاَبْـعَـدَ مِنْهـم

ترجمہ:
اس لئے کہ میں انہیں ان سے بڑے دشمن کے لئے تیار رکھوں اور کبھی ضرورتاً کینہ وروں کے پاس جانا پڑتا ہے۔

حل لغات :
اَلْاَحْقَاد: وحُقُودٌ: مف: اَلحِقْد: کینہ وبغض۔

کینہ کی تعریف :
اَلْحِقْدُ: هُوَ طَلَبُ الانْتِقَامِ .وَتَحْقِیقُهُ: اَنَّ الغَضَبَ اِذالَزِمَ کَظَمَهُ لِعِجْزٍعَنِ التَّشَفِّی فِی الحَالِ رَجَعَ اِلَی الْبَاطِنِ وَاحْتَقَنَ فِیْهِ فَصَارَحِقْدًا.

کینہ :
دل میں انتقام کی چھپی ہوئی چاہت کو کہتے ہیں۔اس کی تحقیق یہ ہے کہ جب کوئی عجز کی وجہ سے فی الفور بدلہ نہ لے سکے اورغصہ پی جائے تو وہ اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہے اوراس میں گھر کرلیتا ہے یہی (دل میں چھپا ہوا غصہ) کینے کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی ،ص ۶۵ ،دار المنار)

وقال يَزِيدُ بْنُ الْحَكَمِ الْكِلابِیُّ (الطویل)

وَبِـالـرَّاحِ حَتّٰی کَـانَ دَفْعُ الْاَصـابِعِ	دَفَعْنـاکُم بِـالْـقَوْلِ حَتّٰی بَطِرْتُمْ ......❶

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بات چیت کے ذریعے دور کیا تو تم اترانے لگے اور ہتھیلیوں سے دور کیا یہاں تک کے معاملہ طمانچوں تک پہنچا۔

مطلب:

شاعر اپنے چچازاد بھائیوں کو خطاب کررہا ہے کہ ہم نے بات چیت کے ذریعے معاملہ سلجھانا چاہا تو تم اسے ہماری کمزوری سمجھنے لگے پھر ہم نے تھوڑی سختی کی جب اس سے بھی کام نہ چلا تو دھمکی اور ڈانٹ ڈپٹ سے مسئلہ حل کرنا چاہا۔

حل لغات:

بَطِرْتُم: بَطِرَ(س) بَطَرًا: اترانا، اکڑنا، پھولا نہ سمانا، آپے سے باہر ہونا۔به: بوجھل ہونا۔گھبرانا۔کفران نعمت کرنا، نعمت کو ٹھکرانا، حقیر سمجھنا۔اَلرّاحُ: مف: الراحۃُ: ہتھیلی۔خوشی، راحت، اطمینان۔بیوی۔صحن۔

وَمـاغـابَ مِنْ اَحْلامِـكُمْ غَيْرَ رَاجِعِ	فـلـمَّـارَأَيْـنَـا جَهْـلَـكُـمْ غَيْـرَ مُنْتَهٍ ......❷

ترجمہ:

جب ہم نے دیکھا کہ تمہاری جہالت ختم ہونے والی نہیں اور نہ ہی تمہاری کھوئی ہوئی عقلیں واپس آسکتی ہیں۔

حل لغات:

اَحْلامٌ: مف: الحِلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط وتحمل۔عقل وخرد۔فی القرآن المجید: أَمْ تَـأْمُرُهُمْ أَحْلامُهُم بِهٰذَا. (۳۲/۵۲)

اِلٰـی حَسَـبٍ فِـیْ قَـوْمِـہٖ غَيْـرِوَاضِـعِ	مَسِسْنَـا مِـنَ الْآبَـاءِ شَيْئًـا وَكُلُّنَـا ......❸

ترجمہ:

تو ہم نے اپنے باپ دادا کے بارے میں تحقیق کی (تو معلوم ہوا کہ) ہم سب اپنی قوم میں ایسے نسب سے ہیں جو گرا ہوا نہیں۔

حل لغات :

واضع:فا. گھٹیا،رذیل۔

4 ...... | فَلَمَّا بَلَغْنَا الْاُمَّهَاتِ وَجَدْتُّمْ | بَنِىْ عَمِّكُمْ كَانُوْا كِرَامَ الْمَضَاجِعِ |

ترجمہ:

لیکن جب ہم ماؤں تک پہنچے تو تم نے اپنے چچازاد بھائیوں کومعزز ماؤں والا پایا۔

مطلب :

جب ہماری آپس میں نہ بنی اورروز بروز اختلاف بڑھتا ہی گیا تو اختلاف کی اصل وجہ معلوم کرنے کیلئے ہم نے نسب کی جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ہمارے آباؤ واجداد تو ایک ہی خاندان کے ہیں لیکن ماؤں میں فرق ہے یعنی ہماری مائیں تمہاری ماؤں سے افضل ہیں اور ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔

حل لغات :

اَلْمَضَاجِعُ:مف:اَلْمَضْجَعُ: بستر، پلنگ، چارپائی۔خواب گاہ،سونے کا کمرہ۔یہاں مراد ''مائیں'' ہیں۔

5 ...... | بَنِىْ عَمِّنَا لا تَشْتِمُوْنا ودَافِعُوْا | عَلٰى حَسَبٍ مافاتَ قَيْدَالاكَارِعِ |

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! ہمیں گالیاں نہ دواوراس نسب پر صلح کرلو جوگھوڑے کی پنڈلی کے برابر بھی کم نہیں ہوا۔

حل لغات :

اَلاكَارِعُ:مف:اَلْكُراعُ: آدمی کے گھٹنے سے نیچے ٹخنے تک پنڈلی کا حصہ۔گائے اوربکری کے کم گوشت پنڈلی کا حصہ(مذکرومؤنث)

6 ...... | وَكُنَّا بَنِىْ عَمٍّ نَزَا الْجَهْلُ بَيْنَنَا | فَكُلٌّ يُوَفِّى حَقَّهُ غَيْرَ وَادِعِ |

ترجمہ:

ہم چچازاد بھائی تھے(مگر) جہالت ہم میں کود پڑی ہر ایک کواس کا حق پورا پورا دیا جائے؛ کیونکہ کوئی بھی اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیارنہیں۔

حل لغات :

وَادِعٌ:فا.وَدَعَ(ف)وَدْعًا: آرام وسکون پانا۔سکون پذیر ہونا،قرار پانا۔ الشیءَ: چھوڑنا۔في القرآن

المجید:مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی. (۳/۹۳)

وقال جابِرُ بنُ رَالانَ السَّنبُسِیُّ (الطویل)

شاعر کانام :

جابر بن رالان سنبسی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔یہ شاعر بنوجدیلہ کے کسی شخص کوخطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ ...... | لَعَمْرُکَ مَااَخْزٰی اِذَا مَانَسَبْتَنِی | اِذَا لَمْ تَقُلْ بُطْلاً عَلَیَّ وَمَیْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم !جب تو میرانسب بیان کرے گا تو میں ذلیل نہیں ہوں گا بشرطیکہ تو میرے خلاف کوئی غلط یا جھوٹی بات نہ کہے۔

حل لغات :

نَسَبْتَ :نَسَبَ الشَّاعِرُ بِفُلانَةٍ(ض)نَسِیبًا: شاعر کا اپنے اشعار میں عورت کے ساتھ رہنےاور عشق ومحبت کا اشارۃً بیان کرنا۔الشیءَ(ن)نَسَبًا: وصف بیان کرنا۔اصل نسب بیان کرنا۔فلانا:کسی سےنسب معلوم کرنا۔الشیءَ الی فلانٍ:کسی کی طرف کوئی چیز منسوب کرنا۔بُطْلاً:مص.بَطَلَ(ن)بُطْلًا: بے کار ہونا،ضائع ہوجانا۔باطل ومنسوخ ہونا۔ دلیل کالغوہونا۔استعمال ختم ہوجانا۔مَیْنًا:مص.مانَ(ض)مَیْنًا:جھوٹ بولنا۔

❷ ...... | وَلٰکِنَّمَا یَخْزٰی امْرُءٌ تَکْلِمُ اِسْتَهٗ | قَنَا قَوْمِهٖ اِذَا الرِّمَاحُ هُوَیْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

لیکن وہ ذلیل ہوجائے گا جس کی سرین کواس کی قوم کے نیزوں نے زخمی کیاجب نیزے گر رہے تھے۔

حل لغات :

اِسْتٌ: سرین۔

❸ ...... | فَاِنْ تُبْغِضُوْنَا بِغْضَةً فِی صُدُوْرِکُمْ | فَاِنَّا جَدَعْنَا مِنْکُمْ وَشَرَیْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

اگرتمہارے سینوں میں ہم سے بغض ہےتواس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے تمہاری ناک کاٹی اورتمہیں بیچا۔

حل لغات :

جَدَعَهُ(ف) جَدْعًا: ناک کاٹنا، بدن کا کوئی حصہ کاٹنا۔قید کرنا۔جیل میں ڈالنا۔شَراہُ(ض) شِرًا: بیچنا۔

4 ...... وَنَحْنُ غَلَبْنَا بِالْجِبَالِ وعِزِّهَا	ونحن وَرِثْنَا غَيْثًا وَّبُدَيْنَا

ترجمه:

ہم پہاڑوں اوران کی بلندیوں کی وجہ سے غالب ہوئے اورہم ہی غیث اور بدین کے جانشین ہیں۔

حل لغات :

عِزٌّ: عزت وآبرو۔طاقت،غلبہ۔شدت۔سخت بارش۔عِزُّ الجِبَالِ: پہاڑوں کی بلندی۔

5 ...... وَأَيُّ ثَنَايَا الْمَجْدِ لَمْ نَطَّلِعْ لَهَا	وَاَنْتُمْ غِضَابٌ تَحْرِقُونَ عَلَيْنَا

ترجمه:

اورعظمت کی وہ کون سی وادی ہے جسے ہم نے سر نہ کیااورتم غضبناک ہوکرہم پر دانت پیستے رہے۔

حل لغات :

غِضَابٌ: مف: غَضِبٌ. غضِب عليه(س) غَضَبًا: کسی پرغصہ ہونا، ناراض ہونااورانتقام کاارادہ کرنا۔
تَحْرِقُونَ : حَرَقَ اَنْيَابَهُ: دانت پیسنا، دانتوں کورگڑنا۔

وقال سَبْرَةُ بْنُ عَمْرِو الْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

سبرۃ بن عمرو فقعسی ہےاور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

عباد تمیمی اورمعبد اسدی،عرب کے حاکم ضمرہ بن ضمرہ نہشلی تمیمی کے پاس مقدمہ لے گئے،ضمرہ نے عباد کوترجیح دی توبنواسد ناراض ہوگئے،مسئلہ ذاتیات تک پہنچا،ضمرہ نے شاعر(اس کاتعلق بنواسد سے ہے)کوطعنہ دیاکہ تو کنجوس ہے مہمان نوازی نہیں کرتا اسی لئے تیرے پاس اونٹ اور دودھ زیادہ ہے،اس موقع پرشاعرنے ضمرہ کوخطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

أَتَنْسٰى دِفَاعِي عَنْكَ اِذَا اَنْتَ مُسْلَم	وقَدْ سَالَ مِن ذُلٍّ عَلَيْكَ قُرَاقِرُ

1 ......

ترجمہ:

کیا تو اپنے بارے میں میرے دفاع کو بھول گیا جب تو بے یارو مددگار تھا اور تحقیق وادیٔ قراقر میں تجھ پر ذلت کا سیلاب بہا۔

حل لغات :

دِفَاعٌ: مص. (مفاعلة) دَافَعَ عنهُ: دِفاع کرنا، حمایت کرنا، بچاؤ کرنا، وکالت کرنا، صفائی پیش کرنا، مقدمہ کی پیروی کرنا، کسی کی کامیابی کی کوشش کرنا۔ عنهُ الاذٰی: تکلیف دور کرنا۔ فلانًا في حاجَتِهٖ: کسی کے حق یا مطالبہ میں ٹال مٹول کرنا، ادائیگی نہ کرنا۔ مزاحمت کرنا۔

2 ......

ونِسْوَتُكُمْ فِي الرَّوْعِ بَادٍ وُجُوهُهَا	يُخَلْنَ اِمَاءً وَالْاِمَاءُ حَرَائِرُ

ترجمہ:

اور جنگ میں تمہاری عورتوں کے چہرے ظاہر ہو گئے تو لونڈیاں معلوم ہو رہی تھیں، حالانکہ وہ لونڈیاں آزاد عورتیں تھیں۔

حل لغات :

اَلاِمَاءُ: مف: اَلاَمَةُ: باندی، لونڈی۔ بندی۔ یااَمَةَ اللهِ: اے خدا کی بندی۔

3 ......

اَعَيَّرْتَنَا اَلْبَانَهَا ولُحُومَهَا	وذٰلِكَ عَارٌ يَاابْنَ رَيْطَةَ ظَاهِرُ

ترجمہ:

اے ریطہ کے بیٹے تو ہمیں اونٹنیوں کے دودھ اور گوشت کا طعنہ دیتا ہے! یہ طعنہ تو بے بنیاد ہے۔

4 ......

نُحَابِي بِهَا اَكْفَاءَ نَا ونُهِينُهَا	ونَشْرَبُ فِي اَثْمَانِهَا ونُقَامِرُ

ترجمہ:

(کیونکہ) ہم وہ اونٹ اپنے اقارب واحباب کو تحفے میں پیش کرتے ہیں، اُنہیں ذبح کرتے، ان کی قیمت سے شراب پیتے اور جواء کھیلتے ہیں۔

حل لغات :

حَابٰى: حَابٰى الرَّجُلَ: مدد کرنا۔ طرف داری کرنا۔ اَثْمَانٌ: مف: اَلثَّمَنُ: قیمت، نرخ، نقد مال یا سامان

جو باہمی رضامندی سے دوسری شی کے عوض دیا جائے۔قَامِرْ: (مفاعلة) قَامَرَۂ: کسی کے ساتھ جواء کھیلنا۔علی شیءٍ: کسی چیز کی بازی لگانا۔

وقال آخرُ مِنْ بَنِیْ فَقْعَسٍ (الوافر)

❶ | أَیَبْغِی اٰلُ شَدّادٍ عَلَیْنَا | وما یُرْغٰی لِشَدّادٍ فَصِیْلٗ |
|---|---|

ترجمہ:

کیا آل شداد ہم پر فخر کرتے ہیں؛ حالانکہ انہیں تو اونٹنی کا بچہ بھی نہیں دیا جاتا۔

مطلب:

اگر یُرعٰی ہوتو مطلب ہوگا کہ آل شداد اتنے محتاج اور تنگ دست ہیں کہ ان کے پاس اونٹنی کا بچہ بھی نہیں۔اور اگر یُرْغٰی ہو جیسا کہ دیوان الحماسہ (ص ۴۳.دار الکتب العلمیة .بیروت لبنان)اور شرح مرزوقی (ج۱ص۱۷۵)میں ہے تو مطلب ہوگا کہ آل شداد اگر مدد طلب کرنے لئے نکلیں تو انہیں اونٹنی کا بچہ بھی کوئی نہیں دے گا۔جب آل شداد اتنے تنگ دست اور حقیر لوگ ہیں تو ہم پر فخر کس وجہ سے کر رہے ہیں۔عرب میں دستور تھا کہ غریب رسی لے کر نکلتا اور لوگوں سے مدد کی اپیل کرتا تو وہ اسے اونٹنی، گائے،بکری وغیرہ کا بچہ دیتے تھے۔

حل لغات:

فَصِیْلُ: اونٹنی یا گائے کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا کر ماں سے الگ کر دیا گیا ہو۔شہر کی چار دیواری۔شہر پناہ کے قریب، یہ سُور سے چھوٹی ہوتی ہے۔ج: فُصْلانٌ و فِصَالٌ.

❷ | فَاِنْ تَغْمِزْ مَفَاصِلَنَا تَجِدْهَا | غِلاظًا فِی اَنَامِلِ مَنْ یَّصُوْلٗ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تو ہمارے جوڑوں کو دبا کر دیکھے تو انہیں حملہ آور کی انگلیوں میں سخت پائے گا۔

مطلب:

اگر کوئی ہماری جرأت و بہادری کا امتحان لے تو ہم پر غالب نہیں آسکتا۔

حل لغات:

تَغْمِزَ: غَمَزَ(ض) غَمْزًا: ہاتھ سے ٹٹولنا(ہاتھ لگا کر دیکھنا کہ کیسا ہے)یَّصُوْلُ: صَالَ علیہ (ن)

صَوْلاً: حملہ کرنا، مغلوب کرنے کے لئے کسی پر جھپٹنا، کسی پر جست لگانا، کود پڑنا۔

وقَالَ جَزْءُ وبْنُ كُلَيْبٍ الْفَقْعَسِيُّ (الطویل)

شاعر کانام:

جزءوبن کلیب فقعسی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط کے زمانہ میں یزید بن حزیفہ بن کوز اسدی کے پاس رہنے لگا، اسی اثناء میں یزید نے اس سے بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو شاعر نے انکار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ تَبَغّٰى ابْنُ كُوْزٍ وَالسَّفَاهَةُ كَاسْمِهَا	لِيَسْتَادَ مِنَّا اَنْ شَتَوْنَا لَيَالِيَا

ترجمہ:

ابن کوز نے ہم سے شہزادی کا رشتہ طلب کر کے سرکشی کی اس وجہ سے کہ ہم چند دن قحط میں مبتلا ہوئے اور بے وقوفی اپنے نام جیسی ہے۔

اٹھا لے جا یہ اپنادام ودانہ مجھے مت صید کر چالاک ہوکر

حل لغات:

يَسْتَادُ: (افتعال) اِسْتَادَ الْقَوْمُ: لوگوں کا اپنے سردار کو قتل کرنا۔ سردار سے بیٹی کا رشتہ طلب کرنا۔ شَتَوْنَا: شَتَا الْقَوْمُ (ن) شَتْوًا: موسم سرما میں داخل ہونا۔ سردی کے موسم میں خشک سالی کی مصیبت جھیلنا۔

❷ فَمَا اَكْبَرُ الْاَشْيَاءِ عِنْدِيْ حَزَارَةً	بِاَنْ اُبْتَ مَزْرِيًّا عَلَيْكَ وَزَارِيَا

ترجمہ:

میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں کہ تو اس حال میں لوٹے کہ عیب لگایا جائے اور عیب لگانے والا ہو۔

حل لغات:

حَزَارَةً: غصہ وغیرہ جس کی وجہ سے دل میں درد ہو۔ کلام کی کج روی۔ ج: حَزَازَاةٌ. مَزْرِيًّا: اسم ظرف. اس میں ''ی'' نسبت کی ہے۔ زَارِيٌ: فا. زَرَى عليه (ض) زَرْيًا: عیب لگانا، عتاب کرنا۔ علیه عَمَلَهٗ: کسی کام میں عیب نکالنا، اظہار ناراضگی کرنا۔

3 وَاِنَّا عَلٰی عَضِّ الزَّمانِ الَّذِیْ تَرٰی	نُعَالِجُ مِنْ کُرْهِ الْمَخَازِی الدَّوَاهِیَا

ترجمہ:

زمانے کی اس تکلیف کے باوجود جسے تو دیکھ رہا ہے ذلتوں کو ناپسند کرتے ہوئے ہم مصیبتیں برداشت کرتے ہیں۔

حل لغات :

اَلْمَخَازِی:مف:اَلْمَخْزَاةُ: ذلت،رسوائی۔اَلدَّوَاهِیَا:مف:اَلدَّاهِیَةُ: مصیبت وآفت۔ رَجُلٌ دَاهِیَةٌ: صاحب بصیرت۔معاملہ فہم آدمی۔دَوَاهِی الدَّهْرِ :مصائب زمانہ،حوادثِ زمانہ۔

4 فَلَا تَطْلُبَنَّهَا یَاابْنَ کُوزٍ فَاِنَّهُ	غَذَا النَّاسُ مُذْ قَامَ النَّبِیُّ الْجَوَارِیَا

ترجمہ:

اے ابن کوزا سے طلب نہ کر؛ کیونکہ جب سے نبی (صَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ) تشریف لائے ہیں لوگ لڑکیوں کی پرورش کرنے لگے ہیں۔

مطلب:

سرکار مدینہ سرورِقلب وسینہ صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے عرب کے لوگ بچیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے آپ صَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ نے اس فعلِ بد سے منع فرمایا اور بچیوں کی پرورش کرنے پر اجر وانعام کا وعدہ فرمایا تو لوگ اپنی بچیوں کی پرورش کرنے لگے لہذا ہم بھی اپنی لڑکی کی پرورش خود کریں گے اسے تیرے حوالے نہیں کرسکتے۔

نوٹ:

دیوان حماسہ کے بعض نسخوں میں ”غدا“ ہے جب کہ شرح مرزوقی اور بیروت کے دیگر نسخوں میں ”غذا“ ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے۔

حل لغات :

اَلْجَوَارِیَا:مف:اَلْجَارِیَةُ: باندی۔کم سن عورت،لڑکی۔نوکرانی۔آفتاب۔کشتی۔فی القرآن المجید:﴿حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ﴾(۱۱/۶۹) ہوا۔سانپ۔

5 وَاِنَّ الَّتِیْ حُدِّثْتَهَا فِیْ اُنُوْفِنَا	وَاَعْنَاقِنَا مِنَ الْاِبَاءِ کَمَا هِیَا

ترجمه:

بے شک جس غیرت اور عصبیت کا تجھ سے ذکر کیا گیا ہے ہماری ناکوں اور گردنوں میں جیسی تھی ویسی ہی ہے۔

مطلب:

قحط سالی کے باوجود ہماری عظمت وشرافت ختم نہیں ہوئی۔ناک اور گردن کا ذکر اس لئے کیا کہ کسی بات کا انکار کرتے ہوئے اکثر لوگ ناک چڑھاتے ہیں یا گردن ہلاتے ہیں۔

حل لغات:

حُدِّثُت: (تفعیل) حَدَّثَ: کلام کرنا، خبر دینا، بیان کرنا۔رسول اللہ صل الله تعالی علیه و آلهٖ وصحبهٖ وبارک وسلم کی حدیث بیان کرنا۔بِالنِعْمَةِ: اظہار نعمت کرنا، نعمت پر شکر ادا کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّث﴾. (۱۱/۹۳) فلانًا الحدیث وبِه: کسی سے حدیث بیان کرنا، خبر دینا۔عن فلانٍ: روایت کرنا۔

وقالَ زِيَادَةُ الْحَارِثِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔انہیں ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تھا۔

1 ...... لَمْ اَرَ قَوْمًا مِثْلَنَا خَيْرَ قَوْمِهِمْ	اَقَلَّ بِهٖ مِنَّا عَلٰى قَوْمِهِمْ فَخْرًا

ترجمه:

میں نے کسی ایسے قبیلے کو نہیں دیکھا جو اپنی قوم میں ہماری طرح سب سے بہتر ہونے کے باوجود اپنی قوم پر ہم سے کم فخر کرتا ہو۔

حل لغات:

فَخْرًا: مص. فَخَرَ الرَّجُلُ (ف) فَخْرًا: اپنی یا اپنی قوم کی خوبیوں پر ناز کرنا، فخر کرنا، فوقیت جتانا (اپنے لئے کسی خوبی کو ذریعہ اعزاز سمجھنا) تکبر کرنا، غرور کرنا۔

2 ...... وَمَا تَزْدَهِيْنَا الْكِبْرِيَاءُ عَلَيْهِمْ	اِذَا كَلَّمُوْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُمْ نَزْرًا

ترجمه:

ان پر ہماری عظمت کم نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ جب وہ ہم سے بات کریں تو ہم ان سے تھوڑا کلام کریں۔

مطلب:

ہم ایسانہیں کرتے کہ اپنی قوم کے تمام افراد کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں اور جب وہ ہم سے بات چیت کریں تو ہم ان سے بات چیت کرتے ہوئے حقارت محسوس نہیں کرتے بلکہ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں اور اس سے ہماری عزت کم نہیں ہوتی، چنانچہ حدیث شریف میں ہے: ((مَن تَوَاضَعَ لله رَفَعَهُ الله)) جواللہ تعالی کے لئے عاجزی وانکساری کرے تو اللہ تعالی اسے بلند کرتا ہے۔

حل لغات:

تَـزْدَهِـیْ: (افتعال) اِزْدَهٰی: مغرور ومتکبر ہونا۔ الشیءُ فلان وبه: کسی چیز کا کسی کو حقیر وذلیل بنانا۔ الْكِبْرِيَاءُ: (مؤنث) تکبر، اطاعت سے بالاتری کا احساس، عزت نفس۔ اقتدار، حکومت۔ فی القرآن المجید: ﴿وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ﴾ (۱۰/۷۸) نَزْرًا: مص. نَزَرَ الشيءَ(ن) نَزْرًا: کم کرنا۔ فلانًا: کسی کو حقیر وکم درجہ سمجھنا۔ اکسانا، کسی کام میں عجلت کرانا، کسی کے پاس سے تھوڑا تھوڑا کرکے سب کچھ نکلوالینا۔ اصرار کرکے لینا۔ یہاں موصوف محذوف ہے یعنی کلامًا نَزْرًا.

❶...... | وَنَحْنُ بَنُوْ مَاءِ السَّمَاءِ فَلا نَرٰى | لِأَنْفُسِنَا مِن دُوْنِ مَمْلَكَةٍ قَصْرًا |

ترجمہ:

ہم بادشاہ کی اولاد ہیں اس لئے ہم اپنے لئے سلطنت کے علاوہ کوئی جگہ مناسب نہیں سمجھتے۔

حل لغات:

مَـمْـلَـكَة: حکمرانی واقتدار۔ قَـصْـرًا: مد کی ضد، عدم کشش۔ کوتاہی۔ عجز وبے بسی۔ آخری درجہ، آخری حد۔ محل (کشادہ اور شان دار مکان) کوٹھی۔ ج: قُصُوْرٌ. رات کا ابتدائی وقت، شام

وقالَ ابْنُهُ مِسْوَرٌ حِيْنَ عَرَضَ عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ سَبْعَ دِيَاتٍ فَاَبٰى (الطويل)

شاعر کا نام:

مسور بن زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے باپ زیادہ کو ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تو زیادہ کے بھائی سعید بن عاص گورنر مدینہ منورہ کے پاس مقدمہ

لے گئے حضرت سعید نے گرفتاری کے لئے سپاہی روانہ کئے ، ہدبہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، اس کے چچا اور دیگر دو شخصوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا پھر ہدبہ نے کچھ دیکر انہیں آزاد کرالیا تو مقتول کے وارث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو فریقین نے اپنی اپنی صفائی پیش کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ہدبہ سے خلوت میں واقعہ کی تفتیش کی تو اس نے اقبال جرم کرلیا پھر مقتول کے وارثین سے پوچھا کیا مقتول کا کوئی بیٹا ہے؟ جواب ملا جی ہاں ابھی وہ چھوٹا ہے، تو آپ نے اس کے بالغ ہونے تک فیصلہ مؤخر کر دیا اور سعید بن عاص کو لیٹر لکھا کہ اس کے بالغ ہونے تک ہدبہ کو قید رکھو، جب مسور بڑا ہو کر قصاص طلب کرنے کیلئے مدینہ منورہ آیا تو قریش کے بہت سے معزز حضرات نے جن میں حضرت امام حسین بن علی ،عبداللہ بن عمرو، عمر بن عثمان ، سعید بن عاص اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم بھی شریک تھے ہدبہ کو قصاصًا قتل نہ کرنے کی درخواست کی اور سات گنا زیادہ دیت دینے کا وعدہ کیا (کیونکہ ہدبہ بڑے فصیح و بلیغ شاعر تھے) لیکن مسور نے انکار کرتے ہوئے فی البدیہ یہ اشعار کہے۔

❶ ...... اَبَعْدَ الَّذِیْ بِالنَّعْفِ نَعْفِ کُوَیْکِبٍ	رَهِیْنَةِ رَمْسٍ ذِیْ تُرَابٍ وَجَنْدَلِ

ترجمہ:

کیا اس شخص کے بعد جو کویکب پہاڑ کے پہلو میں مٹی اور پتھروں والی قبر میں دفن ہے۔

حل لغات :

النَّعْفُ :نشیب وفراز والی اونچی جگہ۔ ج: نِعَافٌ. کُوَیْکِبٌ: پہاڑ کا نام ہے۔رَهِیْنَةٌ:گروی رکھی ہوئی چیز، کسی چیز کے عوض روکی ہوئی چیز۔فی القرآن المجید:﴿کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ﴾ (۳۸/۷۴) پابند آدمی ،یرغمال۔ج: رَهَائِنُ. رَمْسٍ: قبر(جو زمین کے برابر ہو) قبر پر ڈالی جانے والی مٹی۔دھیمی آواز۔ج:رُمُوسٌ وَاَرْمَاسٌ. جَنْدَلٌ: نہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔چٹان۔ج:جَنَادِلُ.

❷ ...... اُذَکَّرُ بِالْبُقْیَا عَلٰی مَنْ اَصَابَنِی	وَبُقْیَایَ اَنِّی جَاهِدٌ غَیْرُ مُؤْتَلِ

ترجمہ:

مجھے اس شخص پر رحم کی اپیل کی جاتی ہے جس نے مجھے مصیبت پہنچائی میرا رحم تو یہ ہے کہ کوشش کروں سستی نہ کروں۔

حل لغات :

مُؤْتَلٍ:فا. کوتاہی کرنے والا (افتعال) اِئْتَلٰی:قسم کھانا۔اَلا(ن) اَلْوًا :کوشش کرنا۔سست وکمزور ہونا۔کوتاہی کرنا۔

3 فَـاِنْ لَّـمْ اَنَـلْ ثَـأْرِىْ مِنَ الْيَوْمِ اَوْغَدٍ | بَـنِـى عَـمِّـنَـا فَـالـدَّهْـرُ ذُوْ مُتَـطَـوَّلِ

ترجمہ:

اے چچازاد بھائیو! اگر میں آج یا کل انتقام نہ لے سکا تو زمانہ طویل ہے۔

4 فَـلا يَـدْعُـنِـى قَـوْمِـى لِيَـوْمِ كَـرِيْهَـةٍ | لَـئِـنْ لَّـمْ اُعَـجِّـلْ ضَـرْبَةً اَوْاُعَـجَّـلِ

ترجمہ:

میری قوم مجھے جنگ کے دن نہ بلائے اگر میں ضرب لگانے میں جلدی نہ کروں یا جلدی نہ مارا جاؤں۔

5 اَنَـخْـتُـمْ عَـلَـيْـنَـا كَـلْكَلَ الْحَرْبِ مَرَّةً | فَـنَـحْـنُ مُـنِـيْـخُـوْهَـا عَـلَـيْـكُمْ بِكَلْكَلِ

ترجمہ:

تم نے ایک بار ہم پر جنگ کا سینہ بٹھایا تو ہم بھی اسے تم پر بٹھانے والے ہیں۔

مطلب:

تم نے میرے باپ کو قتل کر کے خود ہی جنگ چھیڑ دی ہے اب ہم انتقام ضرور لیں گے۔

حل لغات:

مُنِيْـخُو: (افعـال) اَنَـاخَ بِـالْـمَكَـانِ: قیام کرنا، پڑاؤ ڈالنا، ڈیرہ ڈالنا۔ بِـهِ الْبَلاءُ: کسی کو مصیبت لاحق ہونا۔ الْجَمَلَ: اونٹ کو بٹھانا۔ كَلْكَل: سینہ، ہنسلی کی دو ہڈیوں کے درمیان کا حصہ۔

6 يَـقُـوْلُ رِجَـالٌ مَـا اُصِـيْـبَ لَهُـمْ اَبٌ | وَلا مِـنْ اَخٍ اَقْبِلْ عَـلَـى الْـمَـالِ تُعْقَلِ

ترجمہ:

وہ لوگ جن کے باپ اور بھائی کو قتل نہیں کیا گیا کہتے ہیں: مال قبول کرلے تجھے دیت دی جائے گی۔

7 كَـرِيْـمٌ اَصَـابَتْـهُ ذِيَـابٌ كَثِيْـرَةٌ | فَلَـمْ يَـدْرِ حَتّٰـى جِـئْـنَ مِنْ كُلِّ مَدْخَلِ

ترجمہ:

وہ شریف تھا جسے بہت سے بھیڑیے آپہنچے تو وہ معلوم نہ کرسکا یہاں تک کہ ہر طرف سے آگئے۔

8 ذَكَـرْتُ اَبَـا اَرْوٰى فَـاَسْبَـلَـتْ عَبْرَةً | مِـنَ الـدَّمْـعِ مَا كَادَتْ عَنِ الْعَيْنِ تَنْجَلِى

ترجمہ:

میں نے ابواُروی کو یاد کر کے ایسے آنسو بہائے جو آنکھ سے جدا ہونے کا نام نہیں لیتے۔

حل لغات :

ابواروی یہ شاعر کے باپ زیادہ بن زید حارثی کی کنیت ہے۔اَسْبَلَتْ : اَسْبَلَتِ الطَّرِيقُ : راستہ کا بہت عام ہونا، بہت آمد ورفت والا ہونا۔العَينُ :آنکھ سے آنسو بہنا۔عَبْرَةً :ایک آنسو۔ ج: عِبَرٌ وعَبَرَاتٌ. تَنْجَلِي : (انفعال) اِنْـجَـلٰـى : روشن ہونا، ظاہر ہونا، واضح ہونا، الگ ہونا، دور ہونا، بادل چھٹ جانا، غم یا مصیبت دور ہو جانا، تاریکی چھٹ جانا، تلوار وغیرہ کا چمک جانا، صاف ہونا، وطن سے دور ہونا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي جَرْمٍ مِنْ طَيِّ (الوافر)

❶ ...... | اِخَالُکَ مُوْعِدِیْ بِبَنِیْ جُفَيْفٍ | وَهَالَةَ اَنَّنِیْ اَنْهَاکِ هَالَا |
|---|---|

ترجمہ:

میں سمجھتا ہوں تو مجھے بنوجفیف اور بنو ہالہ سے ڈرا رہا ہے، اے ہالہ میں تجھے منع کرتا ہوں۔

حل لغات :

مَوْعِدِیْ:اَوْعَدَ فلا نًا: کسی سے وعدہ کرنا۔دھمکی دینا۔

❷ ...... | فَاِلَّا تَنْتَهِیْ يَا هَالَ عَنِّیْ | اَدَعْکِ لِمَنْ يُّعَادِينِیْ نَکَالَا |
|---|---|

ترجمہ:

اے بنوہالہ! اگر تم باز نہیں آئے تو میں تمہیں اپنے دشمن کے لئے عبرت بنا کر چھوڑوں گا۔

❸ ...... | اِذَا اَخْصَبْتُمْ کُنْتُمْ عَدُوًّا | وَاِنْ اَجْدَبْتُمْ کُنْتُمْ عِيَالَا |
|---|---|

ترجمہ:

جب تم خوشحال ہوتے ہو تو دشمن بن جاتے ہو اور جب قحط میں مبتلا ہوتے ہو تو عیال بن جاتے ہو

حل لغات :

اَخْصَبَ:(افعال) اَخْصَبَ المَکَانُ: جگہ کا سرسبز ہونا۔القَوْمُ: قوم کا سرسبزی پانا۔کہتے ہیں: ”اَخْصَبَ

جَنَابُ القَومِ'': قوم کا مقام سرسبز وشاداب ہے۔ اَجْدَبْتُمْ: (افعال) اَجْدَبَ المَکَانُ: بارش نہ ہونے کی وجہ سے کسی جگہ کا خشک ہوجانا۔ القومُ: قحط سالی کا شکار ہونا.

وقال اٰخر (البسیط)

شاعر کانام:

عویف قوافی ہے، تبریزی نے کہا اس کا نام: حکم بن زہرہ یا حکم بن مقداد بن حکم ہے۔

1 ...... | اَلـلُّـؤمُ اَکْـرَمُ مِـنْ وَبْـرٍ وَوَالِدِهٖ | وَالـلُّـؤمُ اَکْرَمُ مِنْ وَبْـرٍ وَمَـا وَلَـدَا |

ترجمہ:

وبر اور اس کے والد سے کنجوسی دور ہو، وبر اور اس کی اولاد سے کنجوسی دور ہو۔

2 ...... | قَـومٌ اذا مـاجَـنٰـی جانِیْهِـمْ اَمِـنُوْا | مِـنْ لُـؤمِ اَحْسـابِهِـمْ اَنْ یُّقْتَلُوْا قَوَدَا |

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی مجرم جرم کرتا ہے تو وہ اپنے حسب کی مذمت سے بے خوف ہوتے ہیں کہ قصاصًا قتل کئے جائیں گے۔

مطلب:

وہ ایسی طاقتور اور معزز قوم ہے کہ اگر ان کا کوئی فرد کسی کو قتل کردے تو ان کی جرأت نہیں کہ ان کے آدمی کو قتل کریں بلکہ وہ دیت لینے پر راضی ہوجاتے ہیں لہذا یہ نسب کے عیب دار ہونے کے اندیشے سے محفوظ ہیں؛ کیونکہ یہ اپنے لئے قتل کو عار اور ذلت سمجھتے ہیں۔

3 ...... | وَالـلُّـؤمُ دَاءٌ لِـوَبْـرٍ یُقْتَلُوْنَ بِـهٖ | لایُـقْـتَـلُـون بِـداءٍ غیـرِہٖ اَبَـدَا |

ترجمہ:

اور وبر کے لئے کنجوسی ایک ایسی بیماری ہے جس سے قتل ہوسکتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور بیماری سے کبھی قتل نہیں ہوسکتے۔

مطلب:

وہ اپنے لئے کنجوسی کو زہر قاتل سمجھتے ہیں یعنی کنجوسی کا طعنہ سننا گوارہ نہیں کرتے اس صورت میں یہ ان کی شرافت و

عظمت کو بیان کیا جارہا ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

❶ اَلا اَبْلِغَا خُلَّتِیْ رَاشِدًا | وَصِنْوِیْ قَدِیْمًا اِذَا مَا اتَّصَلْ

ترجمہ:

اے لوگو! میرے دوست اور پرانے ہم نشین راشد کو یہ پیغام پہنچاؤ جب وہ مدد کے لئے پکارے۔

حل لغات :

خُلَّةٌ: ایسی دلی دوستی جو سچی اور گہری ہو۔ دوست (اس میں مذکر مؤنث اور مفرد، تثنیہ اور جمع برابر ہیں) فی القرآن المجید: ﴿أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ﴾ (۲/۲۵۴) صِنْوِیْ: یہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔ مماثل فرد۔ مثل، مقابل۔ ایک درخت کی جڑ سے دو یکساں اگنے والی شاخوں میں سے ایک۔ ﴿وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَّجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ﴾ (۱۳/۴) سگا بھائی۔ ج: صِنْوَانٌ و اَصْنَاءٌ.

❷ بِاَنَّ الدَّقِیْقَ یَهِیْجُ الْجَلِیْلَ | وَاَنَّ الْعَزِیْزَ اِذَا شَاءَ ذَلّ

ترجمہ:

کہ چھوٹی بات بڑی کو بھڑکا دیتی ہے اور معزز جب چاہے ذلیل ہو جائے۔

حل لغات :

اَلدَّقِیْقُ: باریک، پتلا۔ نازک۔ گہرا۔ بےفیض آدمی۔ معمولی اور حقیر بات۔ آٹا۔ ج: اَدِقَّةٌ و دَقَائِقُ۔ یھیج :هَاجَ النَّبْتُ (ض) هَیْجًا: گھاس یا پودے کا سوکھ کر زرد ہو جانا، سوکھنے لگنا، کھیتی کا پکنے کے قریب ہونا، زور پر آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا﴾ (۵۷/۲۰) هَاجَ القَوْمُ (ض) هَیْجًا: لوگوں کا مشتعل ہونا، جوش میں آنا۔ الشَّرُّ: فتنہ کا زور پکڑنا۔ الحرب بینھم : لوگوں میں جنگ کے شعلے بھڑکنا۔

❸ وَاَنَّ الْحَزَامَةَ اَنْ تَصْرِفُوْا | لِحَیٍّ سِوَانَا صُدُوْرَ الْاَسَلْ

ترجمہ:

اور یہ کہ عقل مندی اس میں ہے کہ تم نیزوں کی نوکیں ہمارے علاوہ کسی اور قبیلے کی طرف پھیر دو۔

وَاِنْ كـنـتَ لِلْخَـالِ فَـاذْهَـبْ فَخَلْ	❹......فَـاِنْ كُـنْـتَ سَيِّـدَنَـا سُـدْتَـنَـا

ترجمہ:

اگرتو ہمارا سردار ہےتو سردار رہ اور اگرتکبر کے لئے ہےتو جاتکبر کر۔

مطلب:

اگر آپ حقیقی سردار ہیں تو پھرقوم کی خدمت اوراصلاح کریں؛ کیونکہ **سید القوم خادمهم**:قوم کا سردار،قوم کی خدمت کرتا ہے۔اوراگرصرف ناموری چاہتا ہےتو پھرہم تجھے سردارنہیں مانتے۔ ؎

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے کہ میر کارواں میں نہیں ہے خوئے دل نوازی

وقال بعضُ بَنِیْ اَسَدٍ (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

بنواسد کے دوگروپوں کی ایک کنویں پرلڑائی ہوگئی اور ہرگروپ کا دعوی تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے،اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

ذَوِیْ جَـامِلٍ دَثْرٍ وجَیْـشٍ عَـرَمْـرَمِ	❶......كِـلا اَخَـوَيْـنـا اِنْ يُّـرَعْ يَدْعُ قومَـهٗ

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ہیں اگران میں سے کسی ایک کوڈرایا جائےتو وہ ایسی قوم کو بلائے گا جوزیادہ اونٹوں والی اور بڑے لشکروالی ہے۔

حل لغات:

جَـامِلٌ: اونٹوں کا گلہ،ریوڑ(چرواہوں اور مالکوں سمیت)رَجُلٌ جَـامِلٌ: اونٹوں والا آدمی۔دَثْـرٌ: ہرزیادہ چیز(مصدرکی طرح بطورصفت واحدوجمع کے لئے استعمال ہوتا ہے)بہت زیادہ مال۔فی الحديث:((ذَهَـبَ اَهلُ الدُّثُـورِ بِـالاُجُورِ))۔عَـرَمْـرَمٌ:زبردست،کثیر۔جَیْـشٌ عَـرَمْـرَمٌ: بھاری لشکر۔''جَیْـشٍ''بیروت کے نسخہ میں''جمع''ہے۔

اُسُوْدُ الشَّرٰى مِنْ كُلِّ اَغْلَبَ ضَيْغَمِ	❷......كِـلا اَخَـوَيْـنـا ذُوْ رِجَـالٍ كَـاَنَّهُـمْ

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ایسے آدمیوں والے ہیں جوشری جنگل کے موٹی گردن والے کاٹنے والے شیروں جیسے ہیں۔

حل لغات :

اغلبُ: موٹی گردن والا۔شیر۔اکثر۔ضیغم: بڑی باچھوں والا شیر۔ج: ضَیَاغِمُ.

❸ فَمَا الرُّشْدُ فِیْ اَنْ تَشْتَرُوْا بِنَعِیْمِکم	بَئِیْسًا ولا اَنْ تَشْرَبُوا الْمَاءَ بالدَّم

ترجمہ:

یہ عقل مندی نہیں کہ تم نعمت کے بدلے سختی خرید لو اور نہ یہ کہ تم پانی کے بدلے خون پیؤ۔

حل لغات :

الرُّشْدُ: عقل، ہوش، شعور، بلوغ۔ ہدایت، راست روی۔ سن بلوغ کو پہنچنا اور اپنے کاموں کو انجام دینے کے لائق ہونا۔ فی القرآن لمجید: لاَ إِکْرَاہَ فِیْ الدِّیْنِ قَد تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ﴾(۲/۲۵۶)

وقال حریثُ بْنُ عَنَّابٍ اَلنَّبْھانِیُّ (الطویل)

شاعر کانام:

حریث بن عناب نبہانی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اسلامی شاعر ہیں۔ بنو اسد بن خزیمہ کو خطاب کرتے ہوئے شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ تَعَالَوْا اُفَاخِرْکُمْ اَاَعْیَا وَفَقْعَسٌ	اِلَی الْمَجْدِ اَدْنٰی اَمْ عَشِیْرَۃُ حاتِمِ

ترجمہ:

آؤ میں تم سے فخر میں مقابلہ کرتا ہوں کیا اعیا اور فقعس عظمت کے زیادہ قریب ہیں یا حاتم کا قبیلہ۔

نوٹ:

اعیا اور فقعس دونوں طریف بن عمرو کی اولاد ہیں، اور یہ بنو اسد بن خزیمہ کے دو قبیلے ہیں، اور حاتم کے قبیلے سے مراد عمرو بن غوث کی اولاد ہیں۔

❷ اِلٰی حَکَمٍ مِنْ قَیْسِ عَیْلَانَ فَیْصَلٍ	وَآخَرَ مِنْ حَیَّیْ رَبِیْعَۃَ عَالِمِ

ترجمہ:

آؤ قیس بن عیلان کے فیصلہ کرنے والے حکم کی طرف اور دوسرے ربیعہ کے دونوں قبیلوں کے عالم کی طرف۔

حل لغات :

حَكَمٌ : اسم باری تعالی۔حاکم۔فی القرآن المجید:﴿أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِىْ حَكَماً وَّهُوَ الَّذِىْ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلاً﴾ (٦/١١٤) ثالث،سرپنچ۔﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا﴾ (٤/٣٥)

ضَرَبْنَاكُم حَتّٰى اِذَا قَامَ مَيْلُكُم	ضَرَبْنَا الْعِدٰى عَنْكُم بِبِيْضٍ صَوَارِمٖ

❸

ترجمہ:

ہم نے تمہیں مارا یہاں تک کہ جب تمہارا ٹیڑھا پن درست ہوگیا تو ہم نے دشمنوں کو تم سے کاٹنے والی سفید تلواروں کے ساتھ دور کیا۔

حل لغات:

مَيْلٌ : کجی،ٹیڑھ،جھکاؤ،توجہ،رغبت،میلان،رجحان۔صَوَارِمُ: مف: صَارِمٌ:سَيْفٌ صَارِمٌ: تیز کاٹنے والی تلوار۔رَجُلٌ صَارِمٌ: بہادر۔مستقل مزاج آدمی۔عربی مقولہ ہے: ''لِكُلِّ صَارِمٍ نَبْوَةٌ وَلِكُلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ وَلِكُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ'': ہر تلوار کبھی اچٹ جاتی ہے،ہر گھوڑا کبھی ٹھوکر کھاتا ہے اور ہر عالم سے کبھی لغزش ہوتی ہے۔

فَحُلُّوا بِاَكْنَافِي وَاَكْنَافِ مَعْشَرِي	اَكُنْ حِرْزَكُمْ فِي الْمَاقِطِ الْمُتَلَاحِمٖ

❹

ترجمہ:

لہذا تم میرے اور میرے قبیلے کے پہلو میں اتر آؤ میں تنگ میدان جنگ میں تمہارا محافظ بنوں گا۔

حل لغات:

حِرْزٌ :محفوظ مقام،حفاظت گاہ،قلعہ۔ذریعہ حفاظت۔تعویذ،بچاؤ کا ذریعہ۔حصہ۔ج: اَحْرَازٌ. اَلْمَاقِطِ:تنگ میدان جنگ۔ج:مَآقِطُ.

فَقَدْ كَانَ اَوْصَانِيْ اَبِيْ اَنْ اُضِيْفَكُمْ	اِلَيَّ وَاَنْهٰى عَنْكُمْ كُلَّ ظَالِمٖ

❺

ترجمہ:

تحقیق میرے باپ نے مجھے وصیت کی تھی کہ تمہیں اپنے ساتھ ملالوں اور تم سے ہر ظالم کو دور کردوں۔

حل لغات:

اُضِيُفَ: اَضَافَ الیہِ: مائل ہونا۔ کسی کا سہارا لینا۔ الشیءَ الیہِ: ملانا، شامل کرنا، اضافہ کرنا، بڑھانا، منسوب کرنا، حوالہ دینا۔ فُلانًا: مدد کرنا، پناہ دینا۔ مہمان بنانا، ضیافت کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿هَلۡ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيۡفِ إِبۡرَاهِيمَ الۡمُكۡرَمِينَ﴾ (۵۱/۲۴) عربی مقولہ ہے: ''اِذاضَافَکَ مَکْرُوْہٌ فَاقْرِہٖ صَبْرًا'': جب مصیبت مہمان ہو تو صبر سے اس کی ضیافت کر۔

وَقَالَ اِبرَاهِيمُ بُنُ كُنَيُفِ النَّبُهَانِىُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن کنیف نبہانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

❶ تَعَزَّ فَاِنَّ الصَّبُرَ بِالْحُرِّ اَجۡمَلُ	وَلَيۡسَ عَلٰى رَيۡبِ الزَّمَانِ مُعَوَّلُ

ترجمہ:

اے نفس! تو صبر کر بے شک صبر معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب ہے اور حوادث زمانہ پر کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔

حل لغات:

مُعَوَّلُ: مفع. (تفعیل) عَوَّلَ الرَّجُلُ علیہِ: بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔ کسی سے مدد چاہنا۔

❷ فَلَوۡكَانَ يُغۡنِىۡ اَنۡ يُّرَى الۡمَرۡءُ جَازِعًا	لِحَادِثَةٍ اَوۡكَانَ يُغۡنِى التَّذَلُّلُ

ترجمہ:

اگر انسان کو مصیبت کے وقت بے صبری کرتے ہوئے دیکھا جانا یا ذلیل ہونا نفع دیتا۔

حل لغات:

جَازِعًا: فا. جَزِعَ (س) جَزَعًا: گھبرا جانا، کسی آفت و تکلیف سے گھبرانا، بے برداشت ہونا، مایوس ہونا، پریشان ہونا، بے تاب ہونا، ڈرنا۔

❸ لَكَانَ التَّعَزِّىۡ عِنۡدَ كُلِّ مُلِمَّةٍ	وَنَائِبَةٍ بِالۡحُرِّ اَوۡلٰى وَاَجۡمَلُ

ترجمہ:

تب بھی ہر مصیبت اور مشکل کے وقت صبر کرنا معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب اور اچھا ہوتا۔

4. | فَكَيْفَ وَكُلٌّ لَيْسَ يَعْدُوْحِمَامَهُ | وما لِامْرِءٍ عَمَّا قَضَى اللهُ مَزْحَلُ |
|---|---|

ترجمہ:

صبر کیسے اچھا نہ ہوتا جبکہ کوئی بھی اپنی موت سے بچ نہیں سکتا اور انسان کے لئے اللہ تعالی کے فیصلہ سے کوئی مفر نہیں۔

حل لغات:

یَعدُو :عَدَی (ن) عَدوًا: دوڑنا۔ حِمَامٌ :موت کا فیصلہ۔قسمت۔موت۔ مَزْحَلٌ: الگ رہنے کی جگہ۔کبھی یہ مصدر بھی ہوتا ہے۔ زَحَلَ عن مَكَانِهِ (ف) زَحْلًا: اپنی جگہ چھوڑنا، ہٹنا، دور ہونا۔

5. | فَاِنْ تَكُنِ الْاَيَّامُ فِيْنَا تَبَدَّلَتْ | بِنُعْمٰى وَبُوْسٰى وَالْحَوَادِثُ تَفْعَلُ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر دن ہم میں خوش حالی اور تنگ دستی کے ساتھ تبدیل ہورہے ہیں اور حوادث وقوع پذیر ہورہے ہیں۔

حل لغات:

نُعمٰى: آرام۔آسودہ حالی۔مال۔ بُوْسٰى: بَأَسَ (س) بُؤْسًا: سخت حاجت مند ہونا۔

6. | فَمَا لَيَّنَتْ مِنَّا قَنَاةً صَلِيْبَةً | وَلَاذَلَّلَتْنَا لِلَّتِيْ لَيسَ تَجْمَلُ |
|---|---|

ترجمہ:

تو انہوں نے ہمارے مضبوط نیزے نرم نہیں کردیئے اور نہ ہی ہمیں نازیبا حرکت سے ذلیل کیا ہے۔

مطلب:

''قناة صلبية'' کنایہ ہے عزت وطاقت سے یعنی کتنی ہی سخت مصیبتیں کیوں نہ آئیں ہماری طاقت اور شان وشوکت ماند نہیں پڑتی اور ہماری گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن جھک نہیں سکتی.

7. | وَلٰكِنْ رَحَلْنَاهَا نُفُوْسًا كَرِيْمَةً | تُحَمَّلُ ما لا يُسْتَطَاعُ فَتَحْمِلُ |
|---|---|

ترجمہ:

لیکن ہم نے ان مصیبتوں کو ایسے نفوسِ عظیمہ پر ڈال دیا جن پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو برداشت کرلیتے ہیں۔

8. | وَقَيْنَا بِحُسْنِ الصَّبْرِ مِنَّا نُفُوْسَنَا | فَصَحَّتْ لَنا الْاَعْرَاضُ وَالنَّاسُ هُزَّلُ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے صبر جمیل سے اپنی جانوں کی حفاظت کی لہذا ہماری عزتیں صحیح ہیں اور لوگ کمزور (ذلیل) ہوگئے۔

حل لغات:

اَلاعـرَاضُ: مف: اَلْـعِـرْضُ: بدن۔ جان، نفس۔ آبرو۔ نسبی شرافت۔ کسی بھی قسم کی بُو۔ بڑا بادل، زبردست گھٹا۔ شاداب وادی۔

وقال آخر (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے کسی معاملہ میں اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن اس کی قوم نے مدد کرنے سے انکار کر دیا، شاعر اپنے مقصود کے حصول میں کامیاب ہوگیا تو اس موقع پر یہ اشعار کہے۔

1 ...... | وَكَمْ دَهَمَتْنِيْ مِنْ خُطُوْبٍ مُلِمَّةٍ | صَبَرْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ لَمْ أَتَخَشَّعِ |

ترجمہ:

اور کتنی ہی بڑی بڑی مصیبتیں اچانک مجھ پر آپڑیں میں نے ان پر صبر کیا اور پھر ڈرا بھی نہیں۔

حل لغات:

دهمتنی: دَهَمَهُ الامْرُ (ف،س) دَهْمًا: اچانک آپڑنا۔

2 ...... | فَاَدْرَكْتُ ثَأْرِيْ وَالَّذِيْ قد فَعَلْتُمْ | قَلائِدُ فِيْ اَعْنَاقِكُمْ لَمْ تُقَطَّعِ |

ترجمہ:

میں نے تو اپنا انتقام لے لیا اور جو کچھ تم نے کیا ہے وہ تمہاری گردنوں میں ایسے ہار ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتے۔

حل لغات:

قَلَائِدُ: مف: اَلْقِلَادَةُ: ہار، نیکلس۔ انعامی تمغہ جو گردن میں لٹکایا جاتا ہے۔ جانور کے گلے کا پٹہ۔ اَعْنَاقٌ: مف: اَلْعُنُق: گردن۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهُ فِيْ عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنشُوراً﴾ (۱۳/۱۷) سر اور جسم کے درمیان کا جوڑ۔ (مذکر ہے اور کبھی کبھی مؤنث آتا ہے)

وقال عُوَيْفُ الْقَوَافِی

شاعر کا نام:

عویف بن معاویہ بن عقبہ ہے(متوفی ۱۰۰ھ/ ۷۱۸ء)، یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ہمشیرہ، عیینہ بن اسماء بن خارجہ کی بیوی تھی، جب عیینہ نے اسے طلاق دی تو عویف قوافی اس پر ناراض ہوئے پھر کسی وجہ سے حجاج نے عیینہ کو گرفتار کروالیا، جب عویف قوافی کو گرفتاری کا علم ہوا تو اس نے حسرت وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ ذَهَبَ الرُّقَادُ فما يُحَسُّ رُقَادُ	مِمَّا شَجَاكَ وَنَامَتِ الْعُوَّادُ

ترجمہ:

میری رات کی نینداڑگئی اور نیند کا احساس تک نہ رہا اس خبر کی وجہ سے جس نے تجھے غمگین کردیا اور عیادت کرنے والے سوگئے۔

حل لغات:

الرقادُ: رات کی نیند۔آرام۔موت۔سکون۔منداپن۔ **شجاک**: شَجَاهُ الامر (ن) شَجْوًا: غمگین کرنا۔ **اَلعُوَّادُ**: فا. مف: **عَائِدٌ**: عیادت کرنے والے۔

❷ خَبَرٌ أَتَانِیْ مِنْ عُيَيْنَةَ مُوْجِعٌ	كَادَتْ عَلَيْهِ تَصَدَّعُ الْأَكْبَادُ

ترجمہ:

عیینہ کے بارے میں مجھے ایسی دردناک خبر معلوم ہوئی قریب تھا کہ اس سے جگر پارہ پارہ ہوجائیں۔

حل لغات:

تَصَدَّعَ: پھٹنا (لیکن الگ نہ ہونا) جگہ جگہ سے پھٹنا، شگاف پڑنا، دراڑ پڑنا۔ **فی القرآن المجید**: ﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ (۵۹/۲۱)

❸ بَلَغَ النُّفُوْسَ بَلاءُهٗ فَكَأَنَّنَا	مَوْتٰى وَفِيْنَا الرُّوْحُ وَالْأَجْسَادُ

ترجمہ:

اس کی سختی جانوں کو پہنچی تو مردوں کی طرح ہوگئے؛ حالانکہ ہم میں روح اور خون موجود ہیں۔

4 ...... | یَـرْجُـوْنَ عَثْـرَةَ جَدِّنَـا وَلَـوْ اَنَّهُمْ | لایَـدْفَـعُـوْنَ بِـنَـا الْـمَـكَـارِهَ بَـادُوْا |
|---|---|

ترجمہ:

وہ ہماری شان وشوکت ختم ہونے کے متمنی ہیں؛ حالانکہ اگر وہ ہمارے ذریعے مصیبتیں دور نہ کریں تو ہلاک ہوجائیں۔

حل لغات:

عَثْرَةٌ: لغزش۔ بَادُوْا: بَادَ (ض) بَيْدًا: ہلاک ہوجانا، ختم ہوجانا۔ سورج غروب ہونا۔

5 ...... | لَـمَّـا أَتَـانِـيْ مِنْ عُيَيْنَةَ اَنَّـهُ | اَمْسٰـى عَـلَيْـهِ تَـظَـاهُـرُ الْاَقْيَـادُ |
|---|---|

ترجمہ:

جب مجھے عیینہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ تہہ بتہہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

6 ...... | نَـخَـلَـتْ لَـهٗ نَـفْـسِـيْ النَّصِيْحَةَ اَنَّـهٗ | عِـنْـدَ الشَّـدَائِـدِ تَـذْهَـبُ الْاَحْـقَـادُ |
|---|---|

ترجمہ:

تو میری جان نے اس کے لئے خیر خواہی کو خالص کر دیا؛ کیونکہ تکالیف کے وقت کینے ختم ہوجاتے ہیں۔

حل لغات:

نخلت: نَخَلَ شيءَ (ن) نَخْلًا: چھاننا۔ صاف کرنا۔

7 ...... | وذَكَـرْتُ اَيُّ فَتًـى يَسُـدُّ مَـكَـانَـهٗ | بِـالـرِّفْـدِ حِيْـنَ تَـقَـاصَـرُ الْاَرْفَـادُ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کون سا نوجوان مدد کرنے میں اس کے قائم مقام ہوگا جب مددیں کم پڑجائیں گی۔

حل لغات:

يَسُـدُّ: سَـدَّ الشَّـيْءُ (ض) سَـدَادًا: سیدھا اور درست ہونا۔ فلانٌ: قول وفعل کا صحیح روش پر ہونا، قول وفعل

کا درست ہونا، صاحب الرائے ہونا، درست کار ہونا۔ الرفد: اَلرِّفْدُ: عطیہ، بخشش، انعام۔ فی القرآن المجید :﴿وَأُتْبِعُوا فِي هَـٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُود﴾ (۱۱/۹۹) امداد۔ ج: اَرْفَادٌ ورُفُوْدٌ.

8 اَمْ مَـنْ يُّهِيْـنُ لَـنَـا كَـرَائِـمَ مَـالِـهٖ	وَلَـنَـا اِذَا عُـدْنَـا اِلَيْـهِ مَـعَـاذُ

ترجمہ:

اور کون ہے جو ہمارے لئے اپنا عمدہ مال خرچ کرے اور کون ہے کہ جب ہم اس کے پاس جائیں تو ہمیں نفع دے۔

وقال بِشْرُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام بشر بن مغیرہ بن مہلب بن ابی صفرہ ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا چچا مہلب خراسان اور سجستان کا امیر تھا اور شاعر کا باپ مغیرہ اور اس کا چچازاد بھائی یزید بن مہلب کلیدی عہدوں پر فائز تھے شاعر نے ان سے اپنے لئے منصب طلب کیا لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی تو اس موقع پر شاعر نے شکوہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 جَـفَـانِـي الْاَمِيْـرُ وَالْـمُـغِـيْـرَةُ قد جفا	وَاَمْسٰـى يَـزِيْـدُ لِـيْ قَـدِ ازْوَرَّ جَـانِـبُـهٗ

ترجمہ:

امیر نے مجھ پر ظلم کیا اور مغیرہ نے بھی ظلم کیا اور یزید نے بھی مجھ سے پہلو تہی کی۔

حل لغات:

جَـفَـا: جَـفَـا فلانًا وعليهِ: (ن) جَفَاءً: منہ پھیرنا۔ بےتعلق ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاء﴾ (۱۳/۱۷) اِزْوَرَّ، عنهُ: ہٹنا، منحرف ہونا، کنارہ کش ہونا۔

2 وَكُـلُّـهُـمْ قَـدْ نَـالَ شِـبْـعًـا لِـبَـطْـنِـهٖ	وَشِبْـعُ الْـفَتٰـى لُـؤْمٌ اِذَا جَـاعَ صَاحِبُـهٗ

ترجمہ:

ان سب نے شکم سیری کر لی اور نوجوان کا سیر ہونا ملامت ہے جبکہ اس کا ساتھی بھوکا ہو۔

حل لغات:

شِبْعٌ: اَلشِّبْعُ مِنَ الطَّعَامِ وغَيرِہٖ: شکم یا طبعیت سیر کردینے والی چیز، آسودگی۔

3 ...... | فَيَا عَمِّ مَهْلًا وَاتَّخِذْنِيْ لِنَوْبَةٍ | تَنُوْبُ فَاِنَّ الدَّهْرَ جَمٌّ عَجَائِبُهُ |

ترجمہ:

اے چچا! نرمی کیجئے اور آنے والی مصیبت کے لئے مجھے تیار کیجئے بے شک زمانے کے حوادث کثیر ہیں۔

نوٹ:

''تَنُوْبُ'' شرح مرزوقی میں ہے ''تُلِمُّ'' اور ''عَجَائِبُهُ'' کی جگہ ''نوائبُهُ'' ہے۔(شرح مرزوقی، ج۱،ص۱۹۳، بیروت)

حل لغات:

جَمٌّ: ہر چیز کی زیادتی۔فی القرآن المجید: ﴿وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ (۸۹/۲۰) ج: جِمَامٌ وجُمُومٌ.

4 ...... | اَنَا السَّيْفُ اِلَّا اَنَّ لِلسَّيْفِ نَبْوَةً | وَمِثْلِيْ لا تَنْبُوْعليك مَضَارِبُهُ |

ترجمہ:

میں تلوار ہوں مگر تلوار خطا کرتی ہے لیکن مجھ جیسی تلوار کی ضربیں تجھ سے خیانت نہیں کریں گی۔

حل لغات:

نَبْوَةً: نَبا الشيءُ (ن) نَبْوَةً: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا۔السَّيْفُ: تلوار کا نشانے پر نہ لگنا۔''لِكُلِّ سيفٍ نَبْوَةٌ'': ہر تلوار کبھی نہ کبھی نشانہ خطا کر جاتی ہے

وقال بعضُ بَنِيْ عبدِ شَمْسٍ مِنْ فَقْعَسٍ (البسيط)

1 ...... | يَا اَيُّهَا الرَّاكِبَانِ السَّائِرَانِ مَعًا | قُوْلَا لِسُنْبُسَ فَلْتَقْطِفْ قَوَافِيْهَا |

ترجمہ:

اے ایک ساتھ چلنے والے دوسوارو! بنوسُنبس سے کہہ دو کہ: اپنے اشعار روک لو۔

حل لغات:

تَقْطَفَ: قَطَفَ الشیءَ(ض)قَطْفًا: کاٹنا۔

2 ...... | اِنِّی امْرُءٌ مُکْرِمٌ نَفْسِیْ وَمُتَّئِدٌ | مِنْ اَنْ اُقَاذِعَهَا حَتّٰی اُجَازِیُهَا |
|---|---|

ترجمه:

بے شک میں صبر وتحمل والا انسان ہوں اپنے نفس کواس سے دور رکھتا ہوں کہ اسے فحش گوئی کے لئے استعمال کر کے بدلہ چکادوں۔

حل لغات:

مُتَّئِدٌ: فا. (افتعال)اِتَّأَدَ فلانٌ: سنجیدہ ہونا۔توقف کرنا۔آہستگی اختیار کرنا۔اُقَاذِعُ: (مفاعلة) قَاذَعَهٗ: کسی کے ساتھ بدکلامی کرنا،گالی گلوچ کرنا۔

3 ...... | لَمَّا رَأَوْهَا مِنَ الْاَجْزَاعِ طَالِعَةً | شُعْثًا فَوَارِسُهَا شُعْثًا نَوَاصِیُهَا |
|---|---|

ترجمه:

جب انہوں (بنو سنبس) نے گھوڑوں کوو ادیوں کے موڑوں سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ ان کے شہسواروں کے بال بکھرے ہوئے اور پیشانیاں پراگندہ ہیں۔

حل لغات:

اَلاجْزَاعُ: مف: اَلْجَزْعُ: سنگ سلیمانی، ماربل،عقیق۔ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔وادی کا موڑ، وادی کا بیچ۔شُعْثًا: مف: اَشْعَثُ: شَعِثَ الشَّعْرُ(س) شَعَثًا: بالوں کا بکھرا ہوا اور غبار آلود ہونا۔

4 ...... | لَاذَتْ هُنَالِکَ بِالْاَشْعَافِ عَالِمَةً | اَنْ قَدْ اَطَاعَتْ بِلَیْلٍ اَمْرَغَاوِیُهَا |
|---|---|

ترجمه:

توانہوں نے اسی وقت پہاڑی چوٹیوں میں پناہ لی یہ جانتے ہوئے کہ انہوں نے گمراہ سردار کی اطاعت کی ہے۔

فائده:

اطاع الامر باللیل: ''غلط فیصلہ کرنے'' سے کنایہ ہے؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جس معاملہ کی منصوبہ بندی

رات کو کی جائے اس کا انجام اچھانہیں ہوتا۔

حل لغات:

لَاذَتْ: لَاذَ بِالشَّيءِ (ن) لَوْذًا: کسی چیز کی پناہ لینا، آڑ لینا، کسی چیز کو ذریعۂ تحفظ بنانا، حفاظت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ (۶۳/۲۴) بفلان: کسی کی حفاظت میں ہونا، کسی سے وابستہ ہونا۔ اَلاشْعَاف: مف: الشَّعَفَةُ: بلند حصہ، چوٹی۔ سر کے بالوں کی زلف۔ بے انتہاء محبت۔

وقال آخرُ فِي ابْنٍ لَّهُ (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا بیٹا ''حُنْدُج'' شاعر کی لونڈی سے تھا اور اس کی بیوی اسے اذیت دیتی تھی تو اسے خطاب کرتے ہوئے حُنْدُج کی تعریف میں یہ اشعار کہتا ہے۔

1...... لَا تَعْذُلِيْ فِيْ حُنْدُجٍ اِنَّ حُنْدُجًا	وَلَيْثُ عِفِرِّيْنٍ لَدَيَّ سَوَاءُ

ترجمہ:

اے بیوی! حندج کے بارے میں مجھے ملامت نہ کر بے شک حندج اور عفرین کے شیر میرے نزدیک برابر ہیں۔

حل لغات:

تَعْذُلِي: عَذَلَهُ (ن، ض) عَذْلًا: ملامت کرنا۔

2...... حَمَيْتُ عَلَى الْعُهَّارِ اَطْهَارَ اُمِّهِ	وبعضُ الرِّجَالِ الْمُدَّعِيْنَ غُثَاءُ

ترجمہ:

میں نے اس کی ماں کے طہروں کی زانیوں سے حفاظت کی اور بعض لوگ جو دعوی کرتے ہیں بے کار ہے۔

مطلب:

اس کی ماں اگر چہ لونڈی ہے لیکن اس کے باوجود پاک دامن ہے لہذا بعض لوگ جو دعوی کرتے ہیں کہ حندج کسی اور کی اولاد ہے یہ غلط ہے۔

حل لغات:

اَلْعُهَّارُ: فا. مف: عَاهِرٌ: زانی۔ عَهَرَ (ف) عُهُورًا: بدکار رہونا۔ اَلْمَرْءَ ةَ والیھا: زنا کرنا۔ غُثَاءٌ: کوڑا کرکٹ۔ وہ پتے، تنکے اور جھاگ وغیرہ جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آتے ہیں۔ ہانڈی کا جھاگ۔ فی القرآن المجید: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى﴾ (۸۷/۵) ج: اَغْثَاءٌ.

❸ فَجَاءَ تْ بِهِ سَبْطَ الْبَنَانِ كَأَنَّمَا	عِمَامَتُهُ بَيْنَ الرِّجَالِ لِوَاءُ

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے طویل القامت جنا گویا کہ اس کا عمامہ لوگوں کے درمیان جھنڈا ہے۔

حل لغات:

سَبْطٌ: لمبا آدمی۔ سیدھے بال۔ مسلسل بارش۔ سَبْطُ الاَصَابِعِ: لمبی انگلیوں والا۔ ج: سِبَاطٌ. لِوَاءٌ: جھنڈا، پرچم۔ ج: اَلْوِيَةٌ و اَلْوِيَاةٌ.

وقال آخَرُ (الطويل)

❶ رَأَيْتُ رِبَاطًا حِيْنَ تَمَّ شَبَابُهُ	وَوَلَّى شَبَابِيْ لَيْسَ فِيْ بِرِّهٖ عَتْبُ

ترجمہ:

میں نے رباط کو دیکھا جب اس کی جوانی مکمل ہوئی اور میری جوانی نے پیٹھ پھیر لی کہ اس کی فرمانبرداری میں کوئی کمی نہیں۔

حل لغات:

رباط: شاعر کے بیٹے کا نام ہے۔ بِرٌّ: عطیہ، طاعت، صلاحیت، سچائی۔ عَتَبٌ: سختی، تکلیف دہ بات۔

❷ اِذَا كَانَ اَوْلَادُ الرِّجَالِ حَزَازَةً	فَاَنْتَ الْحَلَالُ الْحُلْوُ وَالْبَارِدُ الْعَذْبُ

ترجمہ:

جب لوگوں کی اولاد دردِ دل کا باعث ہوتی ہے تو تُو ٹھنڈا میٹھا شیریں اچھے اخلاق والا ہوتا ہے۔

علامہ مرزوقی نے دوسرے مصرعے کا ترجمہ یوں کیا ہے: تو تُو میٹھے پانی میں ملائے ہوئے شہد کی طرح ہوتا ہے۔

حل لغات:

عذب: میٹھا،شیریں،خوش گوار(کھانا ہو یا پانی)

3 لَنَـا جَـانِبٌ مِّنْهُ دَمِيْثٌ وَجَـانِبٌ	اِذَا رَامَـهُ الْاَعْـدَاءُ مُـمْتَنِعٌ صَعْبٌ

ترجمہ:

ہمارے لئے اس کا ایک نرم پہلو ہےاور دوسری روکنے والی سخت جانب ہے جب دشمن اس کا اردہ کرے۔

حل لغات:

دَمِيْث: صفت۔نرم مزاج،خوش اخلاق۔ج:دِمَاثٌ. "مُمْتَنِعٌ" بیروت کے نسخے میں "مَرْكَبُهُ" ہے۔

4 وَتَـأْخُـذُهٗ عِـنْـدَ الْـمَـكَـارِمِ هِـزَّةٌ	كَمَا اهْتَزَّ تَحْتَ الْبَارِحِ الْغُصْنُ الرَّطْبُ

ترجمہ:

اور اچھے کارناموں کے وقت خوشی وشادمانی اسے اس طرح آلیتی ہے جس طرح تر ٹہنی گرم ہوا میں ہلتی ہے۔

حل لغات:

بیروت کے نسخے میں لفظ "تَـحْـتَ" نہیں ہےاور یہ سہو ہے۔اَلْبَـارِح:موسم گرما کی گرم ہوا۔گزرا ہوا وقت۔ اَلْبَارِحَةُ: گزشتہ رات۔اَلْغُصْنُ:ٹہنی،شاخ(پتلی ہو یا باریک)ج: غُصُوْنٌ واَغْصَانٌ. اَلرَّطْبُ: نرم ونازک،ترو تازہ،تر،ج:رُطُبٌ ورُطْبٌ. اَلرُّطْبُ: تروتازہ گھاس یا سبزی یا پودے وغیرہ۔اَلرُّطَبُ: پکی ہوئی تازہ کھجور۔

وقال آخَرُ (الطويل)

شاعر کانام:

عبدالصمد بن معذل یا حسین بن مطیر ہے۔

1 وَفَـارَقْـتُ حَتّٰـى مَـا اُبَـالِـىْ مِنَ النَّوٰى	وَاِنْ بَـانَ جِيْـرَانٌ عَـلَـىَّ كِـرَامٗ

ترجمہ:

میں جدا ہوا یہاں تک کہ اب میں جدائی کی پرواہ نہیں کرتا اگر چہ مجھ پر سخاوت کرنے والے پڑوسی جدا ہو جائیں۔

2 فقد جَعَلَتْ نَفْسِىْ عَلَى النَّأْيِ تَنْطَوِىْ	وعَيْنِـىْ عـلـى فَقْدِ الْحَبِيْبِ تنامٗ

ترجمه:

تحقیق میری جان جدائی کی عادی ہوچکی ہے اور میری آنکھ محبوب کی عدم موجودگی کے باوجود سو جاتی ہے۔

حل لغات:

تَـنْـطَوِی: (انفعال) اِنْطَوٰی: لپٹنا، طے ہونا۔ علی کذا. مشتمل ہونا، ایک شے کو اپنے اندر لئے ہوئے ہونا۔
الحَبِیْب: محبوب، دوست، عاشق۔ ج: اَحِبّاءُ واَحِبَّةٌ. "فَقْدِ الْحَبِیْبِ" شرح مرزوقی میں "فَقْدِ الصدیق" ہے۔

وقال آخر (البسیط)

❶ رُوِّعْتُ بِالبَیْنِ حتّیٰ ما اُراعُ لَہٗ	وبِالمَصَائِبِ فِیْ اَھْلِیْ وجِیرَانِیْ

ترجمه:

میں جدائی اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں پر مصیبت سے ڈرایا گیا یہاں تک کہ میں نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

مطلب:

اب میں مصائب کا خوگر ہو چکا ہوں لہٰذا اب مجھے کوئی اندیشہ نہیں۔

حل لغات:

رَوَّعَہٗ: (تفعیل) ڈرانا، گھبرا دینا۔ "رُوِّعْتُ" بیروت کے نسخہ میں "فُزِّعْتُ" ہے۔

❷ لم یَتْرُکِ الدَّھْرُ لی عِلْقًا اَضَنُّ به	اِلَّا اِصْطَفَاہُ بِنَایٍ او بِھِجْرانٍ

ترجمه:

زمانے نے کوئی بھی ایسی نفیس چیز نہیں چھوڑی جس میں کنجوسی کروں مگر اسے دوری اور جدائی کے لئے منتخب کرلیا۔

حل لغات:

عِلْقًا: ہر عمدہ چیز جو دل کو لگے۔ اَضَنُّ: ضَنَّ بِہٖ وعلیہ (س) ضَنًّا: انتہائی کنجوس اور بخیل ہونا۔ اِصْطَفَاہُ: (افتعال) برتری و برگزیدگی عطا کرنا۔ اپنے لئے خاص کرنا، منتخب کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (۳/۳۳) هِجْرانٌ: مص. هَجَرَ الشیءَ (ن) هِجْرانٌ: چھوڑنا، اعراض کرنا۔ ﴿وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً﴾ (۷۳/۱۰)

وقال طُفَيلُ الغَنَوِیُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام طُفیل بن عوف یا طُفیل بن کعب غنوی ہے (۱۳ھ/۶۱۰ء) یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ ......

بِـذِی لَـطَفِ الـجیـرانِ قِـدَمًـا مُفَجَّعٌ	ومـا اَنَـا بِـالْـمُسْتَـنْكِـرِ الْبَیْنَ اِنَّنِیْ

ترجمہ:

میں جدائی سے ناواقف نہیں؛ کیونکہ میں تو عرصۂ دراز سے مہربان پڑوسیوں کی وجہ سے درد پہنچایا جارہا ہوں۔

حل لغات:

المستنکر: فا(استفعال) اِسْتَنْكَرَ الامْر: ناپسند کرنا، مذمت کرنا، اظہار نفرت کرنا، برا سمجھنا۔

❷ ......

اذا اَنَـــسْ عَـزُّوْا عَـلَـیَّ تَـصَـدَّعُـوْا	جَـدِیْـرٌ بِـهٖ مِـنْ كُـلِّ حَـیٍّ صَحِبْتُهم

ترجمہ:

میں ہر اس قبیلے سے جدائی کے لائق ہوں جس کے ساتھ میں رہا ہوں؛ کیونکہ جب وہ مانوس ہوکر مجھے پیارے ہوجاتے ہیں تو جدا ہوجاتے ہیں۔

نہ جانے کونسا آسیب دل میں بستا ہے
کہ جو بھی ٹھہرا وہ آخر مکان چھوڑ گیا

❸ ......

ولاضَــائِــرِیْ فُـقْـدَانُــهٗ لَـمُـمَـتَّـعٌ	وَاِنِّیْ بِـالْـمَـوْلَـی الَّذِیْ لیسَ نافِعِیْ

ترجمہ:

اور اب مجھے چچا کے اس بیٹے سے نفع پہنچایا جارہا ہے جس کا وجود میرے لئے نافع ہے نہ ہی اس کا گم ہونا نقصان دہ ہے۔

حل لغات:

ضَائِرٌ: فا. ضَارَهُ كذا(ض) ضَيْرًا: نقصان پہنچانا۔فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا لاَ ضَيْرَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ﴾ (۲۶/۵۰)

وقال الراعی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۰۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، انہیں راعی کا لقب اس لئے ملا کہ انہوں نے اونٹوں کے بارے میں کثرت سے اشعار کہے ہیں۔

1 ...... وقد قادَنِی الْجِیْرَانُ حِیْنًا وقُدْتُّھم	وفارَقْتُ حتّٰی ما تَحِنُّ جِمالِیَا

ترجمہ:

تحقیق ایک وقت تک پڑوسیوں نے مجھے کھینچا اور میں نے بھی انہیں کھینچا اور میں ایسا جدا ہوا کہ میرے اونٹوں کو ملاقات کا شوق نہیں رہا۔

حل لغات:

تَحِنُّ: حَنَّ (ض) حَنِیْنًا: آواز نکالنا۔ حَنَّتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا اپنے بچے کے اشتیاق میں آواز نکالنا۔

2 ...... رَجَاؤُکَ اَنْسَانِیْ تَذَکُّرَ اِخْوَتِیْ	ومالُکَ انسانی بِوَھْبِیْنَ مالِیَا

ترجمہ:

تجھ سے وابستہ امیدوں نے مجھے میرے بھائیوں کا تذکرہ بھلا دیا اور تیرے مال نے مجھے مقامِ وہبین میں پڑا ہوا میرا مال بھلا دیا۔

حل لغات:

رَجَاؤٌ: مص. رَجَاهُ (ن) رَجَاءً: امید کرنا، امید رکھنا، توقع رکھنا، درخواست کرنا۔ وَھْبِیْنَ: ایک مقام کا نام ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

1 ...... وإِنَّا لَتُصْبِحُ اَسْیَافُنَا	إِذا مَا اصْطَبَحْنَ بِیَوْمٍ سَفُوْکٍ

ترجمہ:

بے شک خون بہانے کے دن جب ہماری تلواریں شرابِ صبح پی لیتی ہیں۔

حل لغات:

سَفُوکٌ: بہت خون گرانے والا۔

2 ...... | مَنَابِرُ هُنَّ بُطُوْنُ الْاَكُفِّ | وَاَغْمَادُ هُنَّ رُؤُوْسُ الْمُلُوْكِ |
|---|---|

ترجمہ:

تو ان کے منبر ہتھیلیوں کے اندرونی حصے ہوتے ہیں اور ان کے نیام بادشاہوں کے سر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

مَنَابِرُ: مف: اَلْمِنْبَرُ: بلند جگہ جس پر خطیب خطبہ یا واعظ مسجد میں وعظ دے۔ اَغْمَادٌ: وغُمُودٌ: مف: اَلغِمدُ: تلوار کی میان۔

وقال آخر (البسيط)

شاعر کانام:

ابراہیم بن عباس الصُولیّ ہے۔

1 ...... | لَا يَمْنَعَنَّكَ خَفْضَ الْعَيْشِ فِيْ دَعَةٍ | نُزُوْعُ نَفْسٍ اِلٰى اَهْلٍ وَّاَوْطَانِ |
|---|---|

ترجمہ:

ہرگز تجھے گھر والوں اور وطن کی یاد عیش وراحت میں خوش گوار زندگی گزارنے سے نہ روکے۔

حل لغات:

خَفْضٌ: آسودہ حالی، خوش حالی۔ نشیبی زمین۔ ج: خُفُوْضٌ. نحویوں کے نزدیک ''جر''۔ دَعَةٌ: سکون، راحت۔ نُزُوْعٌ: وطن کا مشتاق ہونا۔

2 ...... | تَلْقٰى بِكُلِّ بِلَادٍ اِنْ حَلَلْتَ بِهَا | اَهْلًا بِاَهْلٍ وَجِيْرَانًا بِجِيْرَانِ |
|---|---|

ترجمہ:

جس شہر میں بھی تُو جائے گا تجھے وہاں گھر والوں کے بدلے گھر والے اور پڑوسیوں کے بدلے پڑوسی مل جائیں گے۔

وقال بعضُ بَنِیُ اَسَدٍ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبدالعزیز بن زُرارۃ کلابی ہے(۵۰ھ/۶۷۰ء)اور یہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے کے بڑے بہادر اسلامی شاعر ہیں اور جنگِ قسطنطنیہ میں شریک ہوکر فریضۂ جہاد بھی ادا کیا۔

❶......	
اِلّٰی نَسَبٍ مِمَّنُ جَهِلْتِ كَرِيْمِ	اِلَّا اَكُنُ مِمَّنُ عَلِمْتِ فَاِنَّنِیُ

ترجمہ:

اگرچہ میں ان لوگوں میں سے نہیں جنہیں تو جانتی ہے(تو کیا ہوا) بے شک میں ایسے معزز نسب کی طرف منسوب ہوں جس سے تُو بے خبر ہے۔

حل لغات:

"اِلَّا"، ہر مقام پر حرفِ استثناء نہیں ہوتا بلکہ کہیں "اِنْ، لَا" سے بھی مرکب ہوتا ہے(جیسا کہ رمضان آفندی علیہ الرحمۃ نے شرح عقائد کے حاشیہ میں اس کی صراحت کی ہے)ان اشعار میں بھی "اِنْ، لَا" سے مرکب ہے۔ابو علی احمد مرزوقی نے اس کا معنی "اِنْ لَمْ" سے کیا ہے۔(شرح دیوان الحماسة ج ۱، ص ۲۰۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

❷......	
عَلَى الزَّادِ فِی الظَّلْمَاءِ غَيْرُ شَتِيْمِ	وَاِلَّا اَكُنُ كُلَّ الْجَوَادِ فَاِنَّنِیُ

ترجمہ:

اور اگرچہ میں کامل طور پر سخی نہیں (مگر اتنا ضرور ہے کہ) بے شک رات کی تاریکی میں مجھے توشہ (راشن) کی وجہ سے گالی نہیں دی جاتی۔

مطلب:

اگرچہ میں وقت کا حاتم طائی نہیں ہوں لیکن پھر بھی میرے ہاں جو مہمان اور دوست آتے ہیں وہ میری تعریف کرتے ہوئے ہی واپس جاتے ہیں؛ کیونکہ میں مہمان نوازی اچھے طریقے سے کرتا ہوں۔

❸......	
بِضَرْبِ الطُّلٰى وَالْهَامِ حَقُّ عَلِيْمِ	وَاِلَّا اَكُنُ كُلَّ الشُّجَاعِ فَاِنَّنِیُ

ترجمہ:

اور اگرچہ میں کامل طور پر بہادر نہیں (مگر اتنا ضرور ہے کہ) میں گردنوں اور کھوپڑیوں کو مارنے کا حق جانتا ہوں۔

وقال عَمْرُو بْنُ شَأْسٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عمرو بن شاس اسدی ہے (متوفی ۲۰ھ/ ۶۴۰ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانۂ اسلام پایا اور نعمتِ ایمان سے سرفراز ہو کر شرفِ صحابیت حاصل کیا اور جنگ قادسیہ میں شریک ہو کر فریضۂ جہاد بھی ادا کیا۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ایک لونڈی تھی اس سے ان کا ایک عرار نامی سیاہ فام بیٹا تھا ''عرار'' بڑے فصیح و بلیغ تھے اس لئے ان کے والد ان سے محبت کرتے تھے لیکن شاعر کی بیوی ام حسان شاعر کو ''عرار'' سے عار دلاتی اور عرار کو اذیت پہنچاتی تھی ،شاعر نے اپنی بیوی کو تنبیہ اور اپنے بیٹے عرار کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ اَرَادَتْ عِـرَارًا بِـالْهَوَانِ وَمَنْ يُّـرِدْ	عِـرَارًا لَعَـمْـرِىْ بِـالْهَـوَانِ فَقَدْ ظَلَمْ

ترجمہ:

میری بیوی نے عرار کی توہین کا اردہ کیا میری زندگی کی قسم جو عرار کی توہین کا ارادہ کرے یقیناً اس نے ظلم کیا۔

حل لغات:

اَلْهَوَانُ: مص. هَانَ فلانٌ (ن) هَوَانًا: ذلیل ورسوا ہونا۔

❷ فَـإِنْ كُـنْـتِ مِـنِّىْ اَوْتُرِيْدِيْنَ صُحْبَتِىْ	فَـكُـوْنِـىْ لَـهٗ كَـالسَّـمْنِ رُبَّتْ لَهُ الْأَدَمْ

ترجمہ:

اگر تُو مجھ سے تعلق اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو اس کے لئے اس گھی کی طرح ہو جا جس کے لئے چمڑے کو شیرہ لگایا ہو۔

مطلب:

سابقہ زمانے میں گھی مشکیزے میں رکھا جاتا تھا اگر مشکیزے کے چمڑے کو شیرہ لگا کر پھر گھی رکھا جاتا تو گھی خراب نہ ہوتا ورنہ خراب ہو جاتا تھا، شاعر کا مقصد یہ ہے کہ اگر تو میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو پھر عرار سے حسنِ سلوک سے پیش آ ورنہ میں تجھے چھوڑ دونگا۔

حل لغات:

صُحْبَةٌ: مص. صَحِبَهٗ (س) صُحْبَةً: ساتھی ہونا۔ دوستی کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ﴾ (۲۱/۴۳) صاف زندگی گزارنا۔ رُبَّتُ: رَبَّ الزِّقَّ (ن) رَبًّا: مشک پر کھجور کا شیرہ ملنا تاکہ اس کی بو بہتر ہو جائے اور اس میں گھی وغیرہ رکھا جائے تو خراب نہ ہو۔ اَلْأَدَمُ: چمڑے کا اندرونی یا بیرونی حصہ۔

❸ ...... وَإِنْ كُنْتِ تَهْوِيْنَ الْفِرَاقَ ظَعِيْنَتِيْ	فَكُوْنِيْ لَهُ كَالذِّئْبِ ضَاعَتْ لَهُ الْغَنَمُ

ترجمہ:

اور اگر تُو میری جدائی چاہتی ہے تو اس کے لئے اس بھیڑیے کی طرح ہو جا جس سے بکری گم ہوگئی ہو۔

مطلب:

جب بھیڑیے سے بکری بھاگ جائے تو وہ انتہائی غضبناک ہوتا ہے۔ اس شعر میں بھیڑیا مشبہ بہ اور شاعر کی بیوی مشبہ اور وجہ تشبیہ شدید غصہ ہے۔

حل لغات:

ظَعِيْنَةٌ: ہودہ، پالکی۔ سواری کا اونٹ یا اونٹنی۔ عورت یا پالکی میں بیٹھی ہوئی عورت، بیوی۔ ج: ظَعَائِنُ. اَلغَنَمُ: بھیڑ بکریاں (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں ہے) ج: اَغْنَامٌ وغُنُومٌ. فی القرآن المجید: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ﴾ (۶/۱۴۶)

❹ ...... وَإِلَّا فَسِيْرِيْ مِثْلَ مَاسَارَ رَاكِبٌ	تَجَشَّمَ خِمْسًا لَيْسَ فِيْ سَيْرِهِ اَمَمُ

ترجمہ:

ورنہ اس سوار کی چال چل جس نے اونٹ کو پانچویں دن پانی پلانے کی تکلیف اٹھائی ہو، اس کی چال میں میانہ روی نہیں۔

حل لغات:

تَجَشَّمَ: (تفعّل) الامرَ: کسی کام کی ادائیگی میں تکلیف اٹھانا۔ خِمْسًا: پانچواں حصہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (۸/۴۱) یمنی چادروں کی ایک قسم۔ وہ جنگل جس میں پانی دور ہو اور دشواری کی بنا پر اونٹ پانی کے لئے پانچویں دن آتے ہوں۔ پانی کی پانچویں دن کی باری (یعنی درمیان میں تین دن خالی ہوں) ج: اَخْمَاس. اَمَمٌ: مقابل۔ قرب، نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح امر۔ درمیانی، معتدل۔

5 ...... وانَّ عِـرَارًا اِنْ يَّـكُـنْ ذَا شَكِيْمَةٍ | تُـقَـاسِيْنَهَـا مِـنْـهُ فَمَا اَمْلِكُ الشِّيَمْ

ترجمہ:

بے شک اگر تُو عرار کی سخت مزاجی سے تکلیف برداشت کرتی ہے تو میں اخلاق کا مالک نہیں۔

حل لغات:

شَكِيْمَةٌ: تکبر۔ظلم کی دادرسی۔عہد۔طبیعت۔مشابہت۔ذُو شَكِيْمَة: خوددار۔غیرت مند۔تابع نہ ہونے والا۔ "تُقَاسِيْنَهَا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "تلاقينها" ہے۔اَلشِّيَمُ: مف: الشِّيْمَةُ: عادت،طبیعت۔

6 ...... وانَّ عِـرَارًا اِنْ يَّـكُـنْ غَيْـرَ وَاضِـحٍ | فَـاِنِّـيْ اُحِبُّ الْجَوْنَ ذَا الْمَنْكِبِ الْعَمَمْ

ترجمہ:

اور بے شک اگر عرار کی رنگت سفید نہیں تو بے شک میں پسند کرتا ہوں ایسے کالے کو جو چوڑے کندھے والا ہے۔

حل لغات:

اَلْجَوْنُ: کالا۔سفید۔روشنی۔اندھیرا۔سرخی مائل سیاہی (یہ اضداد میں سے ہے) ج: جُوْنٌ. اَلْعَمَمُ: کثرت وہجوم۔ہر مکمل اور عام چیز۔جس کا فیض عام ہو۔

وقال آخرُ وهو اسحاقُ بْنُ خَلَفٍ (البسيط)

شاعر کا نام:

اسحاق بن خلف ہے اور یہ ابن طبیب سے مشہور تھے (متوفی ۲۳۰ھ/ ۸۴۵ء)۔

1 ...... لَـوْلااُمَيْـمَةُ لَمْ اَجْزَعْ مِنَ الْعَدَمِ | وَلَمْ اُقَاسِ الـدُّجٰى فِيْ حِنْدِسِ الظُّلَمِ

ترجمہ:

اگر امیمہ نہ ہوتی تو میں فقر (تنگ دستی) سے نہ ڈرتا اور رات کی سخت تاریکیوں میں اندھیروں کی مشقت نہ جھیلتا۔

حل لغات:

اَلْعَـدَمُ: وجود کی ضد۔مفلسی۔الـعُـدْمُ: فقر۔اَلـدُّجٰـى رات کی سیاہی اور تاریکی (بطور صفت بھی مستعمل ہے)۔"وَلَمْ اُقَاسِ الدُّجٰى" بیروت کے نسخہ میں "وَلَم اَجُبْ فى الليالى" ہے۔

❷...... | وزَادَنِیْ رَغْبَةً فِی الْعَیْشِ معْرِفَتِیْ | ذُلَّ الْیَتِیْـمَةِ یَجْفُوْهَا ذُوُو الرَّحِمِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور میرے اس علم نے زندگی کی چاہت کو زیادہ کردیا کہ یتیمہ ذلیل ہوجائے گی اور رشتہ دار اس پر ظلم کریں گے۔

حل لغات:

رَغْبَةٌ:خواہش،میلان،شوق۔ج:رَغَبَاتٌ. اَلْیَتِیْمَةُ :وہ بچی جس کا باپ نہ ہو۔یتیم کی تعریف:اَلْیَتِیْمُ هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْاَبِ؛ لِاَنَّ نَفْقَتَهٗ علیهِ لَا عَلی الْاُمِّ. وفِی البَهَائِمِ: هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الاُمِّ؛ لانَّ اللّبَنَ وَالاَطْعِمَةَ منها. ''انسانوں میں ''یتیم'' وہ ہے جو اپنے باپ سے جدا ہو اس لئے کہ اس کا خرچہ باپ پر ہوتا ہے، ماں پر نہیں ہوتا۔اور جانوروں میں یتیم وہ ہے جو اپنی ماں سے جدا ہو اس لئے کہ اسے دودھ اور غذا ماں سے میسر آتے ہیں۔
(التعریفات، ص ۱۷۹، دار المنار، بیروت)

❸...... | اُحَاذِرُ الْفَقْرَ یومًا اَنْ یُّلِمَّ بِهَا | فَیَهْتِکَ السِّتْرَ عَنْ لَحمٍ عَلٰی وَضَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں محتاجی سے ڈرتا ہوں کہ کسی دن اس پر آنہ پڑے اور پھٹے پر پڑے ہوئے گوشت کا پردہ چاک کردے۔

حل لغات:

یَهْتِکُ:هَتَکَ السِّتْرَ(ض) هَتْکًا : پردہ ہٹانا۔پردہ چاک کرنا، پردہ دری کرنا، بےنقاب کرنا، انکشاف کرنا، بدنام کرنا۔عِرْضَهٗ: بےعزتی کرنا۔

❹...... | تَهْوٰی حیاتِیْ وَاَهْوٰی مَوْتَها شَفَقًا | وَالْموتُ اَکْرَمُ نُزَّالٍ عَلَی الْحُرُمِ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں شفقت کرتے ہوئے اس کی موت چاہتا ہوں اور عورتوں کے لئے موت سب سے معزز مہمان ہے۔

حل لغات:

اَلْحُرُمُ:مف:اَلْحُرْمَةُ:واجب الرعایة. حق صحبت یا عہدہ و ذمہ داری جس کو پامال کرنا درست نہ ہو۔عورت۔بیوی۔دبدبہ،رعب۔

وَكُنْتُ اُبْقِيْ عَلَيْهَا مِنْ اَذَى الْكَلِمِ	اَخْشٰى فَظَاظَةَ عَمٍّ اَوْجَفَاءَ اَخٍ ❺

ترجمہ:

میں چچا کی بداخلاقی یا بھائی کے ظلم سے ڈرتا ہوں؛ حالانکہ میں تو سخت کلامی سے بھی اس پر ترس کھاتا ہوں۔

حل لغات:

فَظَاظَة: مص. فَظَّ (س) فَظَاظَةً: بدخلق اور سخت مزاج ہونا۔

وقال آخر وهو حِطَّانُ بْنُ الْمُعَلّٰى (السريع)

شاعر کا نام :

حطان بن معلّٰی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

مِنْ شَامِخٍ عَالٍ اِلٰى خَفْضِ	اَنْزَلَنِي الدَّهْرُ عَلٰى حُكْمِهٖ ❶

ترجمہ:

مجھے زمانے نے اپنے فیصلے کے مطابق بلند و بالا مقام سے پستی کی طرف اتار دیا۔

حل لغات:

شَامِخ: فا. ج: شَوَامِخ. شَمَخَ الجَبَلُ ونَحوُهٗ (ف) شُمُوخًا: اونچا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا﴾ (۷۷/۲۷)

فَلَيْسَ لِيْ مَالٌ سِوٰى عِرْضِيْ	وَغَالَنِي الدَّهْرُ بِوَفْرِ الْغِنٰى ❷

ترجمہ:

اور مجھے زمانے نے مال کثیر سمیت ہلاک کر دیا لہٰذا اب میرے لئے عزت کے سوا کوئی مال نہیں۔

حل لغات:

غَالَ: ہٗ (ن) غَوْلًا: ہلاک کرنا۔ کسی کو بے خبری میں ہلاک کر دینا۔

اَضْحَكَنِي الدَّهْرُ بِمَا يُرْضِيْ	اَبْكَانِي الدَّهْرُ وَيَا رُبَّمَا ❸

ترجمہ:

اے میری! قوم زمانے نے مجھے رُلایا اور کبھی میری پسندیدہ چیز دے کر مجھے ہنسایا۔

4 ...... | لَوْلا بُنَيَّاتٌ كَزُغْبِ الْقَطَا | رُدِدْنَ مِنْ بَعْضٍ اِلٰى بَعْضٍ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر قطا پرندے کے چوزوں کی طرح میری چھوٹی چھوٹی بچیاں نہ ہوتیں جو ایک دوسرے پر لوٹا دی جائیں گی۔

حل لغات:

بُنَيَّاتٌ: یہ تصغیر ہے بَنَاتٌ کی۔ زُغْبٌ: بٹ تیتر کا چوزہ۔ اَلْقَطَا: مف: اَلْقَطَاةُ: زمین میں دانہ چگنے والا ایک صحرائی پرندہ، جو اجتماعی طور پر اڑتے ہیں اور دور دراز کے سفر کرتے ہیں، اس کا انڈہ چتکبرا ہوتا ہے۔

5 ...... | لَكَانَ لِيْ مُضْطَرِبٌ وَاسِعٌ | فِي الْاَرْضِ ذَاتِ الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ |
|---|---|

ترجمہ:

خلکان تو میرے لئے کشادہ زمین میں وسیع وعریض سیر گاہ ہوتی تب تو میرے لئے وسیع وعریض زمین میں (سیر وسفر کیلئے) کشادہ میدان ہوتا۔

حل لغات:

مُضْطَرِب: فا (افتعال) اِضْطَرَبَ: مضطرب ہونا، تڑپنا، تھرکنا۔

6 ...... | وَاِنَّمَا اَوْلادُنَا بَيْنَنَا | اَكْبَادُنَا تَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک ہماری اولاد جگر کے ٹکڑے ہیں جو ہمارے سامنے زمین پر پھر رہے ہیں۔

4 ...... | لَوْهَبَّتِ الرِّيْحُ عَلٰى بَعْضِهِم | لَامْتَنَعَتْ عَيْنِيْ مِنَ الْغُمْضِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر ان میں سے بعض پر سخت ہوا چلے تو میری آنکھ سونے سے انکار کر دیتی ہے۔

ایک مدت سے نہیں سوئی میری ماں دانش
میں نے ایک بار کہا تھا کہ مجھے ڈر لگتا ہے

حل لغات:

اَلْغُمْضُ: نیند۔

وقال حَيَّانُ بْنُ رَبِيْعَةَ الطَّائِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

حیان بن ربیعہ طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ لَـقَـدْ عَـلِـمَ الْقبَـائِلُ اَنَّ قَـوْمِـى	ذَوُوْ جِـدٍّ اِذَا لُبِـسَ الْـحَـدِيْـدُ

ترجمہ:

تحقیق تمام قبائل جانتے ہیں کہ جب اسلحہ پہن لیا جائے تو میری قوم جفاکش ہے۔

حل لغات:

جِدٌّ: روئے زمین۔ نہر کا کنارہ۔ کسی شے کی کثرت ومبالغہ کو بیان کرنے کے لئے جیسے فُلانٌ مُحسِنٌ جِدًّا: وہ بہت زیادہ احسان کرنے والا۔

❷ واَنَّـا نِـعْـمَ اَحْلَاسُ الْـقَـوَافِـىْ	اِذَا اِسْتَـعَـرَّ اَلتَّـنَـافُـرُ وَالنَّشِيْدُ

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم کتنے اچھے اشعار کہتے ہیں جب فخر اور اشعار کی آگ بھڑکے۔

حل لغات:

اَحْلَاسٌ: مف: اَلْحِلْسُ: وہ ٹاٹ یا دری وغیرہ جو اونٹ کے کجاوے یا گھوڑے کی زین کے نیچے کمر سے لگا ہوا ہو۔ ٹاٹ یا دری یا بوریا وغیرہ جسے زمین پر بچھانے کے بعد اس پر عمدہ فرش بچھایا جائے۔ یہ عمدہ ونفیس قالین وغیرہ کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اسے ضروری سمجھا جاتا ہے یعنی یہ لازم وملزوم اور ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ تو شعر میں اَحْلاس کا معنی یہ ہے: کہ "شعروشاعری" ہماری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ اِسْتَعَرَّ: (استفعال) اِسْتَعَرَّتِ النَّارُ: آگ جلنا۔ اَلحَرْبُ: مص. لڑائی کا بھڑکانا۔ اَلتَّنَافُر: (تفاعل) تَنَافَرَ القومُ: باہم جھگڑنا، باہم فخر کرنا، ایک دوسرے پر بڑائی جتانا۔ اَلنَّشِيْد: آواز۔ ترنم خیز بلند آواز۔

❸ واَنَّـا نَـضْـرِبُ الْـمَـلْـحَـاءَ حَتّٰى	تَـوَلّٰـى وَالسُّيُـوْ فُ لَـنَـا شُهُـوْدُ

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم بڑے لشکروں پر شمشیر زنی کرتے ہیں یہاں تک وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں اور تلواریں ہماری گواہ ہیں۔

حل لغات:

اَلْمُلْحَاءُ: سفید وسیاہ رنگ والا بڑا لشکر۔ ج: مُلْحَاوَاتٌ.

وقال الْاَعْرَجُ الْمَعْنِيُّ (مشطور الرجز)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام عدی بن عمرو بن سوید ہے۔اور یہ مخضرمی شاعر ہیں۔

❶ ...... اَنَـا اَبُـوْ بَـرْزَةَ اِذْ جَـدَّ الْوَهَلْ	خُـلِـقْـتُ غَيْـرَ زُمَّـلٍ وَلَا وَكَـلْ

ترجمہ:

جب خوف بڑھ جائے تو میں ابو برزہ (مقابلے کے لیے پکارتا) ہوں اس حال میں پیدا ہوا ہوں کہ میں نہ بزدل ہوں اور نہ ہی دوسروں پر بھروسہ کرنے والا۔

دیکھ یہ حوصلہ میرا میرے بزدل دشمن
تجھ کو لشکر میں پکارا تن تنہا جاکر

حل لغات:

وَكَل: بزدل۔کند ذہن۔ایسا بے ہمت آدمی جو کسی کام کو خود نہ کرے بلکہ کسی اور کے ذمے لگادے۔

❷ ...... ذَا قُـوَّةٍ وَذَا شَبَـابٍ مُـقْتَبَـلْ	لَاجَـزَعَ الْيَـومَ عَـلٰى قُـرْبِ الْاَجَـلْ

ترجمہ:

طاقتور، چڑھتی ہوئی جوانی والا ہوں (اسی لئے) آج موت کے قریب ہونے پر بے صبری نہیں کرتا۔

حل لغات:

ذَاقُوَّةٍ: فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ (۵۱/۵۸)

❸ ...... اَلْـمَـوْتُ اَحْـلٰى عِـنْـدَنَـا مِنَ الْعَسَلْ	نَـحْـنُ بَـنِـيْ ضَبَّةَ اَصْـحَـا بُ الْجَمَلْ

ترجمہ:

موت ہمارے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھی ہے ہم بنوضبہ جنگ جمل والے ہیں۔

حل لغات:

اَلْعَسَلُ: شہد (مذکرومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے) اس کا اطلاق اس خالص شہد پر بھی ہوتا ہے جو مکھیاں اپنے پیٹ سے نکالتی ہیں اوراس پر بھی جو کھجور یا گنے سے بنایا جا تا ہے۔ ج: اَعْسَالٌ. "نَحْنُ بَنِيُ" بیروت کے نسخے میں "نَحْنُ بَنو" ہے۔

4 ...... نحن بَنُو الْمَوْتِ اِذا الْموتُ نَزَلْ	نَنْعَى ابْنَ عَفَّانَ بِاَطْرَافِ الاَسَلْ

ترجمہ:

ہم موت والے ہیں جب موت آجائے ہم ابن عفان کی موت کی خبر نیزوں کی نوکوں سے دے رہے ہیں۔

حل لغات:

اَلاَسَلُ: مف: أَسَلَةٌ: پتلی اور لمبی شاخوں والا ایک پودا۔ نیزہ اور ہر تیز اور پتلا لوہا مثلاً تلوار اور چھری وغیرہ۔

5 ...... رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا	ثُمَّ بَجَلْ

ترجمہ:

ہمارے شیخ کو ہم پر لوٹا دو پھر بس

حل لغات:

بَجَل: حرف جواب بمعنی نعم، بمعنی حَسْبُ جیسے بَجَلِي بَجَلِي.

وقال اٰخر (الطویل)

1 ...... دَاوِ ابْنَ عَمِّ السُّوْءِ بِالنَّأْيِ وَالْغِنٰى	كَفٰى بِالْغِنٰى وَالنأْيِ عَنْهُ مُدَاوِيَا

ترجمہ:

چچا کے برے بیٹے کا دوری اور بے رخی سے علاج کر اس سے دوری اور بے رخی علاج کے لئے کافی ہے۔

حل لغات:

مُدَاوِی: فا. (مفاعلة) دَاوٰی: بیماری کا علاج کرنا۔

2 ...... جَزَى اللّٰهُ عَنِّيْ مِحْصَنًا بِبَلَائِهِ	وَاِنْ كَانَ مَوْلَایَ الْقَرِيْبَ وَخَالِيَا

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ محصن کو مجھے اذیت دینے کا بدلہ دے اگرچہ وہ میرا قریبی چچازاد بھائی اور ماموں ہے۔

❸...... يَسُلُّ الْغِنٰى وَالنَّأْىُ اَدْوَاءَ صَدْرِهٖ	وَيُبْدِى التَّدَانِىْ غِلْظَةً وَتَقَالِيَا

ترجمہ:

بے رخی اور دوری اس کے سینے کی بیماریوں کو نکال دے گی جبکہ قربت سختی اور کینے کو ظاہر کرے گی۔

❹...... اَعَانَ عَلَىَّ الدَّهْرَ اِذْ حَكَّ بَرْكَهٗ	كَفَى الدهرُ لَوْ وَكَّلْتَهٗ بِىْ كَافِيَا

ترجمہ:

جب زمانے نے اپنا سینہ رگڑا تو اس نے میرے خلاف زمانے کی مدد کی، اگر تُو اسے مجھ پر وکیل بناتا تو زمانہ ہی کافی تھا۔

حل لغات:

حَكَّ: حَكَّ الشيءَ بالشيءِ على الشيءِ(ن) حَكًّا: رگڑنا، گھسنا۔ بَرْكٌ: سینہ۔ اونٹوں کا گلہ۔

وقال رجلٌ مِنْ بنى كَلْبٍ (الوافر)

❶...... وَحَنَّتْ نَاقَتِىْ طَرَبًا وَشَوْقًا	اِلٰى مَنْ بِالْحَنِيْنِ تُشَوِّقِيْنِىْ

ترجمہ:

میری اُونٹنی شوق و مستی میں سخت روئی، اے اونٹنی! تُو سخت رونے سے مجھے کس کی یاد دلا رہی ہے۔

حل لغات:

طَرَبًا: مص. طَرِبَ منهُ أو لَهٗ(س) طَرَبًا: ہلکا ہونا۔ خوشی و مسرت سے جھومنا یا غم کی وجہ سے جھومنا۔ شَوْقًا: مص. شَاقَنِى الحُبُّ اليه (ن) شَوْقًا: شوق دلانا۔

❷...... فَاِنِّىْ مِثْلُ مَا تَجِدِيْنَ وَجْدِىْ	وَلٰكِنْ اَصْحَبَتْ عنهم قَرُوْنِىْ

ترجمہ:

جو غمِ فراق تجھے ہے وہ مجھے بھی ہے لیکن میری جان نے ان سے پہلو تہی کر کے دوسرے دوست بنا لئے ہیں۔

کون عمر بھر کس کا ساتھ دیتا ہے وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں
آخر اس عشق کا آزار تو کم ہونا تھا شام تک سایۂ دیوار تو کم ہونا تھا

فائدہ:

"اَصْحَبَتْ"، بیروت کے نسخے میں "اَصْبَحَتْ" ہے۔

❸...... رَأَوْا عَــرْشِــیْ تَثَــلَّــمَ جــانِبــاهُ	فَــلَــمَّــا اَنْ تَثَــلَّــمَ اَفْــرَدُوْنِــیْ

ترجمہ:

میری قوم نے دیکھا کہ میری عزت کے دونوں کنارے کند ہو چکے ہیں جب وہ ماند پڑ گئی تو مجھے تنہا چھوڑ دیا۔

حل لغات:

عَرْشٌ: ملک، بادشاہت۔ تخت شاہی، تخت سلطنت۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ﴾ (۲۳/۲۷) اصل و بنیاد، باگ دوڑ۔ ثُلَّ عَرْشُهٗ: ہوا اُکھڑنا، بے عزت ہونا۔ سلطنت کمزور ہونا۔

❹...... هَــنِيْــئًــا لِابْــنِ عَــمِّ السُّــوْءِ اَنِّــیْ	مُــجَــاوِرَــةٌ بَــنِــیْ ثُــعَــلٍ لَبُــوْنِــیْ

ترجمہ:

میرے برے چچازاد بھائی کو مبارک ہو کہ میری دودھ دینے والی اونٹنی بنو ثعل کی پڑوسن ہے۔

حل لغات:

لَبُوْنٌ: وہ جس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا ہو۔ ج: لُبْنٌ و لَبَائِنُ.

وقال رجلٌ مِنْ بَنِی اَسَدٍ (الطويل)

❶...... وما اَنَا بِالنِّكْسِ الدَّنِيِّ وَلا الَّذِیْ	اِذا صَــدَّ عَــنِّــیْ ذُو الْــمَــوَدَّةِ اَحْــرَبُ

ترجمہ:

میں کمزور، گھٹیا نہیں اور نہ ایسا شخص ہوں کہ جب دوست مجھ سے منہ پھیر لیں تو واویلا کروں۔

حل لغات:

اَلــنِّــكْــسُ: ٹوٹے ہوئے سر والا تیر۔ کمان جس میں شاخ کے سرے کو نچلا حصہ بنائیں۔ کمزور کمینہ بے خبر

آدمی۔ پستہ قد۔ کرم وسخاوت میں کوتاہی کرنے والا۔ ج : اَنْکَاسٌ.

لَـهُ مَـذْهَـبٌ عَـنِّـیْ فَلِی عَنْـهُ مَذْهَبُ	❷......ولٰکِـنَّـنِـیْ اِنْ دَامَ دُمْـتُ وَاِنْ یَّکُنْ

ترجمہ:

لیکن میں ایسا شخص ہوں کہ جب تک دوست دوستی پر قائم رہے تو میں بھی قائم رہتا ہوں اور اگر وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ لے تو میں بھی اسے چھوڑ کر اپنی راہ لیتا ہوں۔

عشق عمروں کی مسافت ہے کسے کیا معلوم کب تلک ہم سفری ہم قدمی رہتی ہے

لَـهُ الـنَّـفْـسُ لا وُدٌّ اَتٰـی وَهُوَ مُتعِبُ	❸......اَلاانَّ خَیْـرَ الْـوُدِّ وُدٌّ تَـطَـوَّعَـتْ

ترجمہ:

سنو! بہترین دوستی تو وہ ہے جس کے لئے دل آمادہ ہو نہ وہ دوستی کہ تنگ دلی سے کی جائے۔

وقال أبو حَنبَلٍ اَلطَّائِیُّ (البسیط)

شاعر کانام:

جاریۃ بن مرّ ثعلی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

عِـنْـدَ اخْتِلافِ زِجَّاجِ الـقـومِ سَیَّارُ	❶......لـقـد بَـلانِـیْ عَلٰی ماکانَ مِنْ حَدَثٍ

ترجمہ:

حوادث زمانہ کے باوجود سیار نے مجھے قوم کی نیزہ زنی کے وقت آزمایا۔

حل لغات:

زِجَّاجٌ: مف: الزُّجُّ: نیزہ کے نچلے حصہ کا لوہا۔ کہنی کا سرا۔

کَـالْـقَـارِ اَرْدَفَـهُ مِـنْ خَـلْـفِـهٖ قارُ	❷......حَتّٰـی وَفَـیْـتُ بِهـا دُهْـمًا مُـعَـلَّقَةً

ترجمہ:

یہاں تک کہ ان کے بدلے میں نے ایسے بندھے ہوئے سیاہ اونٹ ادا کئے جیسے تہہ بتہہ تارکول۔

حل لغات:

دُهْمًا: مف: اَلادْهَمُ: سیاہ فام، کالا۔ گھر کے پرانے نشانات۔ شعر میں سیاہ اونٹ مراد ہیں۔ قَارٌ: ایک سیاہ رنگ

کا مادہ جس کو کشتی وغیرہ پر ملتے ہیں۔بعض کے نزدیک تارکول کا نام ہے۔ایک تلخ درخت۔اَرْدَفَ: (افعال) اَرْدَفَہُ الامرُ: اچانک کوئی بات پیش آنا۔فلانا: کسی کا تابع ہونا، پچھلا سوار بننا۔

❸ قدکانَ سَیرٌ فَحُلُّوا عَنْ حُمُولَتِکم	اِنِّی لِکلِّ امْرِءٍ مِنْ جارِہٖ جارٌ

ترجمہ:
تحقیق سفر مکمل ہو چکا ہے،اب تم اپنی سواریوں سے اترو بے شک میں ہر شخص کے پڑوسی کے بدلے پڑوسی ہوں۔

وقال یزید بن حِمارٍ اَلسَّکُونِی یومَ ذِیْ قَارٍ (البسیط)

❶ اِنِّی حَمِدْتُ بَنِی شَیْبانَ اِذْ خَمَدَتْ	نِیْرانُ قومی وَفِیْهم شُبَّتِ النارُ

ترجمہ:
میں نے بنوشیبان کی تعریف کی جب میری قوم کی آگ بجھ گئی اوران کی آگ روشن تھی۔

❷ وَمِنْ تَکرُّمِهم فِی المَحْلِ اَنَّهُمْ	لایَعْلَمُ الْجارُ فیهم اَنَّہُ الجارُ

ترجمہ:
اوران کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قحط سالی میں ان کا پڑوسی خود کو پڑوسی نہیں سمجھتا۔

حل لغات:
اَلْمَحْلُ: بارش کا ناپیداورزمین کا گھاس سے خشک ہوجانا۔دوری۔سختی۔ج: مُحُولٌ واَمْحَالٌ.شعر میں قحط مراد ہے۔

❸ حَتّٰی یَکُوْنَ عَزِیْزًا مِنْ نُفُوْسِهم	اَوْ اَنْ یَّبِیْنَ جَمِیْعًا وَهُوَ مُخْتارُ

ترجمہ:
یہاں تک کہ وہ انہیں اپنی جانوں سے زیادہ پیارا ہوتا ہے حتّٰی کہ وہ سب سے اپنی مرضی سے جدا ہو جائے۔

❹ کَاَنَّہٗ صَدَعٌ فِیْ رَاْسِ شَاهِقَةٍ	مِنْ دُوْنِہٖ لِعِتاقِ الطَّیْرِ اَوْکَارُ

ترجمہ:
گویا کہ وہ بلند پہاڑ کی چوٹی پر بکرا ہے اس کے نیچے عمدہ پرندوں کے آشیانے ہیں۔

مطلب:

مہمان انہیں اتنا عزیز اور پیارا اوران کی پناہ میں وہ اس طرح محفوظ ہوتا ہے جس طرح پہاڑ کی بلند چوٹی پر رہنے والا شکار سے بے خوف اور محفوظ ہوتا ہے؛ کیونکہ طاقتور پرندوں کے گھونسلے بھی اس سے نیچے ہیں یعنی اس تک پرندے بھی نہیں پہنچ سکتے چہ جائیکہ شکاری پہنچے۔اس شعر میں ''صدع'' مشبہ بہ اور بنوشیبان کا مہمان مشبہ اور وجہ تشبیہ حفاظت ہے۔

حل لغات:

صَـدَعٌ: چھریرے بدن کا آدمی ۔مضبوط جوان ۔شعر میں پہاڑی جوان بکرا مراد ہے۔شَـــاهِقَةٌ: بلند و بالا۔ عِتَاقٌ :مف :اَلعَتِيق : پرانا۔آزاد کردہ غلام۔کریم۔عمدہ۔اَوْكَارٌ :مف: اَلوَكْرُ:گھونسلہ۔

وقال آخرُ (الطويل)

شاعر کانام:

اخنس طائی ہے۔اورالبیان وتبیین میں ہے کہ یہ اشعار بکیر بن اخنس کے ہیں اور یہ اموی دور کے شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط سالی کے زمانے میں مہلب بن ابی صفرۃ ظالم بن سراق، امیر عراق (متوفی ۸۳ھ) کے پاس گئے اور انہوں نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور حسن اخلاق سے پیش آئے تو شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ نَـزَلْـتُ عَـلٰـى آلِ الـمُـهَـلَّبِ شَاتِيًا | غَـرِيْبًـا عَـنِ الْأَوْطَـانِ فِيْ زَمَنٍ مَحْلِ

ترجمہ:

میں سردیوں کے موسم میں وطن سے دور قحط سالی کے زمانے میں آل مہلب کا مہمان بنا۔

حل لغات:

بیروت کے نسخوں میں '' شَـــاتِيًـــا'' ہے،اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے جبکہ ہمارے ہاں رائج نسخے میں ''شَاتِبًا'' ہےاور یہ سہو ہے۔

❷ فَـمـا زالَ بِـيْ اِكْـرَامُـهـم وَاقْتِفاءُ هم | وَاِلْـطَـافُـهـم حَتّٰى حَسِبْتُهـم اَهْـلِيْ

ترجمہ:

ہمیشہ مجھ پر ان کی کرم نوازیاں اور خصوصی نوازشیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنا خاندان سمجھ لیا۔

وقال جابرُ بْنُ ثَعْلَبِ اَلطَّائِیُّ (الطویل)

1 وقَـامَ اِلَـیَّ الْـعَـاذِلاتُ یَلُمْـنَـنِیْ	یَـقُلْـنَ اَلا تَـنْـفَکُّ تَـرْحَـلُ مَـرْحَـلا

ترجمہ:

ملامت کرنے والی عورتیں میرے پاس کھڑی ہوکر ملامت کرتے ہوئے مجھے کہنے لگیں: کیاتو ہمیشہ کجاوا کستا رہے گا؟

2 فَـاِنَّ الْـفَتٰی ذَا الْـحَزْ مِ رَامَ بِنَفْسِہٖ	جَـوَاشِـنَ ھٰذَا الـلَّیْـلِ کَیْ یَتَـمَوَّلَا

ترجمہ:

میں نے کہا: بے شک عقلمند نوجوان خود کورات کے درمیان میں پھینکتا ہے تا کہ مال دار ہوجائے۔

حل لغات:

جَوَاشِنُ: مف: جَوْشَنٌ: سینہ۔ زرہ۔ شعر میں درمیان کے معنی میں ہے۔

3 ومَـنْ یَّـفْـتَـقِـرُ فی قومِہٖ یَحْمَدِ الْغِنٰی	وَاِنْ کَـانَ فِیْھِـمْ وَاسِـطَ الْـعَـمِّ مُخْوِلَا

ترجمہ:

اور جو اپنی قوم میں تنگ دست ہوا میری کی تعریف کرتا ہے اگر چہ نجیب الطرفین ہو۔

4 یُـزْرِیْ بِـعَـقْـلِ الْـمَـرْءِ قِلَّۃُ مَـالِـہٖ	وَاِنْ کَـانَ اَسْـرٰی مِنْ رِّجَالٍ وَاَحْوَلَا

ترجمہ:

اور مال کی کمی انسان کی عقل کو عیب دار بنادیتی ہے اگر چہ لوگوں میں وہ سب سے اچھا سردار اور سب سے زیادہ حیلہ کرنے والا ہو۔

حل لغات:

یُزْرِی: (افعال) اَزْرٰی علیہ: عیب نکالنا، عتاب کرنا۔

5 کَـأَنَّ الْـفَتٰـی لـم یَعْرَ یومًا اِذَا اکْتَسٰی	ولـم یَکُ صُـعْـلُـوْکًـا اِذا مـا تَـمَوَّلَا

ترجمہ:

گویا کہ کسی دن نوجوان ننگا نہیں ہوا جب لباس پہن لے اور کبھی محتاج نہیں ہوا جب مال دار ہوجائے۔

حل لغات:

صعلوکا: فقیر محتاج۔ ج: صَعَالِیکُ.

❻ ولم یَکُ فِی بُؤسٍ اِذَا بَاتَ لَیْلَةً	یُنَاغِی غَزَالًا فَاتِرَ الطَّرْفِ اَکْحَلا

ترجمہ:

گویا کہ نوجوان کبھی تنگ دست نہیں رہا جب ہرنی جیسی نرم و نازک سرمگی آنکھوں والی محبوبہ سے بات چیت کرتے ہوئے رات گذارے۔

حل لغات:

بُؤسٌ: غربت، تنگ دستی۔ یُنَاغِی: (مفاعلة) نَاغٰی فلانًا: کسی سے مبہم بات کرنا۔ غَزَالًا: ہرنی کا بچہ۔ ج: غِزْلَةٌ وغِزْلَانٌ. فَاتِرٌ: طَرْفٌ فَاتِرٌ: خمار آلود نگاہ۔ اَکْحَلُ: سرگیں مرد۔ اَلْکَحْلاءُ: (مؤنث) وہ عورت جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں۔

❼ اِذَا جَانِبٌ اَعْیَاکَ فَاعْمِدْ لِجَانِبٍ	فَاِنَّکَ لاقٍ فِی بِلادٍ مُعَوَّلا

ترجمہ:

جب کوئی طرف تجھے عاجز کر دے تو دوسری طرف کا ارادہ کر لے بے شک بہت سے مقامات پر تجھے قابل اعتماد لوگ مل جائیں گے۔

وقال بعضُ بَنِیْ طَیِّءٍ (السریع)

❶ اِنْ اَدَعِ الشِّعْرَ فَلَمْ اُکْدِهِ	اِذْ اَزَمَ الْحَقُّ عَلَی الْبَاطِلِ

ترجمہ:

اگر میں شعر کہنا چھوڑ دوں تو اُس سے اُکتا نہیں گیا، جب حق نے باطل کو کاٹ کر رکھ دیا۔

حل لغات:

لم اُکْدِ: اکدی الحافرُ: کھدائی کرنے والے کا کھودتے کھودتے سخت زمین تک پہنچنا۔ فلانٌ: جنگل میں پہنچ جانا۔ اصرار کے ساتھ مانگنا، بھیک مانگنا۔ بخل و کنجوسی کرنا۔ فی القران المجید: ﴿وَأَعْطَی قَلِیْلاً وَأَکْدَی﴾ (۵۳/۳۴) خوش حالی کے بعد غریب و مفلس ہونا۔ نا کام رہنا، مقصد حاصل نہ کرسکنا۔ اَزَمَ: علی الشیءِ (ض)

اَزْمًا: منہ میں لیکر زور سے کاٹنا۔

2	قد كنتُ اُجرِيُهِ عَلٰى وَجْهِهٖ	واُكْثِرُ الصَّدَّ عَنِ الْجَاهِلِ

ترجمہ:

تحقیق میں اشعار ان کے اسلوب کے مطابق کہتا تھا اور اکثر جاہل سے پہلو تہی کرتا تھا۔

وقال آخرُ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام جُندَب بن عمار ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں اور جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔

1	زَعَمَ الْعَوَاذِلُ اَنَّ نَاقَةَ جُنْدَبٍ	بِجُنُوْبِ خَبْتٍ عُرِّيَتْ واُجِمَّتِ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے سمجھا کہ جُندَب کی اونٹنی صحراءِ خبت کے کنارے سوار کے بغیر کھڑی ہو کر تھکاوٹ دور کر رہی ہے۔

حل لغات:

اُجِمَّتِ: (افعال) اَجَمَّ الاِنْسَانُ والفَرَسُ: تھکان اتارنا، تازہ دم ہونا۔

2	كَذَبَ الْعَوَاذِلُ لَوْ رَأَيْنَ مُنَاخَنَا	بِالْقَادِسِيَّةِ قُلْنَ لَجَّ وجُنَّتِ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے جھوٹ بولا، اگر وہ قادسیہ میں ہمارا پڑاؤ دیکھتیں تو کہتیں جُندَب جنگ میں شریک ہوا اور اونٹنی پاگل ہوگئی۔

حل لغات:

لَجَّ: فِي الاَمْرِ (ض) لَجًّا: کسی کام میں پڑے یا لگے رہنا۔ لَجَّ فی الاَمْرِ (س) لَجَاجًا: کسی کام میں لگے رہنا، ہٹنے کو تیار نہ ہونا۔ ﴿مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ (۷۵/۲۳) جُنَّت: جَنَّ (ض) جَنًّا: عقل زائل ہونا، دیوانہ ہو جانا۔

وقال الراعی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام نمیر عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۷ھ) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶...... كَفَانِيْ عِرْفَانُ الْكَرٰى وَكَفَيْتُهٗ	كُلُوْءَ النُّجُوْمِ وَالنُّعَاسُ مُعَانِقُهٗ

ترجمہ:

''عرفان'' مجھے سونے سے کافی ہوا اور میں ستارے گننے کے لئے اسے کافی ہوا اس حال میں کہ نینداس سے معانقہ کررہی تھی۔

مطلب:

عرفان ساری رات سویا رہا، میرے حصے کی نیند بھی اس نے کی اور میں ساری رات بیدار رہا۔

❶...... فَبَاتَ يُرِيْهِ عِرْسَهٗ وَبَنَاتِهٖ	وَبِتُّ أُرِيْهِ النَّجْمَ أَيْنَ مَخَافِقُهٗ

ترجمہ:

تو اس نے رات اس حال میں گذاری کہ اس کی نینداسے بیوی اور بیٹیاں دکھارہی تھی اور میں نے رات اس حال میں گذاری کہ اسے دکھارہا تھا کہ ستارے کہاں غروب ہوتے ہیں۔

حل لغات:

عِرْسٌ: دلہن۔ ج: اَعْرَاسٌ. مَخَافِقُ: مف: مَخْفِقٌ: غروب ہونے کی جگہ۔

وقال آخرُ (الوافر)

❶...... فَلَسْتُ بِنَازِلٍ اِلَّا اَلَمَّتْ	بِرَحْلِيْ اَوْ خَيَالَتُهَا الْكَذُوْبُ

ترجمہ:

میں جہاں بھی قیام کرتا ہوں تو میری منزل میں محبوبہ آجاتی ہے یا اس کا جھوٹا تصور۔

مطلب:

اَلَمَّتْ بِرَحْلِيْ'' سے مراد یہ ہے کہ بیداری کی حالت میں محبوبہ کا تصور آجاتا ہے اور '' خَيَالَتُهَا الْكَذُوْبُ''

سے مراد یہ ہے کہ خواب میں محبوبہ آجاتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۲۲۶)

فائدہ:

شاعر نے "نازِل" کا مفعول حذف کردیا ہے؛ کیونکہ مطلب واضح ہے اصل عبارت یوں ہے: "لا أنزل منزلًا" جیسے قران مجید میں ہے: ﴿فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا﴾ (۱۴/۳۲) یہاں "العذاب" محذوف ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۲۲۶)

❷ وقد جَعَلَتْ قَلُوصُ ابْنَيْ سُهَيْلٍ	مِنَ الْاَكْوَارِ مَرْتَعُهَا قَرِيْبُ

ترجمہ:

سہیل کے دونوں بیٹوں کی اونٹنیاں کجاووں سے اپنی چراگاہ کے قریب ہوئیں۔

حل لغات:

قَلُوصٌ: جھکے ہوئے جسم کی جوان اونٹنی (نویں سال کی عمر تک قلوص اس کے بعد ناقہ کہلاتی ہے) شترمرغ کا بچہ۔ ج: قِلَاصٌ و قَلَائِصُ. عرب نوعمر لڑکیوں کو بھی کنایۃً قلائص اور قُلُص کہتے تھے۔ اَلْاَكْوَارُ: مف: اَلْكُورُ: لوہار کی بھٹی، مٹی کی انگیٹھی۔ اونٹ کا کجاوہ۔

❸ كَأَنَ لَهَا بِرَحْلِ الْقَومِ بَوًّا	وَمَا اِنْ طِبُّهَا اِلَّا اللُّغُوْبُ

ترجمہ:

گویا کہ قوم کی قیام گاہ میں بھوسا بھرا اس کا بچہ ہے؛ حالانکہ تھکاوٹ کے علاوہ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔

حل لغات:

بَوًّا: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کردیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔ طَبٌّ: مہارت اور ہوشیاری۔ ماہر۔ مہربان اور دانا۔ اَلطِبُّ: جسمانی و ذہنی علاج۔ نرمی اور حسن تدبیر۔ جادو۔ عادت۔ اَللُّغُوبُ: مص. لَغُبَ (ک) لُغُوبًا: بہت تھکنا۔

بَابُ الْمَرَاثِيْ

مـراثـی: مف: اَلْـمَـرْثِيَةُ: نوحہ خانی۔مرثیہ: وہ اشعار یا کلمات جن کے ذریعے مردے پر اظہارِ غم کیا جائے۔یہ مصدر میمی بھی ہے، رَثَى الْمَيِّتَ (ض) رَثْيًا ومَرْثِيَةً: مردے پر رونا اور اس کے محاسن بیان کرنا۔

قَالَ اَبُوْ خِرَاشٍ الهُذَلِيُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوخراش خویلد بن مرہ ہے (متوفی ۱۵ھ/۶۳۶ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ حنین کے دن بڑھاپے کی حالت میں اسلام لائے، عرب کے مشہور شہسواروں میں سے ہیں، یہ ایسے سبک رفتار تھے کہ پیدل گھڑسواروں سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے بیٹے ''خراش'' اور بھائی ''عروہ'' دونوں صبح کے وقت سفر میں تھے تو بنو رزام اور بنو بلّال نے انہیں کسی جرم کی پاداش میں گرفتار کرلیا پھر انہوں نے ''خراش'' اور ''عروہ'' کو قتل کرنے یا زندہ چھوڑ دینے میں اختلاف کیا، بنو بلّال نے عروہ کو قتل کردیا اور بنو رزام کے کسی شخص نے ''خراش'' پر اپنی چادر ڈال کر اسے پناہ دی اس لئے انہوں نے اسے زندہ چھوڑ دیا، جب ''خراش'' نے واپس آکر اپنے باپ کو مذکورہ واقعہ سنایا تو اس موقعے پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

1 ...... حَـمِـدْتُ اِلٰهِـيْ بَـعْـدَ عُـرْوَةَ اِذْ نَجَـا | خِرَاشٌ وَبَعْضُ الشَّرِّ اَهْوَنُ مِنْ بَعْضِ

ترجمہ:

میں نے عروہ کے بعد اللہ کی حمد کی جب خراش نے نجات پائی اور بعض مصیبتیں بعض سے ہلکی ہوتی ہیں۔

حل لغات:

حَمِدْتُ: حَمِدَ هُ (س) حَمْدًا: تعریف کرنا۔فلانًا: شکریہ ادا کرنا۔عربی مقولہ ہے: ''مَنِ اشْتَرَى الْحَمْدَ لَمْ يُغْبَنْ''، جس نے تعریف خرید لی اسے خسارہ نہ رہا۔

حمد کی تعریف:

اَلْـحَـمْـدُ هـوَ الثَّناءُ عَلَى الجَمِيلِ من جِهَةِ التَعْظِيمِ من نِعْمَةٍ وغَيرِها: حمد کسی اچھے وصف پر بطور تعظیم

تعریف کرنا خواہ وہ کسی نعمت کے بدلے میں ہو یا بغیر نعمت کے۔(التعریفات، ص ٦٧ ، دار المنار)

فَـوَاللهِ مَـا اَنْسٰـى قَتِيْلًا رُزِيْتُــهٗ	بِجَانِبِ قَوْسٰى مَا مَشَيْتُ عَلَى الْاَرْضِ

❷

ترجمہ:

اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں اس مقتول کو نہیں بھول سکتا جس کی وجہ سے مقام قوسیٰ کے پہلو میں مجھے تکلیف پہنچائی گئی۔

حل لغات:

رُزِيْت: رَزَأَهٗ(ف) رُزْأً: مصیبت میں ڈالنا۔رَزَأَتْهُ: اس پر مصیبت آپڑی۔قوسیٰ: جگہ کا نام ہے۔

عَلٰـى اَنَّهَـا تَعْفُـو الْـكُـلُـوْمُ وَاِنَّمَـا	نُـوَكَّـلُ بِـالْاَدْنٰـى وَاِنْ جَلَّ مَايَمْضِي

❸

ترجمہ:

اس کے باوجود کہ زخم بھر جاتے ہیں اور ہم قریبی مصیبتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں گذشتہ مصیبتیں اگرچہ بڑی ہوں۔

مطلب:

دل کا زخم نئی نئی مصیبتوں سے ہرا بھرا رہتا ہے لہذا ایک دن اس مصیبت کو بھی بھول جاؤں گا۔

وَلَـمْ اَدْرِ مَـنْ اَلْـقٰى عَـلَيْـهِ رِدَائَـهٗ	عَـلٰى اَنَّهٗ قَدْ سُلَّ عَنْ مَاجِدٍ مَحْضٍ

❹

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں کہ کس نے اس پر اپنی چادر ڈالی (پناہ دی) اس کے باوجود کہ وہ خالص نسب والے بزرگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

حل لغات:

سُلَّ: وُلِدَ کے معنی میں ہے۔مَـاجِدٌ: شریف ومعزز۔مَـحْض: خالص۔ج: مِـحَـاضٌ. کہتے ہیں: عَـرَبِـیٌّ مَحْضٌ: خالص النسب عربی۔

وَلَـمْ يَكُ مَثْلُـوجَ الْـفُـؤادِ مُهَبَّـجًا	اَضَاعَ الشَّبَابَ فِی الرَّبِيْلَةِ وَالْخَفْضِ

❺

ترجمہ:

اور وہ ٹھنڈے دل والا، پھولا ہوا نہیں تھا کہ اس نے عیش وراحت میں اپنی جوانی ضائع کی ہو۔

حل لغات:

مَثْلُوجٌ: برف ملایا ہوا، برف سے ڈھکا ہوا، مَثْلُوجُ الفُؤَادِ : کاہل، سست۔ مُهَبَّجٌ: سست، کند ذہن۔ اَلرَّبِيلَةُ: موٹاپا۔ خوش حالی وفراخی۔

6	عَلٰى اَنَّـهُ ذُوْ مِرَّةٍ صَادِقُ النَّهْضِ	وَلٰكِـنَّـهُ قَدْ نَازَعَتْـهُ مَجَاوِعٌ

ترجمہ:

لیکن نفس کو صبر پر ابھارنے والی خصلتوں نے پسندیدہ چیز لینے میں اس سے جھگڑا کیا؛ حالانکہ وہ طاقتور اور مضبوط ارادے والا تھا۔

مطلب:

جس طرح ممدوح سابقہ شعر میں مذکور قباحتوں سے خالی تھا اسی طرح صبر وتحمل اور ایثار کی خصلت نے اسے دشمن کا نقصان کرنے سے روکا؛ حالانکہ وہ اپنے دفاع پر قادر تھا۔

حل لغات:

اَلنَّهْضُ: مص. نَهَضَ (ف) نَهْضًا: مستعدی کے ساتھ اٹھنا۔

وَقَالَ عَبْدَةُ بْنُ الطَّبِيْبِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبدۃ بن طبیب ہے (متوفی ۲۵ھ) یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولتِ ایمان سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

1	عَلَيْكَ سَلَامُ اللّٰهِ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ	وَرَحْمَتُـهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّتَرَحَّمَا

ترجمہ:

اے قیس بن عاصم! تجھ پر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمت ہو جب تک وہ رحم کرنا چاہے۔

مطلب:

شاعر ''قیس'' مرحوم کو دعا دے رہا ہے کہ اے مرحوم! تجھ پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ ہمیشہ رحمت اور سلامتی ہو۔

② ...... تَـحِيَّةَ مَـنْ غَـادَرْتَـهٗ غَرَضَ الرَّدٰى | اِذَا زَارَ عَـنْ شَـحْـطٍ بِـلادَکَ سَلَّمَا

ترجمہ:
سلام ہو اس شخص کا جسے تو نے ہلاکت کا نشانہ بنا کر رکھ دیا جب وہ دور سے تیرے شہروں کو دیکھتا ہے تو سلام کرتا ہے۔

حل لغات:
غَـادَرْتَ (مـفاعلة) غَادَرَهٗ: کسی چیز کو چھوڑ دینا، باقی رہنے دینا۔ شَـحْـطٍ: مـص. شَحِطَ المَكَان (س) شَحَطًا: دور ہونا۔

③ ...... فَـمَـا كَـانَ قَيْسٌ هُلْكُهٗ هُلْکَ وَاحِدٍ | وَلٰـكِـنَّـهٗ بُـنْـيَـانُ قـومٍ تَهَـدَّمَـا

ترجمہ:
قیس کی ہلاکت فرد واحد کی ہلاکت نہیں بلکہ وہ قوم کی بنیاد تھا جو گر پڑی۔

حل لغات:
تَهَدَّمَ: (تفعّل) البِنَاءُ: عمارت کا ڈھیرے ڈھیرے گرنا۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُقْبَةَ الْعَدَوِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:
ہشام بن عقبہ ہے (متوفی ۱۲۵ھ)

③ ...... تَـعَـزَّيْـتُ عَـنْ اَوْفَـى بِـغَيْلانَ بَعْدَهٗ | عَـزَاءً وَجَـفْـنُ الْـعَيْـنِ مَلْآنُ مُتْرَعُ

ترجمہ:
میں نے اوفی کے بعد غیلان سے تسلی حاصل کی اس حال میں کہ آنکھ کی پلک بھری ہوئی چھلک رہی تھی۔

حل لغات:
مُتْرَعُ: مفع. تَرَعَهٗ (ف) تَرَعًا: بھر جانا۔

② ...... نَعَى الرَّكْبُ اَوْفٰى حِينَ آبَتْ رِكَابُهم | لَـعَـمْـرِیْ لـقد جَاؤُوْا بِشَرٍّ فَأَوْجَعُوْا

ترجمہ:
سواروں نے اوفی کی موت کی خبر دی جب ان کی سواریاں واپس ہوئیں میری زندگی کی قسم! وہ بری خبر لائے

اورانہوں نے دردناک کردیا۔

③ نَعَوْا بَاسِقَ الْأَ فْعَالِ لَايَخْلُفُوْنَهُ | تَكَادُ الْجِبَالُ الصُّمُّ مِنْهُ تَصَدَّعُ

ترجمہ:

انہوں نے ایسے اچھے اخلاق والے کی موت کی خبر دی جس کے وہ جانشین نہیں ہوسکتے قریب ہے کہ اس خبر سے مضبوط پہاڑ بھی پھٹ جائیں۔

حل لغات:

بَاسِقًا : دراز، بلند۔فی القرآن المجید:﴿ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴾ (۵۰/۱۰) اچھی شہرت والا۔اَلصَّمّ:مف:اَلاَصَمُّ: بہرا، اونچا سننے والا۔خواہش کا بندہ جوکسی کے روکے نہ رکے۔ٹھوس اور سخت۔﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لاَ يَعْقِلُوْنَ ﴾ (۸/۲۲) شعر میں آخری معنی مراد ہے۔عربی مقولہ ہے: ''اَصَمُّ عَمَّا سَاءَ هُ سَمِيْعٌ'': سنتا ہے مگر ان باتوں سے بہرا ہے جو اسے بری معلوم ہوں۔

④ خَوَى الْمسجدُ الْمَعْمُوْرُ بَعْدَ ابْنِ | دَلْهَمٍ وَاَمْسٰى بِاَوْفٰى قومُهُ قد تَضَعْضَعُوا

ترجمہ:

ابن دلہم کے بعد آباد مسجد ویران ہوگئی اور اوفی کی موت سے اس کی قوم کمزور ہوگئی۔

حل لغات:

خَوَى:الْمَكَانُ (س)خَيًّا: خالی ہونا۔خَوَى الْبَيْتُ(ض)خَوَاءً : گھر کا گرنا، منہدم ہونا۔خالی ہونا۔اَلْمَعْمُوْرُ:مفع.عَمَرَ قومُ الْمَكَانَ(ن) عَمْرًا: لوگوں کا کسی جگہ کو رہائش گاہ بنانا۔فی القرآن المجید: ﴿وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ﴾ (۵۲/۴)تَضَعْضَعُوا: عاجزی کرنا، ذلیل ہونا۔کمزور ہونا۔بیماری یا غم کی وجہ سے نحیف ہونا۔مال کا تھوڑا ہونا۔

③ فَلَمْ تُنْسِنِيْ اَوْفَى الْمُصِيْبَاتُ بَعْدَهٗ | وَلٰكِنَّ نَكْأَ الْقَرْحِ بَالقرحِ اَوْجَعُ

ترجمہ:

اوفی کے بعد کی مصیبتیں مجھ سے اوفی کو نہیں بھلاسکتیں لیکن زخم کو زخم سے کریدنا زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

حل لغات:

نَكْأً:مص.نَكَأَ الْقَرْحَةَ(ف)نَكْأً: زخم کو اچھا ہونے سے پہلے چھیل دینا۔

وقال مُتَمِّمُ بنُ نُوَيْرَةَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام متمم بن نویرہ ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں اور انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ یہ شاعر اپنے بھائی مالک کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

❶ ولقد لامَنِیُ عندَ القُبُوْرِ عَلَی الْبُکا	رَفِیْقِیُ لِتَذْرَافِ الدُّمُوْعِ السَّوَافِکِ

ترجمہ:

تحقیق میرے دوست نے مجھے قبروں کے پاس پے در پے آنسو بہا کر رونے پر ملامت کی۔

حل لغات:

تَذْرَافٌ: مص: (تفعیل) ذَرَّفَ الدَّمْعَ: آنسو بہانا۔ السوافک: مف: السَّافِک: سَفَکَہٗ (ض) سَفْکًا: بہانا، گرانا۔ فی القران المجید: ﴿قَالُوْا أَتَجْعَلُ فِیْهَا مَن یُفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ﴾ (۲/۳۰)

❷ فقالَ أَتَبْکِیُ کُلَّ قبرٍ رَأَیْتَہٗ	لِقبرٍ ثَوٰی بَیْنَ اللِّوٰی فَالدَّکادِکِ

ترجمہ:

دوست نے کہا: کیا تو ہر قبر کو دیکھ کر روتا ہے اس قبر کی وجہ سے جو لوی اور دکادک کے درمیان میں ہے۔

نہ پوچھو ہم نشینو تم میرے آنسو کہ دریا ہے
امڈ آتا ہے جس دم پھر کوئی روکے سے رکتا ہے

حل لغات:

ثَوَی: بالمَکانِ وفیهِ (ض) ثَوَاءً: ٹھہرنا، قیام کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا کُنتَ ثَاوِیاً فِیُ أَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُو عَلَیْهِمْ آیَاتِنَا وَلٰکِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ﴾ (۲۸/۴۵) اللوی، الدکادک: جگہوں کے نام ہیں۔

❸ فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّ الشَّجا یَبْعَثُ الشَّجا	فَدَعْنِیُ فَهٰذا کُلُّہٗ قبرُ مالِکِ

ترجمہ:

تو میں نے اس سے کہا: بے شک غم، غم کو بھڑکاتا ہے تو مجھے چھوڑ دے یہ تمام مالک (ہی) کی قبریں ہیں۔

حل لغات:

الشجا: مص. شَجِیَ(س) شَجًا: گلے میں ہڈی وغیرہ اٹکنے سے تکلیف میں مبتلا ہونا۔ رنجیدہ وغمگین ہونا۔ کسی کی یاد میں تڑپنا۔

وقال اَبُوعطاءٍ السِّنْدِیُّ (الطویل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام ابوعطاء افلح بن یسار سندھی ہے (متوفی ۱۸۰ھ/ ۷۹۶ء) اور یہ عنبر بن سماک بن حصین کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد سندھی عجمی تھے۔ اور یہ بنوامیہ و بنوعباس کے دور کے مخضرمی اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے بیٹے ہبیرہ کو منصور نے امن دینے کے بعد مقام واسط میں قتل کر دیا تو ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ اَلا اِنَّ عَیْنًا لم تَجُدْ یَوْمَ وَاسِطٍ	عَلَیْکَ بِجَارِیْ دَمْعِهَا لَجُمُوْدُ

ترجمہ:

خبردار! جس آنکھ نے واسط کے دن تجھ پر اپنے آنسو بہا کر سخاوت نہیں کی یقیناً اس نے کنجوسی کی۔

حل لغات:

جُمُوْدُ: صفت۔ جَمَدَ(ن) جَمْدًا: جم جانا۔ عَینُہٗ: آنکھ کے آنسو کا بند ہونا۔

❷ عَشِیَّةَ قَامَ النَّائِحَاتُ وشُقِّقَتْ	جُیُوبٌ بِأَیْدِیْ مَأْتَمٍ وَخُدُوْدُ

ترجمہ:

جس شام نوحہ کرنے والی خواتین کھڑی ہوئیں اور ماتم کرنے والے ہاتھوں سے گریبان چاک کئے گئے اور رخسار پیٹے گئے۔

حل لغات:

شُقِّقَتْ: (تفعیل) شَقَّقَهٗ: زیادہ پھاڑنا، زیادہ چیرنا، دراڑیں ڈالنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِذَا السَّمَاء انشَقَّتْ﴾ (۸۴/۱) جُیُوبٌ: مف: جَیبُ القَمِیْص: گریبان۔ ﴿وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوبِهِنَّ﴾ (۲۴/۳۱) مَــاتَــمٌ: لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ اور اس لفظ کا اطلاق بیشتر اس مجمع پر ہوتا ہے جو اظہار غم کے لئے

ہو۔ ج: مَآتِمُ. خُدُودُ: مف: اَلخَدُّ: گال، رخسار۔ ہر چیز کا کنارہ، پہلو، لوگوں کی جماعت۔

❸ فَاِنْ تُمْسِ مَهْجُوْرَ الْفِنَاءِ فَرُبَّمَا	أَقَامَ بِهٖ بَعْدَ الْوُفُوْدِ وُفُوْدُ

ترجمہ:

اگر تیرا صحن خالی ہوگیا ہے تو بسا اوقات اس میں یکے بعد دیگرے وفد آیا کرتے تھے۔

❹ فَاِنَّکَ لَمْ تَبْعُدْ عَلٰی مُتَعَهِّدٍ	بَلٰی کُلُّ مَنْ تَحْتَ التُّرَابِ بَعِيْدُ

ترجمہ:

بے شک تو عہد کرنے والے سے دور نہیں، کیوں نہیں! بلکہ ہر وہ شخص جو مٹی کے نیچے ہے دور ہے۔

مطلب:

جس نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا ذکر خیر اور تیری قبر کی زیارت کرتا رہے گا وہ عہد کو نہیں بھولا یعنی اس پر عمل پیرا ہے لہٰذا تو اس کے قریب ہی ہے، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ جو فوت ہو کر دفن ہوگیا وہ دور ہی ہے۔

وقال آخرُ (البسيط)

شاعر کا نام:

صنان بن عباد یشکری ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پسِ منظر:

ایک دن شمط بن عباد اِس کے پاس آیا اور اس کا حوض پانی سے بھرا ہوا تھا، شمط نے اپنے ہاتھ سے خود پانی لیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا تو اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ لَوْ کَانَ حَوْضَ حِمَارٍ مَاشَرِبْتَ بِهٖ	اِلَّا بِاِذْنِ حِمَارٍ آخِرَ الْاَبَدِ

ترجمہ:

اگر حوض حمار کا ہوتا تو تُو کبھی بھی اس سے حمار کی اجازت کے بغیر نہ پی سکتا۔

فائدہ:

لفظ حمار کا تکرار اس لئے ہے کہ؛ اہل عرب اعلام یا جوان کے قائم مقام ہو اور اسماء اجناس میں حصول تعظیم کے لئے

ان کا تکرار کرتے ہیں اسی کے مطابق اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَه﴾ (۱۲۴/۶)

حل لغات:

حَــــوْضٌ: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ پانی کا تالاب۔ پانی کی ٹینکی۔ بند جس میں پانی روکا جائے۔ ہاتھ دھونے کا بیسن۔ زمین یا کھیتی کا محدود حصہ۔

رَيْبُ الزَّمَانِ فَأمْسٰى بَيْضَةَ الْبَلَدِ	لٰكِنَّهٗ حَوْضُ مَنْ اَوْدٰى بِاِخْوَتِهٖ ......❷

ترجمہ:

مگر (ہائے افسوس) حوض اس شخص کا ہے جس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے ہلاک کر دیا تو وہ شتر مرغ کے انڈے کی طرح ہو گیا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ میرے مددگار مجھ سے جدا ہو گئے اور اب میں بے یارو مددگار رہ گیا ہوں جیسا کہ شتر مرغ کا انڈہ، کیونکہ شتر مرغ جب کسی جگہ پر انڈہ دیتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے اس طرح وہ انڈہ ضایع ہو جاتا ہے، یعنی خود کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دی ہے۔ اور وجہ تشبیہ ضعف و کمزوری ہے۔

حل لغات:

اَوْدٰى: (افعال) اَوْدٰى: ہلاک ہونا۔ بَيْضَةُ البَلَد: اس سے مراد شتر مرغ کا انڈا ہے، اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد زمین سے اگنے والی کھنبی ہے۔

اَلْاَحْيَاءُ بَعْدَهُمْ مِنْ شِدَّةِ الْكَمَدِ	لَوْ كَانَ يُشْكٰى اِلَى الْاَمْوَاتِ مَالَقِيَ ......❸

ترجمہ:

اگر فوت شدہ لوگوں سے اس سخت غم کی شکایت کی جا سکتی جو ان کے بعد زندہ لوگوں کو لاحق ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلْكَمَدُ: رنگ کا بدلنا اور اس کی صفائی کا جاتا رہنا۔ رنج۔ سخت غم۔

قَبْرٌ بِسِنْجَارَ أو قَبْرٌ عَلٰى قَهَدِ	ثُمَّ اشْتَكَيْتُ لَاَشْكَانِيْ وَسَاكِنُهٗ ......❹

ترجمہ:

پھر میں شکایت کرتا تو ضرور میری شکایت کا ازالہ کرتا وہ شخص جس کی قبر مقام سنجار یا مقام قہد میں ہے۔

فائدہ:

سنجار اور قهد: دوجگہوں کے نام ہیں۔

وقال رجلٌ مِنْ خَثْعَمٍ (الكامل)

1 ...... | | |
|---|---|
| نَهِلَ الـزَّمَـانُ وعَـلَّ غيرَ مُصَـرَّدٍ | مِـنْ آلِ عَتَّـابٍ وآلِ الْاَسْـوَدِ |

ترجمہ:

زمانے نے آل عتاب اور آل اسود کا خون پہلی بار پیا اور دوسری بار پیا کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

حل لغات:

مُصَرَّدٌ: مفع (تفعیل) صَرَّدَ الشیءَ: کم کرنا۔

2 ...... | | |
|---|---|
| مِنْ كُلِّ فَيَّاضِ الْيَدَيْنِ اِذا غَدَتْ | نَكْبَاءُ تُلْوِيْ بِالْكَنِيفِ الْمُوْصَدِ |

ترجمہ:

زمانے نے دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والے لوگوں کا خون پیا، جب بے رخی ہوا بند باڑوں کو تھپیڑے مارتی ہوئی چلی۔

مطلب:

زمانے نے ایسے لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا جو سخت قحط سالی میں کشادہ دلی سے سخاوت کیا کرتے تھے۔ پہلے زمانے میں جب سخت قحط سالی ہوتی اور لوگ اپنی جانوں سے مایوس ہو جاتے تو باڑے بنا کر ان میں بیٹھ جاتے اور دروازے بند کر دیتے تھے تاکہ مرنے کے بعد بھیڑیے اور دیگر درندے ان کی لاشیں نہ کھا سکیں۔

حل لغات:

فَيَّاض: بہت پانی۔ رَجُلٌ فَيَّاضٌ: بہت بخشش کرنے والا۔ مِنْ كُلِّ فَيَّاضِ الْيَدَيْنِ بدل ہے "مِنْ آلِ عَتَّـابٍ" سے اس میں عامل (من جارہ) کا اعادہ کیا اور یہ مجرور میں زیادہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالی کا فرمان ہے۔ ﴿قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِن قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُم﴾ (۷/۷۵) اس میں لام

جارہ کا تکرار ہے۔ تلوی: (افعال) بالشیءِ: کسی چیز کو لے جانا۔فلانٌ: کسی کی کھیتی خشک ہونا۔اپنے لئے یا مہمان کے لئے رکھی ہوئی چیز کا کھانا۔نَکْبَاءُ: بے رخ ہوا جو شمال و مشرق کے درمیان چلے۔ج: نُکْبٌ. اَلْکَنِیفُ: پردہ۔پردہ کرنے والا۔ڈھال۔مویشیوں کے لئے درختوں کا باڑا۔پاخانہ۔دروازے کے اوپر چھجّا۔ج: کُنُفٌ. اَلْمُوصَدُ: بند۔ بَابٌ مُوصَدٌ: بند دروازہ۔

3 فَالْیَومَ اَضْحَوا لِلْمُنُوْنِ وَسِیْقَةً	مِنْ رَّائِحٍ عَجِلٍ وآخَرَ مُغْتَدِ

ترجمہ:

تو آج وہ موت کی طرف ہانکے گئے، کوئی تو شام کو جلدی جا رہا ہے اور کوئی صبح کو۔

حل لغات:

وَسِیْقَةٌ: اونٹوں وغیرہ کی ڈار جسے دشمن ہانک کر لے جائے۔حاملہ اونٹنی۔

4 خَلَتِ الدِّیَارُ فَسُدْتُّ غیرَ مُسَوَّدٍ	ومِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِیْ با لسُّوْدَدِ

ترجمہ:

شہر خالی ہو گئے میں سردار بنائے بغیر سردار بن گیا اور میرا سرداری کے لئے اکیلا رہ جانا بدبختی ہے

حل لغات:

اَلسُّودَدُ: و اَلسُّودُدُ: سرداری، بڑائی، عظمت۔

وقال محمدُ بنُ بَشیرٍ اَلْخارِجِیُّ (الکامل)

شاعر کانام:

محمد بن بشیر ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

1 نِعْمَ الْفَتٰی فَجَعَتْ بِہٖ اِخْوَانَہٗ	یَومَ الْبَقِیْعِ حَوَادِثُ الایامِ

ترجمہ:

کتنا اچھا ہے وہ نوجوان جس کی وجہ سے بقیع کے دن اس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے غمگین کیا۔

حل لغات:

فَجَعَتْ: فَجَعَہٗ (ف) فَجْعًا: سخت تکلیف پہنچانا۔

❷ سَهْلُ الْفِنَاءِ إذا حَلَلْتَ بِبابِهٖ	طَلْقُ الْيَدَيْنِ مُؤَدِّبُ الْخُدَّام

ترجمہ:

جب تو اس کے ہاں مہمان بنے گا تو اسے کشادہ صحن، کشادہ دست اور خادموں کو ادب سکھانے والا پائے گا۔

حل لغات:

مُؤَدِّبٌ: مفع وفا. (تفعیل) اَدَّبَهٗ: مہذب بنانا، شائستہ بنانا۔ ادب واخلاق سکھانا۔ کسی جرم پر سزا دینا۔ خُدَّام: مف: خَادِمٌ: خَدَمَهٗ (ض، ن) خِدْمَةً: کسی کی ضرورت پوری کرنا

❸ واذا رَأَيْتَ صَدِيْقَهٗ وشَقِيْقَهٗ	لم تَدْرِ اَيُّهُما ذَوُوا الْاَرْحام

ترجمہ:

اور جب تُو اس کے دوست اور حقیقی بھائی کو دیکھے گا تو فرق نہیں کر پائے گا کہ ذی رحم کون ہے۔

وقال أيضًا (الطويل)

❶ طَلَبْتُ فلم اُدْرِکْ بِوَجْهِيْ ولَيْتَنِيْ	قَعَدْتُ فَلَمْ اَبْغِ النَّدٰى بعدَ سائِبِ

ترجمہ:

میں نے سائب کے بعد سفر کر کے سخاوت تلاش کی تو نہیں پائی کاش کہ میں بیٹھ جاتا اور سخاوت تلاش نہ کرتا۔

❸ ولو لَجَأَ الْعافِيْ اِلٰى رَحْلِ سائِبِ	ثَوٰى غيرَ قالٍ أو غَدَا غيرَ خائِبِ

ترجمہ:

اگر سائل سائب کے گھر پناہ لیتا تو بے خوف وخطر ٹھہرتا یا اس حال میں صبح کو چلا جاتا کہ محروم نہ ہوتا

حل لغات:

لَجَأَ: الی الشیءِ والمکان (ف) لَجْأً: پناہ لینا، ذریعۂ حفاظت بنانا۔ الی فلان: کسی کا سہارا لینا، کسی سے تقویت حاصل کرنا۔ العَافِی: قائد۔ پانی کے گھاٹ پر آنے والا۔ مہمان۔ ہر لب کرم۔ خَائِبٌ: فا. خَابَ (ض) خَيْبَةً: طلب میں ناکام ہونا۔ امید ٹوٹنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرا وہ ناکام ہوا۔

❸ أقولُ ومايَدْرِی اُناسٌ غَدَوْا بهٖ	اِلَى اللَّحْدِ ماذا اَدْرَجُوْا فِی السبائِبِ

ترجمہ:
میں نے کہا کیا لوگوں کو معلوم ہے کہ قبر کی طرف کسے لے گئے اور کسے کفن پہنایا؟

حل لغات:
اَدْرَجُوا: (افعال) اَدْرَجَ الشیءَ فی الشیءِ: ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنا، کسی چیز میں لپیٹنا۔

❹ وكُلُّ امْرِءٍ يومًا سَيَرْكَبُ كارِهًا	عَلَى النَّعْشِ اَعْناقَ الْعِدٰى وَالْاَقارِبِ

ترجمہ:
اور ہر شخص ایک دن میت کی چار پائی پر سوار ہوگا دشمنوں اور دوستوں کی گردنوں کو ناپسند کرتے ہوئے۔

حل لغات:
النَّعْشُ: مردہ یا بیمار کو اٹھانے کی چار پائی، مردے کا تابوت۔ الْعِدٰى: مرزوقی نے اس کا معنی کیا ہے "الغُرَباءُ" خلیل نے کہا: قومٌ عِدًى: تجھ سے دور اور اجنبی لوگ اور اسی معنی میں کہا جاتا ہے: قومٌ اَعْداءٌ.

وقال دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:
شاعر کا نام درید بن صمہ ہے اور یہ مُعَمَّر جاہلی شاعر ہے، تقریبًا سو (۱۰۰) جنگوں میں شرکت کی اور کبھی شکست نہیں کھائی، غزوہ حنین میں اپنی قوم بنوجشم کے ساتھ مشرکوں کی مدد کے لئے نکلا اور حالت کفر میں قتل ہو کر واصل جہنم ہوا (۸ھ/۶۳۰ء)۔

❶ نَصَحْتُ لِعارِضٍ واَصْحابِ عارِضٍ	وَرَهْطِ بَنِي السَّوْداءِ وَالْقومُ شُهَّدِيْ

ترجمہ:
قوم میری گواہ ہے کہ میں نے "عارض" اور "عارض" کے ساتھیوں اور بنوسوداء کی جماعت کو نصیحت کی۔

❷ فَقُلْتُ لَهم ظُنُّوا بِاَلْفَيْ مُدَجَّجٍ	سَراتُهم فِى الْفارِسِيِّ الْمُسَرَّدِ

ترجمہ:
میں نے ان سے کہا: دو ہزار مسلح بہادروں کا یقین رکھو جن کے سردار فارس کی بنی ہوئی نقش و نگار والی زرہیں پہنے

ہوئے ہوں گے۔

حل لغات:

ظُنُّوْا : یہاں یہ یقین کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے کیونکہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے جس طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُم مُّلاَقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ (۲/۴۶) مُدَجَّجٌ: مکمل طور پر ہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس، مسلح۔ الفَارِسِيُّ: فارس کی طرف منسوب۔ الـمُسَرَّدُ: مفع (تفعیل) سَرَّدَهُ: سوراخ کرنا۔ سینا۔ الدِّرْعَ: زرہ بننا۔

❸	فَلَمَّا عَصَوْنِیْ كنتُ مِنهم وقد اَرٰی	غَـوَايَتَهـم واَنَّـنِـیْ غيـرُ مُهْتَدِ

ترجمہ:

جب انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں ان کے ساتھ ہوگیا حالانکہ میں ان کی گمراہی دیکھ رہا تھا اور میں بھی راہ راست پر نہیں تھا۔

❹	اَمَـرْتُهـم اَمْـرِیْ بِـمُـنْـعَـرِجِ اللِّوٰی	فلم يَسْتَبِيْنُوا الرُّشْدَ اِلَّا ضُحَی الْغَدِ

ترجمہ:

میں نے انہیں مقام لوی کے موڑ پر مشورہ دیا لیکن وہ صحیح بات نہ سمجھ سکے مگر دوسرے دن چاشت کے وقت۔

حل لغات:

يَسْتَبِيْنُوا: (افتعال) اِسْتَبَانَ الشيءُ: واضح ہونا۔ الشيءَ: کسی شے کی وضاحت چاہنا۔

❺	وهَـل اَنَـا اِلَّا مِـنْ غَـزِيَّةَ اِنْ غَـوَتْ	غَـوَيْـتُ واِنْ تَـرْشُـدْ غَـزِيَّةُ اَرْشُـدِ

ترجمہ:

میں بنوغزیہ ہی کا ایک فرد ہوں اگر وہ بھٹک جائیں تو میں بھی بھٹک جاؤں گا اور اگر بنوغزیہ ہدایت پا جائیں تو میں بھی ہدایت پا جاؤں گا۔

❻	تَـنَـادَوْا فـقـالـوا اَرْدَتِ الْخيلُ فارسًا	فـقـلـتُ اَعبـدُ اللهِ ذٰلِـكـمُ الـرَّدِی

ترجمہ:

انہوں نے پکار کر کہا: شہسواروں نے شہسوار کو ہلاک کر دیا۔ تو میں نے کہا: کیا ہلاک ہونے والا عبداللہ ہے؟۔

حل لغات:

اَرۡدَتۡ: (افعال) اَرۡدٰی فلانٌ: گرانا۔ ہلاک کرنا۔ اَلرَّدِی: ہلاک ہونے والا۔

7 ...... فَجِئۡتُ اِلَیۡہِ وَالرِّمَاحُ تَنُوۡشُہٗ	كَوَقۡعِ الصَّيَاصِيۡ فِي النَّسِيۡجِ الۡمُمَدَّدِ

ترجمہ:

میں اس کے پاس آیا تو نیزے اسے ایسے لگ رہے تھے جیسے بنے ہوئے کپڑے میں جولاہے کا کانٹا لگتا ہے۔

حل لغات:

تَنُوۡشُ: نَاشَ الشیءَ(ن) نَوشًا: پکڑنا، ڈھونڈنا۔ لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيۡدٍ﴾ (۵۲/۳۴) اَلصَّيَاصِيۡ: مف: اَلصِّیۡصَۃُ: کاتنے کا تکلا۔ تانا بانا وغیرہ صاف کرنے کا برش۔ اَلنَّسِيۡجُ: بُنا ہوا۔

8 ...... وكُنۡتُ كَذَاتِ الۡبَوِّ رِيۡعَتۡ فَاَقۡبَلَتۡ	اِلٰی جَلَدٍ مِنۡ مَّسۡكِ سَقۡبٍ مُّقَدَّدٍ

ترجمہ:

اور میں اس اونٹنی کی طرح ہوگیا جس کے بچے کی کھال میں بھوسہ بھر دیا گیا ہو وہ ڈرائی گئی تو اپنے بچے کی کٹی ہوئی کھال کی طرف متوجہ ہوئی۔

مطلب:

جب میں مقتول کے پاس آیا تو میری حالت اس اونٹنی کی طرح ہوگئی جو اپنے بچے سے دور چراگاہ میں چر رہی ہو پھر اسے اپنے بچے کا اندیشہ ہوا اور اس کی طرف بھاگی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی کھال پایا۔

فائدہ:

مادہ جانور کو چرتے ہوئے اچانک اپنے بچے کا خیال آتا ہے اور وہ اس کی طرف دوڑتی ہے۔

حل لغات:

اَلۡبَوُّ: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔ مَسۡکٌ: کھال۔ ج: مُسُکٌ. سَقۡبٌ: اونٹنی کا نوزائیدہ نر بچہ۔ لمبا اور بھرپور جسم والا یا کوئی شئ۔ خیمے کا ستون۔ ج: اَسۡقُبٌ.

9 ...... | فطاعَنْتُ عنه الخيلَ حتّى تَنَفَّسَتْ | وحتّى عَلانِی حَالِکُ اللَّوْنِ اَسْوَدِی |
|---|---|

ترجمہ:

تو میں نے اس کی حفاظت کرتے ہوئے شہسواروں سے نیزہ زنی کی یہاں تک کہ وہ دور ہو گئے اور یہاں تک کہ مجھ پر گہرا سیاہ رنگ چھا گیا۔

حل لغات:

”تَنَفَّسَتْ“ مرزوقی کے نسخے میں ”تبددت“ ہے: حَالِکٌ: بے حد سیاہ۔

10 ...... | قِتَالَ امْرِئٍ اَسٰی اَخَاهُ بِنَفْسِهٖ | ويَعْلَمُ اَنَّ الْمَرْءَ غيرُ مُخَلَّدِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں اس شخص کی طرح لڑا جس نے اپنی جان کے ساتھ اپنے بھائی سے خیر خواہی کی ہو یہ جانتے ہوئے کہ انسان ہمیشہ نہیں رہے گا۔

11 ...... | فَاِنْ یَّکُ عبدُ الله خَلّٰی مَکَانَهٗ | فما کان وَقَّافًا ولا طائِشَ اليَد |
|---|---|

ترجمہ:

اگر عبد اللہ نے اپنی جگہ خالی کر دی تو وہ جنگ میں پسپا ہونے والا اور کمزور نہیں تھا۔

حل لغات:

طَائِشٌ: خفیف الحرکت، بے ہودہ، کم عقل و ناسمجھ۔ بہکی بہکی باتیں کرنے والا۔ جس کا نشانہ نہ لگتا ہو۔ ج: طَيَّاشٌ و طَاشَةٌ. طَائِشُ اليد: جس کا ہاتھ کانپتا ہو، ایک جگہ نہ جمتا ہو۔

12 ...... | کَمِيْشُ الْاِزَارِ خارِجٌ نصفُ ساقِهٖ | بَعيدٌ مِنَ الآفاتِ طَلَّاعَ اَنْجُدِ |
|---|---|

ترجمہ:

تہبند اونچی رکھنے والا آدھی پنڈلی باہر رکھنے (مستعد رہنے) والا مصیبتوں سے دور عظمت کے مقام پر چڑھنے والا تھا۔

حل لغات:

کَمِيْشُ الْاِزَارِ: ازار سمیٹنے والا یعنی پھرتیلا۔ مضبوط ارادے والا۔

⑬ ...... | قـليـلُ التَّشَـكِّـيُ لِـلْمُصِيْباتِ حافظ | مِـنَ الْيـومِ اَعْـقابَ الأحاديثِ فِيْ غَدِ |
|---|---|

ترجمہ:

مصائب کی شکایت نہیں کرتا تھا آج ہی کل کے انجام کی حفاظت کرنے والا تھا۔

⑭ ...... | تَـراهُ خَـمِـيْـصَ الْبَطْـنِ وَالزادُ حاضِرٌ | عَتِيْـدٌ ويـغـدُوْ فِـى القميصِ الْمُقَدَّدِ |
|---|---|

ترجمہ:

تُو اسے خالی پیٹ دیکھے گا؛ حالانکہ کھانا تیار موجود ہوتا اور پھٹی ہوئی قمیص میں صبح کرتا تھا۔

حل لغات:

خَمِيصٌ: خالی پیٹ، دبلے پیٹ والا۔ ج: خِمَاصٌ. عَتِيدٌ: موجود، تیار۔فی القرآن المجید: ﴿ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ (۵۰/۱۸)

⑮ ...... | وإنْ مَّسَّــهُ الْإِقْــواءُ وَالـجَهْـدُ زادَهُ | سَـمـاحًـا واِتْـلافًـا لِـما كانَ فى اليدِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر مصیبت اور تنگ دستی اسے لاحق ہوتی تو یہ اسے سخاوت کرنے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں میں ہوتا اس کے خرچ کرنے کو بڑھا دیتی۔

حل لغات:

اَلاِقْوَاءُ: محتاج ہونا۔

⑯ ...... | صَبَـا مَـا صَبـا حتّى عَلا الشَّيْبُ رأسَهُ | فـلـمّــا عــلا هُ قــال لِـلْبــاطِـلِ ابْعُدِ |
|---|---|

ترجمہ:

کھیل کود میں مصروف رہا یہاں تک کہ سفیدی اس کے سر پر چھا گئی جب وہ غالب آگئی تو باطل سے کہا دور ہو جا۔

⑰ ...... | وطَيَّـبَ نـفـسـى اَنَّـنِـيْ لـم اقـل لـه | كَـذَبْـتَ ولم اَبْخَلْ بما ملكتْ يَدِى |
|---|---|

ترجمہ:

مجھے اس بات نے خوش کیا کہ میں نے اس سے نہیں کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اور میں نے اپنا مال خرچ کرنے میں کنجوسی نہیں کی۔

فائده:

"لم اقل له کَذَبْتَ" اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اسے کبھی بھی کسی لفظ سے تکلیف نہیں دی جس طرح اللہ تعالی کے اس فرمان میں مطلقا تکلیف نہ دینا مراد ہے۔فی القرآن المجید: فَلاَ تَـقُـل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً. (۲۳/۱۷)

وقال أيضًا (الطويل)

❶ ...... | تَـقُـولُ اَلا تَبْكِـيْ اَخَاكَ وقد اَرٰی | مَكَانَ الْبُكَا لٰكِنْ بُنِيْتُ عَلَی الصَّبْرِ |

ترجمه:

میری بیوی کہتی ہے: اپنے بھائی پر کیوں نہیں روتا اور تحقیق میں بھی سمجھتا ہوں کہ رونے کا موقع ہے لیکن میری بنیاد صبر پر رکھی گئی ہے۔

❷ ...... | فَـقُـلْـتُ اَعبدَاللہِ اَبْكِـيْ اَمِ الَّـذِیْ | لَـهُ الْـجَـدَثُ الْاَعْـلٰی قَتِيْلَ اَبِی بَكْرٍ |

ترجمه:

میں نے کہا: کیا عبداللہ پر روؤں یا اس پر جس کی قبر عظمت والی ہے جسے آل ابوبکر نے قتل کیا۔

حل لغات:

اَلجَدَثُ: قبر۔ج: اَجْدَاثٌ. فی القرآن المجید: وَ نُفِخَ فِیْ الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ. (۵۱/۳۶)

❸ ...... | وعَبْـدَ يَـغُـوْثٍ تَـحْـجُلُ الطَّيرُ حَوْلَهٗ | وعَـزَّ الْـمُـصَابُ حَثْوَ قبرٍ علی قَبْرٍ |

ترجمه:

یا عبدیغوث پر روؤں جس کے اردگرد پرندے چھلانگ لگا رہے ہیں اور یکے بعد دیگرے قبر کھودنا بڑی مصیبت ہے۔

حل لغات:

"عَبْـدَ يَـغُـوْثٍ" شاعر کے بھائی کا نام ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے تنوین آئی ہے۔تَـحْـجُـلُ:

حَجَلَ (ض،ن) حَجْلًا: ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر چلنا۔ حَثوٌ: حَثَا التُّرَابَ (ن) حَثْوًا: مٹی ڈالنا۔ ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں "جَثُو" ہے۔

❹ …… اَبَى الْقَتْلُ اِلَّا آلَ صِمَّةَ اِنَّهم | اَبَوْا غيرَهٗ وَالقَدْرُ يَجْرِیْ اِلَی الْقَدْرِ

ترجمہ:

قتل نے آل صمہ کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے سے انکار کیا کیوں کہ انہوں نے قتل کے علاوہ کسی اور صورت میں مرنے سے انکار کیا اور تقدیر تقدیر کی طرف جاری ہے۔

فائدہ:

انہم: اگر ہمزہ مفتوح ہو تو لام تعلیل محذوف ہوگا۔ شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا گیا ہے۔ اگر ہمزہ مکسور ہو تو جملہ ''مستانفہ'' ہوگا۔

❺ …… فَاِمَّا تَرَيْنَا لا تَزَالُ دِمَاؤُنَا | لَدٰى وَاتِرٍ يَسْعٰى بِهَا آخِرَا لدَّهْرِ

ترجمہ:

اے بیوی: اگر تو دیکھتی ہے کہ ہمیشہ ہمارے خون ایسے انتقام لینے والے کے پاس ہوتے ہیں جو ہمیشہ اس کی کوشش کرتا ہے۔

❻ …… فَاِنَّا لَلَحْمُ السَّيْفِ غيرَ نَكِيْرَةٍ | وَنُلْحِمُهٗ حِينًا وليس بِذِیْ نُكْرِ

ترجمہ:

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ ہم تلوار کی خوراک ہیں اور ہم بھی اسے (دشمنوں کا) گوشت کھلاتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔

حل لغات:

نُلْحِمُ (افعال) اَلْحَمَ الرَّجُلُ: آدمی کا فربہ ہونا، گوشت چڑھا ہوا ہونا۔ کسی کے گھر میں بہت گوشت ہونا۔ القَوْمَ: گوشت کھلانا۔

❼ …… يُغَارُ عَلَيْنَا وَاتِرِيْنَ فَيُشْتَفٰى | بِنَا اِنْ اُصِبْنَا اَوْ نُغِيرُ على وِتْرِ

ترجمہ:

ہم پر حملہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ (حملہ آور) انتقام لینے والے ہوتے ہیں اگر ہم قتل ہو جائیں تو وہ ہم سے شفا

پاتے ہیں یا ہم انتقام لینے کے لئے حملہ کرتے ہیں۔

❸...... | قَسَمْنا بِذَاکَ الدَّهْرَ شَطْرَيْنِ بَيننا | فما يَنْقَضِي اِلَّا ونحنُ عَلى شَطْر |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے اس زمانے کو دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے لہذا وہ نہیں گزرتا مگر ہم کسی ایک حصہ پر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

شَطْرَيْن: یہ تثنیہ ہے شَطْرٌ کا۔ جز، نصف۔ دوری۔ کنارہ، طرف۔ فی القرآن المجید: فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (۲/۱۴۴)

وقال تأبّط شرًّا (المديد)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ق۔ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ "تَاَبَّطَ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا اَدْرِیْ! تَاَبَّطَ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت "تَاَبَّطَ شَرًّا" کہا گیا۔

❶...... | اِنَّ بِالشِّعْبِ الَّذِیْ دُوْنَ سَلْعٍ | لَقَتِيْلًا دَمُهٗ مَا يُطَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک وہ گھاٹی جو کوہِ سلع کی اس جانب ہے وہاں ایک ایسا مقتول ہے جس کا خون رائیگاں نہیں جاسکتا۔

حل لغات:

الشِّعْبُ: دو پہاڑوں کے درمیان کی کھلی جگہ۔ ج: شِعَابٌ. راستہ۔ زمین کے نیچے پانی کی گذرگاہ۔

❷...... | خَلَّفَ الْعِبْأَ عَلَيَّ وَوَلّٰى | اَنَا بِالْعِبْأ لَهٗ مُسْتَقِلّ |
|---|---|

ترجمہ:

اس نے مجھ پر بوجھ ڈال کر پیٹھ پھیرلی، یقیناً میں اس کے بوجھ کو اٹھاؤں گا۔

حل لغات:

خَلَّفَ (تفعیل) فلانًا: پیچھے چھوڑنا۔ جانشین بنانا، وارث چھوڑنا۔ مؤخر کرنا، پیچھے کرنا۔ الشیءَ: وراثت چھوڑنا۔ العِبأُ: بوجھ، گٹھری۔ بوری۔ ج: اَعْبَاءٌ۔

3 ...... وَوَرَاءَ الثَّأْرِ مِنِّی ابْنُ اُخْتٍ	مَصِعٌ عُقْدَتُهُ مَا تُحَلُّ

ترجمہ:

اور میرے انتقام کے پیچھے ایسا سخت جنگجو بھانجا ہے جس کی گرہ کو کھولا نہیں جا سکتا۔

مطلب:

میں مقتول کا انتقام لوں گا اگر میں قتل ہو گیا تو میرا بدلہ لینے کے لئے پرعزم، ہر وقت انتقام کے لئے مستعد رہنے والا، سخت جنگجو میرا بھانجا ہے۔

''عُقْدَتُهُ ما تُحَلُّ'' اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(الف) اس کے ارادہ و عزم اور جس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔

(ب) اس کی طاقت و سختی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا یعنی پیدائشی طور پر انتہائی مضبوط ہے اور تکالیف پر صبر کرنے میں مستحکم ہے۔ اگلے شعر میں اس کی مزید خوبیاں بیان کر رہا ہے۔

حل لغات:

مَصِعٌ: کپڑے کا گولا بنا کر کھیلنے والا۔ ج: مُصُعٌ. رَجُلٌ مَصِعٌ: بہادر۔

4 ...... مُطْرِقٌ يَرْشَحُ سَمًّا كَمَا اَطْرَقَ	اَفْعٰى يَنْفِثُ السَّمَّ صِلُّ

ترجمہ:

سر جھکا کر ایسے زہر اگلتا ہے جیسے زہریلا سانپ سر جھکا کر چھوٹے زرد منہ سے زہر اگلتا ہے۔

حل لغات:

مُطْرِقٌ: فا (افعال) اَطْرَقَ: اپنے سر کو سینے کی طرف جھکانا اور خاموش رہنا، بات نہ کرنا۔ يَرْشَحُ: رَشَحَ الاِنَاءُ (ف) رَشْحًا: برتن کا ٹپکنا، رسنا۔ السُّمُّ: وَالسِّمُّ، والسَّمُّ: زہر، زہریلا مادہ۔ ہر باریک سوراخ جیسے سوئی کا ناکا، کان اور ناک کا سوراخ. فی القرآن المجید: ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾. (۷/۴۰) ج: سُمُومٌ وسِمَامٌ. اَفْعٰى: بڑا سانپ، خبیث قسم کا سانپ۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک زہریلا ہوتا ہے۔

ج:اَفَاعٍ. يَنْفُثُ:نَفَثَ البُصَاقَ مِن فيه (ن، ض)نَفْثًا: منہ سے تھوک پھینکنا۔صِلٌّ: ایک موذی سانپ۔ج : اَصْلَالٌ.

5 ...... | خَبَــرٌ مَــا نَــابَنَــا مُصْمَئِلٌّ | جَــلَّ حَتّٰــى دَقَّ فيــه الاَجَــلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

ہمیں ایسی عظیم وشدید خبر ملی کہ بڑی خبر بھی اس کے سامنے حقیر ہے۔

حل لغات:

مُصْمَئِلٌّ :فا. اِصْمَأَلَّ: سخت ہونا۔المُصْمَئِلُّ: غصے سے پھولنے والا۔

6 ...... | بَــزَّنِــى الــدهــرُ وكــان غَشُوْمًــا | بِــابِــيٍّ جــارُهُ مــا يُــذَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

ظالم زمانے نے مجھے سختی سے پکڑا ایسے سخت متکبر جوان سے جس کے پڑوسی کو ذلیل نہیں کیا جاسکتا۔

حل لغات:

بَـز :بَـزَّ قَرِينَهُ(ن) بَزًّا: غالب آنا۔چھیننا۔مـن عَزَّ بَزَّ: جوغالب آئے گا چھینی ہوئی چیز لے لے گا۔غَشُوْمًا: صفت۔غَشَمَ الرَّجُل(ن)غَشْمًا: بے سوچے کام کرنا۔ظلم ڈھانا۔

7 ...... | شَــامِــسٌ فِــى الْقُــرِّ حتى اذا مــا | ذَكَــتِ الشِّــعْــرٰى فَبَــرْدٌ وَظِــلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ سردی میں دھوپ دیتا ہے یہاں تک کہ جب شِعْرٰی ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ٹھنڈا اور سایہ دار ہوتا ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔یہ تینوں صفات مشبہ اور ممدوح مشبہ بہ اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔ یعنی وہ انتہائی نفع بخش ہے کہ جس طرح سردیوں میں دھوپ سے اور سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے سائے سے راحت ملتی ہے اسی طرح ممدوح سے بھی راحت ملتی ہے۔

حل لغات:

شَـامِـسٌ :فـا. دھوپ دینے والا۔اَلْقُرُّ: ٹھنڈک۔لیلةٌ قُرَّةٌ: ٹھنڈی رات۔ذَكَـت :ذَكَـتِ النَّـارُ(ن) ذُكُـوًّا: آگ جلنا،بھڑکنا،تیز ہونا۔اَلشِّـعْـرٰى:سخت گرمی میں طلوع ہونے والا ایک ستارہ۔فـى الـقـران

المجید:﴿وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى﴾ (۴۹/۵۳)

❽......

يَابِسُ الْجَنْبَيْنِ مِنْ غيرِ بُؤْسٍ	وَنَدِيُّ الْكَفَّيْنِ شَهْمٌ مُدِلُّ

ترجمہ:

وہ مفلسی کے بغیر خالی پیٹ رہنے والا اور دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والا، روشن ضمیر اور خود پر اعتماد کرنے والا ہے۔

حل لغات:

شَهْمٌ: ذہین، صاحبِ رائے، شریف وروشن ضمیر، جفاکش۔ مُدِلٌّ: اپنے اوپر بھروسہ کرنے والا۔

❾......

ظَاعِنٌ بِالْحَزْمِ حَتّٰى إِذَامَا	حَلَّ حَلَّ الْحَزْمُ حَيْثُ يَحُلُّ

ترجمہ:

وہ عقل مندی سے سفر کرتا ہے یہاں تک کہ جب پڑاؤ کرتا ہے تو جس جگہ پڑاؤ کرتا ہے وہیں عقل مندی بھی پڑاؤ کر لیتی ہے۔

حل لغات:

ظَاعِنٌ: فا. ظَعَنَ (ف) ظَعَنًا: کوچ کرنا، روانہ ہونا۔

❿......

غَيْثُ مُزْنٍ غَامِرٌ حَيْثُ يُجْدِي	وإذا يَسْطُوْ فَلَيْثٌ أَبَلُّ

ترجمہ:

جب وہ عطا کرتا ہے تو ڈھانپنے والے بادل کی بارش ہے اور جب حملہ کرتا ہے تو پختہ ارادے والا شیر ہے۔

حل لغات:

يُجْدِيْ: (افعال) أَجْدَى فلانًا: کسی کو عطیہ دینا۔ يَسْطُوْ: سَطَا عليه وبِه (ن) سَطْوًا: حملہ کرنا اور مغلوب کرنا۔ أَبَلّ: چالاک، بدکار، کنجوس۔ ج: بُلٌّ.

⓫......

مُسْبِلٌ فِي الْحَيِّ أَحْوٰى رِفَلٌّ	وإذا يَغْزُوْ فَسِمْعٌ أَزَلُّ

ترجمہ:

وہ قبیلے میں تہبند لٹکانے والا، صحت مند موٹا، کشادہ کپڑوں والا اور جب حملہ کرتا ہے تو تیز دوڑنے والا بجّو ہے۔

حل لغات:

مُسْبِلٌ: فا. (افعال)اَسْبَلَ السِّتْرَ: پردہ لٹکانا، چھوڑنا۔ اَحْوٰی: صفت۔ حَوِیَ النَّبَاتُ(س) حَوًی: گہرے سبز کی وجہ سے سیاہ ہوجانا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَی﴾ (۸۷/۵) شعر میں موٹا تازہ ہونے سے کنایہ ہے۔ رِفَـــلٌّ: لمبی دم والا چوپایہ۔ لمبے دامن والا کپڑا۔ کشادہ کپڑا۔ ڈھیلی کھال والا۔ آسودہ اور پر کیف زندگی۔ بہت گوشت والا۔ سِمْعٌ: بجو سے بھیڑیے کا بچہ۔ اَزَلٌّ: تیز رفتار۔

⑫...... ولَـــهٗ طَـعْـمَـانِ اَرْیٌ وَشَـرْیٌ	وكِلَا الـطَّـعْـمَيْـنِ قَـدْ ذَاقَ كُـلٌّ

ترجمہ:

اس کے دو ذائقے ہیں میٹھا اور کڑوا اور دونوں کو ہر ایک نے چکھا ہے۔

حل لغات:

اَرْیٌ: شہد۔ شبنم۔ دیگچی کے کناروں میں چپٹا ہوا کھانا۔ شَرْیٌ: کڑوا۔

⑬...... يَـرْكَـبُ الْهَـوْلَ وَحِيْـدًا ولَا يَـصْحَبُـهٗ	اِلَّا الْيَـــمَــــانِــــيُّ الْاَفَـــلُّ

ترجمہ:

وہ تنہا مصیبتوں پر سوار ہوتا ہے اور دندانے پڑی ہوئی یمنی تلوار کے علاوہ اس کا کوئی ساتھی نہیں۔

⑭...... وفُـتُــوٍّ هَــجَّـــرُوْا ثُـمَّ اَسْـــرَوْا	لَيْـلَهـم حتّٰـى اِذَا انْـجَـابَ حَلُّـوْا

ترجمہ:

اور کتنے ہی نوجوان ہیں جو دوپہر کو سفر کرتے رہے پھر رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو منزلِ مقصود پر اترے۔

حل لغات:

اِنْجَابَ: (انفعال) پھٹنا، کٹنا، چرنا۔ اَلظَّلَامُ: تاریکی کا دور ہوجانا۔

⑮...... كُـلُّ مَــاضٍ قَـدْ تَـرَدّٰی بِـمَـاضٍ	كَسَنَــــا الْبَـرْقِ اِذَا مَــا يُسَـلُّ

ترجمہ:

ارادے کو پورا کرنے والا ہر وہ نوجوان اترا جس نے ایسی تلوار لٹکا رکھی تھی جو گوشت اور ہڈی کو کاٹنے والی ہے جب

وہ سونتی جائے تو اس کی چمک بجلی جیسی ہے۔

یَـنْـجُ مِـلْـحَيَّيْـنِ اِلَّا الْاَقَـلُّ	فَـادْرَكْـنَـا الثَّـأْرَ منهم ولَـمّـا 16

ترجمہ:

ہم نے ان سے انتقام لے لیا اور دونوں قبیلوں سے تھوڑے ہی زندہ بچے۔

حل لغات:

مِلْحَيَّيْنِ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں ''مل حيين ''منفصل لکھا ہوا ہے جب کہ بیروت کے نسخے اور شرح مرزوقی کے حاشیے میں متصل لکھا ہوا ہے، اسی کے مطابق شعر میں متصل لکھا گیا ہے۔ ''مِـلْ'' ''مِـنْ'' کے معنی میں ہے۔

هَـوَّمُـوْا رُعْتُهُـمْ فَـاشْـمَـعَـلُّـوا	فَـاحْتَسَـوْا اَنْـفَـاسَ نـومٍ فلمّـا 17

ترجمہ:

ان تھوڑے لوگوں نے نیند کے گھونٹ پیے جب انہوں نے اونگھ میں سر ہلائے تو میں نے انہیں ڈرایا تو تیز چلنے لگے۔

حل لغات:

هَـوَّمُـوْا: (تـفـعـيـل) هَـوَّمَ: اونگھنا، تھوڑا سونا۔ ''هَـوَّمُـوْا'' ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ''ثَـمِـلُـوا'' ہے۔ رُعْـتُ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں اور ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں یہ واحد حاضر کا صیغہ ہے جب کہ بیروت کے نسخے میں واحد متکلم کا صیغہ ہے اور شعر کا ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ اِشْمَعَلُّوا: اِشْمَعَلَّ الرَّجُلُ: بلند و عالی رتبہ ہونا۔ جھومنا، تھرکنا۔

لَبِـمَـا كَـانَ هُـذيلاً يَـفُـلُّ	فَـلَـئِـنْ فَـلَّـتْ هُـذَيْـلٌ شَبـاهُ 18

ترجمہ:

بخدا! اگر بنو ہذیل نے اس کی دھار کو کند کر دیا تو اس وجہ سے کہ وہ ہذیل کو کند کیا کرتا تھا۔

جَـعْـجَـعٍ يَـنْـقَـبُ فِيـه الْاَظَـلّ	وبِـمَـا اَبْـرَكَهَـا فـى مُـنَـاخٍ 19

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ بنو ہذیل کو ایسی سخت جگہ میں بٹھاتا تھا جس میں پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔

حل لغات:

اَبْرَکَ: البَعِیرَ: اونٹ بٹھانا۔ جَعْجَعٌ: تنگ، سخت اور کھردری جگہ۔ نشیبی جگہ۔ یَنْقب: نَقِبَ الخّفُّ المَلْبُوسُ (س) نَقَبًا: پہنے ہوئے موزے کا پھٹا ہوا ہونا۔ اَلاَظَلُّ: انگلی کی اندرونی سطح۔ ج: ظُلٌّ.

⓴...... وبِـمـا صَبَّـحَهـا فـی ذَرَاهـا	مِـنْـهُ بـعـدَ الـقـتْـلِ نَهْـبٌ وشَـلٌّ

ترجمہ:

اوراس وجہ سے بھی کہ وہ صبح کوان کے گھروں پر حملہ کرتا تھا قتل کے بعد مال لوٹتا اوراونٹ ہانکتا تھا

حل لغات:

نَهْبٌ: لوٹ مار۔ نشانہ۔ شَلَّ: الدَّابَّة (ن) شَلًّا: جانور کو دھتکارنا یا ہانکنا، بھگانا۔

㉑...... صَـلِـيَـتْ مِـنِّـی هـذیـلٌ بِخِـرْقٍ	لا یَـمَـلُّ الشـرَّ حتـی یَـمَـلُّـوْا

ترجمہ:

بنوہذیل مجھ جیسے نوجوان سے آزمائش میں پڑ گئے جو ایسا سخی، بہادر ہے کہ جنگ سے نہیں اکتاتا یہاں تک کہ وہ اکتا جائیں۔

حل لغات:

خِرْقٌ: ہوشیار اور سخی نوجوان۔ ج: اَخْرَاقٌ.

㉒...... یُـنْهِـلُ الـصَّـعْـدَةَ حتـی اذامـا	نَهِـلَـتْ کـان لهـا مِـنْـه عَـلٌّ

ترجمہ:

وہ سیدھے نیزوں کو پہلی بار خون پلاتا تھا جب وہ پہلی بار پی لیتے تھے تو انہیں دشمن کا خون دوسری بار پلاتا تھا۔

حل لغات:

اَلصَّعْدَةُ: سیدھا نیزہ۔ ج: صِعَادٌ.

㉓...... حَلَّـتِ الْخَـمْـرُ وكـانـت حـرامًا	وبِلَأْیٍ مـا اَلَـمَّـتْ تَـحِـلُّ

ترجمہ:

شراب حلال ہوگئی اور وہ حرام تھی اور بڑی مدت کے بعد حلال ہوئی ہے۔

مطلب:

ماموں کے قتل کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک انتقام نہیں لوں گا اس وقت تک شراب نہیں پیوں گا تو جوشراب قسم کی وجہ سے حرام ہوگئی تھی اب قسم پوری ہوچکی لہذا شراب حلال ہوگئی۔

24 فَاسْقِنِيْهَا يَا سَوَادَ بْنَ عَمْرٍو	اِنَّ جِسْمِيْ بَعْدَ خَالِيْ لَخَلُّ

ترجمہ:

اے سواد بن عمرو! مجھے شراب پلا؛ کیونکہ ماموں کے بعد میرا جسم کمزور ہوگیا ہے۔

لا پھر اک بار وہی بادہ وجام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

25 تَضْحَکُ الضَّبْعُ لِقَتْلٰی هُذَيْلٍ	وَتَرَی الذِّئْبَ لَهَا يَسْتَهِلُّ

ترجمہ:

بنو ہذیل کے مقتولین پر بجو ہنس رہے ہیں اور تو بھیڑیے کو چلّا تا ہوا دیکھ رہا ہے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ پرندوں اور درندوں کی عید ہوگئی ہے اور خوشی کے مارے ہنس رہے ہیں اور چلّا رہے ہیں۔

حل لغات:

اَلضَّبْعُ: لکڑ بھگّا۔ بھیڑیے جیسا ایک خونخوار جانور۔ بجو۔ ج: اَضْبُعٌ. يَسْتَهِل: استَهَلَّ الصَّبِیُّ: بچے کا ولادت کے وقت رونا اور آواز نکالنا۔

26 وعِتَاقُ الطيرِ تَغْدُوْ بِطَانًا	تَتَخَطَّاهم فما تَسْتَقِلُّ

ترجمہ:

اور بڑے پرندے صبح کو سیر ہوکر کھاتے ہیں اِن پر پاؤں رکھ کر چلتے ہیں اڑ نہیں سکتے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ بڑے بڑے پرندے صبح خالی پیٹ آتے ہیں اور اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ کثرت خوری کی وجہ سے اڑ نہیں سکتے۔

حل لغات:

" تَغْدُو "ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں " تَهْفُو " ہے۔تَتَخَطَّأُ: چلنا،قدم اٹھانا۔

وقال سُوَيْدُ الْمَرَاثِدِ الْحارِثِيُّ (الطويل)

نَعِيُّ سُوَيْدٍ اَنَّ فَارِسَكم هَوٰى	لَعَمْرِيْ لقد نادٰى بِاَرْفَعِ صوتِهٖ ❶

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! سوید کی موت کی خبر لانے والا بلند آواز سے پکارنے لگا کہ بے شک تمہارا شہسوار ہلاک ہوگیا۔

اذا قال قولًا اَنْبَطَ الماءَ فِي الثَّرٰى	اَجَلْ صادِقًا والقائلَ الفاعلَ الَّذِى ❷

ترجمہ:

میں نے کہا: جی ہاں! تو سچا ہے اور تو نے ایسے شخص کی موت کی خبر دی کہ جب وہ کوئی بات کہے تو اس کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔

علم کی سنجیدہ گفتاری بڑھاپے کا شعور   دنیوی اعزاز کی شوکت جوانی کا غرور

حل لغات:

اَنْبَطَ: الشيءَ (افعال) ظاہر کرنا۔ا اَنْبَطَ الماء فى الثرى: کنایہ ہے انتہاء تک پہنچنے اور مہم سر کرنے سے۔

سِوَى خُلْسَةٍ فى الراسِ كا لبَرْقِ فِي الدُّجٰى	فَتًى قَبْلُ لم تُعْنِسِ السِّنُّ وَجْهَهٗ ❸

ترجمہ:

وہ بھری جوانی والا نوجوان تھا عمر نے اس کے چہرے کو تبدیل نہیں کیا تھا سوائے سر میں چھپے ہوئے چند بالوں کے جو ایسے چمک رہے تھے جیسے تاریکی میں بجلی۔

حل لغات:

تُعْنِس: اَعْنَسَتِ السِنُّ وجَهَ فلانٍ: عمر نے فلاں کا چہرہ بدل ڈالا۔خُلْسَةً: چھپی ہوئی چیز۔موقع،مناسب موقع۔

يُقَعْقِعُ بِالْاَقْرَابِ اَوَّلَ مَنْ اَتٰى	اَشَارَتْ لَهُ الْحَرْبُ الْعَوَانُ فجاءَ ها ❹

ترجمہ:

سخت جنگ نے اسے اشارہ کیا تو سب سے پہلے تلواروں کو ٹکراتا ہوا آیا۔

حل لغات:

العَوَانُ: وہ جنگ جو بار بار ہو۔ الحَربُ العَوَانُ: سخت لڑائی۔ يُقَعْقِع: قَعْقَعَ الشيءُ: کسی چیز میں حرکت کی بناء پر زوردار آواز ہونا۔

5 ...... ولم يَجْنِها لٰكِنْ جَنَاها وَلِيُّهُ	فَآسٰى وَآدَاهُ فَكَانَ كَمَنْ جَنٰى

ترجمہ:

اس نے جنگ شروع نہیں کی لیکن اس کے دوست نے شروع کی اور اس نے اس کی مدد کی تو دوست نے لڑائی کو اس تک پہنچا دیا لہٰذا یہ جنگ چھیڑنے والے کی طرح ہو گیا۔

وقال رجلٌ من بنى نَصْرِ بْنِ قُعَيْنٍ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعۃ بن سعد بن جَذِیْمَۃ بن مالک بن نصر بن مُعین ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ عرب میں ان کے علاوہ کسی اور کا نام ''ربیعۃ'' نہیں ہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۵۹۷ ونسخہ بیروت ص ۱۴۹)

1 ...... اَبْلِغْ قَبَائِلَ جَعْفَرٍ اِنْ جِئْتَهَا	مَا اِنْ اُحَاوِلُ جَعْفَرَ بْنَ كِلَابِ

ترجمہ:

اگر تو قبائل جعفر کے پاس جائے تو انہیں پیغام پہنچا دے۔ میری مراد جعفر بن کلاب نہیں۔

مطلب:

پیغام آئندہ اشعار میں مذکور ہے۔ قبائل جعفر سے مراد جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک تمیمی ہیں۔ جعفر بن کلاب بن ربیعہ جن کا تعلق بنو ہوازن سے ہے وہ مراد نہیں۔

2 ...... اَنَّ الْهَوَادَةَ وَالْمَوَدَّةَ بَيْنَنَا	خَلَقٌ كَسَحْقِ الْيُمْنَةِ الْمُنْجَابِ

ترجمہ:

کہ ہمارے درمیان صلح اور دوستی اس طرح پرانی ہو چکی ہے جس طرح یمنی چادر بوسیدہ ہو کر پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔

حل لغات:

اَلْهَوَادَةُ: نرمی وسہولت۔ سکون۔ رخصت۔ باہمی تعلق ومحبت۔ عہد وپیمان، رشتہ وتعلق۔ سُحُقٌ: بوسیدہ کپڑا۔

❸...... | أَ ذُؤَابُ اِنِّــي لـم اَهَبْکَ ولـم اَقُمْ | لِـلْبَيْـعِ عـنـدَ تَـحَـضُّـرِ اَجْـلابِ |
|---|---|

ترجمہ:

اے ''ذؤاب''! میں نے تیرا خون معاف نہیں کیا اور نہ ہی دیت کا مال لے کر اسے بیچنے کیلئے تیار ہوا ہوں جب تاجر آئیں۔

❹...... | اِنْ يَّـقْتُـلُـوْکَ فـقـد ثَلَلْتَ عُرُوْشَهم | بِـعُتَيْبَةَ بْـنِ الْـحَـارِثِ بْـنِ شِهَـابِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تجھے بنو یربوع نے قتل کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے عتیبہ بن حارث بن شہاب کو قتل کر کے ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔

❺...... | بِـاَشَـدِّهـم کَـلَبًـا عَـلٰـی اَعْـدَائِهـم | واَعَـزِّهـم فَـقْـدًا عَـلَـی الْاَصْـحَـابِ |
|---|---|

ترجمہ:

ایسے شخص کو قتل کر کے جو ان کے دشمنوں پر سب سے زیادہ سخت تھا ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا اور اس کا گم ہونا اس کے دوستوں پر سب سے زیادہ گراں تھا۔

حل لغات:

کَلَبٌ: کتے کی دیوانگی۔شرارت۔کہتے ہیں:''دَفَعْتُ عَنْکَ کَلَبَ فُلَانٍ'': میں نے تم سے فلاں کا شر دور کر دیا۔سردی کی شدت۔

وقال الحُرَيْثُ بْنُ زَيْدٍ الْخَيْلُ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام حریث بن زید خیل ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ شاعر اور ان کے بھائی منکف رسول اکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے، خالد بن ولید کے ساتھ مرتدوں سے جہاد کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر کے واصلِ جنت ہوئے (٦٠ھ/٦٨٠ء)۔

❶ ......

اَلا بَكَرَ النَّاعِيُ بِاَوُسِ بُنِ خَالِدٍ	اَخِي الشَّتْوَةِ الْغَبْرَاءِ وَالزَّمَنِ الْمَحْلِ

ترجمہ:

سنو! موت کی خبر پہنچانے والے نے صبح سویرے اس اوس بن خالد کی موت کی خبر پہنچائی جو سخت قحط سالی اور خشک سالی کے زمانے میں سخاوت کرتا تھا۔

❷ ......

فَاِنُ يقتلوا بِالْغَدُرِ اَوُسًا فَاِنَّنِی	تَرَكُتُ اَبَا سُفُيَانَ مُلْتَزِمَ الرَّحْلِ

ترجمہ:

اگر انہوں نے اوس کو دھوکے سے قتل کر دیا تو بے شک میں نے ابوسفیان کو ایسا کر کے چھوڑا کہ وہ زین سے جدا نہیں ہوسکتا۔

مطلب:

مقتول پر نوحہ کرنے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ میں نے قاتل کو اترنے سے پہلے زین پر ہی قتل کر کے انتقام لے لیا ہے۔

❸ ......

فَلا تَجُزَعِیُ یَا اَمَّ أَوُسٍ فَاِنَّهُ	تُصِيُبُ الْمَنَايَا كُلَّ حافٍ وَذِیُ نَعْلٍ

ترجمہ:

اے اوس کی ماں! تُو بے صبری نہ کر؛ کیونکہ موت ہر ننگے پاؤں والے اور جوتے پہنے ہوئے کو پہنچتی ہے۔

❹ ......

قَتَلُنَا بِقَتُلانَا مِنَ الْقَوُمِ عُصُبَةً	كِرَامًا ولم نَأُكُلُ بهم حَشَفَ النَّخُلِ

ترجمہ:

ہم نے اپنے مقتولین کے بدلے قوم کے معزز لوگ قتل کر ڈالے اور ان کے عوض ہم نے بے کار کھجوریں نہیں کھائیں۔

مطلب:

ہم نے انتقامًا دشمن کے رذیل لوگ قتل نہیں کئے اور نہ ہی دیت لی ہے بلکہ ہم پلہ لوگ قتل کر کے اپنے سینہ کی آگ بجھائی۔

حل لغات:

حَشَفَ:مِنَ التَّمَرِ : خراب کھجوریں جو پکنے سے پہلے سوکھ جاتی ہیں ان میں نہ گٹھلی ہوتی ہے اور نہ گودہ نہ جھلی نہ

مٹھاس۔عربی مقولہ ہے: ''اَحَشَفًا وَسُوْءُ كَيْلَةٍ'': کھجور بھی ردی اور پیمانہ بھی کم۔یعنی نکمّا اور تھوڑا، دوبری خصلتوں والا، دوطرف سے ظلم کرنے والا۔

5 ...... | ولولا الاَسٰی ما عِشْتُ فی الناسِ ساعةً | ولٰكنْ اذا ما شِئْتُ جَاوَبَنِیْ مِثْلِیْ |
|---|---|

ترجمہ:
اگرغم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ سکتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:
اگر دنیا میں میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہوجاتا لیکن جب بھی میں کسی سے اظہارِ غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھڑا سناتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

وقال أبوحِبالٍ اَلْبَرَّاءُ بْنُ رِبْعِيٌّ اَلْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

ابو ہلال نے کہا: اصل نسخے میں ابوحبال ہی ہے لیکن یہ غلطی ہے اور صحیح نام ''ابوحناک'' ہے۔
(حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۶۰۱ بیروت)

1 ...... | اَبَعْدَ بَنِی اُمِّی الَّذِیْنَ تَتَابَعُوْا | اُرَجِّی الْحَیٰوةَ اَمْ مِنَ الْموتِ اَجْزَعُ |
|---|---|

ترجمہ:
کیا؟ اپنے ان بھائیوں کے بعد جو یکے بعد دیگرے رخصت ہوگئے لذت زندگی کی امید رکھوں یا موت سے گھبراؤں۔

2 ...... | ثَمَانِيَةٌ كَانُوا ذُؤَابَةَ قومِهم | بِهِمْ كُنتُ أُعْطِیْ ما أشاءُ وأَمْنَعُ |
|---|---|

ترجمہ:
وہ آٹھ اپنی قوم کے سردار تھے ان کی وجہ سے ہی میں جو چاہتا وہ دیتا اور چاہتا تو نہ دیتا۔

مطلب:
وہ میری شان وشوکت تھے اور میں ان میں سب سے زیادہ معزز تھا مجھے ان کے معاملات میں اختیار حاصل تھا میں

اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہتا دیتا اور جسے چاہتا نہ دیتا مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔

3 ...... اُولٰئِکَ اِخْوانُ الصَّفاءِ رُزِیْتُھم	وَمَا الْکَفُّ اِلَّا اِصْبَعٌ ثُمَّ اِصْبَعٌ

ترجمہ:

وہ عمدہ اور طاقتور بھائی تھے جن کی وجہ سے مجھے مصیبت پہنچائی گئی اور ہتھیلی نہیں مگر ایک انگلی پھر دوسری انگلی سے۔

مطلب:

انگلیوں کے بغیر ہتھیلی کام کی نہیں، وہ انگلیوں کی طرح تھے ان کے جانے سے میں اس طرح بے یارومددگار ہوگیا جیسے انگلیوں کے بغیر ہتھیلی۔

4 ...... لَعَمْرُکَ اِنّی بِالْخلیلِ الَّذِیْ لَہٗ	عَلَیَّ دَلالٌ وَاجِبٌ لَمُفَجَّعٌ

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم مجھے اپنے ایسے دوست کا غم پہنچایا گیا جس کیلئے مجھ پر ناز کرنا واجب تھا۔

حل لغات:

دَلالٌ: ناز ونخرہ۔ وقار۔

5 ...... وَاِنّی بِالْمَوْلَی الَّذِیْ لیسَ نافِعِیْ	ولا ضائِرِیْ فُقْدَانُہٗ لَمُمَتَّعٌ

ترجمہ:

اور بے شک میں نفع پہنچایا جارہا ہوں چچا کے ایسے بیٹے سے جو نہ میرے لئے نفع مند ہے اور نہ اس کی موت میرے لئے نقصان دہ ہے۔

وقال مُطِیعُ بنُ اِیاسٍ فی یَحییٰ بنِ زِیادٍ (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مطیع بن ایاس ہے (متوفی ۱۶۶ھ/۷۸۳ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

1 ...... یااَھْلِ بَکُّوا لِقَلْبِیَ الْقَرِحِ	وَلِلدُّمُوْعِ السَّوَاکِبِ السُّفُحِ

ترجمہ:

اے میرے گھر والو! میرے زخمی دل اور بہت بہنے والے آنسو کے لئے روؤ۔

مطلب:

میرے غم میں شریک ہوجاؤ کیونکہ جب کوئی شریکِ غم ہوتا ہے تو غم کا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے۔

حل لغات:

بَكُّوا: (تفعیل) بَكَّى المَيِّتَ وعليه ولهُ: مردے پر رونا۔

❷...... رَاحُوْا بِيَحْيٰى وَلَوتُطَاوِعُنِى الْاَ	قْدَارُ لم تَبْتَكِرْ ولم تَرُحِ

ترجمہ:

لوگ یحیی کو لے گئے اگر احکام میری بات مانتے تو وہ نہ صبح کو آتے نہ شام کو۔

مطلب:

اگر احکام اور تقدیریں میرے بس میں ہوتیں تو ممدوح کو کبھی بھی موت نہ آتی اور نہ ہی لوگ اسے دفن کر کے آتے۔

❸...... يا خيرَ مَنْ يَّحْسُنُ البُكاءُ له اليومَ	ومن كان اَمْسِ لِلْمِدَحِ

ترجمہ:

اے وہ بہترین کہ آج اس پر رونا اچھا ہے اور کل تعریف کے لائق تھا۔

❹...... قد ظَفِرَ الْحُزْنُ بِالسُّرُوْرِ وقد	اُدِيْلَ مَكْرُوهُنا مِنَ الْفَرَحِ

ترجمہ:

یقیناً غم خوشی پر غالب آگیا اور ہمارے غم کو خوشی پر فتح دی گئی۔

وقال أيضًا (البسيط)

❶...... قُلْتُ لِحَنَّانَةٍ دَلُوحٍ	تَسُحُّ مِنْ وَّابِلٍ سَحُوحِ

ترجمہ:

میں نے گرجنے والے، بہت پانی والے اور بہت بارش برسانے والے بادل سے کہا۔

حل لغات:

دَلُوحٌ: پانی سے بہت بھرا ہوا بادل۔ ج: دُلُحٌ. تَسُحُّ: سَحَّ الماءُ ونحوهُ (ض) سَحًّا: پانی وغیرہ کا اوپر سے

نیچے کی طرف بہنا۔

2...... اُمِّـی الـضَّـرِیْـحَ الَّـذِیْ اُسَـمِّـیْ	ثُـمَّ اسْتَهِـلِّـیْ عَـلَـی الـضَّـرِیْـحِ

ترجمہ:

جس قبر کا میں نام لوں اس کا ارادہ کر پھر اس قبر پر خوب برس۔

حل لغات:

الضَّرِیْحُ: قبر۔قبر کے بیچ کی تنگ جگہ،مزار۔ ج: ضَرَائِحُ.

3...... لیـس مِـنَ الـعَـدْلِ اَنْ تَشِـحِّـیْ	عـلـی فَتًـی لیـس بِـالشَّـحِیْـحِ

ترجمہ:

یہ انصاف نہیں ہے کہ تو ایسے جوان پر کنجوسی کرے جو کنجوس نہیں تھا۔

وقال اَشْجَعُ بْنُ عمرٍ و اَلسُّلَمِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام اشجع بن عمرو ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ یہ شاعر یمامہ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں پرورش پائی پھر بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے (۱۹۵ھ/ ۸۱۱ء)۔

1...... مَـضَـی ابْنُ سَعِیْدٍ حَیْنَ لم یَبْقَ مَشْرِقٌ	ولا مَـغْـرِبٌ اِلَّا لَـهٗ فِیْـهِ مـادِحٌ

ترجمہ:

ابن سعید اس وقت فوت ہوا جب مشرق ومغرب کے کونے کونے میں اس کی تعریف کرنے والا موجود تھا۔

2...... ومـا کـنـتُ اَدْرِیْ مـا فواضِلُ کَفِّهٖ	عَـلَـی الـنَّـاسِ حتّـی غَیَّبَتْـهُ الصَّفائِحُ

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں تھا کہ لوگوں پر اس کی کس قدر سخاوت تھی یہاں تک کہ پتھر کی سِلوں نے اسے چھپالیا۔

مطلب:

اس کے احسانات،نوازشیں اور مہربانیاں لوگوں پر کس قدر تھیں جب تک وہ زندہ رہا مجھے معلوم نہ ہوسکیں؛ کیونکہ وہ

مختلف مقامات پر احسانات کیا کرتا تھا اور اکثر احسانات تو چھپ کر کیا کرتا تھا مگر جب وہ فوت ہوا تو چاروں طرف کے لوگ اس کے احسانات یاد کر کے رونے لگے پھر مجھے اس کی سخاوت اور احسانات کی حقیقت معلوم ہوئی۔ سچ ہے: نعمت کا احساس زوالِ نعمت کے بعد ہوتا ہے۔

حل لغات:

الصَّفَائِحُ: وصِفَاحٌ. مف: الصَّفِيحَةُ: لوہے یا دھات وغیرہ کی چادر۔ چوڑی تلوار۔ پتھر وغیرہ کی سِل۔

3 ...... فَاَصْبَحَ فِی لَحْدٍ مِنَ الارضِ مَیِّتًا	وکَانَتْ بِهٖ حَیًّا تَضِیْقُ الصَّحَاصِحُ

ترجمہ:

وہ مر کر زمین کی لحد میں چلا گیا اور جب زندہ تھا تو بڑے بڑے میدان بھی اس کے لئے تنگ تھے۔

مطلب:

فوت ہونے کے بعد چھوٹی سی قبر میں سما گیا؛ حالانکہ جب وہ زندہ تھا تو کشادہ زمین بھی اس کے سامنے تنگ تھی یا مراد یہ ہے کہ اس کے بڑے بڑے لشکر تھے جن کی وجہ سے بڑے بڑے میدان بھی چھوٹے معلوم ہوتے تھے یا مراد یہ ہے کہ اس کے احسانات وانعامات اس قدر زیادہ تھے کہ اگر تمام زمین پر پھیلا دئے جاتے تو زمین تنگ پڑ جاتی۔

حل لغات:

الصَّحَاصِحُ: مف: الصَّحْصَحُ: نباتات سے خالی ہموار زمین۔

4 ...... سَاَبْکِیْکَ مافاضَتْ دُمُوْعِیْ فَاِنْ تَغِضْ	فَحَسْبُکَ مِنِّی مَا تُجِنُّ الْجَوَانِحُ

ترجمہ:

جب تک میرے آنسو بہتے رہیں گے میں تجھ پر روتا رہوں گا اگر وہ کم پڑ گئے تو میری طرف سے تیرے لئے وہ غم کافی ہے جسے پسلیوں نے چھپایا ہوا ہے۔

5 ...... فَمَا اَنَا مِنْ رُزْءٍ وَاِنْ جَلَّ جازِعٌ	ولا بِسُرُوْرٍ بَعْدَ موتِکَ فارِحُ

ترجمہ:

اب میں کسی بھی مصیبت سے نہیں گھبراؤں گا اگر چہ وہ بڑی ہو اور نہ ہی تیری موت کے بعد کسی خوشی پر خوش ہوں گا۔

مطلب:

جب اتنا بڑا صدمہ برداشت کر لیا ہے تو اب کوئی دوسری مصیبت برداشت کرنا مشکل نہیں رہا لیکن خوشیوں پر راحت

کا احساس بھی ختم ہوگیا ہے۔

عَلٰـى اَحَـدٍ اِلَّا عَـلَيْکَ الـنَّـوَائِحُ	6 …… کَأَنْ لَّـمْ يَـمُتْ حَيٌّ سِوَاکَ ولم تَقُمْ

ترجمہ:

گویا کہ تیرے علاوہ کوئی زندہ مرا ہی نہیں اور نہ تیرے علاوہ کسی پر نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہوئیں۔

لَـقَـدْحَسُـنَـتْ مِنْ قَبْلُ فِيْکَ الْمَدَائِحُ	7 …… لَـئِنْ حَسُنَتْ فِيْکَ الْمَرَاثِيْ وَذِکْرُهَا

ترجمہ:

اب اگر تیرا مرثیہ اور اس کا ذکر اچھا لگتا ہے تو یقیناً اس سے پہلے تیری تعریفیں اچھی لگتی تھیں۔

وقال يحيى بن زياد الحارثى (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوالفضل یحیٰ بن زیاد حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور یہ ابوالعباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں (۱۶۰ھ/۷۷۶ء) میں فوت ہوئے۔(شرح مرزوقی ج ا ص ۶۱۰)

فَـرَاعَـا فُؤَادًا لا يَـزَالُ مُـرَوَّعَـا	1 …… نَعٰى نَـاعِيَـا عَـمْـرٍو بِلَيْلٍ فَاَسْمَعَا

ترجمہ:

دو شخصوں نے رات کے وقت عمرو کی موت کی خبر سنا کر میرے اس دل کو (مزید) خوف زدہ کر دیا جو پہلے سے ہی خوف زدہ رہتا تھا۔

وَاِنْ خَـانَـهٗ رَيْـبُ الْبِلٰـى فَتَـقَـطَّـعَـا	2 …… ومـا دَنِـسَ الثَّـوْبُ الَّذِیْ زَوَّدُوْکَـهٗ

ترجمہ:

اور جو کفن لوگوں نے تجھے پہنایا میلا نہیں تھا اگرچہ بوسیدگی کی تاثیر نے کفن سے خیانت کی تو وہ پارہ پارہ ہوگیا۔

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا اس شعر میں شاعر نے صنعتِ استخدام سے کام لیا ہے کیونکہ ومـا دَنِسَ الثَّوْبُ'' میں ثوب سے مراد لوگوں کی تعریفیں اور شعراء کے وہ قصائد ہیں جو انہوں نے ممدوح کی تعریف میں کہے اور ''وَاِنْ خَـانَـهٗ'' کی ضمیر

منصوب جو ''الثوب'' کی طرف لوٹ رہی ہے، سے مراد''میت'' کو دیا جانے والا کفن ہے یعنی سب نے اچھی تعریف کی کسی نے کوئی برائی یا عیب بیان نہیں کیا اور ممدوح کی عزت و تعظیم کبھی پرانی ہوگی نہ ختم ہوگی اگرچہ اس کا کفن بوسیدہ ہو کر ختم ہو جائے گا۔

تُرِيْدُکَ لم نَسْطِعْ لها عَنکَ مَدْفَعا	دَفَعْنَا بِکَ الْاَيامَ حَتّٰى اِذا اَتَتْ	3

ترجمہ:

ہم نے تیری مدد سے حوادث زمانہ کو دور کیا لیکن جب انہوں نے تیرا (تیری موت کا) ارادہ کیا تو ہم انہیں روک نہ سکے۔

فائدہ:

''لم نَسْطِعْ'' ابو علی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں ''لم تَسْطِعْ'' ہے۔

تَقَرُّ بها عَيْنَایَ فَانْقَطَعا مَعًا	مَضٰى فَمَضَتْ عَنِّیْ بِه كُلُّ لَذَّةٍ	4

ترجمہ:

وہ چلا گیا تو اس کی وجہ سے میری ہر وہ لذت جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی تھیں چلی گئی یعنی وہ دونوں ایک ساتھ کٹ گئے۔

ولا بُدَّ اَنْ اَلْقٰى حِمامِیْ فَاُصْرَعا	مَضٰى صاحِبِیْ وَاسْتَقْبَلَ الدَّهْرُ مَصْرَعِی	5

ترجمہ:

میرا دوست چلا گیا اور زمانہ میرے مقتل میں سامنے آیا اور ضروری ہے کہ میں اپنی موت سے کشتی کروں پھر پچھاڑا جاؤں۔

مطلب:

جس شخص کی مدد سے سب مصیبتیں ٹالی جاتیں تھیں وہ بھی موت کو نہ ٹال سکا تو اب ضروری ہے کہ میں بھی اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دوں؛ کیونکہ موت سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

حل لغات:

مَصْرَعٌ: پچھاڑنے کی جگہ، کشتی کا اکھاڑا۔ دنگل، کشتی گاہ۔ موت، ہلاکت، قتل و خون۔ ج: مَصَارِعُ. عربی مقولہ ہے: ''مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَهٗ'': جو حق سے کشتی لڑیگا، حق اس کو پچھاڑ دے گا۔

وقال ابنُ المُقَفَّعِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ ابن مُقَفَّع ہے (متوفی ۱۴۲ھ/ ۷۵۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، یہ بڑے فصیح و بلیغ اور اچھے کاتب تھے خلیل سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا میں نے ان کی مثل کوئی نہیں دیکھا ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ تھا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے عمرو بن علا بصری جو مشہور قول کے مطابق قراءِ سبعہ میں سے ایک تھے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں اور ایک قول یہ ہے یحیٰ بن زیاد اور ایک قول کے مطابق ابوعوجاء عبد کریم کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں۔

❶ رُزِيْـنَـا اَبَـا عَـمـرٍو وَلَا حَـيَّ مِثْـلَـهُ	فَـلـلّٰـهِ رَيْـبُ الْـحَـادِثَـاتِ بِمَنْ وَّقَعْ

ترجمہ:

ہمیں ابوعمرو کی (موت کی) مصیبت پہنچائی گئی اور کوئی زندہ اس کی مثل نہیں اللہ سے ہی حوادثِ زمانہ کی شکایت ہے کہ حوادثِ زمانہ نے کیسے عظیم کو ہلاک کر دیا۔

❷ فَـاِنْ تَکُ قَـد فَـارَقْـتَـنَـا وَتَـرَکْـتَـنَـا	ذَوِیْ خَـلَّةٍ مَـا فِـی انْـسِـدَادٍ لَّهَـا طَمَعُ

ترجمہ:

اگر تو ہمیں داغ مفارقت دے گیا اور ہمیں ایسی سخت حاجت میں چھوڑ کر چلا گیا کہ جس کے پورے ہونے کی اب کوئی امید نہیں۔

❸ فـقـد جَـرَّ نَـفْـعًـا فَـقْـدُنَـا لَکَ اَنَّـنَا	اَمِـنَّـا عَـلٰـی کُـلِّ الـرَّزَايَا مِنَ الْجَـزَعْ

ترجمہ:

تو تیرے جدا ہونے نے ہمیں ایک نفع ضرور پہنچایا ہے وہ یہ کہ ہم تمام مصیبتوں پر بے صبری کرنے سے بے خوف ہو گئے۔

مطلب:

تیری وفات ہمارے لئے سب سے بڑا صدمہ ہے تو جب اسے برداشت کر لیا تو اب اس کے سامنے تمام مصیبتیں ہیچ ہیں۔

وقال بعض بني أسد (الكامل)

❶ بَكِّيْ عَلٰى قَتْلَى الْعَدَانِ فَاِنَّهم	طَالَتْ اِقَامَتُهم بِبَطْنِ بَرَام

ترجمه:

اے خاتون! توعدان کے مقتولین پر بکثرت رو؛ کیونکہ وہ عرصہ دراز سے کوہ برام کے پہلو میں آرام کررہے ہیں۔

❷ كَانُوا عَلَى الْاَعْدَاءِ نَارَ مُحَرِّق	ولِقَومِهم حَرَمًا مِنَ الْاَحْرَام

ترجمه:

وہ مقتولین دشمنوں کے لئے جلانے والی آگ تھے اور اپنی قوم کے لئے حرمت والے مہینوں میں سے ایک ماہ حرمت تھے۔

فائده:

مُحرِّق سے مراد عمر بن نہد ہے؛ کیونکہ اس نے بنودارم کے سو (۱۰۰) افراد کو آگ میں جلا دیا تھا یا حارث بن عمرو شام کا بادشاہ مراد ہے کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے عرب کو ان کے شہروں میں جلا دیا تھا اور حرم سے مراد بہت زیادہ سخاوت کرنے والا سخی ہے۔

❸ لاتَهْلِكِيْ جَزَعًا فَاِنِّي وَاثِقٌ	بِرِمَاحِنَا وَعَوَاقِبِ الْاَيَّام

ترجمه:

روکر اپنی جان ہلاک نہ کر؛ کیونکہ مجھے اپنے نیزوں اور حوادث زمانہ پر اعتماد ہے۔

مطلب:

تو انتقام کے لئے اتنی نہ تڑپ کہ ہلاک ہو جائے؛ کیونکہ حالات بدلتے ہوئے دیر نہیں لگتی لہذا میں انتقام لے لوں گا۔

❹ عَادَاتُ طَيٍّ فِيْ بَنِيْ اَسَدٍ لَّهم	رِيُّ الْقَنَا وَخِضَابُ كُلِّ حُسَام

ترجمه:

بنو طی کی عادتیں بنو اسد میں سرایت کر گئی ہیں، ان کی عادت نیزوں کو سیراب کرنا اور ہر تلوار کو رنگنا ہے۔

مطلب:

بنو طی ایک بہت ہی جنگجو قوم ہے وہ ہمیشہ دشمنوں کا قتل کرتے اور ان کے خون سے اپنی تلواریں رنگتے ہیں تو ان کی

حلیف قوم بنواسد کی بھی یہی عادت بن گئی ہے لہذا میں انتقام لوں گا۔ سچ ہے: صحبت سے رنگ نہیں بدلتا لیکن عادت ضرور بدلتی ہے۔

حل لغات:

رِئٌّ: خوش منظر۔ خِضَابٌ: رنگ۔ رنگ کرنے کی جگہ۔

وقال آخر (الطویل)

❶ نُعِیَ لِیَ اَبُو الْمِقْدامِ فَاسْوَدَّ مَنْظَرِیْ	مِنَ الْاَرْضِ وَاسْتَکَّتْ عَلَیَّ الْمَسَامِعُ

ترجمہ:

مجھے ابومقدام کی موت کی خبر دی گئی تو مجھے دکھائی دینے والی زمین سیاہ ہوگئی اور میرے کان بہرے ہوگئے۔

مطلب:

ابومقدام کی موت کی خبر کے بعد مجھے ہر طرف سیاہی نظر آنے لگی، میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی اور یہ خبر اتنی سخت تھی کہ اس سے کانوں کے پردے پھٹ گئے اب میں کچھ نہیں سن سکتا۔

حل لغات:

اِسْتَکَّتْ: (افتعال) اِسْتَکَّ: بند ہونا۔

❷ واَقْبَلَ مَاءُ العینِ مِنْ کُلِّ زَفْرَۃٍ	اِذَا وَرَدَتْ لَم تَسْتَطِعْھا الْاَضالِعُ

ترجمہ:

ہر لمبی سانس کے سبب آنسو بہنے لگا جب وہ نکلتا ہے تو پسلیاں اسے برداشت نہیں کرسکتیں۔

مطلب:

شدتِ غم کی وجہ سے ٹھنڈی سانس (آہ) نکلتی ہے اور اس کا اثر پسلیوں پر پڑتا ہے تو ممدوح کے غم کی وجہ سے ایسی آہِ سرد دل پُر درد سے نکلتی ہے کہ قوتِ برداشت جواب دے جاتی ہے اور بے اختیار آنکھوں سے سیل اشک رواں ہوجاتا ہے۔

حل لغات:

زَفْرَۃٌ: لمبی سانس۔ گرم سانس۔

وقال آخر (البسيط)

❶	قد كان قَبْلَکَ اَقْوامٌ فُجِعْتُ بِهم	خَلّٰی لَنا فَقْدُهم سَمْعًا واَبْصارًا

ترجمہ:

اے متوفی! تجھ سے پہلے مجھے ایک گروہِ عظیم کا غم پہنچایا گیا تو ان کی موت نے ہمارے کان اور آنکھیں باقی چھوڑیں۔

حل لغات:

فَقْدُهم"، "ابوعلی احمد مرزقی کے نسخہ میں "هُلْکُهم" ہے۔

❷	اَنْتَ الَّذِیْ لم تَدَعْ سمعًا ولابصَرًا	اِلَّا شَفًا فَاَمَرَّ الْعَيْشُ اِمْرَارًا

ترجمہ:

لیکن تو نے نہ کان چھوڑے نہ آنکھ مگر برائے نام لہذا زندگی تلخ ہوگئی۔

مطلب:

اے متوفی تیری موت ہمارے لئے پہلا حادثہ نہیں بلکہ تجھ سے پہلے دوسرے معزز سردار بھی داغِ مفارقت دے گئے مگر قوت سماعت وبصارت باقی تھی لیکن تیری رحلت کے صدمے نے اس نعمت سے بھی محروم کر دیا۔

حل لغات:

اَمَرَّ: الشی ءَ: چیز کو کڑوا کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اَلْحَقُّ مُرٌّ: حق کڑوا ہوتا ہے۔

وقال الشَّمَرْدَلُ بنُ شَرِيْکٍ اَوْ نَهْشَلُ بنُ حَرِّيٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: نہشل بن حری ہے، یا شمردل بن شریک ہے (۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ بنوثعلبہ بن یربوع سے ہیں اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ اپنے بھائی وائل کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶	بِنَفْسِیْ خَلِیْلَایَ اللَّذانِ تَبَرَّضَا	دُمُوْعِیَ حَتّٰی اَسْرَعَ الْحُزْنُ فِیْ عَقْلِیْ

ترجمہ:

میری جان قربان میرے ان دو دوستوں پر جنہوں نے تھوڑے تھوڑے کر کے میرے آنسو لے لئے یہاں تک کہ غم جلد ہی میری عقل میں سرایت کر گیا۔

حل لغات:

تَبَرَّضَا: (تفعّل) تَبَرَّضَ فلانٌ: تھوڑی چیز پر گذر بسر کرنا۔ صاحِبَهُ او مَالَهُ: تھوڑا تھوڑا لیکر زندگی بسر کرنا۔

❷...... | ولولا الاُسٰی ماعِشْتُ فِی النَّاسِ ساعَةً | ولـكـنْ اذا مـاشِـئـتُ جَـاوَبَـنی مثلی |
|---|---|

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر میں دنیا میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب میں کسی سے اظہارِ غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھڑا سناتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

بَابُ الْأَدَبِ

قال مِسْكِيْنُ الدَّارِمِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن عامر بن أنیف (بیروت کے نسخے میں نام: ربیعہ بن انیف) دارمی ہے، مسکین ان کا لقب ہے (متوفی ۸۹ھ/ ۷۰۸ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶	
وَفِتْيَـانِ صِـدْقٍ لَسْـتُ مُـطْـلِعَ بَعْضِهِمْ	عَـلٰـى سِـرِّ بَـعْـضٍ غَيْـرَ اَنِّىْ جِمَـاعُهَـا

ترجمہ:

کتنے ہی مخلص جوان ہیں کہ میں ان کے بعض کو بعض کے رازوں پر مطلع نہیں کرتا لیکن میں انہیں جمع کرتا ہوں۔

مطلب:

مخلص دوست آکر جب اپنے راز بتاتے ہیں تو میں انہیں فاش نہیں کرتا۔ ''انی جماعُها'' سے مراد یہ ہے کہ جب میں ایسا رازدان ہوں تو وہ میرے پاس آتے ہیں بلا خوف وخطر مجھے اپنے احوال سے باخبر کرتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ ان کا کوئی راز مجھ سے مخفی نہیں۔

کسی سے راز نہ کہنا اگر دنیا میں رہنا ہے یہ دنیا اک نقارہ ہے تمہیں بدنام کردے گی
بَشَر رازِ دلی کہکر ذلیل وخوار ہوتا ہے نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بے کار ہوتا ہے

❷	
لِـكُـلِّ امْـرِئٍ شِـعْـبٌ مِـنَ الْقَلْبِ فَارِغٌ	وَمَـوْضِـعُ نَـجْـوٰى لا يُـرَامُ اِطِّلَاعُهَـا

ترجمہ:

ہر شخص کے دل میں ایک خالی جگہ اور جائے سرگوشی ہوتی ہے جس پر اطلاع پانے کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔

❸	
يَـظَـلُّـوْنَ شَتّٰـى فِـى الْـبِـلَادِ وَسِـرُّهُـمْ	اِلٰـى صَـخْـرَةٍ اَعْـيَـى الرِّجَـالَ انْصِدَاعُهَا

ترجمہ:

وہ (خود اگرچہ) شہروں میں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان کے راز ایک ایسی چٹان میں محفوظ ہوتے ہیں جس

کوتوڑنے سے لوگ عاجز ہیں۔

حل لغات:

اِنْصِدَاعٌ: مص (انفعال) پھٹ جانا۔ اَلصُّبحُ: صبح روشن ہوجانا۔

وقال يحيى بن زياد الحارثی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ابوالفضل یحی بن زیاد حارثی ہے (متوفی ۱۶۰ھ/ ۷۷۶ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور ابوالعباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں۔

❶ ...... وَلَمَّا رَأَيْتُ الشَّيْبَ لَاحَ بَيَاضُهُ	بِمَفْرِقِ رَأْسِيْ قُلْتُ لِلشَّيْبِ مَرْحَبَا

ترجمہ:

اور جب میں نے بڑھاپے کو دیکھا کہ اس کی سفیدی میرے سر کی مانگ میں چمکی ہے تو میں نے بڑھاپے کو خوش آمدید کہا۔

کل آئینے نے بڑے دکھ کی بات مجھ سے کہی فراز تو بھی ہے گزرے گئے زمانوں میں

حل لغات:

مَفْرِقٌ: من الرَّأسِ: سر میں بالوں کی مانگ، مانگ نکالنے کی جگہ۔

❷ ...... وَلَوْ خِفْتُ اَنِّيْ اِنْ كَفَفْتُ تَحِيَّتِيْ	تَنَكَّبَ عَنِّيْ رُمْتُ اَنْ يَّتَنَكَّبَا

ترجمہ:

اور اگر مجھے امید ہوتی کہ اگر میں نے اسے خوش آمدید نہ کہا تو وہ مجھ سے منہ پھیر لے گا تو میں ارادہ کرتا کہ وہ پہلوتہی کر لے۔

فائدہ:

''خِفْتُ'' سے مراد علم یا رجاء ہے اور عرب رجاء اور خوف کو ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال کرتے رہتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا﴾ (۷۸/ ۲۷) أي: لا يخافون. بیروت کے نسخے میں خفت کے بجائے خِلْتُ ہے۔

❸ ...... وَلٰـكِـنْ اِذَا مَـاحَـلَّ كُـرْهٌ فَسَـامَـحَـتْ	بِـهِ الـنَّـفْـسُ يـومًـا كانَ لِلْكُرْهِ اَذْهَبَا

ترجمہ:

مگر جب کوئی ناگوار شے کسی دن آپڑے پھر طبیعت اسے قبول کرلے تو طبیعت کا اسے قبول کرلینا اس ناگوار شے کو دور کردیتا ہے۔

فائدہ:

اَذْهَبَا: اس میں الف اشباع کا ہے اصل میں ''اَذْهَب'' صیغۂ اسم تفضیل ہے، اس کا حق یہ تھا کہ أشدّ اِذْهابًا کہا جاتا؛ کیونکہ اس کا فعل ثلاثی نہیں ہے۔ اس کا جواب یوں ہوسکتا ہے کہ ''اَذْهَبَ'' بحذف زوائد ہے۔

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر　　غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے

وَقَالَ الْمَرَّارُ بْنُ سَعِيْدٍ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مرار بن سعید فقعسی ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ مسور بن ہند کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ ...... اِذَا شِـئْـتَ يَـوْمًـا اَنْ تَسُـوْدَ عَشِيْـرَةً	فَبِـالْـحِـلْـمِ سُدْ لا بِـالتَّسَرُّعِ وَالشَّتْمِ

ترجمہ:

جب تو کسی دن قبیلے کا سردار بننا چاہے تو صبر وتحمل سے سردار بن نہ کہ جلد بازی اور گالی گلوچ سے۔

❷ ...... وَلَـلْـحِـلْـمُ خَيْـرٌ فَـاعْـلَـمَـنَّ مَـغَبَّةً	مِّـنَ الْـجَهْـلِ اِلَّا اَنْ تُشَـمِّـسَ مِنْ ظُلْمٍ

ترجمہ:

تو جان لے کہ بردباری کا انجام جلد بازی سے بہتر ہوتا ہے مگر یہ کہ ظلمًا تجھے دھوپ میں بٹھا دیا جائے۔

مطلب:

سردار بننے کے بہت سے اسباب ہیں جیسے جلد بازی کو ترک کردینا، غصے کو پی جانا، نرمی اختیار کرنا، اپنی جان، مال وغیرہ کے معاملے میں صبر وتحمل سے کام لینا وغیرہ تو جس نے طلب ریاست وحصول سیادت میں ان اوصاف کو اپنایا وہی سردار بننے کے لائق ہوتا ہے لہٰذا تو بھی اگر سردار بننا چاہتا ہے تو حلم وبردباری اختیار کر۔ ہاں! اگر تجھ پر ظلم کو سوار کردیا

جائے تو ایسی صورت میں جہالت کا مظاہرہ ہی احلم ہے: ''فَاِنَّ صَدْمَ الشَّرِّ بِالشَّرِّ اَقْرَبُ وَدَفْعَ الْجَهْلِ بِالْجَهْلِ اَحْلَمُ''.

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

حل لغات:

مَغَبَّةٌ : انجام، خاتمہ، نتیجہ۔ کہتے ہیں لِهٰذَا الاَمْرِ مَغَبَّةٌ طَيِّبَةٌ: اس کام کا انجام اچھا ہے۔ تُشَمَّسَ: (تفعّل) دھوپ میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

وقال عِصَامُ بْنُ عُبَيْدِ الزِّمَانِيُّ (البسيط)

شاعر کا نام:

عصام بن عبید زمانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ شاعر نے ابو مسمع کو عتاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

وَفِي الْعِتَابِ حَيَاةٌ بَيْنَ اَقْوَامِ	اَبْلِغْ اَبَا مَسْمَعٍ عَنِّيْ مُغَلْغَلَةً ......❶

ترجمہ:

میری طرف سے ابو مسمع کو خط پہنچاؤ اور قوموں کے درمیان عتاب میں زندگی ہے۔

نوٹ:

اس شعر میں دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ ہے اور خط کا مضمون دوسرے شعر سے آخری شعر تک ہے۔

حل لغات:

مُغَلْغَلَةٌ: ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے والا پیغام یا خط۔ العتاب: مص. عَتَبَ عليه(ن) عِتَابًا: ملامت کرنا۔ کسی سے اظہار ناراضگی کرنا۔ فہمائش کرنا، سرزنش کرنا، کسی سے تعلق یا کسی پر ناز کرتے ہوئے اس لئے اظہارِ ناگواری کرنا تاکہ وہ اپنے اس فعل کی اصلاح کرلے جو باعث ناگواری ہوا۔ خلیل کا قول ہے: عتاب اظہار ناراضگی اور تنبیہ ہے۔ عربی مقولہ ہے: ''اَلْعِتَابُ خيرٌ مِنْ مَّكْتُوْمِ الْحِقْدِ'': چھپے ہوئے کینے سے عتاب بہتر ہے۔ ''مَنْ عَتَبَ عَلَى الدَّهْرِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهٗ'': جو زمانے پر عتاب کرے گا اس کا عتاب طویل ہو جائے گا یعنی زمانہ کبھی تکلیف سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس پر عتاب سے کبھی فراغت نہیں مل سکتی۔

فِي الْحَقِّ اَنْ يَّدْخُلُوا الْاَبْوَابَ قُدَّامِي	اَدْخَلْتَ قَبْلِيَ قَوْمًا لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ ......❷

ترجمہ:

کہ تو نے مجھ سے پہلے ایسی قوم کو داخل کر دیا جنہیں مجھ سے پہلے دروازوں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں تھا۔

❸ لَوعُدَّ قَبْرٌ وَقَبْرٌ كُنْتُ اَكْرَمَهم	مَيْتًا وَاَبْعَدَهُمْ مِنْ مَّنْزِلِ الذَّام

ترجمہ:

اگر یکے بعد دیگرے قبریں شمار کی جائیں تو مرنے والوں میں سب سے زیادہ میں معزز ہوں گا اور ان میں مذمت کے مقام سے سب زیادہ دور ہوں گا۔

❹ فَقَدْ جَعَلْتُ اِذَا مَا حَاجَتِيْ نَزَلَتْ	بِبَابِ دَارِكَ اَدْلُوهَا بِاَقْوَام

ترجمہ:

تحقیق میں نے طے کرلیا ہے کہ جب تیرے دروازے پر کوئی حاجت ہوگی تو اسے دوسرے لوگوں سے طلب کروں گا۔

احساس مَر نہ جائے تو انسان کیلئے کافی ہے اک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

حل لغات:

اَدْلُو: دَلاَ حَاجَتَهٗ (ن) دَلْوًا: حاجت طلب کرنا۔

وقال شَبِيبُ بْنُ الْبَرْصَاءِ الْمُرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام شبیب بن یزید بن جمرہ مری ہے (متوفی ۱۰۰ھ) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ برصاء ان کی والدہ تھیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت یہ صحیح سالم تھیں، ان کے والد حارث بن عوف نے کہا: وہ آپ کے شایانِ شان نہیں؛ کیونکہ اسے برص کا عارضہ ہے، پھر جب یہ گھر واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی بیٹی برص کی بیماری میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ شاعر نے عقیل بن علفہ کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ وَاِنِّيْ لَتَرَّاكُ الضَّغِيْنَةِ قد بَدَا	ثَرَاهَا مِنَ الْمَوْلٰى فلا اَسْتَثِيرُهَا

ترجمہ:

بے شک میں اس کینے کو جس کا اثر میرے چچازاد بھائی میں ظاہر ہوا چھوڑ دیتا ہوں اسے اچھالتا نہیں۔

حل لغات:

اَلضَّغِيْنَةُ: کینہ ۔ ج: ضَغَائِنُ. اَسْتَثِيرُ: (استفعال)اِسْتَثَارَ: جوش دلانا، بھڑکانا، مشتعل کرنا، گردوغبار اڑانا۔اس کے حروفِ اصلیہ (ث، و، ر) ہیں۔

يَهِيجُ كَبِيرَاتِ الْأُمُوْرِ صَغِيْرُهَا	مَخَافَةَ اَنْ تَجْنِيْ عَلَيَّ وَاِنَّمَا ❷......

ترجمہ:

اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کینہ مجھ پر ظلم کرے بے شک چھوٹے معاملات بڑے معاملات کو بھڑکا دیتے ہیں۔

عَلٰى رَغْبَةٍ لَوْ شَدَّ نَفْسِيْ مَرِيْرُهَا	لَعَمْرِيْ لقد اَشْرَفْتُ يومَ عُنَيْزَةٍ ❸......

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم !عنیزہ کے دن میرا نفس ایک پسندیدہ چیز کی طرف مائل ہوا کاش کہ مجھے میرے نفس کی رسی (عزتِ نفس) باندھ دیتی۔

حل لغات:

عُنَيْزَة: جگہ کا نام ہے۔مَرِيْر: عزتِ نفس اور پختہ ارادہ۔مضبوط بٹی ہوئی رسی۔

وَتُقْبِلُ اَشْبَاهًا عَلَيْكَ صُدُوْرُهَا	تَبَيَّنُ اَعْقَابُ الْأُمُوْرِ اِذَا مَضَتْ ❹......

ترجمہ:

جب معاملات گزر جاتے ہیں تو ان کے انجام ظاہر ہوتے ہیں اوران کے اوائل تجھ پر مشتبہ ہو کر آتے ہیں۔

بات جو بھی کیجئے بہت سوچ سمجھ کر کیجئے بات تو ہے بات بہت دور نکل جاتی ہے

سِوٰى مَا ابْتَنَيْنَا مَا يُعَدُّ فُخُوْرُهَا	اِذَا افْتَخَرَتْ سَعْدُ بْنُ ذُبْيَانَ لم تَجِد ❺......

ترجمہ:

جب سعد بن ذبیان فخر کریں تو کوئی قابل فخر چیز نہیں پائیں گے سوائے اس کے جس کی بنیاد ہم نے رکھی۔

وَلَا نَاهِضَاتُ الطَّيْرِ اِلَّا صُقُوْرُهَا	فَلَا خَيْرَ فِي الْعِيْدَانِ اِلَّا صِلَابُهَا ❻......

ترجمہ:

لکڑیوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر سخت لکڑیوں میں اور اڑنے والے پرندوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر شکاری پرندوں میں۔

حل لغات:

صُقُورٌ: مف: الصَّقْر: شکرا۔

7 الم تَرَ انَّا نُوْرُ قومٍ وَاِنَّما | يُبَيِّنُ فِي الظَّلْماءِ لِلنَّاسِ نُورُها

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک ہم قوم کی روشنی ہیں تاریکیوں میں لوگوں کے لئے ان کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

وقال معن بن أوس المزنی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام معن بن اوس مزنی ہے (متوفی ۶۴ھ/۶۸۳ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، انہیں صحابی ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے ایک دوست کی ہمشیرہ ان کے نکاح میں تھی، انہوں نے اسے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو ان کے دوست نے قسم کھائی کہ میں کبھی بھی ان سے کلام نہیں کروں گا، اس موقع پر شاعر نے ان سے عفوودرگزر کی درخواست کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 لَعَمْرُكَ مَا اَدْرِیْ وَاِنِّی لَاَوْجَلُ | عَلٰی اَیِّنَا تَغْدُو الْمَنِیَّةُ اَوَّلُ

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ ہم میں سے صبح کے وقت کسے پہلے موت آئے گی اور بے شک میں ڈرتا ہوں۔

2 واِنِّی اَخُوكَ الدَّائِمُ الْعَهْدِ لم اَخُنْ | اِنْ اَبْزَاكَ خَصْمٌ اَوْ نَبَا بِكَ مَنْزِلُ

ترجمہ:

بے شک میں عہد کی پاسداری کرنے والا تیرا بھائی ہوں اگر دشمن تجھے سخت پکڑے یا کوئی جگہ تیرے موافق نہ آئے تو میں خیانت نہیں کروں گا۔

حل لغات:

نَبَا: نَبَا الشَّیءُ(ن) نُبُوًّا: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا یا نہ جمنا۔

❸ اُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتَ مِنْ ذِیْ عَدَاوَۃٍ	وَاَحْبِسُ مَالِی اِنْ غَرِمْتَ فَاَعْقِلٗ

ترجمہ:

میں بھی ان دشمنوں سے لڑتا ہوں جن سے تیری لڑائی ہے اور میں اپنا مال محفوظ رکھتا ہوں کہ اگر تو جرم کرے تو میں دیت ادا کروں۔

❹ وَاِنْ سُؤْتَنِیْ یومًا صَفَحْتُ اِلٰی غَد	لِیُعْقِبَ یومًا مِنْکَ آخَرُ مُقْبِلٗ

ترجمہ:

اگر کسی دن تو مجھ سے برائی کرے تو کل تک میں درگزر کرتا ہوں تا کہ کسی دن تجھ سے دوسرا اچھا کام ظہور پذیر ہو۔

❺ کَاَنَّکَ تَشْفِیْ مِنْکَ دَاءً مَسَاءَ تِیْ	وَسُخْطِیْ وما فِی رَیْبَتِیْ ما تَعَجَّلٗ

ترجمہ:

گویا کہ تیری بیماری مجھے تکلیف دینے اور ناراض کرنے سے شفاء پاتی ہے؛ حالانکہ میری تکلیف میں وہ نہیں جس کی تو جلدی کرتا ہے۔

مطلب:

میں نے کسی مجبوری سے آپ کی ہمشیرہ کو طلاق دی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں تمہارا خیر خواہ نہیں اور آپ جو میری دل آزاری کر رہے ہیں اس میں آپ کا کوئی فائدہ نہیں۔

❶ واِنِّی علی اَشْیَاءَ مِنْکَ تُرِیْبُنِیْ	قدیمًا لَذُوْ صَفْحٍ علی ذاکَ مُجْمِلٗ

ترجمہ:

بے شک میں تیری ان باتوں کے باوجود جو مجھے شک میں ڈالتی ہیں ہمیشہ درگزر کرتا آ رہا ہوں اس کے باوجود میں تجھ سے حسنِ سلوک کرتا آ رہا ہوں۔

مجھے تعلیم یہ دی ہے فطرت نے بچپن سے — کوئی روئے تو آنسوں پونچھ دوں اپنے دامن سے

❼ سَتَقْطَعُ فِی الدنیا اِذَاما قَطَعْتَنِیْ	یَمِیْنَکَ فَانْظُرْ اَیَّ کَفٍّ تَبَدَّلٗ

ترجمہ:

جب تو مجھ سے تعلق توڑے گا تو دنیا میں اپنا ہی دایاں بازو کاٹے گا پھر دیکھ کہ کسے بدل بناتا ہے۔

مطلب:

سوچ سمجھ کر تعلقات توڑنے چاہئیں؛ کیونکہ شاخیں ٹوٹ کر ہری نہیں رہتیں۔

7 ...... وفِی النـاسِ اِنْ رَثَّـتْ حِبالُکَ واصِل	وفی الأرضِ عَنْ دَارِ القِلٰی مُتَحَوَّلُ

ترجمہ:

اگر تیرے تعلقات کمزور ہوگئے تو لوگوں میں تعلقات جوڑنے والے بہت ہیں اور زمین میں کینے کے گھر سے پھرا ہی جاتا ہے۔

حل لغات:

رَثَّت: رَثَّ الثَّوبُ (ن،ض، س) رَثَاثَةً: کپڑے کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔

9 ...... اِذَا اَنْـتَ لـم تُـنْـصِفْ اَخـاکَ وَجَدْتَّـهُ	عَـلٰی طَـرَفِ الْهِـجْـرانِ اِنْ كان يَعْقِلُ

ترجمہ:

جب تو اپنے بھائی سے انصاف نہ کرے اگر وہ سمجھدار ہوا تو اسے جدائی کے کنارے پر پائے گا۔

10 ...... ويَـرْكَـبُ حَـدَّ السَّيْفِ مِنْ اَنْ تَضِيْمَـهُ	اِذَا لـم يَـكُـنْ عَنْ شَفْرَةِ السَّيْفِ مَزْحَلُ

ترجمہ:

اور تیرے ظلم سے بچنے کے لئے تلوار کی دھار پر سوار ہوگا جب تلوار کی دھار سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔

حل لغات:

مَزْحَلُ: بیروت کے نسخے میں مَعْدِلُ کا لفظ ہے۔

11 ...... وكُـنْـتُ اذا مـا صـاحـبٌ رَامَ ظِـنَّتِی	وَبَـدَّلَ سُـوْءً بِـالَّـذِیْ كـنـتُ اَفْـعَـلُ

ترجمہ:

اور میں ایسا شخص ہوں کہ جب میرا دوست مجھ سے برائی کا ارادہ کرے اور جو میں حسن سلوک کرتا تھا اسے برائی سے بدل دے۔

عَـلٰـى ذاكَ اِلَّا رَيْـثَ مَـا اَتَـحَـوَّلُ	⓬ قَـلَـبْـتُ لَـه ظَهْـرَ الْـمِـجَـنِّ فـلـم اَدُمْ

ترجمہ:

تو میں اس کے لئے ڈھال کی پیٹھ پھیر دیتا ہوں میں سابقہ دوستی پر نہیں رہتا مگر اتنی دیر کہ پھروں۔

حل لغات:

رَیْثٌ: دیر، تاخیر، سستی۔ عربی مقولہ ہے: ''رُبَّ عُجْلَةٍ تَهِبُ رَيْثَم'': کبھی جلد بازی دیر کا باعث ہوتی ہے۔ وقت کی تعداد۔ کبھی اس پر ''ما'' داخل ہوتا ہے۔

اِلَيْـــهِ بِـوَجْـــهٍ آخِـرَ الـدَّهْـرِ تُـقْـبِلُ	⓭ اِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لم تَكَدْ

ترجمہ:

جب میرا نفس کسی چیز سے پہلو تہی کرے تو کبھی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

وقال عمرو بن قَمِيْئَةَ (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عمرو بن قمیئہ بن ذریح بن سعد بن مالک ہے (متوفی ۸۵ ق، ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اَفْـقِـدْ بِـــهٖ اِذْ فَـقَـدْتُّـــهٗ اَمَـمَـــا	❶ يَــا لَهْفَ نَـفْسِــيْ عَـلَـى الشَّبـابِ ولم

ترجمہ:

ہائے میری حسرت جوانی پر! جب میں نے اسے کھویا تو کوئی درمیانی چیز نہیں کھوئی۔

حل لغات:

اَمَمٌ: مقابل۔ نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح بات۔ درمیانی۔

اَدْنٰـى تِـجَـارِيْ وَاَنْـفُضُ اللِّـمَـمَـا	❷ اِذْ اَسْـحَـبُ الـرَّيْـطَ وَالْـمُـرُوْطَ اِلٰـى

ترجمہ:

جب میں ریشمی نرم چادر کھینچتا ہوا اور گھنے بالوں کو جھاڑتا ہوا قریبی مے خانے کی طرف جاتا تھا۔

حل لغات:

اَلرَّيْط: مف: الرَّيْطَةُ: ایک پاٹ کی چادر۔ ہر چادر نما کپڑا۔ کفن۔ اَلْمُرُوْطُ: مف: المِرْطُ: اون کا ریشم یا ٹسر کی

چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے، خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ تِجَارٌ: وتَجْرٌ وتُجَّارٌ: مف: التَّاجِر: تجارت پیشہ۔ کسی کام کا ماہر۔ شراب فروش۔ اَللِّمَمُ: مف: اَللِّمَّةُ: کانوں سے بڑھی ہوئی بالوں کی زلف۔ اَللَّمَمُ: چھوٹے گناہ جیسے بوسۂ شہوت، نظرِ شہوت۔ گناہوں سے آلودگی فی القران المجید: ﴿ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ﴾ (۳۲/۵۳)

❸ لا تَغْبِطِ الْمَرْءَ اَنْ يُّقَالَ لَهُ	اَمْسٰى فَلانٌ لِسِنِّهِ حَكَمَا

ترجمه:

کسی ایسے مرد پر رشک نہ کر جس کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بڑی عمر کی وجہ سے سردار بن گیا۔

فائده:

"اَمْسٰى فَلانٌ لِسِنِّهِ" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "أضحى فلان لعمره" اور بیروت کے نسخے میں "أضحى" ہے۔

❹ اِنْ سَرَّهُ طُوْلُ عُمْرِهِ فَلَقَدْ	اَضْحٰى عَلَى الْوَجْهِ طُوْلُ ما سَلِمَا

ترجمه:

اگر لمبی عمر نے اسے خوش کیا تو یقیناً اس کے چہرے پر طویل زندگی نے (موت کے) آثار کو ظاہر کر دیا۔

وقال اياس بن القائف (الطويل)

❶ تُقِيْمُ الرِّجَالُ الْاَغْنِيَاءُ بِاَرْضِهِم	وَتَرْمِي النَّوٰى بِالْمُقْتَرِيْنَ الْمَرَامِيَا

ترجمه:

امیر لوگ اپنے وطن میں رہتے ہیں اور محتاجوں کو دوری جنگلوں میں پھینک دیتی ہے۔

مطلب:

امیری غربت سے بہتر ہے۔

❶ فَاَكْرِمْ اَخَاكَ الدهرَ ما دُمْتُما مَعًا	كَفٰى بِالْمَمَاتِ فُرْقَةً وَتَنَائِيَا

ترجمه:

جب تک ایک ساتھ رہو ہمیشہ اپنے بھائی کی تعظیم کرتے رہو جدائی اور دوری کے لئے موت کافی ہے۔

فَقَدْتُ صَدِيْقِى وَالبِلَادُ كمَاهِيَا	❶ إِذَا زُرْتُ أرضًا بعدَ طولِ اجْتِنَابِهَا

ترجمہ:

جب میں اپنے وطن واپس آتا ہوں تو اپنے دوست کو نہیں پاتا جب کہ شہر ویسے ہی ہوتے ہیں۔

وقال ربيعة بن مقروم (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعۃ بن مقروم ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہے انہوں نے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں پائے اور دولتِ ایمان سے مشرف ہوکر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

اشعار کا پس منظر:

انہوں نے اپنی اونٹنی عمرو نہشلی کو بیچی، نہشلی کو صابی بن حارث نے ثمن ادا کرنے سے منع کیا تھا جب شاعر نے نہشلی کے ہاں صابی کو دیکھا تو اس پر تعریض کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

بَعِيدٍ قلبُهُ حُلُوِ اللِّسَان	❶ وَكَمْ مِّنْ حَامِلٍ لِى ضَبَّ ضِغْنٍ

ترجمہ:

اور کتنے ہی میرے کینہ ور ہیں جن کا دل (محبت سے) دور ہے اور شیریں زباں ہیں۔

حل لغات:

ضَبَّ: الرَّجُلُ (ض) ضَبًّا: غصہ ہونا، کینہ رکھنا۔علی مافی نفسه: دل کی بات چھپانا۔ضِغْن: سخت چھپی ہوئی دشمنی، زبردست کینہ۔فی القرآن المجید: ﴿أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُم﴾ (۳۱/۴۷) جھکاؤ۔بغل، گود۔ جانب، پہاڑ کا پہلو۔ ج: اَضْغَانٌ. بَعِيدٍ: بیروت کے نسخے میں ''طَوِيْلٍ'' ہے۔

بِشَغْبٍ مِنْ لِّسَانٍ تَيِّحَانِ	❷ ولو اَنِّى اَشَاءُ نَقَمْتُ مِنْهُ

ترجمہ:

اگر میں چاہوں تو اس سے فتنہ فساد کر کے یا زبان استعمال کر کے انتقام لوں۔

حل لغات:

''مِنْ'' ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں ''أو'' ہے۔ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

③ ولٰـكـنّـي وَصَـلْـتُ الْـحَبْلَ مَنْـهُ	مُـوَاصَـلَةً بِـحَبْلِ أَبِـي بَيَـانِ

ترجمہ:

لیکن میں اس سے تعلق قائم رکھتا ہوں ابو بیان کے تعلق کو باقی رکھتے ہوئے۔

④ وضَـمْـرَـةَ اِنَّ ضَـمـرـةَ خيرُ جـار	عَـلِـقْـتُ لـه بِـاَسْبـابٍ مِتـانِ

ترجمہ:

اور ضمرہ کے تعلقات کو باقی رکھتے ہوئے بے شک ضمرہ بہترین پڑوسی ہے میں نے اس سے مضبوط اسباب کے ساتھ تعلقات قائم کیے ہیں۔

① هِـجَـانُ الْـحَيِّ كَـالذَّهَـبِ الْمُصَفّٰى	صَبِيْـحَةَ دِيْـمَةٍ يَـجْـنِيْـهِ جَـانِ

ترجمہ:

ضمرہ قوم کا خالص النسب سردار ہے اس خالص سونے کی طرح جسے بارش کی صبح چننے والا چنتا ہے۔

مطلب:

رات کو سونے کی کان پر بارش برسے تو صبح کو وہ چمکنے لگتا ہے اور سونے کا متلاشی اسے بآسانی پالیتا ہے۔

حل لغات:

هِجَانٌ: وہ چیزیں جو اصل کے اعتبار عمدہ اور اعلیٰ ہوں۔ اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ۔ دِيْمَةٌ: تیز برسنے والی بارش جس میں بجلی اور گرج نہ ہو۔ ج: دِيَمٌ و دُيُومٌ.

وقال سُلْمِيٌّ بن ربيعة (المتدارک)

① اِنَّ شِـــوَاءً ونَشْـــوَةً	وخَبَـــبَ الْبَـــازِلِ الْاَمُـــوْنِ

ترجمہ:

بے شک بھنا ہوا گوشت اور نشہ دینے والی شراب اور عمدہ اونٹنی کی پرامن چال۔

فائدہ:

چار اشعار میں "اِنَّ" کا اسم ہے اور خبر پانچویں شعر میں ہے۔

حل لغات:

شِوَاءً: بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا۔روسٹ۔نَشْوَۃً: (اسم مرۃ) شراب کی بدمستی یا ابتدائی مستی۔ بُو۔خَبَب: ایک قسم کی چال۔الْبَازِلِ: پورے نوسال کی نہایت قوی اونٹنی۔ الْاَمُوْنِ: مضبوط خلقت والی۔

يُجْشِمُهَا الْمَرْءُ فِي الْهَوٰى	مَسَافَةَ الْغَائِطِ الْبَطِيْنِ

2 ......

ترجمہ:

جس اونٹنی کو انسان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے پست وکشادہ راستوں کے سفر کی تکلیف دیتا ہے۔

حل لغات:

اَلْغَائِطُ: کشادہ نشیبی زمین۔پاخانہ۔کنایۃً پاخانہ کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ﴾ (۴/۴۳) ج: غُوْطٌ وغِياطٌ.

وَالْبِيْضَ يَرْفُلْنَ كَالدُّمٰى	فِي الرَّيْطِ وَالْمُذْهَبِ الْمَصُوْنِ

3 ......

ترجمہ:

اور مورتیوں کی طرح خوبصورت گوری عورتیں ریشمی زربفت لباس میں مٹک مٹک کر چل رہی ہوں۔

حل لغات:

يَرْفُلْنَ: رَفَلَ (ن) رَفْلاً: دامن گھسیٹے ہوئے تکبر سے چلنا، ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔اَلدُّمٰى: مف: الدُّمْيَةُ: ہاتھی کے دانت وغیرہ کی بنی ہوئی تصویر۔اس سے حسن میں تشبیہ دی جاتی ہے۔تراشا ہوا بت۔گڑیا۔

وَالْكُثْرَ وَالْخَفْضَ آمِنًا	وشِرَعَى الْمِزْهَرِ الْحُنُوْنِ

4 ......

ترجمہ:

اور مال کثیر اور امن کی حالت میں عیش وراحت اور دل سوز سارنگی کی آواز۔

حل لغات:

شِرَعٌ: مف: الشِّرْعُ: مانند، مثل۔کمان سارنگی کا تانت۔اَلْمِزْهَر: آلہ طرب، سارنگی (ایک قسم کا باجہ) مہمانوں کے لئے آگ جلانے والا، مہمان نواز۔ج: مَزَاهِرُ. اَلْحُنُون: مہربان، بے حد مشفق۔وہ عورت جو اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی خاطر دوسرا نکاح کرے۔وہ ہوا جس کے چلنے کی آواز اونٹ کی آواز کی سے مشابہ ہو۔آواز

نکالنے والی کمان۔شوق کی وجہ سے غمگین۔

5 ......

لِـلـدَّهْـرِ وَالـدهـرُ ذُوْ فُـنُـوْنِ	مِـنْ لَـذَّةِ الْـعَيْـشِ وَالْـفَتٰـى

ترجمہ:

یہ سب کچھ زندگی کی لذتیں ہیں اور نوجوان زمانے کے لئے ہے اور زمانے کے کئی رنگ ہیں۔

6 ......

كَـالْـعُـدْمِ وَالْـحَـيُّ لِـلْـمَـنُـوْنِ	وَالْـعُسْـرُ كَـالْيُسْـرِ وَالْـغِـنٰـى

ترجمہ:

تنگ دستی خوشحالی کی طرح ہے اور مال داری فقر کی طرح ہے اور زندہ موت کے لئے ہے۔

7 ......

غَـذِيَّ بَهْـمٍ وَذَا جُـدُوْنِ	اَهْـلَـكْـنَ طَسْـمًـا وَبَـعْـدَهٗ

ترجمہ:

حوادث زمانہ نے طسم کو ہلاک کیا اس کے بعد بھیڑ بکری، گائے کے بچوں اور جدون والوں کو ہلاک کیا۔

مطلب:

ذا جدون: احاطہ کیا ہوا یعنی جس نے حفاظت کے لئے ہتھیار جمع کئے اور یہ علکس بن یشرح بن حارث بن صیفی بن سبأ، بلقیس کا دادا ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے یمن میں گایا۔

حل لغات:

غَـذِی: حاملہ جانوروں کے شکم میں جو کچھ ہو یا مخصوص بکریوں کے شکم میں، چھوٹے چوپاؤں پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔بَهْـمٌ: وبِهَـامٌ: مف: اَلْبَهْـمَةُ: بکری یا بھیڑ کا بچہ (مذکر ومؤنث)۔اَلْبَهِيْـمَةُ: چوپایہ (درندے کے علاوہ) ج: بَهَـائِمُ. فی القرآن المجيد: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾ (۵/۱)

8 ......

وَحَـيَّ لُـقْـمَـانَ وَالتُّـقُـوْنِ	وأهـلَ جـاشٍ وَمَـأرِبٍ

ترجمہ:

اور جاش اور مأرب والوں کو ہلاک کیا اور لقمان اور تقون کے قبیلوں کو۔

مطلب:

موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔

بَابُ النَّسِيبِ

نسیب:

عورت کے حسن وجمال کوذکر کرنااورعورت کی محبت کی وجہ سے ''عاشق'' پر جو بیتی اس کی خبر دینا۔نسیب کہلاتا ہے۔

غزل:

عورتوں کے ساتھ محبت کے قصوں کواوران کی طرف دل میں پیدا ہونے والے میلان کو بیان کرنا۔غزل کہلاتا ہے۔

وقال الصِّمَّةُ بْنُ عَبدِ اللهِ الْقُشَيرِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام صمہ بن عبداللہ بن طفیل قشیری ہے (متوفی ۹۵ھ/۷۱۴ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو اپنے چچا کی بیٹی سے محبت تھی انہوں نے اپنے چچا سے رشتہ طلب کیا تو ان کے چچا نے کہا: ''۱۰۰'' اونٹ دو تو تمہیں رشتہ دوں گا ورنہ نہیں۔ جب یہ چچا کے پاس اونٹ ہانک کر لائے، چچا نے اونٹ گنے تو ''۱۰۰'' اونٹ پورے نہیں تھے اس پر اس نے کہا: میں تو پورے ''۱۰۰'' اونٹ لوں گا، چچا کے اس رویے پر شاعر کے باپ نے اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے قسم کھائی کہ میں تو اس سے زیادہ کچھ نہیں دوں گا، جب ضد بازی میں مسئلہ حل نہیں ہوا تو شاعر مایوس ہو کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر پہاڑوں میں چلا گیا اور اپنی باقی زندگی وہیں گذار دی ؎

حسرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مرجھا گئے

1 ...... حَنَنْتَ اِلٰی رَیَّا وَنَفْسُکَ بَاعَدَتْ	مَزَارَکَ مِنْ رَیَّا وَشَعْبَا کُمَا مَعَا

ترجمہ:

تو ''ریّا'' کا مشتاق ہوا مگر تیرے نفس نے ہی تجھے ریّا کی زیارت کے مقام سے دور کر دیا؛ حالانکہ تمہارے قبیلے ایک ہی جگہ رہ رہے تھے۔

زعم چاہت کا تھا دونوں کو مگر آخر کار آ گئی بیچ میں دیوار من وتو والی

فائدہ:

بَاعَدَتْ: بَعَّدَتْ کے معنی میں ہے۔اور باب مفاعلۃ، تفعیل کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں: ضَاعَفَتْ

وَضَعَّفَتْ، اس کی مثال قرآن میں ہے: ﴿فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا﴾ (۳۴/۱۹)

❷ فَمَا حَسَنٌ اَنْ تَأْتِيَ الْاَمْرَ طَائِعًا	وَتَجْزَعَ اَنْ دَاعِي الصَّبَابَةِ اَسْمَعَا

ترجمہ:

تو یہ اچھی بات نہیں کہ تو بخوشی کوئی کام کرے اور گھبرا جائے اس سے کہ محبت کو بلانے والا اپنی بات سنائے۔

مطلب:

تُو بخوشی محبوبہ سے دور ہوا اب اگر آتش عشق تجھے بے تاب کر رہی ہے تو صبر کر۔

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم مقامات آہ وفغاں اور بھی ہیں

❸ قِفَا وَدِّعَا نَجْدًا وَمَنْ حَلَّ بِالْحِمٰى	وَقَلَّ لِنَجْدٍ عِنْدَنَا اَنْ يُّوَدَّعَا

ترجمہ:

ٹھہرو! نجد اور مقام حمی میں رہنے والے کو الوداع کہلو اور ہمارے ہاں نجد کو کم ہی الوداع کہا جاتا ہے۔

❹ بِنَفْسِي تِلْكَ الْاَرْضُ مَا اَطْيَبَ الرُّبَا	وَمَا اَحْسَنَ الْمُصْطَافَ وَالْمُتَرَبَّعَا

ترجمہ:

میری جان قربان! اس زمین پر کتنے اچھے ہیں اس کے ٹیلے اور کتنی پیاری ہے موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کی جگہ۔

حل لغات:

الرُّبَا: مف: اَلرُّبْوَةُ وَالرَّبْوَةُ وَالرِّبْوَةُ: ٹیلہ۔ فی القران المجید: ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ﴾ (۲/۲۶۵) اَلْمُصْطَافُ: گرمی کا موسم گزارنے کی جگہ۔ اَلصَّيْفُ: گرمی کا موسم۔ ﴿لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ إِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۱۰۶/۱،۲) ج: اَصْيَافٌ وَصُيُوْفٌ.

❺ فَلَيْسَتْ عَشِيَّاتُ الْحِمٰى بِرَوَاجِعٍ	اِلَيْكَ وَلٰكِنْ خَلِّ عَيْنَكَ تَدْمَعَا

ترجمہ:

مقام حمی کی شامیں تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی لیکن اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے دے (تاکہ غم دل ہلکا ہو)

وہ پھول سے لمحے بھاری ہیں یادوں کی نازک شاخوں پر جو پیار میں میں نے سونپے تھے آغاز میں اک دیوانے کو

❶...... | وَلَـمَّـا رَأَيْـتُ الْبِشْـرَ اَعْـرَضَ دُوْنَـنَـا | وَجَـالَـتْ بَـنَـاتُ الشَّـوْقِ يَـحْنِنَّ نُزَّعَـا |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب میں نے دیکھا کہ بشر پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا (آڑ بن گیا) اور شوق کی بیٹیاں (شوق واشتیاق سے پیدا ہونے والی حالت) بے چین ہو کر رونے لگیں۔

حل لغات:

"وَجَالَتْ"، ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "وحالت" ہے۔

❼...... | بَـكَـتْ عَيْـنِـيَ الْيُسْـرٰى فَلَمَّا زَجَرْتُها | عَنِ الْجَهْلِ بعدَ الْحِلْمِ اَسْبَلَتَا مَعًا |
|---|---|

ترجمہ:

میری بائیں آنکھ نادانی کے سبب روئی اور صبر و تحمل کے بعد جب میں نے اسے ڈانٹا تو دونوں آنکھیں ایک ساتھ بہنے لگیں۔

سر پہ آ جاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں اشک پیہاں دیدۂ انساں سے ہوتے ہیں رواں

❽...... | تَـلَـفَّـتُّ نَـحْـوَ الْـحَـيِّ حَـتّٰـى وَجَـدْتُّنِيْ | وَجِـعْـتُ مِـنَ الْاَصْـغَـاءِ لِيْتًـا وَاَخْـدَعَـا |
|---|---|

ترجمہ:

تو میں نے مڑ مڑ کر اپنی قوم کو دیکھا یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ بار بار مڑنے کی وجہ سے گردن کے کنارے اور گردن کی رگ درد کرنے لگی ہے۔

حل لغات:

لِيْتًـــا: گردن کا پہلو۔ ج: اَلْيَـــاتٌ. اَخْـدَعٌ: گردن کی ہر دو جانب دو پوشیدہ رگوں میں سے ایک۔ فـي الحديث: ((اَنَّهٗ اِحْتَجَمَ على الاَخْدَعِينَ و الكاهِلِ)).

❾...... | وَاذْكُـرُ اَيَّـامَ الْـحِـمٰـى ثُـمَّ اَنْثَـنِـيْ | عَـلٰـى كَـبِـدِيْ مِـنْ خَشْيَةِ اَنْ تَـصَـدَّعَـا |
|---|---|

ترجمہ:

میں مقامِ حمی کے دنوں کو یاد کرنے لگا پھر اپنے جگر کی طرف متوجہ ہوا ڈرتے ہوئے کہ کہیں وہ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائے۔

مطلب:

میں محبوبہ کے ساتھ گزارے ہوئے پرمسرت لمحات یاد کرنے لگا تو خیال آیا کہ کہیں سابقہ خوشی اور آج کی مایوسی کے

تصور سے کلیجہ پھٹ نہ جائے لہذا پرانی یادیں چھوڑ دو۔

پڑے ہیں سوزِ محبت سے دل پہ جتنے داغ ستارے اتنے نہ ہوویں گے آسماں کے لئے

وقال آخر (الطويل)

❶ ونُبِّئْتُ لَيْلٰى اَرْسَلَتْ بِشَفَاعَةٍ	اِلَيَّ فهَلَّا نَفْسُ ليلٰى شَفِيْعُهَا

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ لیلی نے میرے پاس سفارشی بھیجا ہے لیلی خود سفارشی بن کر کیوں نہیں آئی۔

اپنے بیمار محبت کی عیادت کے لئے تو جو آتا تو نہ آتا تیری کچھ شان میں فرق

❷ أَأَكْرَمُ مِنْ ليلٰیٰ علَيَّ فَتَبْتَغِي	بِهِ الْجَاهَ اَمْ كُنْتُ امْرَءً لا اُطِيْعُهَا

ترجمہ:

کیا وہ میرے ہاں لیلی سے زیادہ معزز ہے کہ لیلی اس کے ذریعے مقام و مرتبہ چاہتی ہے یا میں ایسا شخص ہوں کہ لیلی کی بات نہیں مانوں گا۔

مطلب:

میری محبوبہ لیلی نے اپنی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے دوسرے شخص کو میرے ہاں سفارشی بنا کر بھیجا ہے اگر لیلی خود چل کر آتی تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

حل لغات:

اَلْجاهُ: مرتبہ، حیثیت، پوزیشن۔

وقالَ ابْنُ الدُّمَيْنَةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن دمینہ ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶ اَمَا يَسْتَفِيْقُ الْقَلْبُ اِلَّا انْبَرٰى لَه	تَوَهُّمُ صَيْفٍ مِنْ سُعَادَ وَمَرْبَعِ

ترجمہ:

دل کو آرام صرف اسی وقت ملتا ہے جب ''سعاد'' کے ساتھ موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کا تصور آتا ہے۔

مجھے تنہائی میں تنہا نہیں رہنے دیتے چند لمحے جو کبھی ساتھ گذارے تیرے
وہ قرب کے لمحات اگر بھول بھی جائیں برسوں ہمیں تڑپائے گی احساس کی خوشبو

حل لغات:

اِنْبَرٰی: (انفعال) لَهُ: پیش آنا۔ صَيْفٌ: گرمی کا موسم۔ فی القرآن المجید: ﴿لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ إِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۱۰۶/۱،۲) ج: اَصْيَافٌ وَصُيُوْفٌ. ''سعاد'' شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔

❷......	
اُخَادِعُ عَنْ اَطْلالِهَا الْعَيْنَ اِنَّهُ	مَتٰى تَعْرِفِ الْاَطْلَالَ عَيْنُكَ تَدْمَعِ

ترجمہ:

میں آنکھ کو اس کے کھنڈرات دیکھنے سے روکتا ہوں؛ کیونکہ جب تیری آنکھ کھنڈرات دیکھ لے گی تو آنسو بہائے گی۔
جہاں ویرانہ ہے پہلے کبھی آباد گھریاں تھے کبھی یاں قصر وایواں تھے چمن تھے اور شجریاں تھے

حل لغات:

اُخَادِعُ: (مفاعلة) خادعهُ: دھوکہ دینا، دھوکہ دینے کی کوشش کرنا۔ العينَ: آنکھ کو دھوکہ دینا، آنکھوں دیکھی بات میں شک ڈالنا۔ فی القران المجید: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (۱۴۲/۴)
اَطْلَالٌ: مف: اَلطَّلَلُ: کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار ونشانات۔ پانی کی سطح۔

❸......	
عَهِدْتُ بِهَا وَحْشًا عَلَيْهَا بَرَاقِعٌ	وَهٰذِي وُحُوْشٌ اَصْبَحَتْ لَمْ تُبَرْقِعِ

ترجمہ:

میں نے وہاں پردہ نشین حسیناؤں سے ملاقات کی اور یہ ایسے جنگلی جانور ہیں جو پردہ نہیں کرتے۔

مطلب:

یعنی ان کھنڈرات میں میں نے حسین وجمیل محبوبہ سے ملاقات کی تھی اور اب یہاں صرف جنگلی جانور نظر آرہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کو جنگلی جانوروں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ شوخیٔ طبع ہے۔
جہاں اب خاک پر ہیں نقش پائے آہوئے صحراء کبھی محو تماشہ دیدۂ اہل نظریاں تھے

حل لغات:

وَحْشٌ: وَوُحُوْش: مف: وَحْشِيٌّ: جنگلی جانور، درندے (مذکر ومؤنث) فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ﴾. (۸۱/۵) بَرَاقِع: مف: اَلْبُرْقَعُ: نقاب، برقع۔ چوپائے کا منہ بند۔

وقال آخر (الطويل)

بِلَيلٰی اَمُتْ لا قبرَ اَعْطَشُ مِنْ قبرِی	فَيَا رَبِّ اِنْ اَهْلِکْ ولم تُرْوِ هَامَتِی

❶

ترجمہ:

اے میرے رب! اگر میں اس حال میں مرگیا کہ تو نے آبِ لیلیٰ سے مجھے سیراب نہ کیا تو میں اس حال میں مروں گا کہ میری قبر سے زیادہ کوئی قبر پیاسی نہیں ہوگی۔

پکارتے ہیں یہ لب خشک ساحلوں کی طرح کب آئے گا کوئی برکھا بادلوں کی طرح

تَسَلَّيْتُ عن يَاْسٍ ولم اَسْلُ عن صَبْرٍ	وَاِنْ اَکُ عن ليلی سَلَوْتُ فاِنَّما

❷

ترجمہ:

اگر میں نے لیلیٰ سے بے رخی کی ہے تو مایوسی کی وجہ سے بے رخی کی ہے نہ کہ صبر کرتے ہوئے۔

اب بجز ترکِ وفا کوئی خیال آتا نہیں اب کوئی حیلہ نہیں شاید دلِ ناداں کے پاس

حل لغات:

سَلَوْتُ: سَلا الشیء وعنهُ (ن) سَلْوًا: بھول جانا۔تسلی پانا۔بے غم ہونا۔

فَرُبَّ غِنٰی نَفْسٍ قريبٍ مِنَ الفقرِ	واِنْ يَّکُ عن ليلی غِنًی وتَجَلُّدٌ

❸

ترجمہ:

اگر میں نے لیلیٰ سے بے نیازی اور صبر واستقامت اختیار کیا ہے تو کبھی نفس کی بے نیازی محتاجی کے قریب ہوتی ہے۔(شرح مرزوقی ج:۲،ص۸۵۹بیروت)

مطلب:

جب میں مایوس ہوگیا تو بے رخی کرنے لگا ورنہ بخوشی محبوبہ کو نہیں چھوڑا۔

حل لغات:

تَجَلُّدٌ: اظہار صبر کرنا، مضبوطی دکھانا۔

وقال آخر (البسيط)

1 ...... يـومَ ارْتَـحَـلْـتُ بِرَحْلِي قبلَ بَرْذَعَتِيْ	وَالـعـقـلُ مُتَّـلِـهٌ وَالـقـلـبُ مَشْـغُـوْلُ

ترجمہ:

جس دن میں نے اپنے اونٹ پر عرق گیر سے پہلے کجاوا کسا اس حال میں کہ شدت غم کی وجہ سے عقل ختم ہونے کے قریب اور دل مشغول تھا۔

حل لغات:

بَرْذَعَةٌ: وَالبرذعَةُ: جانور کی پیٹھ پر ڈالا جانے والا کپڑا، عرق گیر۔ مُتَّلِهٌ: فا (افتعال) اِتَّلَهَ: بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے، شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔

2 ...... ثـم انْـصَـرَفْـتُ اِلٰـى نِضْوِىْ لِاَبْعَثَهٗ	اِثْـرَ الْـحُـدُوْجِ الْـغَـوَادِىْ وَهـو مَعْقُوْلُ

ترجمہ:

پھر میں اپنے لاغر اونٹ کی طرف پھرا تا کہ اسے صبح کے وقت جانے والی سواریوں کے پیچھے چلنے پر ابھاروں؛ حالانکہ وہ بندھا ہوا تھا۔

مطلب:

ان اشعار میں شاعر اپنی مدہوشی کو بیان کر رہا ہے کہ محبوبہ کے ساتھ جانے کے شوق میں معاملات کی ترتیب ہی بھول گیا یعنی پہلے عرق گیر رکھنا تھا لیکن وہ یاد ہی نہیں رہا اور شوق و عجلت میں اونٹ کو کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ کو ہانکنا شروع کر دیا۔

حل لغات:

نِضْوٌ: دبلا، تھکا ماندہ جانور۔ اَلْحُدُوْجُ: مف: اَلحِدْجُ: بوجھ۔ عورتوں کی سواری کی ہودج۔

وقال جِرَانُ الْعَوْدِ (الطويل)

1 ...... اَيَـا كَـبِـدًا كَـادَتْ عَشِيَّةَ غُـرَّبٍ	مِـنَ الشَّـوْقِ اِثْـرَ الظَّـاعِـنِيْـنَ تَـصَدَّعُ

ترجمہ:

اے لوگو! مقام غرب کی شام کوچ کرنے والوں کے پیچھے شوق سے میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے قریب ہے۔

حل لغات:

الظَّاعِنِيْنَ :فا. ظَعَن (ف) ظَعْنًا: روانہ ہونا، چلنا۔

❷ عشيةَ مـــا فِيْـمَـنْ اَقَـامَ بِـغُـرَّبٍ	مُـقَـامٌ وَلا فيـمَـنْ مَضٰـى مُتَسَـرَّعُ

ترجمہ:

اس شام کہ مقام غرب میں جو ٹھہرے ان میں کوئی بھی مستقل طور پر ٹھہرنے والا نہیں اور نہ ہی چلے جانے والوں میں کوئی جلد باز ہے۔

وقال الحسين بْنُ مُطَيْرٍ الْاَسَدِىُّ (الطويل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام حسین بن مطیر اسدی ہے (متوفی ۱۶۹ھ/ ۷۸۵ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

❶ لـقـد كنتُ جَلْدًا قَبْلَ اَنْ تُوْقِدَ النَّوٰى	عَـلٰـى كَبِـدِىْ جَـمْـرًا بَـطِيًّـا خُمُوْدُهـا

ترجمہ:

میں طاقتور نوجوان تھا میرے جگر پر ایسی آگ بھڑ کنے سے پہلے جو دیر سے بجھتی ہے۔

اس درد کے موسم نے عجب آگ لگائی جسموں میں دہکتے ہیں گلاب اور طرح کے

حل لغات:

جَـمْرٌ: وجِـمَـارٌ وجَمَرَاتٌ: انگارہ۔ چھوٹی کنکری۔ سخت اندھیرا۔ ''جَـمْرًا'' ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ''نارًا'' ہے۔

❷ وقـد كـنـتُ اَرْجُوْا اَنْ تَمُوْتَ صَبَابَتِىْ	اِذَا قَـدُمَـــتْ ايَّـــامُهـــا وعُهُـوْدُهـــا

ترجمہ:

میں امید کرتا تھا کہ جب محبت کے دن اور زمانہ پرانا ہو جائے گا تو میری سخت محبت ختم ہو جائے گی۔

❸ فـقـد جَعَلَتْ فِى حَبَّةِ القلبِ وَالْحَشَا	عِهَـادَ الْهَـوٰى تُـوْلٰـى بِشَـوْقٍ يُعِيـدُهـا

ترجمہ:

لیکن عشق نے دل اور پیٹ کے درمیان محبت کی پہلی بارش برسائی جس کی ایسے شوق سے مدد کی گئی جو اسے لوٹا رہا ہے۔

احوالِ محبت میں کچھ فرق نہیں ایسا سوز وتب وتاب اول سوز وتب وتاب آخر

حل لغات:

الْحَشَا : جو کچھ پسلیوں کے اندر ہے، پیٹ کی اندرونی چیزیں۔ ج: اَحْشَاء. عِهَادٌ: مف: عَهْدَةٌ:موسم کی پہلی بارش۔اس بارش کی جگہ۔

4 ...... بِسُوْدٍ نَوَاصِيْهَا وَحُمْرٍ اَكُفُّهَا	وَصُفْرٍ تَرَاقِيْهَا وَبِيْضٍ خُدُوْدُهَا

ترجمہ:

ایسی عورتوں کے ساتھ جن کے بال سیاہ، ہتھیلیاں سرخ، پستان زرداور رخسار گورے چٹے ہیں۔

5 ...... مُخَصَّرَةِ الْاَوْسَاطِ زَانَتْ عُقُوْدَهَا	بِاَحْسَنَ مِمَّا زَيَّنَتْهَا عُقُوْدُهَا

ترجمہ:

پتلی کمر والیاں جنہوں نے اپنے زیورات کوخوبصورت کیااس سے زیادہ جوزیورات نے انہیں خوبصورت کیا۔

حل لغات:

مُخَصَّرَةٌ: مذکر: اَلْمُخَصَّرُ: باریک کمر والا۔

1 ...... يُمَنِّيْنَنَا حَتّٰى تَرِفَّ قلوبُنَا	رَفِيْفَ الْخُزَامٰى بَاتَ طَلٌّ يَجُوْدُهَا

ترجمہ:

وہ ہمیں امیدیں دلاتی ہیں یہاں تک کہ ہمارے دل خزامی کی طرح جھومنے لگتے ہیں جس پر رات کوشبنم نے سخاوت کی ہو۔

حل لغات:

تَرِفُّ: رَفَّ(ض) رَفًّا: بھڑکنا۔اَلْخُزَامٰى: لیونڈر، ایک خوشبودار پودا جس کے پھول اور شاخیں انتہائی خوشبودار ہوتی ہیں۔

وقال أبو صَخْرٍ اَلْهُذَلِيُّ (الطويل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام ابوصخر عبداللہ بن سلمہ ہذلی ہے (متوفی ۸۰ھ/ ۷۰۰ء) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶ اَمَا وَالَّذِیْ اَبْکٰی وَاَضْحَکَ وَالَّذِیْ	اَمَـاتَ وَاَحْیَـا وَالَّـذِیْ اَمْـرُهُ الْاَمْـرُ

ترجمہ:

سنو! قسم ہے اس کی جو رلاتا اور ہنساتا ہے اور جو مارتا اور زندہ کرتا ہے اور حقیقت میں جس کا حکم ہی حکم ہے۔

❶ لَقَدْ تَرَکَتْنِیْ اَحْسُدُ الْوَحْشَ اَنْ اَرٰی	اَلِیْـفَیْـنِ مِـنْهـا لا یَـرُوْعُهُـمَـا الـذُّعْـرُ

ترجمہ:

محبوبہ نے میرا یہ حال کر دیا کہ میں جنگلی جانوروں پر رشک کرتا ہوں جب ان میں سے دو محبت کرنے والوں کو دیکھتا ہوں کہ خوف انہیں نہیں ڈراتا۔

حل لغات:

الذُّعْرُ: خوف وگھبراہٹ۔

❸ فَیَـا حُبَّهَـا زِدْنِیْ جَوًی کُلَّ لَیْلَةٍ	وَیَـا سَلْـوَةَ الْاَیَّـامِ مَوْعِدُکِ الْحَشْرُ

ترجمہ:

اے محبوبہ کی محبت! ہر رات آتش عشق بڑھا اور اے زمانے کی بے رخی! تجھ سے حشر میں ملاقات ہوگی۔

حل لغات:

جَوًی: غم وعشق کے باعث پیدا ہونے والی سوزش وجلن، سینہ کی ایک بیماری، بیماری کا کھنچ جانا۔

❹ عَجِبْتُ لِسَعْیِ الدهرَ بینی وبینها	فَلَمَّـا انْقَضٰـی مـا بیـننـا سَکَنَ الدهر

ترجمہ:

مجھے تعجب ہوا میرے اور محبوبہ کے درمیان زمانے کی کوشش پر جب ہماری جدائی ہوگئی تو زمانہ خاموش ہوگیا۔

5 ...... | وما هوالّا انْ أَرَاها فُجاءَةً | فَابْهَتَ لا عُرْفٌ لَدَىَّ ولا نُكْرُ |
|---|---|

ترجمہ:

اورمیرا مطلوب تو صرف یہی ہے کہ اچانک محبوبہ کو دیکھوں اور حیران وششدر ہوجاؤں نہ کوئی اعتراض کروں اور نہ ہی انکار۔

سب دیکھتے ہیں آپ کو کچھ منہ سے بولئے ایسا بھی کیا سکوت کہ تصویر بن گئے

اَبْهَتَ: بَهِتَ: (س) بَهْتًا: ہکا بکا رہ جانا، چونک پڑنا، متحیر ہوکر خاموش ہوجانا، دلیل سے مغلوب ہوکر رنگ پھیکا پڑ جانا۔

وقال أيضًا (الكامل)

1 ...... | بِيَدِ الَّذِىْ شَغَفَ الْفُؤَادَ بِكم | تَفْرِيْحُ ما اَلْقٰى مِنَ الْهَمّ |
|---|---|

ترجمہ:

جس نے تمہاری محبت میں میرے دل کو گرفتار کیا ہے اس غم کو دور کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

2 ...... | يُقِرُّ عينى وهى نازِحَةٌ | ما لا يُقِرُّ بعينِ ذِى الْحِلْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے اس چیز سے جس سے عقل مند کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی اور یہ تھوڑے تھوڑے آنسو بہا رہی ہے۔

3 ...... | اِنِّى اَرٰى واَظُنُّ اَنْ سَتَرٰى | وَضَحَ النَّهارِ وعالِىَ النَّجْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں دیکھ رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ عنقریب محبوبہ بھی دیکھے گی دن کی روشنی اور بلند ستارے۔

4 ...... | وَلَيْلَةٌ منها تَعُوْدُ لَنا | مِنْ غيرِ ما رَفَثٍ ولا اِثْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور محبوبہ کے ساتھ مجھے ایک ایسی رات کا واپس ملنا جس میں نہ فحش گوئی ہو اور نہ گناہ۔

حل لغات:

رَفَثٌ: مص. فحش کلامی۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ

جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (۲/۱۹۷) اَلرّفَثُ: جماع، عورت کے ساتھ صحبت خواہی۔﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (۲/۱۸۷)

5	
اَشْهٰـى اِلٰـى نـفسـى ولـو نُـزِحـتُ	مِـمَّـا مَـلَـكْـتُ وَمِـنْ بَـنِـى سَـهْـم

ترجمہ:

مجھے سب سے زیادہ پسند ہے پھر اگرچہ مجھے ساری جائیداد اور بنوسہم سے نکال دیا جائے۔

حل لغات:

نُزِحْتُ: نَزَحَ (ف، ض) نَزْحًا: دور ہونا۔ گھر دور ہونا۔

6	
قـدكـان صُـرْمٌ فِـى الْـمَـمَاتِ لَنَا	فَـعَـجِـلْـتِ قبلَ الـموتِ بِـالـصُّـرْمِ

ترجمہ:

ہماری جدائی موت کی صورت میں مقدر تھی لیکن محبوبہ تو نے موت سے پہلے جدائی کرنے میں جلدی کی۔

حل لغات:

صُرْمٌ: مص. قطع تعلق۔

7	
ولَـمّـا بَـقِـيْـتُ لَيَـبْـقَـيَـنَّ جَـوًى	بَيْـنَ الْـجَـوانِـحِ مُـضْـرِعٌ جِـسْـمِى

ترجمہ:

جب تک میں زندہ رہوں گا یقیناً میری پسلیوں کے درمیان سوزشِ عشق باقی رہے گی جو میرے جسم کو کمزور کردے گی۔

نہ قلم میں طاقت ہے نہ کاغذ کام دیتا ہے اک سانس باقی ہے جو تیرا نام لیتا ہے

حل لغات:

مُضْرِعٌ: فا. (افعال) اَضْرَعَ الرَّجُلَ: ذلیل کرنا۔

8	
فَتَـعَـلَّـمِـىْ اَنْ قـد كَـلِفْـتُ بِـكـم	ثُـمَّ افْـعَـلِـىْ مـاشِـئْـتِ عَـنْ عِـلْـم

ترجمہ:

تو جان لے کہ میں تیرا عاشقِ زار ہوں پھر علم کے باوجود جو مرضی کر۔

حل لغات:

كَلِفْت: كَلِفَ به (س) كَلَفًا: کسی سے بہت زیادہ محبت کرنا۔

وقال ابنُ اُذَيْنَةَ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عروہ بن یحیی بن مالک بن حارث لیثی ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) یہ مدینہ منورہ کے شعراء میں سے اسلامی شاعر ہیں، ان کا شمار فقہاء و محدثین میں ہوتا ہے نیز امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

❶...... اِنَّ الَّتِــيْ زَعَـمَـتْ فُـؤَادَكَ مَـلَّهَـا	خُـلِـقَـتْ هَـوَاكَ كَمَا خُلِقْتَ هَوًى لها

ترجمہ:

بے شک جس محبوبہ نے خیال کیا کہ تیرا دل اس سے اکتا گیا ہے وہ تیری محبوبہ پیدا کی گئی ہے جس طرح تو اس کا محبوب پیدا کیا گیا ہے۔

❷...... بَيْـضَـاءُ بَـاكَـرَهَـا النَّعِيْمُ فَصَاغَهَا	بِـلَـبَـاقَـةٍ فَـأَدَقَّهَـا وَاَجَـلَّهَـا

ترجمہ:

وہ گوری، جس کے پاس صبح کے وقت نعمتیں آئیں تو انہوں نے بڑی مہارت سے اسے ڈھالا یعنی باریک اور موٹا بنایا۔

مطلب:

جن اعضاء میں باریکی اور پتلا پن اچھا لگتا ہے مثلا کمر، ناک وغیرہ انہیں پتلا بنایا اور جن اعضاء میں چوڑائی وکشادگی اچھی لگتی ہے مثلا سینہ، آنکھیں وغیرہ انہیں کشادہ بنایا۔

❶...... حَـجَـبَـتْ تَـحِـيَّتَهَا فقلتُ لِصَاحِبِيْ	مَـا كَـانَ اَكْـثَـرَهَـا لَـنَـا وَاَقَـلَّهَـا

ترجمہ:

محبوبہ نے اپنا سلام بند کر دیا تو میں نے اپنے دوست سے کہا: ہم سے کس قدر اس کا سلام زیادہ تھا اور اب کتنا کم کر دیا۔

❶...... واذا وَجَـدْتُ لَهَـا وَسَـاوِسَ سَلْوَةٍ	شَـفَـعَ الـضَّـمِـيْـرُ اِلَـى الْـفُؤَادِ فَسَلَّهَـا

ترجمہ:

جب اس کے بارے میں خفیہ وسوسے آنے لگے تو دل میں پوشیدہ محبت نے دل سے سفارش کی تو اس نے وسوسوں کو نکال دیا۔

حل لغات:

وَسَاوِس: مف: اَلوَسْوَسَةُ: خیال بد، اس کے لغوی معنیٰ محسوس نہ ہونے والی حرکت یا پوشیدہ آواز کے ہیں جیسے زیور وغیرہ کی ہلکی جھنکار، اصطلاح شریعت میں شیطان کے انسان کو ورغلانے، بھکانے اور نیکی سے ہٹا کر بدی پر ابھارنے کا نام ہے یعنی وسوسہ شیطان کی طرف سے انسان کے دل میں خدا کی طرف سے اسے دی گئی قدرت کے تحت پیدا کردہ شر اور معصیت کا خیال وارادہ ہے جو شیطان کی مسلسل جدوجہد کے باعث صرف ارادہ ہی نہیں رہتا قصد محکم اور عزیمت جازمہ بن جاتا ہے اس لئے تمام معصیتوں اور گناہوں کی جڑ یہی وسوسہ ہے جس سے سورہ ناس میں پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اَلضَّمِيْرُ: راز، پوشیدہ خیال۔ مرجھایا ہوا انگور۔ نحویوں کے نزدیک وہ کلمہ جو متکلم، مخاطب اور غائب پر دلالت کرے جیسے أنت، أنا وغیرہ۔ ج: ضَمَائِرُ۔

وقال آخر (الطويل)

❶ اَمَا وَالَّذِىْ حَجَّتْ لَهُ الْعِيسُ تَرْتَمِىْ	لِمَرْضَاتِهٖ شُعْثٌ طَوِيْلٌ ذَمِيْلُهَا

ترجمہ:

سنو! اس ذات کی قسم جس کا ارادہ کرتے ہوئے سفید اونٹ اس کی خوشنودی کے لئے پراگندہ بال تیز رفتاری سے طویل سفر کرتے ہیں۔

حل لغات:

ذَمِيْلُ: مص. ذَمَلَ البعِيرُ (ن) ذَمِيْلاً: اونٹ کا تیز وسُبک چلنا۔

❷ لَئِنْ نَائِبَاتُ الدهرِ يومًا اَدَلْنَ لى	عَلٰى اُمِّ عَمْرٍو دَوْلَةً لا اُقِيْلُهَا

ترجمہ:

اگر کسی دن حوادث زمانہ نے مجھے ام عمرو پر قدرت دی تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

مطلب:

بخدا! اگر مجھے کسی دن ام عمرو پر دسترس حاصل ہوئی تو جس قدر ایامِ فراق میں تکالیف برداشت کی ہیں، ایام وصال

میں اسی قدر راحت وسرور حاصل کروں گا۔

حل لغات:

اُقِیْلُ: اَقَالَهُ البیعُ: بیع فسخ کرنا۔ اللہ عَثْرَتَکَ: گر پڑنے کے بعد خدا کا اٹھا دینا۔ غلطی سے درگزر کرنا۔

وقال آخر (الطویل)

❶	وکنتَ اِذَا اَرْسَلْتَ طَرْفَکَ رَائِدًا	لِقَلْبِکَ یَوْمًا اَتْعَبَتْکَ الْمَنَاظِرُ

ترجمہ:

جب تو اپنی آنکھ کو دل کی خوراک معلوم کرنے کے لئے بھیجے تو مناظر تجھے تھکا دیں گے۔

مطلب:

آنکھ دل کا دروازہ ہے، تو آنکھ جسے دیکھتی ہے دل اس کی تمنا کرتا ہے تو اگر تُو من پسند اشیاء مثلاً حسن و جمال عمدہ مکان و پارک اور گاڑی کے لئے آنکھیں پھرائے تو نظر تو بہت کچھ آئے گا لیکن تو ان کے حصول سے عاجز ہو گا۔

ہر طرف ایک صنم خانۂ حیرت ہے فراز تم ابھی تک ہو اُسی شخص کے جادو میں پڑے

حل لغات:

رَائِدًا: قائد، رہبر (قافلے کے آگے چارہ پانی کی جگہ بتانے کے لئے چلنے والا) میجر۔ رائِدُ العَینِ: آنکھ کی کنک۔ ج: رَوَائِد.

❶	رَاَیْتَ الَّذِیْ لاکُلُّهُ اَنْتَ قَادِرٌ	عَلَیْهِ ولا عَنْ بَعْضِهٖ اَنْتَ صَابِرٌ

ترجمہ:

تو تو ایسی چیزیں دیکھے گا کہ ان تمام چیزوں (کے حصول) پر تجھے قدرت نہیں ہو گی اور بعض چیزوں پر تو صبر نہیں کر سکے گا۔

وقال آخر (الوافر)

❶	اَقُوْلُ لِصَاحِبِیْ وَالْعِیْسُ تَهْوِی	بِنَا بَیْنَ الْمُنِیْفَةِ فَالضِّمَارِ

ترجمہ:

میں نے اپنے دوست سے کہا جب سفید اونٹ ہمیں منیفہ اور ضمار کے درمیان لے جا رہے تھے۔

2 ...... | تَـمَـتَّـعْ مِـنْ شَـمِـيْـمِ عَـرَارِ نَـجْـدٍ | فَـمَـا بَـعْـدَ الْـعَشِيَّةِ مِـنْ عَـرَارِ |
|---|---|

ترجمہ:

کہ نجد کی عرار بوٹی کی خوشبو سے لطف اندوز ہولو؛ کیونکہ آج شام کے بعد عرار نہیں ملے گی۔

3 ...... | اَلَا يَـا حَبَّـذَا نَـفَـحَـاتُ نَـجْـدٍ | وَرَيَّـا رَوْضِـهٖ بَـعْـدَ الْـقِـطَـارِ |
|---|---|

ترجمہ:

سنو! بارش کے بعد نجد کی ہوا کے جھونکے اور باغوں کی ہوا کتنی اچھی ہے۔

حل لغات:

نَـفَـحَـاتٌ: مف: نَفْحَةٌ: مہک، خوشبو کا جھونکا، بھڑک، خوشگوار مہک۔ جھونکا، گرم لپیٹ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ﴾ (۴۶/۲۱) عطیہ۔ رَوْضٌ: وَرِيَاضٌ: مف: الرَّوْضَةُ: باغ۔

1 ...... | وَاَهْـلُـكَ اِذْ يَـحُـلُّ الْـحَيُّ نَـجْـدًا | وَاَنْـتَ عَـلٰـى زَمَـانِـكَ غَـيْـرُ زَارِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور کتنا اچھا تھا تیرا اہل جب قوم نے نجد میں پڑاؤ کیا اس حال میں کہ تو زمانے پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

1 ...... | شُـهُـوْرٌ يَـنْـقَـضِـيْـنَ وَمَـا شَـعَـرْنَـا | بِـاَنْـصَـافٍ لَّـهُـنَّ وَلَا سِـرَارِ |
|---|---|

ترجمہ:

مہینے گزر گئے، ہمیں ان کے نصف کا پتہ چلا نہ ہی آخر کا۔

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑ جاتے ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

وقال آخر (الطويل)

1 ...... | وَمِـمَّـا شَـجَـانِـيْ اَنَّـهَـا يَـوْمَ اَعْـرَضَـتْ | تَـوَلَّـتْ وَمَـاءُ الْـعَـيْـنِ فِـي الْـجَـفْـنِ حَـائِـرُ |
|---|---|

ترجمہ:

جن باتوں نے مجھے غمگین کیا ان میں سے یہ بھی ہے کہ جس دن محبوبہ آئی پھر واپس ہوئی اس حال میں کہ آنسو پلک

میں چھلکنے کے قریب تھے۔

فلما اَعَادَتْ مِنْ بَعِيْدٍ بِنَظْرَة	اِلَيَّ الْتِفَاتًا اَسْلَمَتْهُ الْمَحَاجِرُ

2......

ترجمہ:

جب دور سے محبوبہ نے مڑ کر مجھے دیکھا تو آنکھوں نے رکے ہوئے آنسو بہا دیے۔

وقت رخصت عجب منظر تھا تیری دید کا ہمیں تو یاد ہے آج بھی وہ اک لمحہ جدائی کا

حل لغات:

اَلْمَحَاجِرُ: مف: المَحْجِرُ فی العینِ: آنکھ کا خانہ۔

وقال آخر (الطويل)

ولما رأيتُ الْكَاشِحِيْنَ تَتَبَّعُوْا	هَوانا وابْدَوْا دُوْنَنا نَظَرًا شَزْرًا

1......

ترجمہ:

اور جب میں نے دشمنی چھپانے والوں کو دیکھا کہ ہماری محبت کا پیچھا کر رہے ہیں اور ہمارے پیچھے ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حل لغات:

اَلْكَاشِحِيْنَ: فا. مف: اَلْكَاشِحُ: شدید دشمن۔ شَزْرٌ: نفرت کی نگاہ، نگاہِ حقارت۔ غضب آلود نگاہ۔

جَعَلْتُ وَمَابِيْ مِنْ جَفاءٍ ولا قِلًى	اَزُوْرُكُمْ يومًا واَهْجُرُكم شَهْرًا

2......

ترجمہ:

تو میں ایک دن تم سے ملاقات کرتا اور ایک ماہ ملاقات نہ کرتا حالانکہ میں بداخلاق اور کینے والا نہیں تھا۔

والحمد لله المنّان الحنّان الفتّاح العلّام الوهّاب الستّار الغفّار وصلواتُهُ على سيّدنا وسندنا ومأوانا وملجأنا نبيّنا محمّد وأصحابهٖ وآله الطيّبين الطاهرين الأبرار الأخيار.

أبو الحسن قادری بن محمد صادق عليه رحمة الله الخالق

يوم الخميس، بعد الظهر الساعة الثالثة والنصف

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ، ۱۷ ابریل ۲۰۰۸م

من منشورات **المدينة العلمية** (دعوت إسلامي)

شعبة للكتب الدراسية:

۰۱...مراح الارواح مع حاشية ضياء الاصباح(کل صفحات:۲۴۱)	۰۲...نصاب النحو(کل صفحات:۲۸۸)
۰۳...الاربعين النووية فى الأحاديث النبوية(کل صفحات:۱۵۵)	۰۴...نصاب اصولِ حديث(کل صفحات:۹۵)
۰۵...اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسة (کل صفحات:۳۲۵)	۰۶...نصاب التجويد(کل صفحات:۷۹)
۰۷...اصول الشاشى مع احسن الحواشى(کل صفحات:۲۹۹)	۰۸...المحادثة العربية (کل صفحات:۱۰۱)
۰۹...نورالايضاح مع حاشية النوروالضياء(کل صفحات:۳۹۲)	۱۰...تعريفاتِ نحوية (کل صفحات:۴۵)
۱۱...شرح العقائدمع حاشية جمع الفرائد(کل صفحات:۳۸۴)	۱۲...خاصيات ابواب الصرف (کل صفحات:۱۴۱)
۱۳...الفرح الكامل على شرح مائة عامل(کل صفحات:۱۵۸)	۱۴...شرح مائة عامل(کل صفحات:۴۴)
۱۵...عناية النحو فى شرح هداية النحو(کل صفحات:۲۸۰)	۱۶...نصاب الصرف(کل صفحات:۳۴۳)
۱۷...صرف بہائی مع حاشية صرف بنائی(کل صفحات:۵۵)	۱۸...نصاب المنطق(کل صفحات:۱۶۸)
۱۹...دروس البلاغة مع شموس البراعة (کل صفحات:۲۴۱)	۲۰...انوارالحديث (کل صفحات:۴۶۶)
۲۱...مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية(کل صفحات:۱۱۹)	۲۲...نصاب الادب(کل صفحات:۱۸۴)
۲۳...نزهة النظر شرح نخبة الفكر(کل صفحات:۱۷۵)	۲۴...تفسيرالجلالين مع حاشية انوارالحرمين(کل صفحات:۳۶۴)
۲۵...نحو ميرمع حاشية نحو منير(کل صفحات:۲۰۳)	۲۶...عصيدة الشهدة شرح قصيدة البردة(کل صفحات:۳۱۷)
۲۷...تلخيص اصول الشاشى(کل صفحات:۱۴۴)	۲۸...خلفاے راشدین
۲۹...فيض الأدب	۳۰...منتخب الأبواب من إحياء علوم الدين (عربی)